سات ہزار پانچ سو صحابہ کرام کا بے مثال تذکرہ

أُسْدُ الْغَابَةِ

فِي

مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ

علامہ امام ابی الحسن علی الجزری ابن اثیر رحمۃ اللہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور فاروقی قدس سرہ

مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور

Marfat.com

سات ہزار پانچ سو صحابہ کرام کا بے مثال تذکرہ

اُسد الغابۃ

فی

معرفۃ الصحابۃ

علامہ امام ابی الحسن علی الجزری ابن اثیر رحمۃ اللہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور فاروقی ندوی

مکتبہ نبویہ (گنج بخش روڈ لاہور

Marfat.com

۲۹۷،۹۹۲۲
ا ۲ ا س
38351
ج ۱ ۳۴۸

نام کتاب	اُسد الغابہ فی معرفتہ الصّحابہ
نام مولف	علامہ ابن اثیر جزری قدس سرہ (م۔ ۶۳۰ھ)
ترجمہ	مولانا عبدالشکور فاروقی لکھنوی۔
موضوع	سوانح و اذکار صحابۂ رسولؐ
نقشِ اوّل	۷ محرم الحرام ۱۳۲ھ
نقشِ ثانی	جمادی الثانی ۱۴۰۷ھ
تذکرۂ صحابہ	پانچ سو اناسی
ناشر	مکتبہ نبویہ ۔ گنج بخش روڈ ۔ لاہور
طابع	کمبائن پرنٹرز لاہور
قیمت جلد سوم چہارم و پنجم	-/[redacted] روپے

Marfat.com


محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم تراہم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا

فہرست ترجمۂ اُسد الغابہ جلد سوم

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۱	حزابہ بن نعیم	۱
۲	حزام والد حکیم	۱
۳	حزم بن عبید	۲
۴	حزم بن عمرو	۲
۵	حزم بن ابی کعب	۲
۶	حزن بن ابی وہب	۳
۷	حسان بن ثابت	۴
۸	حسان بن جابر	۸
۹	حسان بن ابی حسان	۸
۱۰	حسان بن خوط	۹
۱۱	حسان بن ابی حسان	۹
۱۲	حسان بن شداد	۹
۱۳	حسان بن عبدالرحمٰن	۱۰
۱۴	حسان بن قیس	۱۰
۱۵	حسان بن بکر	۱۰
۱۶	حسحاس	۱۰
۱۷	حسل بن خارجہ	۱۱
۱۸	حسل عامری	۱۱
۱۹	سیدنا وابن سیدنا حسن بن علی	۱۱
۲۰	حسیل بن جابر	۲۱
۲۱	حسیل بن خارجہ	۲۱
۲۲	حسیل بن نوبرہ	۲۲
۲۳	حسین بن خارجہ	۲۲
۲۴	حسین بن ربیعہ	۲۳

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۲۵	حسین بن سائب	۲۳
۲۶	حسین بن عرفطہ	۲۳
۲۷	سیدنا وابن سیدنا حسین بن علی	۲۳
۲۸	حشرج	۳۰
۲۹	حصیب	۳۰
۳۰	حصن بن قطن	۳۰
۳۱	حصین بن ادس	۳۰
۳۲	حصین بن بدر	۳۱
۳۳	حصین بن جندب	۳۱
۳۴	حصین بن حارث	۳۱
۳۵	حصین بن ام حصین	۳۲
۳۶	حصین بن حمام	۳۲
۳۷	حصین بن ربیعہ	۳۲
۳۸	حصین ابو عبداللہ	۳۳
۳۹	حصین بن عبید	۳۳
۴۰	حصین بن عوف	۳۴
۴۱	حصین عربی	۳۴
۴۲	حصین بن عوف	۳۴
۴۳	حصین بن قطن	۳۵
۴۴	حصین بن محصن	۳۵
۴۵	حصین بن معلّی	۳۶
۴۶	حصین بن فضلہ	۳۶
۴۷	حصین بن وحوح	۳۷
۴۸	حصین بن یزید بن جزی	۳۷
۴۹	حصین بن یزید	۳۸
۵۰	حصین بن یعمر	۳۸
۵۱	حضرمی	۳۹
۵۲	خطاب بن حارث	۴۰
۵۳	حطیئہ شاعر	۴۰
۵۴	حطیم حدانی	۴۱
۵۵	حفشیش کندی	۴۱
۵۶	حفص بن ابی جبلہ	۴۱
۵۷	حفص بن سالب	۴۲
۵۸	حفص بن مغیرہ	۴۲
۵۹	حکم بن حارث	۴۲
۶۰	حکم بن حزن	۴۲
۶۱	حکم بن ابی الحکم	۴۳
۶۲	حکم بن ابی الحکم	۴۳
۶۳	حکم بن رافع	۴۴
۶۴	حکم بن سعید بن عاص	۴۴
۶۵	حکم بن سفیان	۴۴
۶۶	حکم ابو شبث	۴۵
۶۷	حکم بن صلت	۴۵
۶۸	حکم بن ابی العاص	۴۵

Marfat.com

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۶۹	حکم بن ابی العاص بن بشیر	۴۷
۷۰	حکم بن عبداللہ	۴۸
۷۱	حکم ابو عبداللہ	۴۸
۷۲	حکم بن عمرو ثمالی	۴۸
۷۳	حکم بن عمرو بن شرید	۴۸
۷۴	حکم بن عمر غفاری	۴۹
۷۵	حکم بن عمرو بن معتمد	۵۰
۷۶	حکم بن عمیر	۵۰
۷۷	حکم بن کیسان	۵۱
۷۸	حکم بن مُرّہ	۵۱
۷۹	حکم ابو مسعود	۵۱
۸۰	حکم بن مسلم	۵۲
۸۱	حکم بن مینا	۵۲
۸۲	حکیم اشعری	۵۳
۸۳	حکیم بن امیہ	۵۳
۸۴	حکیم بن جبلی	۵۴
۸۵	حکیم بن حزام	۵۵
۸۶	حکیم بن حزن	۵۶
۸۷	حکیم بن طلیتی	۵۷
۸۸	حکیم بن معاویہ	۵۷
۸۹	حکیم ابو معاویہ	۵۸
۹۰	حُکیم	۵۹
۹۱	حلیس بن زید	۵۹
۹۲	حلیس حمصی	۶۰
۹۳	حماد	۶۰
۹۴	حمار	۶۱
۹۵	حماس لیثی	۶۱
۹۶	حمام اسلمی	۶۱
۹۷	حمام بن جموح	۶۲
۹۸	حمامہ اسلمی	۶۲
۹۹	حمران بن جابر	۶۲
۱۰۰	حمران بن حارثہ	۶۲
۱۰۱	حمزہ بن حمیر	۶۲
۱۰۲	سید الشہداء حمزہ بن عبدالمطلب عم النبی	۶۳
۱۰۳	حمزہ بن عمرو بن عویمر	۶۸
۱۰۴	حمزہ بن عمرو	۶۹
۱۰۵	حمزہ بن عمار	۶۹
۱۰۶	حمزہ بن عوف	۶۹
۱۰۷	حمزہ بن مالک	۶۹
۱۰۸	حمزہ بن نعمان	۷۰
۱۰۹	حمظلہ بن شریق	۷۰
۱۱۰	حمل بن سعدانہ	۷۰
۱۱۱	حمل بن مالک	۷۱
۱۱۲	حممہ بن ابی حممہ	۷۱

Marfat.com

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۱۱۳	حمنن بن عوف	۷۲
۱۱۴	حمید انصاری	۷۲
۱۱۵	حمید بن ثور	۷۲
۱۱۶	حمید بن عبدالرحمٰن	۷۳
۱۱۷	حمید بن عبدالغوث	۷۳
۱۱۸	حُمیتر بن عدی	۷۴
۱۱۹	حُمیتر حلیف بنی سلمہ	۷۴
۱۲۰	حمیضہ بن رقیم	۷۴
۱۲۱	حمیل بن بصرہ	۷۴
۱۲۲	حنبل بن خارجہ	۷۵
۱۲۳	حنش بن عقیل	۷۵
۱۲۴	حنش ابوالمعتمر	۷۵
۱۲۵	خطب بن حارث	۷۵
۱۲۶	حنظل بن ضرار	۷۶
۱۲۷	حنظلہ انصاری	۷۶
۱۲۸	حنظلہ ثقفی	۷۶
۱۲۹	حنظلہ بن حذیم	۷۶
۱۳۰	حنظلہ بن ربیع	۷۸
۱۳۱	حنظلہ بن ابی عامر	۷۹
۱۳۲	حنظلہ عبشمی	۸۰
۱۳۳	حنظلہ بن علی	۸۰
۱۳۴	حنظلہ بن عمرو	۸۰
۱۳۵	حنظلہ بن قسامہ	۸۰
۱۳۶	حنظلہ بن قیس زرقی	۸۲
۱۳۷	حنظلہ بن قیس ظفری	۸۲
۱۳۸	حنظلہ بن قیس	۸۲
۱۳۹	حنظلہ بن نعمان	۸۲
۱۴۰	حنظلہ بن نعمان	۸۲
۱۴۱	حنظلہ بن موذہ	۸۲
۱۴۲	حنظلہ	۸۲
۱۴۳	حنیف بن رباب	۸۲
۱۴۴	حنیفہ رقاشی	۸۲
۱۴۵	حنین	۸۳
۱۴۶	حوثرہ عصری	۸۴
۱۴۷	حوشب بن طخیہ	۸۴
۱۴۸	حوشب	۸۵
۱۴۹	حوشب بن یزید	۸۶
۱۵۰	حوط بن عبدالعزی	۸۶
۱۵۱	حوط عبدی	۸۷
۱۵۲	حوط بن فرواش	۸۷
۱۵۳	حوط بن مرہ	۸۷
۱۵۴	حوط بن یزید	۸۸
۱۵۵	حولی ابوالفتح	۸۸
۱۵۶	حویرث بن عبداللہ	۸۹

Marfat.com

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۱۵۷	حویرث والد مالک	۸۹
۱۵۸	حُوَیصّہ بن مسعود	۸۹
۱۵۹	حویطب بن عبدالعزی	۹۰
۱۶۰	حیان بن ابجر	۹۱
۱۶۱	حیان اعرج	۹۱
۱۶۲	حیان بن بج	۹۱
۱۶۳	حیان بن ابی جبلہ	۹۲
۱۶۴	حیان بن ضمرہ	۹۲
۱۶۵	حیان بن قیس	۹۲
۱۶۶	حیان بن مہ	۹۳
۱۶۷	حیان بن نملہ	۹۳
۱۶۸	حیدہ بن مخرم	۹۳
۱۶۹	حُیَدہ	۹۴
۱۷۰	حیسمان بن ایاس	۹۴
۱۷۱	حیسہ بن حالیس	۹۴
۱۷۲	حُیَی بن حارثہ	۹۵
۱۷۳	حُیَی یشی	۹۵
۱۷۴	خارجہ بن جبلہ	۹۵
۱۷۵	خارجہ بن جزی	۹۵
۱۷۶	خارجہ بن حذافہ	۹۶
۱۷۷	خارجہ بن حصین	۹۷
۱۷۸	خارجہ بن حمیر	۹۷
۱۷۹	خارجہ بن زید انصاری	۹۷
۱۸۰	خارجہ بن	۹۸
۱۸۱	خارجہ بن	۹۹
۱۸۲	خارجہ بن عبدالمنذر	۱۰۰
۱۸۳	خارجہ بن عفقان	۱۰۰
۱۸۴	خارجہ بن عمرو انصاری	۱۰۱
۱۸۵	خارجہ بن عمرو بلجی	۱۰۱
۱۸۶	خارجہ بن عمرو	۱۰۱
۱۸۷	خارجہ بن المنذر	۱۰۱
۱۸۸	خارجہ بن نعمان	۱۰۲
۱۸۹	خارجہ بن احدب	۱۰۲
۱۹۰	خارجہ بن ازرق	۱۰۲
۱۹۱	خالد بن اساف	۱۰۲
۱۹۲	خالد بن اسید	۱۰۳
۱۹۳	خالد بن اسید بن ابی المقلس	۱۰۴
۱۹۴	خالد اشعر	۱۰۴
۱۹۵	خالد بن ایاس	۱۰۴
۱۹۶	خالد بن ایاس	۱۰۴
۱۹۷	خالد بن ایمن	۱۰۴
۱۹۸	خالد بکیر	۱۰۴
۱۹۹	خالد بن	۱۰۵
۲۰۰	خالد بن ا	۱۰۵

Marfat.com

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۲۰۱	خالد بن حزام	۱۰۶
۲۰۲	خالد بن حکیم	۱۰۶
۲۰۳	خالد بن حواری	۱۰۷
۲۰۴	خالد بن ابی خالد	۱۰۷
۲۰۵	خالد خزاعی	۱۰۷
۲۰۶	خالد بن ابی دُجانہ	۱۰۷
۲۰۷	خالد بن رافع	۱۰۷
۲۰۸	خالد بن رَباح	۱۰۸
۲۰۹	خالد بن ربعی	۱۰۸
۲۱۰	خالد بن زید بن جاریہ	۱۰۹
۲۱۱	خالد ایوب انصاری	۱۰۹
۲۱۲	خالد بن زید	۱۰۹
۲۱۳	خالد بن سطح	۱۰۹
۲۱۴	خالد بن سعد	۱۰۹
۲۱۵	خالد بن سعید بن عاص	۱۱۳
۲۱۶	خالد بن سنان	۱۱۴
۲۱۷	خالد بن سنان	۱۱۴
۲۱۸	خالد بن سوید	۱۱۵
۲۱۹	خالد بن سیاز	۱۱۵
۲۲۰	خالد بن صخر	۱۱۵
۲۲۱	خالد بن طفیل	۱۱۶
۲۲۲	خالد بن عاص	۱۱۶
۲۲۳	خالد بن عبادہ	۱۱۷
۲۲۴	خالد بن عبداللہ	۱۱۷
۲۲۵	خالد بن عبدالعزی	۱۱۸
۲۲۶	خالد بن عبیداللہ	۱۱۸
۲۲۷	خالد بن عدی	۱۱۸
۲۲۸	خالد بن عرفطہ	۱۱۹
۲۲۹	خالد برادر عرفطہ	۱۲۰
۲۳۰	خالد بن عقبہ	۱۲۱
۲۳۱	خالد بن عقبہ	۱۲۲
۲۳۲	خالد بن عمرو بن عدی	۱۲۲
۲۳۳	خالد بن عمرو بن ابی کعب	۱۲۲
۲۳۴	خالد بن عمیر	۱۲۲
۲۳۵	خالد بن عمیر	۱۲۳
۲۳۶	خالد بن غنیس	۱۲۳
۲۳۷	خالد بن غلاب	۱۲۳
۲۳۸	خالد بن فضار	۱۲۴
۲۳۹	خالد بن قیس بن مالک	۱۲۴
۲۴۰	خالد قیس بن نعمان	۱۲۴
۲۴۱	خالد بن عمرو	۱۲۴
۲۴۲	خالد بن	۱۲۴
۲۴۳	خالد بن	۱۲۴
۲۴۴	خالد بن معبد	۱۲۵

Marfat.com

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۲۴۵	خالد بن منیث	۱۲۵
۲۴۶	خالد بن نافع	۱۲۶
۲۴۷	خالد بن نضلہ	۱۲۷
۲۴۸	خالد ابن ولید انصاری	۱۲۷
۲۴۹	سیف اللہ خالد بن ولید	۱۲۷
۲۵۰	خالد ابو ہاشم	۱۳۱
۲۵۱	خالد بن ہشام	۱۳۱
۲۵۲	خالد بن ہودہ	۱۳۲
۲۵۳	خالد بن یزید بن حارثہ	۱۳۲
۲۵۴	خالد بن یزید مزنی	۱۳۲
۲۵۵	خالد بن یزید بن معاویہ	۱۳۳
۲۵۶	جناب ابو ابراہیم	۱۳۳
۲۵۷	جناب بن ارت	۱۳۳
۲۵۸	جناب ابو سائب	۱۳۷
۲۵۹	جناب غلام عُتبہ	۱۳۷
۲۶۰	جناب والد عطار	۱۳۸
۲۶۱	جناب بن قینطی	۱۳۸
۲۶۲	جناب بن مندز	۱۳۸
۲۶۳	حبیب بن آساف	۱۳۹
۲۶۴	حبیب بن اسود	۱۴۰
۲۶۵	حبیب بن حارث	۱۴۰
۲۶۶	حبیب ابو عبداللہ	۱۴۰
۲۶۷	حبیب بن عدی بن مالک	۱۴۱
۲۶۸	حبیب بن معاذ	۱۴۴
۲۶۹	خداش بن بشیر	۱۴۴
۲۷۰	خداش یا خراش بن حسین	۱۴۴
۲۷۱	خداش بن ابی خداش	۱۴۵
۲۷۲	خداش بن سلامہ	۱۴۵
۲۷۳	خداش بن قتادہ	۱۴۶
۲۷۴	خدع ابو الفتح	۱۴۶
۲۷۵	خدیج بن سالم	۱۴۶
۲۷۶	خدیج بن سلامہ	۱۴۶
۲۷۷	خدام بن ودیعہ	۱۴۷
۲۷۸	خراش بن امیہ	۱۴۸
۲۷۹	خراش بن حارثہ	۱۴۸
۲۸۰	خراش بن صمہ	۱۴۸
۲۸۱	خراش کلبی	۱۴۹
۲۸۲	خراش بن مالک	۱۴۹
۲۸۳	خرباق سلمی	۱۴۹
۲۸۴	خرشہ بن حارث	۱۴۹
۲۸۵	خرشہ بن حُر	۱۵۰
۲۸۶	خرشہ	۱۵۱
۲۸۷	خریت بن راشد	۱۵۱
۲۸۸	خریم بن اوس	۱۵۲

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۲۸۹	خریم بن ایمن	۱۵۲
۲۹۰	خریم بن فاتک	۱۵۲
۲۹۱	خزاعی بن عبد نہم	۱۵۲
۲۹۲	خزامہ بن نعمیر	۱۵۲
۲۹۳	خزرج ابوالحارث	۱۵۶
۲۹۴	خزیمہ بن اوس	۱۵۶
۲۹۵	خزیمہ بن ثابت انصاری	۱۵۶
۲۹۶	خزیمہ بن ثابت	۱۵۷
۲۹۷	خزیمہ بن جزی سلمی	۱۵۸
۲۹۸	خزیمہ بن جزی بن شہاب	۱۵۸
۲۹۹	خزیمہ بن حارث	۱۵۹
۳۰۰	خزیمہ بن حکیم سلمی	۱۵۹
۳۰۱	خزیمہ بن خزمہ	۱۵۹
۳۰۲	خزیمہ بن عاصم	۱۵۹
۳۰۳	خزیمہ بن معمر	۱۵۹
۳۰۴	خشخاش بن حارث	۱۶۰
۳۰۵	خشخاش	۱۶۱
۳۰۶	خشرم بن حباب	۱۶۱
۳۰۷	خصفہ یا ابن خصفہ	۱۶۱
۳۰۸	خطاب بن حارث	۱۶۱
۳۰۹	خطیم	۱۶۱
۳۱۰	خفاف بن ایماء	۱۶۲
۳۱۱	خفاف بن ندبہ	۱۶۲
۳۱۲	خفاف بن نضلہ	۱۶۳
۳۱۳	خفشیش کندی	۱۶۴
۳۱۴	خلاد انصاری	۱۶۴
۳۱۵	خلاد انصاری	۱۶۴
۳۱۶	خلاد بن رافع	۱۶۵
۳۱۷	خلاد زرقی	۱۶۵
۳۱۸	خلاد بن سائب	۱۶۶
۳۱۹	خلاد بن سعید	۱۶۷
۳۲۰	خلاد والد عبداللہ	۱۶۸
۳۲۱	خلاد بن عمرو بن جموح	۱۶۸
۳۲۲	خلاد انصاری زرقی	۱۶۸
۳۲۳	خلف بن مالک	۱۶۹
۳۲۴	خلف والد اسود	۱۶۹
۳۲۵	خلید زہری	۱۶۹
۳۲۶	خلید بن قیس	۱۷۰
۳۲۷	خلیفہ بن بشیر	۱۷۰
۳۲۸	خلیفہ ابوسہیل	۱۷۰
۳۲۹	خلیفہ بن عدی	۱۷۰
۳۳۰	خمام بن حارث	۱۷۱
۳۳۱	خمیصہ بن ابان	۱۷۱
۳۳۲	خنافر بن توائم	۱۷۱

Marfat.com

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۳۳۳	خینس بن حذافہ	۱۷۱
۳۳۴	خینس بن خالد	۱۷۲
۳۳۵	خینس بن ابی سائب	۱۷۲
۳۳۶	خینس غفاری	۱۷۲
۳۳۷	خوات بن جبیر	۱۷۳
۳۳۸	خوط انصاری	۱۷۴
۳۳۹	خوط بن عبدالعزی	۱۷۵
۳۴۰	خولی بن اوس	۱۷۵
۳۴۱	خولی بن ابی خولی	۱۷۵
۳۴۲	خولی	۱۷۶
۳۴۳	خویلد بن خالد بن منقذ	۱۷۶
۳۴۴	خویلد بن خالد بن محرث	۱۷۶
۳۴۵	خویلد ضمری	۱۷۷
۳۴۶	خویلد ابوعقرب	۱۷۷
۳۴۷	خویلد بن عمرو انصاری	۱۷۷
۳۴۸	خویلد بن عمرو بن صخر	۱۷۷
۳۴۹	خیبری بن نعمان	۱۷۷
۳۵۰	خیثمہ بن حارث	۱۷۸
۳۵۱	خیر	۱۷۸
۳۵۲	داذویہ	۱۷۸
۳۵۳	دارم	۱۷۹
۳۵۴	داؤد بن بلال	۱۷۹
۳۵۵	دحیہ بن خلیفہ	۱۸۰
۳۵۶	دخان ابوشعیبہ	۱۸۱
۳۵۷	درہم ابوزیاد	۱۸۱
۳۵۸	درہم ابومعاویہ	۱۸۱
۳۵۹	دعامہ بن عزیز	۱۸۱
۳۶۰	دعثور بن حارث	۱۸۲
۳۶۱	دغفل بن حنظلہ	۱۸۳
۳۶۲	دفر	۱۸۴
۳۶۳	دلین بن سعید	۱۸۴
۳۶۴	دلجہ بن قیس	۱۸۴
۳۶۵	دلیم	۱۸۴
۳۶۶	دہر بن اخرم	۱۸۴
۳۶۷	دوس	۱۸۴
۳۶۸	دومی	۱۸۴
۳۶۹	دیلم بن فیروز	۱۸۴
۳۷۰	ذیلمی	۱۸۶
۳۷۱	دینار	۱۸۷
۳۷۲	دینار	۱۸۸
۳۷۳	ذایل بن طفیل	۱۸۸
۳۷۴	ذباب بن حارث	۱۸۸
۳۷۵	ذرع ابوطلحہ	۱۸۹
۳۷۶	ذقافہ	۱۸۹

Marfat.com

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۳۷۷	ذکوان	۱۸۹
۳۷۸	ذکوان غلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم	۱۸۹
۳۷۹	ذکوان بن عبید قیس	۱۹۰
۳۸۰	ذکوان بن یامین	۱۹۰
۳۸۱	ذکوان غلام انصار	۱۹۰
۳۸۲	ذہین بن فرظم	۱۹۱
۳۸۳	ذوالاذنین	۱۹۱
۳۸۴	ذوالاصابع	۱۹۱
۳۸۵	ذوالمجادین	۱۹۲
۳۸۶	ذوجدن	۱۹۲
۳۸۷	ذوالجوشن	۱۹۲
۳۸۸	ذوحوشب	۱۹۳
۳۸۹	ذوالخویصرہ تمیمی	۱۹۳
۳۹۰	ذوالخویصرہ یمانی	۱۹۴
۳۹۱	ذوخیوان ہمدانی	۱۹۵
۳۹۲	ذورجن	۱۹۵
۳۹۳	ذوالزوائد	۱۹۵
۳۹۴	ذوالیشمالین	۱۹۶
۳۹۵	ذوظلیم	۱۹۶
۳۹۶	ذوعمرو	۱۹۷
۳۹۷	ذوالغرہ	۱۹۷
۳۹۸	ذوالغصہ	۱۹۸
۳۹۹	ذوالقرنات	۱۹۹
۴۰۰	ذوالکلاع	۱۹۹
۴۰۱	ذواللحیہ	۲۰۰
۴۰۲	ذوالمسانین	۲۰۰
۴۰۳	ذومخبر	۲۰۰
۴۰۴	ذومران	۲۰۱
۴۰۵	ذومناحب	۲۰۱
۴۰۶	ذومناوح	۲۰۱
۴۰۷	ذومہدم	۲۰۱
۴۰۸	ذوالیدین	۲۰۲
۴۰۹	ذواب	۲۰۳
۴۱۰	ذولہ	۲۰۳
۴۱۱	ذویب بن حارثہ	۲۰۴
۴۱۲	ذویب بن حلحلہ	۲۰۴
۴۱۳	ذویب بن مشنثن	۲۰۵
۴۱۴	ذویب بن کلیپ	۲۰۵
۴۱۵	راشد بن جبیش	۲۰۶
۴۱۶	راشد بن حفص	۲۰۶
۴۱۷	رافع بن بدیل	۲۰۷
۴۱۸	رافع مولی بدیل	۲۰۸
۴۱۹	رافع بن بشیر	۲۰۸
۴۲۰	رافع ابوالبہی	۲۰۸

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۴۲۱	رافع بن ثابت	۲۰۸
۴۲۲	رافع بن جعدیہ	۲۰۸
۴۲۳	رافع ابوالجعد	۲۰۸
۴۲۴	رافع حادی نبی صلی اللہ علیہ وسلم	۲۰۹
۴۲۵	رافع بن حارث	۲۰۹
۴۲۶	رافع بن خدیج	۲۰۹
۴۲۷	رافع بن رفاعہ	۲۱۰
۴۲۸	رافع بن زید	۲۱۱
۴۲۹	رافع بن سعد	۲۱۱
۴۳۰	رافع غلام سعد	۲۱۱
۴۳۱	رافع بن سنان	۲۱۲
۴۳۲	رافع بن سہل	۲۱۲
۴۳۳	رافع بن سہل	۲۱۳
۴۳۴	رافع بن ظہیر	۲۱۳
۴۳۵	رافع بن عمرو	۲۱۳
۴۳۶	رافع بن عمرو بن جمال	۲۱۴
۴۳۷	رافع بن عمیر	۲۱۵
۴۳۸	رافع بن عمیرہ	۲۱۵
۴۳۹	رافع بن عنترہ	۲۱۶
۴۴۰	رافع بن عنجرہ	۲۱۷
۴۴۱	رافع غلام عزیہ	۲۱۷
۴۴۲	رافع قرنلی	۲۱۷
۴۴۳	رافع بن مالک بن عجلان	۲۱۷
۴۴۴	رافع بن مالک	۲۱۹
۴۴۵	رافع بن معلی بن لوذان	۲۱۹
۴۴۶	رافع بن معلی	۲۲۰
۴۴۷	رافع بن مکیث	۲۲۰
۴۴۸	رافع بن نعمان	۲۲۱
۴۴۹	رافع بن یزید ثقفی	۲۲۱
۴۵۰	رافع بن یزید بن سکن	۲۲۱
۴۵۱	رباح اسود غلام نبی صلعم	۲۲۱
۴۵۲	رباح غلام نبی جحبا	۲۲۲
۴۵۳	رباح غلام حارث بن مالک	۲۲۲
۴۵۴	رباح بن ربیع	۲۲۲
۴۵۵	رباح غلام حضرت ام سلمہ	۲۲۳
۴۵۶	رباح ابوعبدہ	۲۲۳
۴۵۷	رباح بن قصیر	۲۲۳
۴۵۸	رباح بن معترف	۲۲۴
۴۵۹	رتبس بن عامر	۲۲۴
۴۶۰	ربعی بن خراش	۲۲۴
۴۶۱	ربعی بن رافع	۲۲۴
۴۶۲	ربعی بن ابی ربعی	۲۲۵
۴۶۳	ربعی بن عمرو	۲۲۵
۴۶۴	ربیع انصاری	۲۲۵

Marfat.com

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۴۶۵	ربیع انصاری	۲۲۶
۴۶۶	ربیع ابن ایاس	۲۲۶
۴۶۷	ربیع جرمی	۲۲۶
۴۶۸	ربیع بن ربیعہ	۲۲۶
۴۶۹	ربیع بن زیاد	۲۲۷
۴۷۰	ربیع بن زیاد	۲۲۸
۴۷۱	ربیع بن سہل	۲۲۸
۴۷۲	ربیع بن قارب	۲۲۸
۴۷۳	ربیع بن کعب	۲۲۸
۴۷۴	ربیع بن نعمان	۲۲۸
۴۷۵	ربیعہ	۲۲۹
۴۷۶	ربیعہ بن اکثم	۲۲۹
۴۷۷	ربیعہ بن امیہ	۲۲۹
۴۷۸	ربیعہ بن حارث	۲۳۰
۴۷۹	ربیعہ بن حبیش	۲۳۱
۴۸۰	ربیعہ بن ابی خروشہ	۲۳۱
۴۸۱	ربیعہ بن خویلد	۲۳۱
۴۸۲	ربیعہ بن رفیع	۲۳۱
۴۸۳	ربیعہ بن رفیع	۲۳۲
۴۸۴	ربیعہ بن رواد	۲۳۳
۴۸۵	ربیعہ بن روح	۲۳۳
۴۸۶	ربیعہ بن زیاد	۲۳۳
۴۸۷	ربیعہ بن سعد	۲۳۴
۴۸۸	ربیعہ بن سکین	۲۳۴
۴۸۹	ربیعہ بن شرحبیل	۲۳۴
۴۹۰	ربیعہ بن عامر	۲۳۴
۴۹۱	ربیعہ بن عباد	۲۳۴
۴۹۲	ربیعہ بن عبداللہ	۲۳۵
۴۹۳	ربیعہ بن عبداللہ	۲۳۵
۴۹۴	ربیعہ بن عثمان	۲۳۵
۴۹۵	ربیعہ بن عمرو	۲۳۶
۴۹۶	ربیعہ بن عمرو	۲۳۶
۴۹۷	ربیعہ بن عیدان	۲۳۶
۴۹۸	ربیعہ بن الفار	۲۳۶
۴۹۹	ربیعہ بن فراس	۲۳۷
۵۰۰	ربیعہ بن فضل	۲۳۷
۵۰۱	ربیعہ قریشی	۲۳۷
۵۰۲	ربیعہ بن قیس	۲۳۷
۵۰۳	ربیعہ بن کعب	۲۳۷
۵۰۴	ربیعہ کلابی	۲۳۸
۵۰۵	ربیعہ بن لقیط	۲۳۸
۵۰۶	ربیعہ بن لہیعہ	۲۳۸
۵۰۷	ربیعہ بن مالک	۲۳۹
۵۰۸	ربیعہ بن مالک	۲۳۹

Marfat.com

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۵۰۹	ربیعہ بن وقاص	۲۳۹
۵۱۰	رجاء بن جلاس	۲۴
۵۱۱	رجاء غنوی	۲۴۰
۵۱۲	رجاء ابو یزید	۲۴۰
۵۱۳	رُحضہ بن حریہ	۲۴۰
۵۱۴	رحیل جعفی	۲۴۱
۵۱۵	رحیلہ بن ثعلبہ	۲۴۱
۵۱۶	رویح بن ودیب	۲۴۱
۵۱۷	رزین بن انس	۲۴۱
۵۱۸	رزین بن مالک	۲۴۱
۵۱۹	رزین ہجری	۲۴۱
۵۲۰	رشدان جہنی	۲۴۳
۵۲۱	رشید ہجری	۲۴۳
۵۲۲	رشید بن مالک	۲۴۴
۵۲۳	رعیہ سحیمی	۲۴۴
۵۲۴	رفاعہ بن اوس	۲۴۵
۵۲۵	رفاعہ بدری	۲۴۵
۵۲۶	رفاعہ بن ثابوت	۲۴۶
۵۲۷	رفاعہ بن حارث	۲۴۶
۵۲۸	رفاعہ بن رافع	۲۴۶
۵۲۹	رفاعہ بن رافع بن مالک	۲۴۷
۵۳۰	رفاعہ بن زنیر	۲۴۹
۵۳۱	رفاعہ بن زید	۲۴۹
۵۳۲	رفاعہ بن زید بن وہب	۲۵۰
۵۳۳	رفاعہ بن سموال	۲۵۰
۵۳۴	رفاعہ بن عبدالمنذر	۲۵۱
۵۳۵	رفاعہ بن عبدالمنذر بن زو	۲۵۳
۵۳۶	رفاعہ بن عراب	۲۵۴
۵۳۷	رفاعہ بن عمرو جہنی	۲۵۴
۵۳۸	رفاعہ بن عمرو بن زید	۲۵۴
۵۳۹	رفاعہ بن قرظہ	۲۵۵
۵۴۰	رفاعہ بن بشر	۲۵۵
۵۴۱	رفاعہ بن مسروح	۲۵۶
۵۴۲	رفاعہ بن وقش	۲۵۶
۵۴۳	رفاعہ بن وہب	۲۵۷
۵۴۴	رفاعہ بن	۲۵۷
۵۴۵	رفاعہ	۲۵۸
۵۴۶	رفاعہ	۲۵۸
۵۴۷	رفاعہ ابوالعالیہ	۲۵۹
۵۴۸	رفد بن ربیعہ	۲۵۹
۵۴۹	رقیبہ بن عقیبہ	۲۵۹
۵۵۰	رقیم بن ثابت	۲۶۰
۵۵۱	رکانہ بن عبد یزید	۲۶۱
۵۵۲	رکانہ ابو محمد	۲۶۱

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۵۵۳	رکب مصری	۲۶۱
۵۵۴	روح بن زنباع	۲۶۲
۵۵۵	روح بن سیبار	۲۶۳
۵۵۶	روح رومی	۲۶۳
۵۵۷	روح بن بعجہ	۲۶۳
۵۵۸	رویبہ والد عمارو	۲۶۳
۵۵۹	رومہ غفاری	۲۶۴
۵۶۰	رویفع بن ثابت	۲۶۴
۵۶۱	رویفع غلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم	۲۶۵
۵۶۲	ریاب مزنی	۲۶۶
۵۶۳	ریاب	۲۶۶
۵۶۴	ریاب بن مہشم	۲۶۶
۵۶۵	زارع بن عامر	۲۶۶
۵۶۶	زاہر بن اسود	۲۶۷
۵۶۷	زاہر بن حزام	۲۶۷
۵۶۸	زبان	۲۶۸
۵۶۹	زبرقان بن اسلم	۲۶۸
۵۷۰	زبرقان بن بدر	۲۶۹
۵۷۱	زبیب بن ثعلبہ	۲۷۰
۵۷۲	زبیر بن عبداللہ	۲۷۱
۵۷۳	زبیر بن عبیدہ	۲۷۲
۵۷۴	زبیر بن عوام حواری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم	۲۷۲
۵۷۵	زبیر بن ابی ہالہ	۲۷۷
۵۷۶	زحی عنبری	۲۷۸
۵۷۷	زر بن جیش	۲۷۸
۵۷۸	زر بن عبداللہ	۲۷۸
۵۷۹	زرارہ بن	۲۷۸
۲۸۰	ربیعہ بن حارث رضی اللہ عنہم اجمعین	۲۳۰

Marfat.com

ترجمۂ اُسد الغابہ جلد سوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب الحاء والزاے

(سیدنا) حزابہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعیم بن عمرو بن مالک بن ضبیب - انکا شمار اہل فلسطین مین ہی - جنگ تبوک کے سال اسلام لائے انکی حدیث اسحاق بن سوید نے معروف بن طریف بن معروف بن عمرو بن حزابہ سے انھون نے اپنے والد (طریف) سے انھون نے اپنے دادا (عمرو) سے انھون نے اپنے والد حزابہ سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (مقام) تبوک مین حاضر ہوا تھا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) حزام (رضی اللہ عنہ)

والد ہین حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی کے - قرشی ہین اسدی ہین - ابو موسی نے کہا ہی کہ انکا تذکرہ عبدان ابن محمد نے اپنی سند سے علی بن زید صدائی سے انھون نے ابو موسی مولی عمرو بن حریث سے انھون نے حکیم بن حزام سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہی کہ انھون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا مین ہمیشہ روزہ رکھون آپنے کچھ جواب نہین دیا پھر مینے کہا کہ یا رسول اللہ (آپ اجازت دیجیے) تو مین ہمیشہ روزہ رکھون پھر مینے (تیسری بار) عرض کیا کہ مین ہمیشہ روزہ رکھون آپنے فرمایا آگاہ رہو تمھاری بی بی کا بھی تمپر حق ہی رمضان کے روزے رکھو اور رمضان کے بعد والے (یعنے شش عید کے) روزے رکھو اور چارشنبہ اور پنجشنبہ کا روزہ رکھو پس (تم اگر ایسا کروگے تو) گویا تمنے تمام سال[1] کے روزے رکھے اور تمام سال افطار کیا - ابو موسی اصفہانی نے کہا ہی کہ یہ غلط ہی

[1] یعنی تمام سال کے روزون کا ثواب ملیگا اور تمام سال کے افطار کر لینے کا مطلب ہی کہ قوت ویسی ہی قائم رہیگی جیسے کبھی روزہ رکھا ہی نہو ۱۲

Marfat.com

صحیح وہی ہی جو ابونعیم نے ابو موسی یعنے ہارون بن بن سلیمان فرا رمولی عمرو بن حریث سے انھون نے مسلم بن عبید اللہ سے روایت کی ہی کہ انکے والد نے انسے بیان کیا کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے (روزے کے متعلق) پوچھا بعد اسکے پوری حدیث ویسی ہی بیان کی اسی طرح اس حدیث کو کئی لوگون نے ہارون بن سلیمان سے روایت کیا ہی مگر بعض لوگون نے کہا ہی کہ یہ حدیث عبید اللہ بن مسلم سے مروی ہی وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی

(سیدنا) حزمؓ (رضی اللہ عنہ)

ابن عُبَید۔ انکا تذکرہ عبدان نے لکھا ہی انھون نے موسی بن عبیدہ سے انھون نے نافع بن مالک سے انھوں نے حزم بن عبید سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو باتین لوگون پر واجب ہین اللہ عزوجل اور اسکے رسول کے اور اولی الامر[1] کے احکام کا سننا اور انکی اطاعت کرنا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حزمؓ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ ابو موسی نے کہا ہی کہ ابن ابی حاتم نے بیان کیا ہی کہ (انکا نام) حزم بن عبد عمرو (ہی) اور بعض لوگ کہتے ہین ابن عمرو خشمی ہین مدنی ہین۔ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کرتے ہین۔ انسے ابو سہل نے روایت کی ہی ابو سہل کا نام نافع بن مالک ہی۔ ابو موسی نے کہا ہی کہ اس صورت مین یہ دونون تذکرہ یعنے یہ اور جو اس سے پہلے جو ایک ہونگے اور یہ تابعی ہین (صحابی نہین ہین) اور ابن شاہین نے کہا ہی کہ صحابہ مین (ایک شخص) حزم بن عبد عمرو خشمی ہین۔

(سیدنا) حزمؓ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی کعب۔ انصاری مدنی۔ انسے عبد الرحمن بن جابر نے روایت کی ہی کہ (ایک مرتبہ) انکا گذر معاذ بن جبل کی طرف ہوا وہ اپنی قوم کو نماز مغرب پڑھا رہے تھے اور سورۂ بقرہ پڑھ رہے تھے حزم لوٹ گئے پس صبح کو معاذ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے اور عرض کیا کہ یا نبی اللہ شب کو حزم نے ایک نئی بات کی مین نہین جانتا کہ کیون اتنے مین حزم بھی آگئے اور انھون نے کہا کہ یا نبی اللہ (کل) میرا گذر معاذ کی طرف ہوا انھون نے سورۂ بقرہ شروع کی تھی (اور مجھے ایک ضرورت تھی) لہذا مینے اچھی طرح اپنی نماز (علیحدہ) پڑھ لی بعد اسکے مین لوٹ گیا (جماعت مین شریک نہوا) حضرت نے فرمایا اے معاذ فتنے مین ڈالنے والے نہ بنو تمھارے پیچھے کمزور اور بوڑھے اور صاحب حاجت (بھی) نماز پڑھتے ہین (تمکو اتنی بڑی بڑی سورتین نماز مین نہ پڑھنی چاہیین) اس حدیث کو عمرو بن دینار نے اور محارب بن دثار نے

[1] اولی الامر کے معنی صاحب اختیار اب اسمین اختلاف ہی کہ صاحب اختیار سے مراد کیا ہی بعض کہتے ہین خلفاے بنی صلعم مراد ہین بعض کہتے ہین علماء مجتہدین مراد ہین مگر صحیح یہ ہی کہ اس سے مراد حاکم اسلام ہو اسی مراد کی تائید اور بہت سی احادیث سے ہوتی ہی جنمین خلیفہ وقت کے اطاعت کی تاکید ہی ۱۲

Marfat.com

اور ابو صالح وغیرہم نے جابر سے روایت کیا ہی کہ معاذ نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی اور نماز مین طول دیا تو ایک انصاری جوان آیا اور بعد اسکے پوری حدیث ذکر کی ہی مگر انکا نام نہین بیان کیا یہ حدیث حازم کے نام مین گذر چکی ہی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) حزن (رضی اللہ عنہ)

اس ابی وہب بن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم - قرشی مخزومی - سعید بن مسیب بن حزن کے دادا ہین مہاجرین مین سے تھے - زمانۂ جاہلیت مین بھی اشراف قریش مین سے تھے یہی ہین جنھون نے حجر اسود کو کعبہ سے اُٹھایا تھا جب قریش نے چاہا کہ کعبہ (از سر نو) بنایا جاے تو حجر اسود انکے ہاتھ سے اُچک کر پھر اپنے مقام پر چلا گیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ حجر اسود جسنے اُٹھایا تھا وہ ابو وہب والد حزن کے ہین اور یہی صحیح ہی انکے بھائی ہبیرہ اور یزید ہین جو ابو وہب کے بیٹے ہین اور ہبار بن اسود کے اخیافی بھائی ہین ان سب کی والدہ فاختہ بنت عامر بن قرط بن سلمہ بن قشیر ہین - ہمین عمر بن محمد بن معمر بن طبرزد نے خبر دی - وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طالب یعنی محمد بن محمد ابن غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو اسحاق یعنے ابراہیم بن محمد بن یحیی مزکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو العباس سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے لیث نے ہشام بن سعد سے انھون نے زید بن اسلم سے انھون نے سعید بن مسیب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میرے دادا کا نام حزن تھا مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انسے پوچھا کہ تمھارا نام کیا ہی انھون نے کہا حزن تو آپنے فرمایا کہ نہین بلکہ تمھارا نام سہل ہی انھون نے عرض کیا کہ مین اپنا نام نہ بدلونگا سعید کہتے تھے کہ وہ حُزن (بمعنی رنج) کی کیفیت ہم اب بھی اپنے مین دیکھتے ہین پس انکی اولاد مین بھی ایک کج خلقی تھی - یہ حدیث سعید بن مسیب سے مشہور ہی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی - زبیر بن مصعب نے انکی ہجرت کا انکار کیا ہی اور کہا ہی کہ یہ اور انکے بیٹے مسیب فتح مکہ کے مسلمانون مین ہین - حزن جنگ یمامہ مین شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہین بزاخہ کے دن شروع خلافت ابو بکر صدیق رض مین قتال مرتدین مین شہید ہوے -

باب الحاء والسین

(سیدنا) حسان (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناہ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار - انکا نام تیم اللہ بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج ہی - انصاری ہین خزرجی ہین - پھر بنی مالک بن نجار مین محسوب ہوے - کنیت انکی ابو الولید ہی

Marfat.com

اور بعض لوگ کہتے ہین ابو عبد الرحمن اور بعض لوگ کہتے ہین ابو الحُسام (حسام تلوار کو کہتے ہین یہ کنیت) بوجہ اسکے (رکھی گئی) کہ یہ رسول خدا کیطرف سے (زبانی لڑائی) لڑتے تھے اور مشرکون کی آبروریزی کرتے تھے انکی مان فریعہ بنت خالد بن خنیس ابن لوذان بن عبد وُد بن زید بن ثعلبہ بن خزرج بن کعب بن ساعدہ انصاریہ ہین۔ انکا لقب شاعر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی۔ حضرت (ام المومنین) عائشہ (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کر رہی تھین تو انھون نے کہا خدا کی قسم آپ ویسے ہی تھے جیسا کہ حسان نے آپکی شان مین کہا ہی۔ **اشعار**

متی[1] یبدُ فی الداجی البہیم جبینہ ۔۔۔ یلُح مثل مصباح الدجی المتوقد

فمن کان او من قد یکون کاحمد ۔۔۔ نظام لحق او نکال لملحد ؛

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے لیے مسجد اقدس مین منبر رکھدیتے تھے کہ یہ اُسپر کھڑے ہوکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑائیان بیان کرتے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ روح القدس سے حسّان کی تائید کرتا ہی جب تک کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے گفتگو کرتے ہین۔ روایت ہی کہ مشرکین قریش مین جو لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کیا کرتے تھے وہ یہ لوگ تھے۔ ابوسفیان بن حارث بن عبد المطلب اور عبد اللہ ابن زبعری اور عمرو بن عاص اور ضرار بن خطاب۔ ایک شخص نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم اُن لوگون کی ہجو کرو جو ہماری ہجو کیا کرتے ہین حضرت علی نے کہا کہ اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اجازت دین تو مین ایسا کرون مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی مین وہ بات نہین ہی جسکی (اس کام مین) ضرورت ہی پھر (کسی نے) کہا کہ جن لوگون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی تلوارون سے مدد کی اُنھین اس بات سے کیا چیز مانع ہی کہ وہ اپنی زبانون سے آپکی مدد کرین حسّان نے کہا کہ مین اس (خدمت) کے لیے (حاضر) ہون چنانچہ یہ اپنی زبان کی تیزی دکھانے لگے اور کہا کہ مجھے اسکے بدلے[2] مین بُصریٰ سی صنعاء تک کوئی کلام خوش نہین آتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مشرکین قریش کی ہجو کس طرح کروگے مین بھی تو اُسی خاندان سے ہون تم ابوسفیان کی ہجو کس طرح کروگے وہ تو میرے چچا کے بیٹے ہین تو انھون نے کہا کہ یا رسول اللہ مین آپکو انسے اس طرح نکال لونگا جس طرح خمیر سے بال نکال لیا جاتا ہی تو حضرت نے فرمایا اچھا تم ابوبکر کے پاس جاؤ وہ قریش کے نسب کو تمسے زیادہ جانتے ہین چنانچہ یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس جایا کرتے تھے کہ وہ انکو انساب قریش پر مطلع کرین تو حضرت ابوبکر انسے فرماتے تھے کہ فلانی فلانی کا ذکر نکرنا اور فلانی فلانی کا ذکر کرنا

---

[1] ترجمہ جب شب تاریک مین انکی پیشانی کھل جاتی ہی تو اسطرح چمکتی ہی جیسے اندھیرے مین روشن چراغ + پس مثل احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حق کا منتظم اور کجرو کو سزا دینے والا کون ہوا ہی یا کون ہوگا ۱۲ [2] بُصریٰ اور صنعاء دونون مقامات کے نام ہین مطلب یہ ہی کہ مین اس خدمت سے بہتر کوئی بات نہین سمجھتا

پس یہ کفار قریش کی ہجو کرنے لگے جب کفار قریش نے حسّان کے اشعار سنے تو کہنے لگے کہ یہ اشعار ایسے ہین کہ بغیر ابن ابی قحافہ (یعنے ابوبکر صدیق کے مشورے) کے نہین کہے گئے ابوسفیان بن حارث کی نسبت جو اشعار انھون نے کہے تھے انمین سے چند شعر یہ ہین **اشعار**

وان سنام المجد من آل ہاشم ۔۔۔ بنو بنت مخزوم و والدک العبد ۔۔۔ ومن ولدت ابناء زہرۃ منہم

کرام ولم یقرب عجائزک المجد ۔۔۔ ولست کعباس ولا کابن امہ ۔۔۔ ولکن لئیم لا تقام لہ زند

وان امرء کانت سمیۃ امہ ۔۔۔ وسمراء منمور اذا بلغ الجہد

جب ان اشعار کی خبر ابوسفیان کو پہونچی تو انھون نے کہا کہ یہ شعر تو بغیر (مشورہ) ابن ابی قحافہ کے نہین کہے گئے ابن سیرین کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کے لیے مشرکون مین سے وہ لوگ مستعد تھے جنکا ہمنے ذکر کیا اور انکے علاوہ اور لوگ بھی تھے اور مشرکون کی ہجو کے لیے انصار مین سے تین آدمی مستعد ہوے تھے حسّان اور کعب بن مالک اور عبداللہ بن رواحہ۔ پس حسّان اور کعب تو انھین (مشرکین) کے اقوال کی مشاکلت کرتے تھے واقعات اور حوادث اور فضائل (نسب) کے بیان مین اور مشرکین کے معائب (ذاتی) بیان کرتے تھے اور عبداللہ بن رواحہ انھین کفر اور ایسی چیزون کی پرستش کا عار دلاتے تھے جو نہ سن سکتے ہین اور نہ نفع پہونچا سکتے ہین لہذا عبداللہ بن رواحہ کا کلام انھین نرم معلوم ہوتا تھا اور حسان اور کعب کا کلام انھین بہت گران گذرتا تھا مگر جب (کفار قریش) مسلمان ہوے اور سمجھ انکی درست ہوئی تو عبداللہ کا قول انھین سخت معلوم ہوا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (اپنے زمانہ خلافت مین) انصار اور مشرکین قریش کے باہم رد و قدح کے مضامین بیان کرنے سے ممانعت فرمادی تھی اور فرمایا تھا کہ اسمین زندہ اور مردہ لوگون کی برائی ہے اور (پرانے) کینون کا از سر نو تازہ کرنا ہے اور اب اللہ نے اسلام سے جاہلیت کے معاملات کو منہدم کر دیا ہے (لہذا اب اسکی ضرورت بھی نہین رہی) ابن درید نے ابو حاتم سے انھون نے ابوعبیدہ سے نقل کیا ہے کہ انھون نے کہا حسّان مین بہ نسبت اور شعرا کے تین باتین فضیلت کی تھین زمانۂ[1] جاہلیت مین انصار کے شاعر تھے۔ زمانۂ[2] نبوت مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شاعر رہے۔ زمانۂ[3] (اشاعت) اسلام مین تمام یمن کے شاعر تھے ابوعبیدہ نے کہا ہے کہ تمام عرب کا اس مقام پر اتفاق ہے کہ تمام صحرا (سے عرب) کے باشندون مین اہل مدینہ کے شعر

[1] ان اشعار کے بعض الفاظ کی شرح خود مصنف نے بھی کی ہے جسکو ہمنے اصل کتاب مین نہین لکھا اور اب اسکے ترجمہ کے ساتھ اس شرح کو بھی لے لینگے ترجمہ بہ تحقیق بزرگی کی عزت ہاشم کی اولاد سے ہے۔ جو مخزوم کی بیٹی کی اولاد ہین (مخزوم کی بیٹی سے فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم مراد ہین جو ابوطالب اور حضرت عبداللہ اور زبیر صاحبزادگان عبدالمطلب کی والدہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دادی تھین) اور تیرا باپ تو غلام ہے۔ اور انمین سے جو زہرہ کی اولاد ہین وہ بھی بزرگ ہین۔ (زہرہ کی اولاد سے مراد حضرت حمزہ اور صفیہ ہین ان دونون کی والدہ ہالہ بنت وہیب بن عبد مناف بن زہرہ ہین) اور بزرگی تیری بڑھیون کے قریب ہو کے بھی نہین نکلی اور تو عباس اور انکے اخیافی بھائی کے مثل نہین ہے۔ (عباس کے اخیافی

اچھے ہوتے ہین پھر قبیلۂ عبدالقیس کے لوگون کے پھر قبیلۂ ثقیف والون کے اور اس بات پر (بھی سب کا اتفاق ہی) کہ اہل مدینہ مین سب سے بہتر حسان کے اشعار ہین۔ (علامہ) اصمعی نے کہا ہی کہ شعر ایک بُری چیز ہو (ہمیشہ) وہ بُرے مضامین (یعنے جھوٹ اور مبالغہ مین) عمدہ ہوگا اور آسان ہوگا اور جب عمدہ مضامین مین شعر کہا جائیگا تو کمزور ہو جائیگا یہی حسّان ہین جو زمانۂ جاہلیت مین بڑے نامور شعرا مین تھے مگر جب (انکے) اسلام (کا زمانہ) آیا تو انکا شعر (اپنے مرتبہ سے) گر گیا کسی نے حسّان سے پوچھا کہ اے ابوالحسام آپکا شعر نرم اور کمزور ہو گیا (اسکا کیا سبب) انھون نے پوچھنے والے کو جواب دیا کہ اے بھتیجے اسلام جھوٹ بولنے سے منع کرتا ہی یعنے عمدگی شعر کی یہی ہی کہ جو مضمون اُسمین بیان کیا جاے وہ مبالغہ کے ساتھ بیان کیا جاے حالانکہ وہ مبالغہ جھوٹ ہوتا ہی اسلام اُس سے منع کرتا ہی لہذا (یہ وجہ ہی کہ میرا) شعر عمدہ نہین ہوتا۔ ہمین ابوالفضل منصور بن الحسن بن ابی عبداللہ طبری فقیہ شافعی نے اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حوثرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین حماد بن سلمہ نے ہشام سے انھون نے اپنے والد سے نقل کرکے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگون کو جنھون نے حضرت عائشہؓ پر تہمت لگائی تھی اسّی اسّی دُرّے لگوائے تھے اُن لوگون کے نام یہ ہین حسّان بن ثابت مسطح بن اثاثہ حمنہ بنت جحش۔ حسّان بھی انھین لوگون مین تھے جنھون نے اِس بہتان پر زور دیا تھا لہذا بقول بعض انکے بھی دُرّے لگائے گئے تھے اور بعض لوگون نے اسکا انکار کیا ہی کہ انکے دُرّے نہ لگے تھے) اِن لوگون نے بیان کیا ہی کہ ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ طواف مین تھین اور انکے ہمراہ حکیم بن خالد بن عاص کی والدہ تھین اور ام حکیم بنت عبداللہ بن ابی ربیعہ تھین ہم لوگون نے حسان بن ثابت کا ذکر کیا اور انھین بُرا کہا حضرت عائشہؓ نے کہا کہ مین انکے لیے اس بات کی امید رکھتی ہون کہ اللہ انھین جنت مین داخل فرمائے اسلیے کہ وہ اپنی زبان سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کیا کرتے تھے کیا یہ شعر انکا (تمکو یاد) نہین ہی شعر

فان ابی ووالدہ وعرضی لعرض محمد منکم وقاء

حضرت عائشہؓ نے انکو اس بات سے بھی بری کر دیا کہ انھون نے انپر افترا کیا ہو اُن دونون عورتون نے کہا کہ کیا انھون نے آپکی نسبت (کچھ) نہین کہا حضرت عائشہؓ نے کہا کچھ نہین کہا بلکہ انھون نے (میری نسبت) یہ شعر البتہ کہے ہین۔

حصان رزان ماتزن بریبۃ وتصبح غرثی من لحوم الغوافل

سلہ کسی پر جھوٹ تہمت لگانیکی شرعا یہی سزا ہی ۱۲ سلہ ترجمہ پس بہ تحقیق میری والدہ اور دادا اور میری آبرو + محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آبرو کیلیے تم لوگون کے سامنے سپر ہی + ۳ ترجمہ پاکدامن اور خوبیون والی ہین انپر کسی قسم کی تہمت نہین لگائی جاسکتی + وہ غافل عورتون کے گوشت سے بھوکی رہتی ہین (یعنے کسی کی غیبت نہین کرتین غیبت کرنا گویا اسکا گوشت کھانا ہی) ۱۲

Marfat.com

فان[1] کان ما قد قیل عنی قلتہ　　فلا رفعت سوطی الے انا ملی

حضرت حسان بزدل لوگون مین تھے یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق مین انکو عورتون کے ہمراہ ٹیلون پر بھیجدیا تھا۔ ہمین عبید اللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا مجھسے یحیی بن عباد بن عبد اللہ بن زبیر نے اپنے والد سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے (غزوۂ خندق مین) صفیہ بنت عبد المطلب ایک بلند مقام پر تھین جسکو حسان بن ثابت نے مثل قلعہ کے بنالیا تھا وہ کہتی تھین کہ حسان بن ثابت بھی عورتون اور بچون کے ساتھ ہمارے ہمراہ اُسی قلعہ مین تھے جہان نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کھدوائی تھی صفیہ کہتی تھین ایک یہودی کا گذر ہماری طرف ہوا وہ قلعہ کے گرد پھرنے لگا تو صفیہ نے حسان سے کہا کہ دیکھا یہ یہودی قلعہ کے گرد پھر رہا ہے مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ وہ ہماری حالت سے اُن یہودیون کو جو ہمارے پیچھے ہین آگاہ کردیگا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب ہمارے حال سے بیخبر اپنے کام مین مشغول ہین لہذا تم اترو اور اسے قتل کردو حسان نے کہا کہ اے عبد المطلب کی بیٹی خدا تمھاری مغفرت کرے تم جانتی ہو کہ مین اس کام کا نہین ہون صفیہ کہتی تھین جب انھون نے یہ کہا تو مینے قلعہ مین سے ایک ستون اُٹھالیا اور مین قلعہ سے اُترکے اُسکے پاس گئی اور مینے ستون سے اُسے مارا یہانتک کہ اُسے قتل کردیا پھر مین قلعہ کی طرف لوٹ آئی اور مینے کہا کہ اے حسان جاؤ اور اسکا لباس وغیرہ اُتار لو حسان (سے یہ بھی نہو سکا اور انھون) نے کہا اے عبد المطلب کی بیٹی مجھے اسکے سامان کی کچھ حاجت نہین ہے۔ یہ اپنی بزدلی کے سبب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپکے کسی غزوے مین شریک نہین ہوئے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لونڈی سیرین جو ماریہ (قبطیہ) کی بہن تھین ہبہ فرمائی تھی انھین سے عبد الرحمن ابن حسان پیدا ہوئے پس یہ عبد الرحمن اور ابراہیم فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دونون خالہ زاد بھائی تھے۔ ہمین ابو یاسر یعنے عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین معاویہ ابن ہشام نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سفیان نے عبد اللہ بن عثمان سے نقل کرکے خبر دی نیز عبد اللہ بن احمد کہتے تھے میرے والد بیان کرتے تھے کہ مجھسے قبیصہ نے بھی سفیان سے انھون نے ابن خثیم سے انھون نے عبد الرحمن بن مہران سے انھون نے عبد اللہ بن حسان سے انھون نے اپنے والد سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن عورتون پر لعنت فرمائی ہے جو قبور کی زیارت کرین حضرت حسان کی وفات ۵۴ھ سے پہلے حضرت علی کی خلافت مین ہوئی تھی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ ۵۰ھ مین

[1] ترجمہ پس جو کچھ میری نسبت مشہور کیا جاتا ہے کہ مینے کہا ہے۔ اگر مینے کہا ہو تو (خدا کرے) میری انگلیان میرا کوڑا نہ اُٹھائین۔ (یعنی میرے ہاتھ بیکار ہو جائین)

اور بعض لوگ کہتے ہین ۵۴ ہین - اسوقت انکی عمر ایکسو بیس برس کی تھی انکی عمر مین کسی کا اختلاف نہین ہی اور انکی عمر کے ساٹھ برس جاہلیت مین گذرے اور ساٹھ برس اسلام مین - اسی طرح انکے والد ثابت اور انکے دادا منذر اور انکے دادا کے والد حرام ان سب لوگون کی عمر ایکسو بیس برس ہوئی سوا انکے عرب مین چار پشتین ایک نسل کی ایسی نہین ہین جنکی عمر ایکسو بیس برس ہو - (حضرت حسان کے پوتے) سعید بن عبد الرحمن کہتے تھے کہ میرے والد عبد الرحمن کے سامنے انکے باپ دادا کی عمر کا ذکر کیا گیا تو وہ اپنے بستر پر لیٹ رہے اور ہمسے بعد اسکے مر گئے اسوقت انکی عمر اڑتالیس برس کی تھی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) حسّانؓ (رضی اللہ عنہ)

ابن جابر اور بعض لوگ کہتے ہین ابن ابی جابر - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ طائف مین شریک تھے - بقیہ بن ولید نے سعید بن ابراہیم قرشی سے انھون نے ابو یوسف سے جو ایک شامی بزرگ تھے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مینے حسان ابن ابی جابر سے سنا وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ طائف مین تھے آپنے کچھ لوگون کو دیکھا کہ انھون نے سرخ اور زرد خضاب لگایا ہی تو آپنے فرمایا کہ مرحبا بالمحمرین والمصفرین ہمین یحیی بن محمود بن سعد ثقفی نے اپنی سند سے ابو بکر ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن صفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے بقیہ نے سعید بن ابراہیم بن ابی العطوف جزامی سے انھون نے ابو یوسف سے انھون نے حسان بن ابی جابر سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ طواف مین تھے آپنے اپنے بعض صحابہ کو دیکھا کہ انھون نے اپنی داڑھیون کو زرد کر لیا تھا اور بعض نے سرخ کر لیا تھا تو آپنے فرمایا کہ مرحبا بالمحمرین والمصفرین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) حسانؓ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حسان عبدی - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد عبد القیس کے ہمراہ آئے تھے انسے انکے بیٹے یحیی نے روایت کی ہی کہ یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ظروف[۲] (کے استعمال) سے منع فرمایا ہی - ابن مندہ نے کہا ہی اور انھین نے انکا تذکرہ لکھا ہی کہ یہ وہم ہی صحیح وہی ہی جو بہت سے لوگون نے یحیی بن عبد اللہ بن حارث سے انھون نے یحیی بن حسان سے انھون نے ابن رہیم سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہی کہ وہ کہتے تھے مین وفد کے ہمراہ تھا پھر انھون نے ایسی ہی حدیث ذکر کی -

---

[۱] یعنے خوشی ہو سرخ اور زرد خضاب لگانے والون کو ۱۲ [۲] یہ اشارہ ہی دُبّا، حنتم وغیرہ نام کے ظروف کی طرف ان ظروف مین پہلے شراب استعمال ہوتی تھی سدباب کے لیے حضرت نے اُن ظروف کے استعمال کی قطعاً ممانعت فرمادی تھی ۱۲

Marfat.com

(سیدنا) حسانؓ (رضی اللہ عنہ)

ابن خوط۔ ذُہلی ثم البکری۔ اپنی قوم مین شریف تھے اور بکر بن وائل کی طرف سے وفد بنکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے انکے بہت سے بیٹے تھے۔ یہ حضرت علی کے ہمراہ جنگ جمل مین شریک تھے۔ اِنھین کے بیٹے بشر کا یہ شعر ہی ؎

انا[1] ابن حسان بن خوط وابی رسول بکر کلہا الی النبی

انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔
مین کہتا ہون کہ بشر نے یہ شعر جنگ جمل کے دن کہا تھا قبیلہ بکر کا جھنڈا انکے بھائی حارث بن حسان ذہلی کے پاس تھا جب حارث مقتول ہوے تو انکے حق مین کسی نے یہ اشعار کہے۔ انعی[2] الرئیس الحارث بن حسان۔ الی آخر الابیات اور انکے بھائی بشر نے یہ اشعار کہے انا ابن حسان بن خوط۔ الی آخر الابیات۔

(سیدنا) حسانؓ[1] (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سنان۔ علی بن سعید عسکری نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی اور انھون نے حسن بن عرفجہ سے انھون نے عمرو بن حفص عبدی سے انھون نے ہثیم بن حکیم سے انھون نے ابو عاصم حبطی سے انھون نے حسان بن ابی سنان سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم کا طالب جاہلون کے درمیان مین ایسا ہی ہی جیسا زندہ مردون کے درمیان مین۔
ابن ابی حاتم نے کہا ہی کہ حسان بن ابی سنان نے حسن سے روایت کی ہی۔ ابو موسی نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) حسانؓ[2] (رضی اللہ عنہ)

ابن شداد بن شہاب بن زہیر بن ربیعہ بن ابی الاسود تیمی ظہوری۔ انسے انکے بیٹے نہشل نے روایت کی ہی یہ اور اُنکی والدہ دونون شرف صحبت سے مشرف ہین انکا شمار اعراب بصرہ مین ہی۔ انکے بیٹے نہشل نے انسے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا میری والدہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئین اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین آپکے پاس اسلیے حاضر ہوئی ہون کہ آپ میرے اس بیٹے کے لیے دعا فرمائیے کہ اللہ اسمین برکت دے اور اللہ اُسکو بزرگ پاکیزہ صاحب برکت کرے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے بیٹے (یعنے میرے) منھ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ اے اللہ ان دونون کو اسمین برکت دے اور اس لڑکے کو بزرگ پاکیزہ کر۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی اور ابن مندہ نے انکا نسب ایسا ہی لکھا ہی جیسا ہمنے بیان کیا۔ مگر مین سمجھتا ہون کہ انکا نام شداد بن زہیر بن شہاب ہی واللہ اعلم۔

---

[1] ترجمہ۔ مین حسان بن خوط کا بیٹا ہون اور میرے والد تمام قبیلہ بکر کی طرف سے قاصد بنکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گئے تھے ۱۲
[2] ترجمہ۔ مین رئیس حارث بن حسان کی موت کی خبر دیتا ہون ۱۲

Marfat.com

(سیدنا) حسان[۱۳] (رضی اللہ عنہ)

ابن عبدالرحمن ضبعی۔ عسکری نے افراد مین انکا ذکر کیا ہی۔ علی بن سعید عسکری نے اسحاق بن وہب سے انھون نے ابوداؤد طیالسی سے انھون نے ہمام سے انھون نے قتادہ سے انھون نے حسان بن عبدالرحمن ضبعی سے روایت کی وہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اگر تم (پر یہ فرض کردیا جاتا کہ خروج) مذی سے غسل کیا کرو تو بہ نسبت غسل حیض کے بھی (جو عورتون پر فرض ہی) دشوار ہوجاتا۔ انکا تذکرہ ابن ابی حاتم نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مُرسلاً (یعنے بواسطہ اور کسی صحابہ کے) روایت کی ہی اور ابن عمر سے بھی روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہی

(سیدنا) حسان[۱۴] (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن ابی اسود بن خلف بن عدی بن عبداللہ بن یربوع بن حنظلہ تمیمی یربوعی۔ کنیت انکی ابواسود ہی۔ ابوعمر نے کنیت کے باب مین انکا ذکر کیا ہی اور انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب مین اس سے زیادہ ذکر ہوگا۔

(سیدنا) حسحاس[۱۵] (رضی اللہ عنہ)

ابن بکر بن عوف بن عمرو بن عدی بن عمرو بن ہازن۔ قبیلۂ ازد سے ہین۔ ابن ماکولا نے انکا نسب بیان کیا ہی اور ابن ابی حاتم نے بھی اسکو نقل کیا ہی۔ ابوالفیض بن حسحاس بن بکر انھین کی اولاد سے ہین اسکو ابن ماکولا نے بھی بیان کیا ہی۔ ابوموسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہی مگر کوئی حدیث انکی نہین نقل کی۔ ہان ابن ماکولا نے پہلے اسی طرح انکا نسب بیان کیا ہی اسکے بعد انکی روایت بھی نقل کی ہی اور کہا ہی کہ یہ صحابی ہین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ جو شخص اللہ سے اِن پانچ کلمات کے ساتھ ملے گا وہ دوزخ سے بچا لیا جائیگا (وہ پانچ چیزین یہ ہین) سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر۔ (پانچوین چیز اس روایت مین چھوٹ گئی جو آیندہ تذکرہ مین معلوم ہوگی)۔

(سیدنا) حسحاس[۱۶] (رضی اللہ عنہ)

یہ ایک اور دوسرے شخص ہین۔ ہمین ابوموسیٰ مدینی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوعلی حداد نے خبر دی ہے وہ کہتے تھے ہمین فضل بن محمد بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن محمد بن جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن علی بن حارود نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوحاتم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یحییٰ بن مغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین زافر بن سلیمان نے ابویحمد سے انھون نے یونس بن زہران سے انھون نے حسحاس سے روایت کرکے خبر دی حسحاس صحابی تھے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپنے فرمایا جو شخص اللہ سے ان پانچ چیزون کے ساتھ ملے وہ دوزخ سے بچا لیا جائیگا اور جنت مین داخل کیا جائیگا (وہ چیزین یہ ہین) سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر

Marfat.com

(اور پانچوین چیز) فرزند صالح ابو یحمد کا نام بقیہ بن ولید ہی - یہ عبارت ابو موسی کی تھی اور ابو عمر نے کہا ہی کہ حسحاس اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص تھے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سبحان اللہ الی آخر الحدیث کے متعلق ایک حدیث روایت کی ابن ابی حاتم نے انکا تذکرہ ایسا ہی لکھا ہی اور ابن ابی حاتم کے علاوہ اور لوگون نے خاے نقطہ دار مین ذکر کیا ہی پس اگر یہ صحیح ہی تو انکا نام خشخاش ہوگا خشخاش عنبری کے علاوہ - ابو عمر نے کہا ہی کہ یہ میرے نزدیک وہم ہی کیونکہ خشخاش کی حدیث حسحاس کی حدیث کے مغایر ہی -

مین کہتا ہون کہ ابو موسی نے حسحاس کے دو تذکرے لکھے ہین پہلا تو وہی جو اس سے پیشتر گذر چکا اور انکا نسب بھی ابن ماکولا سے نقل کیا ہی اور دوسرا تذکرہ یہی ہی اور کہا ہی کہ یہ دوسرے حسحاس ہین اس دوسرے تذکرہ مین سبحان اللہ کی حدیث بھی انھون نے روایت کی ہی اور پہلا تذکرہ انھون نے ابن ماکولا سے نقل کیا ہی اور اُنکے متعلق کوئی حدیث نہین روایت کی ابن ماکولا نے تو اس حدیث کو پہلے ہی تذکرہ مین لکھا تھا جسکو ابو موسی نے انسے روایت کیا ہی مگر ابو موسی نے اس حدیث کو دوسرے تذکرہ مین لگا دیا اور پہلے تذکرہ کو حدیث سے خالی کر دیا اور اُسکو ابن ماکولا پر حوالہ کر دیا حالانکہ ابن ماکولا نے پہلے تذکرہ مین اس حدیث کو لکھا ہی - واللہ اعلم -

(سیدنا) حسلؓ (رضی اللہ عنہ)

ابن خارجہ اشجعی اور بعض لوگ انکو حُسَیل کہتے ہین اور بعض لوگ حنبل کہتے ہین - خیبر کے دن اسلام لائے اور فتح خیبر مین شریک ہوے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپنے اُسدن (مال غنیمت سے) سوار کو تین حصے اور پیادہ کو ایک حصہ دیا تھا انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی -

(سیدنا) حسلؓ (رضی اللہ عنہ)

عامری - قبیلۂ بنی عامر بن لوی سے ہین - انکی حدیث یہ ہی کہ زمانۂ حج مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک ایسے شخص پر ہوا جو اپنے حج سے فارغ ہو چکا تھا حضرت نے اُس سے پوچھا کہ تمھارا حج ختم ہو چکا اُسنے عرض کیا کہ ہان آپنے فرمایا کہ (اچھا اب) جلد جلد کام کرو (تاکہ جلد لوٹ چلین) انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا و ابن سیدنا) حسنؓ (رضی اللہ عنہ)

فرزند جگر گوشۂ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

ابن علی بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف - قریشی ہاشمی کنیت ابو محمد - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

Marfat.com

نواسے ہین - والدہ انکی فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین جو تمام دنیا کی عورتون کی سردار ہین اور یہ جوانان اہل جنت کے سردار اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کے زندگی) کی بہار ہین (صورت مین بھی) آپکے مشابہ تھے - انکا نام حسن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا اور انکی کنیت ابو محمد آپ ہی نے قائم کی تھی اور ولادت سے ساتوین دن آپنے انکا عقیقہ کیا تھا اور انکے بال مُنڈوائے تھے اور حکم دیا تھا کہ انکے بالون کے ہموزن چاندی خیرات کی جاے - اہل کساء[1] کے پانچوین شخص ہین -

ابو احمد عسکری نے کہا ہو کہ یہ نام جاہلیت مین (کسی کا) معلوم نہین ہوتا اور انھون نے ابن اعرابی سے انھون نے مفضل سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا اللہ تعالیٰ نے (یہ دو نام) حسن اور حسین چھپا رکھے تھے یہانتک کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونون صاحبزادون کا نام حسن اور حسین رکھا ابن اعرابی کہتے ہین مینے مفضل سے کہا کہ وہ دو شخص جو یمن مین تھے (انکا نام بھی تو حسن اور حسین تھا) مفضل نے کہا انکا نام حَسْن ساکن السین اور حَسِین بفتح حاء و کسر سین تھا - ان دونون صاحبزادون سے پہلے حسن اور حسین کسی کا نام نہ تھا صرف حسن کے نام سے ایک گاؤن بلاد ضبہ مین ہو (جسکی نسبت) ابن عثمہ (شاعر) نے (یہ شعر) کہا ہو - غداۃ[2] اضر بالحسن السبیل اسی مقام مین بُسطام بن قیس شیبانی قتل کیے گئے تھے ہمین ابو احمد یعنے عبد الوہاب بن علی بن علی امین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الفضل محمد بن ناصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طاہر بن ابی الصقر انباری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو البرکات یعنی احمد بن علی بن عبد الواحد بن نظیف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن رشیق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو بشر دولابی نے خبر دی وہ کہتے تھے مینے ابو بکر بن عبد الرحیم زہری سے سنا وہ کہتے تھے کہ حَسَن بن علی بن ابی طالب جنکی والدہ فاطمہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھین نصف رمضان ۳ھ ہجری مین پیدا ہوے تھے اور مدینہ (منورہ) مین ۴۹ھ ہجری مین انکی وفات ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہین انکی ولادت نصف شعبان ۳ھ مین ہوئی اور بعض کہتے ہین غزوۂ احد کے ایک سال بعد اور بعض کہتے ہین دو سال بعد پیدا ہوے ہجرت کے اور غزوۂ احد کے درمیان مین دو برس چھ مہینے پندرہ دن کا فصل تھا - دولابی نے کہا ہو کہ ہمسے حسن بن علی بن عفان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین معاویہ بن ہشام نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن صالح نے سماک بن حرب سے انھون نے قابوس بن مخارق سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ام فضل نے (ایک مرتبہ) عرض کیا کہ یا رسول اللہ مینے (خواب مین) دیکھا ہو کہ گویا ایک عضو آپکا میرے گھر مین ہو حضرت نے فرمایا کہ تمنے اچھا (خواب) دیکھا فاطمہ سے ایک بچہ پیدا ہوگا جسکو تم قثم[3] کا دودھ پلاؤگی چنانچہ حضرت حَسَن پیدا ہوے اور ام فضل نے انکو قثم کا دودھ

---

[1] اہل کساء سے مراد وہ لوگ ہین جنکو آیۂ تطہیر کے نازل ہونیکے بعد ایک چادر اُڑھائی تھی اور اُنکے لیے دعا فرمائی تھی کہ یا اللہ انکو بھی میرے اہلبیت مین داخل فرمادے ۱۲ [2] ترجمہ اُس صبح کو جبکہ (مقام) حسن مین راہ تاریک ہوگئی ۱۲ [3] ام فضل حضرت عباس عم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ تھین قثم انکے بیٹے کا نام ہو مطلب یہ تھا کہ جو دودھ تم قثم کو پلا رہی ہو وہی دودھ اسکو پلاؤگی یعنے وہ بچہ اب عنقریب پیدا ہوا چاہتا ہو ۱۲

Marfat.com

پلایا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے تھے جب حسن پیدا ہوے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تمنے اسکا نام کیا رکھا مینے عرض کیا کہ مینے اسکا نام حرب رکھا ہی حضرت نے فرمایا وہ (حرب نہین ہی بلکہ (اسکا نام) حسن ہی پھر جب حسین پیدا ہوے تو ہمنے انکا نام بھی حرب رکھا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپنے (بدستور سابق) فرمایا کہ میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تمنے اسکا کیا نام رکھا مینے عرض کیا کہ اسکا نام مینے حرب رکھا ہی حضرت نے فرمایا وہ (حرب نہین ہی) بلکہ (اسکا نام) حسین ہی پھر جب تیسرا لڑکا پیدا ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تمنے اسکا کیا نام رکھا مینے عرض کیا کہ مینے اسکا نام حرب رکھا آپنے فرمایا وہ (حرب نہین ہی بلکہ (اسکا نام) محسن ہی بعد اسکے آپنے فرمایا کہ مین ان تینون کے وہ نام رکھتا ہون جو ہارون (پیغمبر علیہ السلام) کے بیٹون کے نام تھے (یعنی) شبّر اور شبیر اور مُشبّر۔

حضرت حسن سے (ام المومنین) عائشہ نے اور شعبی اور سوید بن غفلہ اور شقیق بن سلمہ اور ہبیرہ بن یریم اور مُسیّب بن نجبہ اور اصبغ بن نباتہ اور ابوالجوراء اور معاویہ بن خدیج اور اسحاق بن بشار اور محمد بن سیرین وغیرہم نے روایت کی ہی۔

ہمین ابوجعفر احمد بن علی نے اور کئی ایک آدمیون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالفتح کروخی نے اپنی سند سے ابوعیسی یعنی محمد بن عیسی ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالاحوص نے ابواسحاق سلیمان بن یزید بن ابی مریم سے انھون نے ابوالحوراء سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے حضرت حسن بن علی فرماتے تھے مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چند کلمات تعلیم فرمائے ہین جنکو مین وتر (کی دعاے قنوت) مین پڑھ لیا کرتا ہون (وہ کلمات یہ ہین) اللّٰھم اہدنی فیمن ہدیت وعافنی فیمن عافیت وتولنی فیمن تولیت وبارک لی فیما اعطیت وقنی شر ما قضیت فانک تقضی ولا یقضی علیک وانہ لا یذل من والیت تبارکت ربنا وتعالیت۔ ہمین ابواحمد یعنی عبدالوہاب بن سکینہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن علی سلامی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن ابی الصقر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالبرکات بن لطیف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شعبہ نے خبر دی نیز ابوبشر کہتے تھے ہمسے یوسف بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حجاج بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین شعبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یزید بن ابی مریم نے ابوالحوراء سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مینے حضرت حسن بن علی سے عرض کیا کہ آپ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ باتین یاد ہون تو بیان کیجیے انھون نے کہا مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بات یہ یاد ہے کہ مینے (ایک مرتبہ) صدقہ کے چھوہارون مین سے ایک

لہ ترجمہ اے اللہ مجھے ہدایت کر اُن لوگون کے ساتھ جنکو تو نے ہدایت کی اور مجھے عافیت دے اُن لوگون کے ساتھ جنکو تو نے عافیت دی اور مجھسے محبت کر اُن لوگون کے ساتھ جنسے تو نے محبت کی اور مجھے برکت دے اُن چیزون مین جو تو نے مجھے دی ہین اور اپنے مقدرات کی برائی سے مجھے بچا بیشک تو فیصلہ کرتا ہی اور تیرے اوپر کسی کا حکم نہین چلتا اور جس سے تو محبت کرے وہ ذلیل نہین ہو سکتا اے ہمارے پروردگار تو بہت بابرکت اور بلند ہے ۱۲

چھوہارا لیکر اپنے منھ مین رکھ لیا تھا حضرت نے اسکو (میرے منھ سے) نکال لیا اس حال مین کہ اُسمین میرا لعاب (دہن) مل چکا تھا اور اُسکو صدقہ کے چھوہارون مین ملا دیا کسی نے کہا کہ یارسول اللہ ایک چھوہارے کی کیا بات تھی (آپ نے کھا لیتے وہا ہوتا) آپنے فرمایا کہ ہمارے لیے یعنے آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے صدقہ حلال نہین ہی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس بات مین تمکو شک ہو اُسکو ترک کردو کیونکہ سچائی نام اطمینان کا ہی اور شک جھوٹی چیز ہی اور حضرت ہمین اِس دعا کی تعلیم دیا کرتے تھے اُسکے بعد انھون نے قنوت کی حدیث ذکر کی۔ ہمین عبداللہ بن احمد بن محمد ابن عبدالقاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد یعنی جعفر بن حسین فاریابی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبیداللہ بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن ابراہیم بن ایوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین موسی بن اسحاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین خالد عطار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سفیان ثوری نے سعد بن طریف سے انھون نے عمیر بن مامون سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مینے حضرت حسن بن علی سے سنا وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ جو شخص نماز فجر پڑھکر اپنے مصلا پر بیٹھا رہیگا یہانتک کہ آفتاب نکل آئے تو یہ کام اُسکے لیے دوزخ سے حجاب ہوجائیگا یا فرمایا کہ دوزخ سے ایک پردہ ہوجائیگا ہمین عمر بن محمد بن طبرزد نے یہ خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالعباس یعنے احمد ابن ابی غالب بن طلایہ وراق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم یعنے عبدالعزیز بن علی بن احمد انماطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوطاہر یعنے محمد بن عبدالرحمن مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن محمد بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین داؤد بن رشید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین مروان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حکم بن عبدالرحمن ابن ابی نعیم بجلی نے اپنے والد سے انھون نے ابوسعید خدری سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسن اور حسین[1] جوانان جنت کے سردار ہین سوا دو خالہ زاد بھائیون یعنے عیسی[2] اور یحیی بن زکریا علیہم السلام کے۔ ہمین اسمعیل بن عبیداللہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسی بن سورۃ (امام ترمذی) تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سفیان بن وکیع اور عبد بن حمید نے خبر دی یہ دونون کہتے تھے ہمسے خالد بن حارث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین موسی بن یعقوب ربعی نے عبداللہ بن ابی بکر بن زید مہاجر سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے مسلم بن ابی زید تمال نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے حسن بن اُسامہ بن زید نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد اُسامہ بن زید نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ مین ایک رات کو کسی کام سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تو آپ میرے پاس یا ہر تشریف لائے

[1] جوانان جنت کے سردار ہونیکا مطلب یہ ہی کہ جو نیک اور صالح آدمی کے الت جوانی دنیا سے گئے اُن سب کے یہ سردار ہونگے ورنہ جنت مین تو بہتیرے لوگ ہونگے سب جوان ہونگے بوڑھا کوئی نہوگا ۱۲ [2] یعنی حضرت عیسی کو اِن دونون پر فضیلت نہین ہی یہی عقیدہ اہلسنت کا ہی کہ نبی پر غیر نبی کو فضیلت نہین ہوسکتی ۱۲

اور آپ کسی چیز کو اُٹھائے ہوے (چادر مین چھپائے ہوے) تھے مجھے معلوم نہین ہوا کہ آپ کس چیز کو اُٹھائے ہوے ہین پھر جب مین اپنے کام سے فارغ ہوگیا تو مینے پوچھا کہ حضرت یہ کیا چیز ہی جسکو آپ اُٹھائے ہوے ہین آپنے چادر کھولی تو (معلوم ہوا کہ) وہ حسن اور حسین تھے جنکو آپ اپنی گود مین لیے ہوے تھے پھر آپنے فرمایا کہ یہ دونون میرے بیٹے ہین اور میری بیٹی کے بیٹے ہین اے اللہ مین اِن دونون سے محبت رکھتا ہون پس تو بھی ان دونون سے محبت رکھ اور جو شخص اِنسے محبت[۱] رکھے اُس سے بھی تو محبت رکھ۔ اسمعیل بن عبیداللہ وغیرہ بیان کرتے تھے کہ ہمسے محمد بن عیسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عبداللہ انصاری نے خبر دی اور ہمین اشعث ابن عبدالملک نے حسن (بصری) سے انھون نے ابوبکرہ سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہوکر فرمایا کہ میرا بیٹا (یعنے حسن) سردار ہوا اللہ اسکے ذریعہ سے مسلمانون کے دو بڑے گروہون مین صلح کرادیگا۔ نیز وہ کہتے تھے ہمین محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسین بن حریث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی ابن حسین بن واقد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عبداللہ بن بریدہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے ابوہریرہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) خطبہ پڑھ رہے تھے اُسی حالت مین حسن اور حسین (گھر سے باہر) آئے سرخ کرتے پہنے ہوے چلے آرہے تھے اور اُنکے پیر لڑکھڑاتے تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر سے اُتر پڑے اور اُنکو گود مین اُٹھاکر اپنے سامنے بٹھالیا بعد اُسکے فرمایا اللہ سچ فرماتا ہی انما[۲] اموالکم واولادکم فتنۃ مینے اِن دونون بچون کو دیکھا کہ چلے آرہے ہین اور اُنکے پیر لغزش کرتے ہین تو مجھسے نہ رہا گیا یہانتک کہ مینے اپنی بات قطع کردی اور اُنکو اُٹھالیا۔ نیز وہ کہتے تھے ہمسے محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین محمد بن یحیی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبدالرزاق نے معمر سے انھون نے زہری سے انھون نے انس بن مالک سے روایت کرکے خبر دی کہتے تھے حسن بن علی سے زیادہ (صورت مین) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ کوئی نہ تھا۔ نیز وہ کہتے تھے ہمسے محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین محمد بن بشار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوعامر عقدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین زمعہ بن صالح نے سلمہ بن وہرام سے انھون نے عکرمہ سے انھون نے ابن عباس سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) حضرت حسن کو اپنے شانے پر سوار کیے ہوے تھے کسی نے کہا کہ اے صاحبزادے تم کیسی اچھی سواری پر سوار ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ سوار بھی تو اچھا ہے

[۱] اسسے محبت رکھنے کا مطلب نہین ہی کہ غیر زبان سے محبت کا دعوی کرے جیسے مشرکین قریش ابراہیم علیہ السلام سے محبت کا دعوی کرتے تھے بلکہ محبت قابل اعتبار وہی ہی کہ اپنے محبوب کی پیروی بھی کرے ۱۲ [۲] ترجمہ واسکے نہین کہ تمہارے مال اور اولاد تمہارے فتنہ ہین اس سے شبہ نہو کہ آنحضرت صلعم پر محبت اولاد غیر غالب تھی ہرگز نہین حضرت کو جس سے بھی محبت تھی وہ محض اللہ کے لیے ۱۲

ہمین ابوالفرج بن ابی الرجا ثقفی نے اپنی سند سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن بشار نے اور ابوبکر ابن نافع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین غندر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شعبہ نے عدی بن ثابت سے انھون نے براء سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حسن بن علی کو اپنے شانے پر سوار کیے ہوے تھے اور یہ فرماتے جاتے تھے کہ اے اللہ مین اسکو دوست رکھتا ہون تو بھی اسے دوست رکھ - نیز وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین قتیبہ بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن سلیمان اصبہانی نے یحیی بن عبید سے انھون نے عطاء سے انھون نے عمر بن ابی سلمہ ربیب[1] نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے حضرت ام سلمہ کے گھر مین جب یہ آیت نازل ہوئی انما یرید[2] اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا تو ام سلمہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مین بھی ان لوگون مین ہون تو آپنے فرمایا کہ تم اپنی جگہ پر ہو اور تم بہتری پر ہو - محمد کہتے تھے مجھسے علی بن منذر کوفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد فضیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین اعمش نے عطیہ سے انھون نے ابوسعید سے اور اعمش سے انھون نے حبیب بن ابی ثابت سے انھون نے زید بن ارقم سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین دو گرانقدر چیزین تم مین چھوڑے جاتا ہون جب تک انکے ساتھ تمسک[3] کرتے رہوگے ہرگز گمراہ نہوگے ایک چیز انمین سے بہ نسبت دوسرے کے بڑی ہے (وہ دونون یہ ہین) کتاب اللہ جو (مثل) ایک رسی (کے) ہے آسمان سے زمین کی طرف لٹکی ہوئی اور میری عترت یعنے میرے اہل بیت اور یہ دونون چیزین ایک دوسرے سے جدا نہونگی یہانتک کہ میرے پاس حوض (کوثر) پر (ساتھ ہی ساتھ) پہونچ جائینگی - پس خیال رکھنا کہ میرے بعد تم ان دونون[4] سے کیا معاملہ کرتے ہو - نیز وہ کہتے تھے کہ ہمین محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوداؤد یعنے سلیمان بن اشعث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہشام بن یوسف نے عبداللہ بن سلیمان نوفلی سے انھون نے محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] ربیب اس لڑکے کو کہتے ہین جسکی ماں سے اسکی صغرسنی کی حالتمین نکاح کرلیا جائے انکی والدہ یعنی حضرت ام سلمہ آنحضرت صلعم کے نکاح مین آئی تھین اسوجہ سے یہ حضرت کے ربیب ہوے ۱۲

[2] یہ آیت آیۂ تطہیر کے نام سے مشہور ہے ترجمہ اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے اہلبیت (محمد) تمسے ناپاکی کو دور کردے اور تمھین خوب پاک کردے - اس آیت کی تفسیر مین اہلسنت کا اتفاق ہے کہ اہلبیت سے ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور یہ عرب بلکہ تمام دنیا کے لغت مین اہلبیت اور اہل خانہ اور گھر کے لوگ بی بی ہی کو کہتے ہین اور سیاق آیت بھی اسی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ اس سے پہلے کی آیتون مین تمام تر خطاب ازواج سے ہے مگر احادیث سے یہ معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج کے علاوہ حضرات حسنین اور حضرت مرتضی اور حضرت فاطمہ زہرا کو بھی اہل بیت مین داخل فرمایا یا داخل فرمانیکی دعا کی ازواج کا اس آیت مین اصالۃً وحقیقۃً داخل ہونا اس وجہ سے بھی سمجھا جاتا ہے کہ حضرت ام سلمہ کی درخواست پر جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا جیسا کہ اس حدیث مین مذکور ہے ۱۲ [3] قرآن کے ساتھ تمسک کرنیکا مطلب یہ ہے کہ اسپر عمل کیا جائے اور اہلبیت کے ساتھ تمسک کا مطلب یہ ہے کہ انسے محبت رکھے ۱۲ [4] الحمد للہ کہ تمام فرق اسلام مین جس اعتدال اور خوش اسلوبی کا معاملہ قرآن اہلبیت کے ساتھ اہل سنت نے کیا کسی کو نصیب نہین ہوا ۱۲

فرمایا اللہ سے محبت رکھو بوجہ اُن نعمتون کے جو روزانہ تمپر فائض ہوتی ہین اور بوجہ اللہ کی محبت کے مجھسے محبت رکھو اور بوجہ میری محبت کے میرے اہلبیت سے محبت رکھو۔ بعض لوگون کا بیان ہو کہ حضرت حسن بن علی نے کئی حج پیادہ پا کیے اور فرماتے تھے کہ مجھے اپنے پروردگار سے شرم آتی ہو کہ مین اس حال مین اس سے ملون کہ مین اسکے گھر تک پیادہ پا نجاؤن اور تین مرتبہ انھون نے اپنا نصف مال اللہ کی راہ مین دیا (نصف بھی اس طرح کہ) ایک جوتی رکھ لیتے تھے اور ایک دیدیتے تھے اور دو مرتبہ اپنا پورا مال دیدیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ حسن بھی اسباط[۵۲] مین سے ایک سبط ہین حضرت حسن بہت ہی بردبار اور کریم اور پرہیزگار تھے انکی پرہیزگاری ہی نے انھین اس بات پر آمادہ کیا کہ انھون نے اللہ کے یہان کی ناز و نعیم پر قناعت کرکے دنیا اور اُسکی سلطنت چھوڑدی اور فرمایا کرتے تھے کہ مین نہین چاہتا کہ مین امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حاکم بنون اور میری حکومت مین کسی کا خون پچنے سے بھی گرایا جاے۔ حضرت عثمان بن عفان کی مدد مین سبقت کرنے والون مین سے تھے۔ اپنے والد علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد خلیفہ بنائے گئے حضرت علی سترہ رمضان[۱۷] سنہ مین شہید ہوئے تھے حضرت حسن کے ہاتھ پر چالیس ہزار سے زیادہ آدمیون نے جان دیدینے کے اقرار پر بیعت کی تھی یہ وہی لوگ تھے جنھون نے انکے والد حضرت علی سے بھی بیعت کی تھی مگر وہ حضرت حسن کے زیادہ اطاعت کرنے والے اور انسے زیادہ محبت رکھنے والے تھے۔ حضرت حسن قریب سات مہینہ کے عراق اور اسکے ماسوا یعنے خراسان اور حجاز اور یمن وغیرہ کے خلیفہ رہے پھر حضرت معاویہ شام سے اُنکی طرف چلے اور یہ حضرت معاویہ کی طرف چلے جب دونون لشکر مقابل مین آگئے تو حضرت حسن نے خیال فرمایا کہ ایک کو دوسرے پر فتح نہین ملسکتی جبتک کے دوسرے لشکر کا اکثر حصہ مقتول نہوجاے لہذا انھون نے حضرت معاویہ کو پیغام دیا کہ مین تمھین خلافت دیے دیتا ہون لیکن اس شرط پر کہ تمھارے بعد پھر مین خلیفہ کیا جاؤن اور اس شرط پر کہ اہل مدینہ اور اہل حجاز و عراق سے اُن چیزون کو طلب نکرنا جو میرے والد کے وقت مین انھین مل چکی ہین اسکے علاوہ اور قواعد بھی تھے۔ حضرت معاویہ نے انکی درخواست منظور کرلی اور یہ وہ معجزہ نبویہ ظاہر ہوا جو حضرت نے فرمایا تھا کہ میرا یہ بیٹا سردار ہو اللہ اسکے ذریعہ سے مسلمانون کے دو گروہون مین صلح کرادیگا۔ اس سے بڑھکر اور کیا بزرگی ہوگی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو سردار فرمایا۔ ہمین ابو محمد یعنے قاسم ابن علی بن حسن دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو السعود نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن محمد بن مجلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے

---

[۵۱] یہ کلیہ قاعدہ ہو کہ جب کوئی کسی سے محبت کریگا تو اس محبوب کے جسقدر محبوب ہونگے یا اُس کسی قسم کا تعلق رکھتے ہونگے سبکی نظر مین محبوب ہوجائینگے مگر صرف زبانی محبت کبھی کام نہین دیتی ۱۲ [۵۲] سبط کے معنی اولاد اسباط اُسکی جمع ہو مراد یہان پیغمبرون کی اولاد ہو ۱۲

ہمین محمد بن محمد بن احمد عکبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن احمد بن خاقان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر ابن دریدنے خبر دی وہ کہتے تھے کہ حضرت حسن اپنے والد امیر المومنین (علی مرتضی) کی وفات کے بعد (خطبہ پڑھنے) کھڑے ہوے اور اللہ عزوجل کی حمد کے بعد فرمایا ہمین اہل شام (کی لڑائی) سے کسی شک یا ندامت نے نہین روکا ہم اہل شام سے سلامتی اور صبر کے ساتھ لڑتے تھے مگر اب عداوت کی وجہ سے سلامتی جاتی رہی اور جزع کی سبب سے صبر چلا گیا جب جنگ صفین کی طرف تم بلائے جاتے تھے تو اسوقت تمھارا دین دنیا سے مقدم تھا مگر اب تمھاری دنیا تمھارے دین سے مقدم ہوگئی ہے آگاہ رہو ہم تو اب بھی تمھارے لیے ویسے ہی ہین جیسے تھے مگر تم ہمارے لیے اب ویسے نہین رہے جیسے تھے۔ اسوقت دو قسم کے لوگ تمھارے مقتول ہو چکے ہین کچھ تو صفین مین مقتول ہو چکے ہین جنکے لیے تم رو رہے ہو اور کچھ لوگ نہروان مین مقتول ہوے ہین جنکا انتقام تم طلب کر رہے ہو جو لوگ باقی رہگئے ہین وہ ناکام ہین اور جو رو رہے ہین وہ پریشان ہین سنو معاویہ نے ہمین ایک ایسی بات کی طرف بلایا ہے جسمین نہ عزت ہے نہ انصاف پس اگر تم موت کے خواہشمند ہو تو ہم معاویہ کی بات نامنظور کر دین اور اللہ عزوجل کے سامنے تلوار کی باڑھ سے فیصلہ کرین اور اگر تم زندگی کے خواہشمند ہو تو ہم معاویہ کی بات مان لین اور جس بات پر تم راضی ہو اُسی کو اختیار کرین تو سب لوگون نے ہر طرف سے اُنھین آواز دی کہ ہم باقی رہنے کے خواہشمند ہین جب سب نے متفق ہو کر یہی بات کہی تو حضرت حسن نے صلح منظور کر لی۔ ہمین ابراہیم بن محمد ابن مہران فقیہ اور کئی لوگون نے خبر دی وہ اپنی سند سے ابو عیسی ترمذی سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا ہمسے محمود ابن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو داؤد طیالسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین قاسم بن فضل حرانی نے یونس ابن سعد سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ایک شخص حضرت حسن بن علی کے سامنے کھڑا ہوا جبکہ انھون نے حضرت معاویہ سے بیعت کر لی اُس شخص نے کہا کہ تمنے مومنون کے منھ مین کالک لگا دی یا یہ کہا کہ اے مومنون کے روسیاہ کرنیوالے حضرت حسن نے فرمایا کہ اللہ تجھپر رحم کرے مجھے طعنہ ندے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (خواب مین) دکھایا گیا تھا کہ بنی امیہ آپکے منبر پر کھڑے ہین یہ بات آپکو بہت ناگوار ہوئی اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی۔ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر[1] وما ادرلک ما لیلۃ القدر لیلۃ القدر خیر من الف شہر (حضرت نے فرمایا کہ ہزار مہینون سے مراد وہ ہزار مہینے ہین) جنمین میرے بعد بنی امیہ بادشاہت کرینگے۔

اُسوقت کی تعیین مین اختلاف ہے جسمین حضرت حسن نے خلافت حضرت معاویہ کے حوالے کی بعض لوگ کہتے ہین جمادی الاولی ۴۱ھ مین اور بعض لوگ کہتے ہین ربیع الاخرہ مین پہلے قول کے موافق حضرت حسن کی خلافت چھ مہینے

[1] ترجمہ ہمنے قرآن کو نازل کیا ہے شب قدر مین اور تمکو کسنے بتایا کہ شب قدر کیا چیز ہے شب قدر بہتر ہے ہزار مہینون سے ۱۲

Marfat.com

بارہ دن رہی اور جو لوگ کہتے ہین ربیع الاخرہ مین یہ واقعہ ہوا انکے قول کے موافق چھ مہینے اور کچھ دن رہی اور جو لوگ کہتے ہین جمادی الاولیٰ مین یہ واقعہ ہوا اُنکے نزدیک آٹھ مہینے رہی واللہ اعلم - ان تمام اقوال مین انھین لوگون کا قول صحیح ہی جو کہتے ہین ۴۱ھ مین یہ صلح ہوئی انسے وہم ہوگیا ہی -

جب حضرت حسن نے معاویہ سے بیعت کی تو قبل اسکے کہ حضرت معاویہ کوفہ مین آئین حضرت حسن نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اے لوگون ہم تمھارے سردار اور تمھارے مہمان ہین اور ہم تمھارے نبی کے اہل بیت سے ہین جنسے اللہ نے ناپاکی کو دور کر دیا ہی اور انھین خوب پاک کر دیا ہی اس کلمہ کو کئی مرتبہ کہا یہانتک کہ سب لوگ رونے لگے اور اُنکے رونے کی آواز کانون مین آئی جب حضرت معاویہ کوفہ پہونچے تو لوگون نے انسے بیعت کی عمرو بن عاص نے حضرت معاویہ سے کہا کہ آپ حضرت حسن سے کہیے کہ خطبہ پڑھین حضرت معاویہ نے کہا ہمین اسکی ضرورت نہین ہی عمرو بن عاص نے کہا ہمین اسکو مناسب سمجھتا ہون تاکہ انکی ناقابلیت ظاہر ہو جائے کیونکہ وہ ان باتون کو نہین جانتے حضرت معاویہ نے کہا اے حسن اُٹھو اور لوگون سے بیان کرو جو ہمارے اور تمھارے درمیان مین واقعات گذرے ہین انکو ظاہر کر دیں حضرت حسن اُن باتون کے بیان کرنیکو کھڑے ہو گئے جسکے متعلق انھون نے پہلے سے کچھ غور نہ کیا تھا انھون نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی بعد اسکے فی البدیہہ فرمایا کہ اے لوگو اللہ نے تمھین ہمارے اگلے (یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کے ذریعہ سے ہدایت کی اور ہمارے پچھلے کے (یعنے میرے) ذریعہ سے تمھارے جانون کی حفاظت کی آگاہ رہو سب سے زیادہ عقلمندی پرہیزگاری ہی اور سب سے زیادہ بیوقوفی بدکاری ہی اور یہ معاملہ جسکے متعلق ہمارے اور معاویہ کے درمیان مین اختلاف ہوا (دو حال سے خالی نہین) یا تو وہ مجھسے زیادہ اسکے حق دار ہین اور یا یہ میرا حق ہی جو مینے اللہ عزوجل کے لیے اور امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اصلاح کے لیے اور تمھاری جانون کی حفاظت کے لیے ترک کر دیا پھر جب حضرت معاویہ کی طرف متوجہ ہوکے فرمایا وان ادری لعلہ فتنۃ لکم ومتاع الی حین تو حضرت معاویہ نے انسے کہا کہ (اب منبر سے) اُتر پڑیے اور عمرو بن عاص سے کہا کہ تمھارا یہی مقصود تھا -

حضرت حسن کی وفات کے وقت مین بھی اختلاف ہی بعض لوگ کہتے ہین ۴۹ھ مین انکی وفات ہوئی بعض لوگ کہتے ہین ۵۰ھ مین اور بعض لوگ کہتے ہین ۵۱ھ مین - خضاب لگایا کرتے تھے - انکی وفات کا سبب یہ ہوا کہ انکی بی بی جعدہ بنت اشعث بن قیس نے انھین زہر پلا دیا تھا (اور دست آنا شروع ہوے اور یہ حالت ہوئی کہ) انکے نیچے ایک طشت رکھدیا جاتا تھا اور دوسرا اُٹھایا جاتا تھا قریب چالیس دن کے یہی حالت رہی اور اسی سے وفات ہوگئی - جب انکا مرض بڑھ گیا تو اپنے بھائی حسین رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ اے بھائی مجھے تین مرتبہ زہر پلایا گیا مگر ایکی مرتبہ کا ایسا کبھی نہین پلایا گیا

ل ترجمہ مین نہین جانتا شاید یہ تمھارے لیے فتنہ ہو اور ایک وقت خاص تک تمھارے لیے فائدہ ہو ۱۲

Marfat.com

میرے جگر کے ٹکڑے کٹ کٹ کے گر رہے ہین حضرت حسین نے پوچھا کہ آپکو زہر کسنے پلایا ہو حضرت حسن نے کہا کہ یہ تم کیون پوچھتے ہو کیا تم اُن لوگون سے لڑنا چاہتے ہو مین انھین اللہ عزوجل کے حوالہ کرتا ہون جب انکی وفات کا وقت قریب آیا تو حضرت عائشہ کے پاس ایک آدمی بھیجکر اس امر کی اجازت طلب کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدفون کیا جاؤن حضرت عائشہ نے اسکو منظور کرلیا پھر اپنے بھائی سے فرمایا کہ جب مین مرجاؤن تو تم پھر حضرت عائشہ سے اجازت طلب کرنا کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دفن کیا جاؤن مینے اُنسے اجازت طلب کی تھی اور انھون نے منظور کرلیا تھا مگر شاید انھون نے میری مروت کی وجہ سے ایسا کیا ہو لہذا (میرے بعد) اگر وہ اجازت دین تو تم مجھے انکے گھر مین دفن کردینا مگر مجھے خیال ہوتا ہی کہ بنی امیہ تمھین روکین گے لہذا اگر وہ ایسا کرین تو تم اُنسے اسکے متعلق مزاحمت نکرنا اور مجھے جنۃ البقیع مین دفن کردینا چنانچہ جب انکی وفات ہوگئی تو حضرت حسین حضرت عائشہ کے پاس اسکی اجازت طلب کرنے کے لیے گئے حضرت عائشہ نے کہا مجھے بہت خوشی سے منظور ہی جب یہ خبر مروان کو اور باقی بنی امیہ کو پہونچی تو انھون نے کہا خدا کی قسم وہ وہان ہرگز دفن نہین کیے جاسکتے حضرت حسین کو جب یہ معلوم ہوا تو انھون نے اور انکے ساتھ والون نے ہتھیار اُٹھائے مروان نے بھی ہتھیار اُٹھائے حضرت ابوہریرہ نے اسکو سنا تو انھون نے کہا خدا کی قسم یہ بڑا ظلم ہی کہ حسن کو انکے باپ کے پاس دفن ہونے سے روکا جاتا ہی واللہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند ہین پھر وہ حضرت حسین کے پاس گئے اور انکو سمجھایا اور خدا کا واسطہ دلایا اور کہا کہ کیا آپکے بھائی نے نہ کہا تھا کہ اگر تمھین (بنی امیہ کی مخالفت کا) خوف ہو تو مجھے مسلمانون کے مقبرہ مین لیجانا حضرت حسین نے مان لیا اور انھین جنۃ البقیع مین اُٹھالے گئے۔ بنی امیہ مین سے کوئی شخص سوا سعید بن عاص کے انکے جنازے کے ساتھ نہ تھا سعید بن عاص مدینہ کے حاکم تھے حضرت حسین خود انکے پاس گئے تھے تاکہ وہ نماز جنازہ پڑھدین اور انسے فرمایا تھا کہ اگر یہ سنت نہوتی تو مین ہرگز تمھارے پاس نہ آتا۔ بعض لوگون کا بیان ہی کہ انکے جنازے مین خالد ابن ولید بن عقبہ بن ابی معیط بھی شریک تھے انھون نے بنی امیہ سے اجازت مانگی تھی اور انھون نے انکو اجازت دیدی تھی حضرت حسن نے اپنے بھائی حضرت حسین کو وصیت کی تھی اور انسے کہا تھا کہ مین سمجھتا ہون کہ نبوت اور خلافت دونون کو خدا ہمارے گھر مین جمع نکریگا لہذا اہل کوفہ تمھین دھوکہ دے کے لڑائی پر آمادہ نکرین۔ فضیل بن دکین کہتے تھے جب حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا مرض بڑھ گیا تو انھین جزع کی حالت طاری تھی ایک شخص انکے پاس آیا اور اُسنے کہا کہ اے ابو محمد یہ جزع کیسی جسوقت آپکی روح آپکے جسم سے جدا ہوگی اُسوقت آپ اپنے والدین علی اور فاطمہ اور نانا نانی یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خدیجہ اور اپنے چچا یعنے حمزہ اور جعفر اور اپنے ماموں یعنے قاسم اور طیب اور طاہر اور ابراہیم اور اپنی خالہ یعنے رقیہ اور ام کلثوم اور زینب کے پاس پہونچینگے یہ سنکر انکی وہ حالت دور ہوگئی۔ جب حضرت حسن کی وفات

ہوئی تو بنی ہاشم کی عورتون نے ایک مہینے تک انکے لیئے نوحہ کیا اور ایک سال تک سوگ کا لباس پہنا۔

(سیدنا) حسیل (رضی اللہ عنہ)

ابن جابر بن ربیعہ عبسی۔ حذیفہ بن یمان کے والدہین۔ انکے نسب کے متعلق انکے بیٹے حذیفہ کے بیان مین بحث ہوچکی ہی۔ یہ انصار کے قبیلہ بنی عبد الاشہل کے حلیف تھے۔ یہ اور انکے دونون بیٹے حذیفہ اور صفوان احد مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے حسیل کو مسلمانون ہی نے غلطی سے قتل کردیا تھا۔ ہمین عبداللہ بن احمد بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ محمد بن اسحاق سے وہ عاصم بن عمر بن قتادہ سے وہ محمود بن لبید سے روایت کرتے ہین کہ انھون نے کہا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُحد کی طرف تشریف لے چلے تو آپنے حسیل بن جابر کو جنکا نام یمان ہی اور حذیفہ بن یمان کے والدہین اور ثابت بن وقش بن زغورا کو عورتون اور بچون کے ہمراہ بلندی پر بٹھادیا تھا یہ دونون بہت بوڑھے تھے انمین سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ تم کس بات کے منتظر ہو اب ہماری تمھاری عمر اتنی (کم) رہگئی ہی جیسے گدھے کی پیاس[1] تم آج یا کل مرجائینگے پس کیون نہ ہم اپنی تلوارین لیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جائین شاید اللہ ہمین سوا خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شہادت نصیب کرے چنانچہ ان دونون نے اپنی تلوارین اُٹھالین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے اور مسلمانون کی جماعت مین شامل ہوگئے انکو کوئی شخص جانتا نہ تھا ثابت بن وقش کو تو مشرکون نے قتل کیا اور حسیل بن جابر پر نادانستگی کے سبب سے خود مسلمانون کی تلوارین پڑگئین حضرت حذیفہ چلائے کہ میرے باپ ہین میرے باپ ہین مگر جب وہ قتل ہوچکے تو مسلمانون نے کہا کہ ہم انکو پہچانتے نہ تھے اُن لوگون کی تصدیق کی گئی تو حذیفہ نے کہا کہ اللہ تمھین معاف کرے وہ ارحم الراحمین ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ انکی دیت ادا کردین مگر حذیفہ نے انکی دیت مسلمانون پر خیرات کردی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین اور زیادہ مال دیدیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حسیل (رضی اللہ عنہ)

ابن خارجہ اشجعی۔ بعض لوگ کہتے ہین انکا نام حسل ہی بغیر یا کے یہ اوپر گذر چکا ہی۔ اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہی کہ انکا نام حسین ہی ابوموسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا تذکرہ لکھا ہی جیسا کہ ہم بیان کرینگے۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ خیبر مین شریک تھے اور انھون نے یہ روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (مال غنیمت سے) دو حصہ گھوڑے کو دیے تھے اور ایک حصہ سوار کو۔ اِنسے معن بن حویہ نے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مین مدینہ مین کچھ مویشی بیچنے کے لیئے لے گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپنے فرمایا کہ اے حسیل کیا تم اس بات کو پسند

[1] تمام جانورون کی بہ نسبت گدھے کو پیاس کم لگتی ہی لہذا اہل عرب کم چیز کو گدھے کی پیاس سے تشبیہ دیتے ہین ۱۲

Marfat.com

کرتے ہو کہ مین تمھین بیس صاع چھوہارے دونگا اس بات کے عوض مین کہ تم میرے اصحاب کو خیبر کا راستہ بتادو حسیل کہتے تھے پینے منظور کرلیا چنانچہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (خیبر سے) واپس آئے تو مجھے بیس صاع چھوہارے دیے اور مین (اُسیوقت) مسلمان ہوگیا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ یہین کیا ہی اور ابو عمر نے انکا تذکرہ حسل کے نام مین کیا ہی اور کہا ہی کہ بعض لوگ انکو حسیل کہتے ہین بس اسی پر انھون نے اکتفا کی ہی۔ حویہ بفتح حاے مہملہ وکسر واو ہی اور بعد واو کے یاے تحتانیہ ہی اور آخر مین ہے ہی۔ یہ امیر (ابو نصر) کا قول ہی اور انھون نے گھوڑے کے حصہ والی حدیث روایت کی ہی مگر انھون نے کہا ہی کہ یہ حنین مین شریک تھے انھون نے حنیناً الف کے ساتھ لکھا ہی الف نہوتا تو مین سمجھتا کہ کاتب نے غلطی سے خیبر کو حنین لکھا ہی ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہی۔

(سیدنا) حسیل (رضی اللہ عنہ)

ابن نوبرہ اشجعی۔ خیبر کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے راہبر تھے۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہی۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ حسل بغیر یا کے نام مین لکھا ہی اور انکو حسل ابن خارجہ اشجعی لکھا ہی اور کہا ہی کہ غزوۂ خیبر کے دن اسلام لائے اور فتح خیبر مین شریک ہوے اور انھون نے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کیلیے دو حصہ دیے۔ مین اِن دونون کو ایک سمجھتا ہون۔ انکے نسب مین علما کا اختلاف ہی جیسا کہ اور لوگون کے نسب مین اختلاف ہی اس تذکرہ کو نہ ابن مندہ نے لکھا ہی اور نہ ابو نعیم نے کیونکہ اِن دونون نے گھوڑے کے حصہ والی حدیث کا راوی اور فتح خیبر مین شریک ہونیوالا حسیل ابن خارجہ اشجعی کو قرار دیا ہی۔ اور ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا ذکر لکھا ہی اور کہا ہی کہ ابن شاہین نے بیان کیا ہی کہ یہ خیبر کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رہبر تھے واللہ اعلم۔

(سیدنا) حسین (رضی اللہ عنہ)

ابن خارجہ۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ انکا تذکرہ عبدان نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ احمد بن سیار نے بیان کیا ہی کہ یہ ایک بزرگ شخص تھے مگر ہمسے کسی نے یہ نہین بیان کیا کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل کرچکے تھے مگر انکی حدیث حسن ہی اُسمین سننے والے کے لیے عبرت ہی۔ ابو موسی نے لکھا ہی کہ ابو عبد اللہ نے حسیل بن خارجہ اشجعی کا ذکر لکھا ہی اور کہا ہی کہ بعض لوگون نے انکو حسین لکھا ہی اور ایسی باتین بھی لکھی ہین جنسے انکا صحابی ہونا معلوم ہوتا ہی پس گویا یہ کوئی اور ہین۔ ابو موسی نے حسین بن خارجہ سے نقل کیا ہی کہ انھون نے حضرت عثمان کی شہادت کے وقت ایک خواب دیکھا تھا جس سے اِن دونون گروہون مین سے کسی کے ساتھ ہوکے لڑنیکی برائی ظاہر ہوتی ہی جنھون نے حضرت عثمان کی شہادت کے بعد جنگ کی تھی اُس خواب کے ذکر کرنیکی حاجت نہین۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

38351

(سیدنا) حسین (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ احمسی - یہ مروان بن معاویہ کا قول ہی - (امام) مسلم نے اپنی (کتاب) صحیح مین انکا ذکر کیا ہی اور بعض لوگ انکا نام حصین کہتے ہین یہ محمد بن عبید کا قول ہی اور یہی زیادہ مشہور ہی ہم انکا تذکرہ حصین کے اور ابو ارطاۃ کے بیان مین انشاء اللہ تعالی اس سے زیادہ لکھینگے

(سیدنا) حسین (رضی اللہ عنہ)

ابن سائب - انصاری - رفاعہ بن حجاج انصاری نے حسین بن سائب سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے جب بیعت عقبہ کی یا غزوۂ بدر کی رات آئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ والون سے فرمایا کہ تم لوگ کس طرح لڑوگے تو عاصم بن ثابت ابن ابی اقلح کھڑے ہوگئے اور انھون نے تیر کمان اپنے ہاتھ مین لیا اور کہا کہ یارسول اللہ جب لوگ دوسو گز یا اسکے قریب فصل پر ہونگے تو تیرون سے مارینگے پھر جب اور قریب آجائینگے کہ انکا پتھر ہم تک اور ہمارا اُن تک پہونچ سکے تو پھر پتھرون سے مار ہوگی پھر جب اور قریب آجائینگے کہ انکا نیزہ ہم تک اور ہمارا نیزہ اُن تک پہونچ سکے تو پھر نیزہ بازی ہوگی یہانتک کہ جب نیزے ٹوٹ جائینگے تو ہم انکو پھینک کر تلوارون کو کھینچ لینگے پھر تلوارون سے لڑائی ہوگی حسین کہتے تھے کہ پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو لڑنا منظور ہو وہ عاصم کی طرح لڑے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) حسین (رضی اللہ عنہ)

ابن عرفطہ بن نضلہ بن اشتر بن جوان بن فقعس بن طریف بن عمرو بن قعین بن حارث بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ انکا نام حسیل لام کے ساتھ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام حسین نون کے ساتھ رکھا - دارقطنی نے احمد بن سعید سے انھون نے داؤد بن محمد بن عبد الملک بن حبیب بن تمام بن حسین بن عرفطہ سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سے انھون نے اپنے دادا کے دادا سے انھون نے حسین بن عرفطہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو کہو بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العلمین یہانتک کہ آپنے پوری سورت ختم کردی (پھر اُسکے بعد پڑھا) قل ہو اللہ احد - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی -

(سیدنا ابن سیدنا) حسین (رضی اللہ عنہ)

فرزند جگر گوشۂ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

ابن علی بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف قریشی ہاشمی کنیت ابو عبد اللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی (زندگی کی) بہار اور سینے سے لیکر نیچے تک آپکے مشابہ تھے جب یہ پیدا ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے کان مین اذان دی

Marfat.com

جوانان اہل جنت کے سردار ہین اور اہل کسا کے پانچون شخص ہین - انکی والدہ فاطمہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین جو سوا مریم علیہا السلام کے تمام دنیا کی عورتون کی سردار تھین - ہمین ابو احمد یعنے عبد الوہاب بن ابی منصور رامین بغدادی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الفضل ابن ناصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طاہر بن صقر انباری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو البرکات بن نظیف فراء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن رشیق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بشر دولابی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عوف طائی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم یعنے فضل بن دکین اور عبد اللہ بن موسی نے خبر دی یہ دونون کہتے تھے ہمسے اسرائیل نے ابو اسحاق سے انھون نے ہانی بن ہانی سے انھون نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جب حسن پیدا ہوے تو مینے انکا نام حرب رکھا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپنے فرمایا کہ میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تمنے اسکا کیا نام رکھا ہمنے عرض کیا کہ حرب آپنے فرمایا نہین بلکہ وہ حسن ہو پھر جب حسین پیدا ہوے تو مینے انکا نام حرب رکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپنے فرمایا کہ میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تمنے اسکا کیا نام رکھا ہمنے عرض کیا کہ حرب آپنے فرمایا نہین بلکہ وہ حسین ہو پھر جب تیسرا بچہ پیدا ہوا تو مینے اسکا نام بھی حرب رکھا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپنے فرمایا کہ میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تمنے اسکا کیا نام رکھا ہمنے کہا کہ حرب آپنے فرمایا نہین وہ محسن ہو پھر آپنے فرمایا مین ان بچون کے وہ نام رکھتا ہون جو ہارون (پیغمبر) کے بیٹون کے نام تھے یعنے شبر اور شبیر اور مشبر - ابو احمد کہتے تھے ہمین دولابی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو شیبہ یعنی ابراہیم بن عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غسان یعنے مالک بن اسمعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عمرو بن حریث نے عمران بن سلیمان سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے حسن اور حسین اہل جنت کے ناموں مین سے ہین زمانۂ جاہلیت مین یہ نام نہ تھے - ابو احمد کہتے تھے ہمین دولابی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے احمد بن عبد اللہ بن عبد الرحیم زہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو صالح یعنے عبد اللہ بن صالح نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ لیث ابن سعد بیان کرتے تھے کہ فاطمہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حسین بن علی شعبان ۴ھ مین پیدا ہوے اور زبیر ابن بکار نے کہا ہو کہ حسن ۵ شعبان ۴ھ ہجری مین پیدا ہوے جعفر بن محمد نے بیان کیا ہو کہ حضرت حسن کی ولادت اور حضرت حسین کے حمل کے درمیان مین صرف ایک طہر کا فصل تھا اور قتادہ نے کہا ہو کہ حضرت حسن کی ولادت کے ایک سال دس مہینے بعد حضرت حسین پیدا ہوے حضرت حسین کی ولادت ہجرت کے چھ برس پانچ مہینے پندرہ دن بعد ہوئی - ہمین ابو الفضل ابن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ دینی مخزومی نے اپنی سند سے احمد بن علی مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد الرحمن بن سلام جمحی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہشام بن زیاد نے اپنی والدہ سے انھون نے فاطمہ بنت حسین سے نقل کر کے خبر دی

Marfat.com

انھون نے حضرت حسین بن علی کو یہ کہتے ہوے سنا وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس مسلمان مرد یا عورت کو کوئی مصیبت پہونچی ہو گو اُسکو بہت زمانہ گذر چکا ہو اور وہ از سر نو اُسکے لیے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھے تو اللہ تعالی اُسے از سر نو اُسیقدر ثواب عنایت فرماتا ہی جسقدر اُس مصیبت کے دن وعدہ فرمایا تھا۔ ہمین ابو محمد یعنے قاسم ابن علی بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ام یحیی علویہ نے خبر دی وہ کہتی تھین ابراہیم بن منصور نے مجھے پڑھ کے سنایا وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر بن مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو یعلی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جبارہ بن مغلس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یحیی بن علاء نے مروان بن سالم سے انھون نے طلحہ بن عبید اللہ سے انھون نے حسین بن علی سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میری امت کو ڈوبنے سے امان ہی جب وہ دریا کا سفر کرین تو (یہ آیت) پڑھ لیا کرین بسم اللہ[1] الرحمن الرحیم مجراہا ومرساہا ان ربی لغفور رحیم ہمین ابو منصور یعنے مسلم بن علی بن محمد شحی عدل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو البرکات یعنے محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نصر یعنے احمد بن عبد الباقی بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم یعنے نصر بن احمد بن خلیل مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو یعلی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سلیمان بن حبان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عمر بن خلیفہ عبدی نے محمد بن زیاد سے انھون نے ابو ہریرہ سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے خبر دی کہ ایک مرتبہ حسن اور حسین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھیل رہے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ وہ حسن ہی حضرت فاطمہ نے کہا کہ آپ یہ کیون فرماتے ہین کہ وہ حسن ہی حضرت نے فرمایا کہ جبریل نے (مجھسے) پوچھا کہ وہ حسین ہی (یعنے انسے کہا کہ نہین وہ حسن ہی) ہمین اسمعیل ابن عبید اللہ اور ابراہیم بن محمد بن مہران نے اور ابو جعفر بن احمد نے اپنی سند سے ابو عیسی یعنی محمد بن عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عقبہ بن مکرم عمی بصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین وہب بن جریر بن حازم نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے محمد بن ابی یعقوب سے انھون نے عبد الرحمن بن ابی نعیم سے روایت کرکے خبر دی کہ ایک شخص نے اہل عراق مین سے حضرت ابن عمر سے کہ مچھر کا خون اگر کپڑے پر لگ جائے (تو کیا کیا جائے) حضرت ابن عمر نے کہا اس شخص کو دیکھو مچھر کے خون کا مسئلہ پوچھتا ہی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند کو ان لوگون نے قتل کر دیا (اُسوقت کوئی مسئلہ نہ پوچھا) یعنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ حسن اور حسین میری دنیا کے بہار ہین اور اسی قسم کی حدیث ابو ہریرہ سے بھی مروی ہی جو انکے بھائی حضرت حسن کے بیان مین گذر چکی یہ حدیثین دونون بھائیون کے درمیان مین مشترک ہین لہذا دوبارہ اُنکے لکھنے کی حاجت نہین۔ اسمعیل بن عبید اللہ وغیرہ کہتے تھے ہمین محمد بن عیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن عرفہ نے خبر دی

[1] ترجمہ۔ اللہ رحمن رحیم کے نام سے اسکی روانگی اور اسکا قیام ہی بیشک میرا پروردگار غفور ورحیم ہی ۱۲

وہ کہتے تھے ہمین اسمعیل بن عیاش نے عبداللہ بن عثمان بن خثیم سے انھون نے سعید بن راشد سے انھون نے یعلی بن مرہ سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے حسین میرے ہین اور مین حسین کا ہون خدا اُس شخص کو دوست رکھے جو حسین کو دوست رکھے حسین ایک سبط ہین اسباط سے۔ نیز وہ کہتے تھے ہمین ترمذی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن عبدالرحمن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبیداللہ بن موسی نے اسرائیل سے انھون نے ابن اسحاق سے انھون نے ہانی بن ہانی سے انھون نے علی سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے حضرت حسن سینے سے لیکر سر تک اور حضرت حسین سینے سے لیکر نیچے تک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے۔ ہمین یحیی بن محمود بن سعد ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی یعنے حسن بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حافظ ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر یعنے محمد بن جعفر بن محمد بن ہیثم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جعفر بن محمد صائغ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسین بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جریر بن حازم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن سیرین نے انس بن مالک سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے عبیداللہ بن زیاد کے سامنے حضرت حسین بن علی علیہ السّلام کا سر لایا گیا اور طشت مین رکھا گیا ابن زیاد اُسکو چونکنے لگا اور اُنکے حسن مین کچھ کلام کیا حضرت انس نے (اُسی ظالم کے سامنے نہایت دلیری سے) کہدیا کہ یہ سب سے زیادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے۔ اُسوقت حضرت حسین کے بالون مین خضاب لگا ہوا تھا یہ حدیث صحیح ہی متفق علیہ ہی۔ اور اوزاعی نے شدّاد بن عبداللہ سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مینے واثلہ بن اسقع سے سنا کہ جب حضرت حسین کا سر لایا گیا تو اہل شام مین سے ایک شخص نے اُنپر اور اُنکے والد (حضرت علی مرتضی) پر لعنت کی تو واثلہ بن اسقع کھڑے ہوگئے اور انھون نے (نہایت دلیری سے باعلان) کہا کہ خدا کی قسم مین علی اور حسن اور حسین کو اور فاطمہ سے برابر محبت رکھتا ہون جیسے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے متعلق حدیثین سنین مین ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین ام سلمہ کے مکان پر گیا تھا اتنے مین حضرت حسن آئے انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے داہنے زانو پر بٹھالیا اور پیار کیا پھر حضرت حسین آئے تو انھین آپنے اپنے بائین زانو پر بٹھالیا اور پیار کیا پھر حضرت فاطمہ آئین تو انھین آپنے اپنے آگے بٹھالیا پھر حضرت علی کو بلایا بعد اُسکے فرمایا انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا (راوی کہتا ہی) مینے واثلہ سے پوچھا کہ رجس کیا چیز ہی انھون نے اللہ عزوجل کے متعلق شک کرنا۔ ابو احمد عسکری کہتے تھے کہ اوزاعی نے سوا اس حدیث کے اور کوئی حدیث فضائل مین روایت نہین کی واللہ اعلم وہ کہتے تھے کہ زہری نے بھی فضائل مین صرف ایک حدیث روایت کی ہی ان دونون کو بنی امیہ کا خوف تھا۔ زبیر بن بکار نے کہا ہی کہ مجھسے مصعب نے بیان کیا کہ

لہ ترجمہ اللہ یہی چاہتا ہی کہ اے اہل بیت تمسے ناپاکی کو دور کردے اور تمھین خوب پاک کردے ۱۲

حضرت حسین نے پچیس حج پاپیادہ کیے اور جس قدر حج انھون نے کیے وہ سب عراق جانے سے پہلے کیے عراق سے انھون نے کوئی حج نہین کیا عراق سے آنے کے بعد صرف بیس سال اور چند مہینے زندہ رہے وہ مدینہ سے عراق ۶۰ھ مین آئے تھے اور شروع ۶۱ھ مین شہید ہوے۔ حضرت حسین اُس بات کو برا سمجھتے تھے جو اُنکے بھائی حسن نے کی یعنی حضرت حسن نے جو حضرت معاویہ کو خلافت دیدی تھی۔ حضرت حسین نے انسے کہا کہ مین آپکو خدا کی قسم دیتا ہون کہ معاویہ کے دعوے کو مان کر اپنے باپ کے دعوے کی تکذیب نہ کیجیے حضرت حسن نے کہا کہ چپ رہو مین اس بات کو تمسے زیادہ جانتا ہون۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ بہت ہی بزرگ اور زیادہ روزے رکھنے والے اور نماز پڑھنے والے اور حج اور صدقہ اور تمام افعال خیر کے زیادہ کرنے والے تھے۔ جمعہ کے دن اور بعض لوگ کہتے ہین ہفتہ کے دن دسوین محرم ۶۱ھ ہجری مین بمقام کربلا جو مضافات عراق سے ہے شہید ہوے۔ انکی قبر مشہور ہے اسکی زیارت کی جاتی ہے۔

انکی شہادت کا سبب یہ ہوا کہ جب حضرت معاویہ بن ابی سفیان کی وفات ہوئی تو بہت سے کوفہ والون نے حضرت حسین بن علی کو خط لکھ لکھ کے انسے بیعت کرنے کے لیے انھین بلایا اور وہ یزید بن معاویہ کی بیعت سے انکار کر چکے تھے جبکہ حضرت معاویہ نے اسکی ولیعہدی کی بیعت لوگون سے لی تھی۔ حضرت حسین کے ساتھ ابن عمر اور عبداللہ بن زبیر اور عبدالرحمن ابن ابی بکر بھی بیعت سے رُکے ہوے تھے جب حضرت معاویہ کی وفات ہوئی تب بھی حضرت حسین نے بیعت نہ کی اور مدینہ سے مکہ چلے گئے مکہ ہی مین اہل کوفہ کے خطوط اُنکے پاس پہونچے لہذا انھون نے سفر کا سامان تیار کر لیا بہت لوگون نے انھین منع کیا ان منع کرنے والون مین انکے بھائی محمد بن حنفیہ اور ابن عمر اور ابن عباس وغیرہ تھے مگر حضرت حسین نے فرمایا کہ اپنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا ہے آپنے مجھے جس بات کا حکم دیا ہے اُسکو مین ضرور کرونگا چنانچہ وہ عراق چلے گئے یزید نے عبیداللہ بن زیاد کو کوفہ کا حاکم بنایا تھا اُسنے حضرت حسین کی طرف لشکر بھیجے اور عمر بن سعد بن ابی وقاص کو سردار لشکر بنایا اور (درصورت فتحیابی) اُسے رَی کی حکومت کا امیدوار کیا چنانچہ وہ لشکر لے کے گیا اور حضرت حسین سے جنگ کی بعد اسکے کہ انسے اس بات کی درخواست کی کہ عبیداللہ بن زیاد کے حکم سے اتر آئین اور انھون نے اسکو منظور نہ کیا اور جنگ کو اختیار فرمایا یہانتک کہ خود شہید ہوئے اور اُنیس آدمی انکے گھر کے شہید ہوے حضرت حسین کو سنان بن انس نخعی نے شہید کیا اور بعض لوگ کہتے ہین انکو شمر بن ذی الجوشن نے شہید کیا اور خولی بن یزید اصبحی نے انپر حملہ کیا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ عمر بن سعد نے انھین شہید کیا مگر یہ کوئی بات صحیح نہین ہے صحیح یہی ہے کہ سنان بن انس نخعی نے اُنھین شہید کیا اور جن لوگون نے کہا کہ شمر نے یا عمر بن سعد نے انھین شہید کیا انکی کہنے کی وجہ یہ ہے کہ شمر نے لوگون کو انکے شہادت کی ترغیب دی تھی اور انسے حملہ کرایا تھا اور عمر سردار لشکر تھا لہذا یہ قتل اُسی کیطرف منسوب کیا گیا جب خولی نے انپر حملہ کیا تو انکا سر (کاٹ کر) ابن زیاد کے پاس بھیجا اور یہ شعر کہے ؎

اوقر رکابی فضۃ وذھبا[1] فقد قتلت السید المحجبا قتلت خیر الناس اما وابا وخیرھم اذ یتسبون نسبا

بعض لوگ کہتے ہین کہ سنان بن انس نے جب حضرت حسین کو شہید کیا تو لوگون نے اُس سے کہا کہ تو نے حضرت حسین بن علی کو شہید کیا وہ فاطمہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنہا کے فرزند تھے تمام عرب سے زیادہ عظمت والے تھے انھون نے چاہا تھا کہ اِن لوگون کی سلطنت زائل کر دین پس اگر یہ لوگ تجھے اپنے سارے گھر کا مال دیدین تب بھی وہ (بمقابلہ اس گناہ کے) کم ہوگا پس سنان بن انس اپنے گھوڑے پر سوار ہوا وہ بڑا بہادر تھا اُسے کچھ جنون بھی تھا پھر وہ جاکر عمر بن سعد کے خیمہ کے دروازے پر کھڑا ہوگیا اور اشعار مذکورہ اُسنے پڑھے عمر بن سعد نے کہا کہ مین شہادت دیتا ہون کہ تو مجنون ہے اور اُسے لکڑی ماری اور کہا ہے کہ تو اس قسم کی (بیہودہ بیدینی کی) باتین کرتا ہے خدا کی قسم اگر ابن زیاد ان باتون کو سنے گا تو مجھے قتل کر دیگا۔ جب حضرت حسین شہید ہوے تو عمر بن سعد نے چند لوگون کو حکم دیا کہ وہ اپنے گھوڑون پر سوار ہوکر حضرت حسین کے جسم مبارک کو پامال کرین حضرت حسین کے ہمراہ بہتر[2] آدمی شہید ہوے تھے جب وہ شہید ہوے تو عمر (ابن سعد) نے انکا اور انکے ساتھیون کا سر ابن زیاد کے پاس بھیجدیا ابن زیاد نے لوگون کو جمع کیا اور وہ سر منگوائے اور حضرت حسین کے دونون ہونٹون کے درمیان مین ایک لکڑی سے کونچنے لگا جب حضرت زید بن ارقم نے دیکھا کہ وہ لکڑی کو اُٹھاتا ہی نہین تو انھون نے کہا کہ (او کمبخت) اس لکڑی کو اُٹھا قسم ہے اُس اللہ کی جسکے سوا کوئی معبود نہین کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دونون ہونٹ اِن ہونٹون پر دیکھے ہین آپ اِن ہونٹون پر بوسہ دیتے تھے یہ کہکے وہ روئے تو ابن زیاد نے کہا کہ خدا تمھاری آنکھون کو روتا ہوا رکھے خدا کی قسم اگر تم بوڑھے اور سٹھیائے ہوے نہوتے تو مین تمھاری گردن مار دیتا پس زید بن ارقم وہان سے یہ کہتے ہوے نکلے کہ اے گروہ عرب آج کے بعد سے تم غلام ہو تمنے حسین بن فاطمہ کو قتل کیا اور تمنے ابن مرجانہ (یعنے ابن زیاد) کو سردار بنایا ہے جو تمھارے نیک لوگون کو قتل کرتا ہے اور بُرے لوگون کو غلام بناتا ہے لوگون نے حضرت حسین کے مرثیہ بہت لکھے ہین منجملہ اُنکے سلیمان بن قبہ خزاعی کا ایک مرثیہ یہ ہے ؎

مررت[3] علی ابیات آل محمد فلم ارہا امثالہا حین حلت فلا یبعد اللہ البیوت واہلہا وان اصبحت منہم برعی اتخلت

وکانوا رجاء ثم عادوا رزیۃ لقد عظمت تلک الرزایا وجلت اولئک قوم لم یشیموا سیوفہم ولم تنک فی اعدائہم حین سلت

---

[1] مین اپنی رکاب کو سونے سے منڈھونگا مینے ایک بڑے سردار کو قتل کیا ؛ مینے ایسے شخص کو قتل کیا جسکے مان باپ تمام آدمیون سے افضل تھے ؛ اور جسکا نسب سب سے بہتر تھا ۱۲ [2] ترجمہ۔ مین آل محمد کے گھرون پر گذرا ؛ تو مینے انکو ویسا نہ پایا جیسے وہ پہلے آباد تھے ؛ اللہ گھرونکو انکے لوگون سے جدا نکرے اگرچہ آل محمد کے گھر میرے گمان مین خالی ہو گئے ؛ پہلے وہ امن مین تھے پھر مصیبت مین پڑ گئے ؛ اور وہ مصیبتین بہت سخت اور ظاہر تھین ؛ یہ وہ لوگ تھے جنھون نے اپنی تلوارونکو میان سے باہر نکالا ؛ اور جب وہ نکالی گئی تو انکے دشمنون کو قتل نہ کیا ؛ ۱۲

Marfat.com

وان قتیل الطف من آل ہاشم ۔ اذل رقابا من قریش فذلت ۔ الم تران الارض اضحت مریضۃ ۔ لفقد حسین والبلاد اقشعرت
وقد اعولت تبکی السماء لفقدہ ۔ وانجمہا ناحت علیہ واصلت

اِس مرثیہ مین بہت اشعار ہین اور ایک مرثیہ منصور نمری نے کہا ہے ؎

ویلک یا قاتل الحسین لقد ۔ بوءت بحمل نیوء بالحامل ۔ اے حبا حبوت احمد فی ۔ حفرتہ من حرارۃ الثاکل
تعال فاطلب غدا شفاعتہ ۔ وانہض فرد حوضہ مع الناہل ۔ ما الشک عندی بحال قاتلہ ۔ لکننی اشک بالخاذل
کانما انت تعجبین الا ۔ تنزل بالقوم نقمۃ العاجل ۔ لا یعجل اللہ ان عجلت وما ۔ ربک عما ترین بالغافل
ما حصلت لامرء سعادتہ ۔ حقت علیہ عقوبۃ الاجل

ہمین ابراہیم بن محمد فقیہ اور کئی لوگون نے خبر دی وہ اپنی سند سے ترمذی سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا ہمسے ابو خالد احمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے زرین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سلمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مین حضرت ام سلمہ کے پاس گیا وہ رو رہی تھین مینے پوچھا کہ کیون رو رہی ہو انھون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا آپکے سر پر اور داڑھی پر غبار تھا مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کیا حالت ہے آپنے فرمایا مین ابھی حسین کی شہادت کو دیکھ رہا تھا۔ حماد ابن سلمہ نے عمار بن ابی عمار سے انھون نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مینے دوپہر کو خواب مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کھڑے ہوے تھے آپکے چہرہ پر پراگندگی اور غبار تھا۔ آپکے ہاتھ مین خون کی ایک شیشی تھی مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے مان باپ آپ پر فدا ہو جائین یہ خون کیسا ہے آپنے فرمایا یہ حسین کا خون ہے مین آج صبح سے اسکو اُٹھا رہا ہون حساب لگایا گیا تو معلوم ہوا کہ حضرت حسین اُسیدن شہید ہوے تھے۔ نیز وہ کہتے تھے کہ ہمین محمد بن عیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین واصل بن عبد الاعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو معاویہ نے اعمش سے انھون نے عمارہ بن عمیر سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے جب ابن زیاد اور اسکے ساتھیون کا سر لایا گیا اور یہ سب سر تلے اوپر مسجد مین رکھے گئے مین وہان گیا تو لوگ کہہ رہے تھے کہ آیا آیا یکایک مینے دیکھا کہ ایک سانپ آیا اور سرون کے درمیان مین گھسا یہانتک

---

۱ اور بیشک چند مقتول آل ہاشم کے ؛ قریش مین ذلیل تر تھے اور قریش خود ذلیل ہو گئے ؛ کیا تمنے نہین دیکھا کہ زمین بیمار ہو گئی ؛ حسین کے نرہنے سے اور ملک کانپ اٹھے ؛ اور آسمان انکی جدائی سے رونے لگا ؛ اور اسکے ستارون نے نور کیا اور فرشتون نے دعاے رحمت مانگی ۱۲

۲ ترجمہ تیری خرابی ہو اے قاتل حسین بیشک ؛ تو نے ایسا بار اپنے سر پر لیا جو اپنے اُٹھانیوالے کو تھکا دیتا ہے ؛ تو نے کیا کام کیا تو نے احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو انکی قبر مین رلایا ؛ آ اور کل انکی شفاعت طلب کر ؛ اُٹھ اور پینے والون کے ساتھ انکے حوض (کوثر) پر جا ؛ مجھے انکے قاتل کے متعلق تو کچھ شک نہین ہے ؛ شک تو مجھے انکے حال پر ہے جنھون نے انکا ساتھ نہ دیا ؛ اے آنکھ تو کیون تعجب کرتی ہے ؛ اس بات سے کہ ان لوگون پر فوراً عذاب کیون نہ نازل ہو ؛ اللہ جلدی نہین کرتا گو تو جلدی کرے ؛ اور تیرا پروردگار ان باتون سے غافل نہین ؛ اُس شخص کو نیکبختی حاصل نہین ہو سکتی ؛ جسپر آیندہ عذاب آنیوالا ہو ؛ ۱۲

کہ عبیداللہ بن زیاد کے تھنون مین گھس گیا اور وہان تھوڑی دیر ٹھیرا بعد اُسکے نکل کے چلا گیا اور غائب ہو گیا پھر لوگون نے کہا کہ آیا آیا (چنانچہ وہ سانپ پھر آیا) اسی طرح اِسنے دو مرتبہ یا تین مرتبہ کہا (امام) ترمذی نے کہا ہی کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

باب الحاء مع الشین المعجمۃ ومع الصاد

(سیدنا) حشرج (رضی اللہ عنہ)

یہ صحابی ہین - انکی حدیث یہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اٹھا کر اپنی گود مین بٹھا لیا پھر انکے اوپر ہاتھ پھیرا اور اُنکے لیے برکت کی دعا فرمائی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) حُصَیب (رضی اللہ عنہ)

آخر مین باے موحدہ ہی - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ (سب سے پہلے) اللہ تھا اور اُسکے سوا کچھ نہ تھا اُسکا عرش پانی پر تھا اور اُسنے لوح محفوظ مین ہر چیز لکھدی تھی بعد اسکے اُسنے سات آسمان پیدا کیے (حصیب کہتے تھے) اتنے مین ایک شخص میرے پاس آیا اور اُسنے کہا کہ تمھاری اونٹنی کھل گئی ہی مین (اُسکی تلاش مین) چلا گیا - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ سوا اِس حدیث کے اور کوئی حدیث انکی مجھے معلوم نہین -

مین کہتا ہون کہ یہ ابو عمر کا وہم ہی اس حدیث کو بخاری نے اپنی صحیح مین عمران بن حصین سے روایت کیا ہی کہ انھون نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اونٹنی پر سوار ہو کر گیا مینے اونٹنی دروازہ پر باندھدی اور اندر چلا گیا قبیلۂ بنی اسد کے کچھ لوگ آئے اور انھون نے کہا کہ یا رسول اللہ ابتداے خلقت کی حالت ہمین بتائیے حضرت نے فرمایا کہ اللہ تھا اور اُسکے ساتھ کچھ نہ تھا پھر اس حدیث کو آخر تک بیان کیا ہی شاید بعض راویون نے غلطی سے حصین کو حصیب لکھدیا واللہ اعلم

(سیدنا) حِصْن (رضی اللہ عنہ)

ابن قطن - بعض لوگ انکو حصین کہتے ہین - انکا نسب انکے بھائی حارثہ بن قطن کے بیان مین گذر چکا ہی انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہی

(سیدنا) حُصَین (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس اور بعض لوگ انکو ابن قیس کہتے ہین - ابو احمد عسکری نے کہا ہی کہ (انکا نام) حصین بن اوس بن حجیر بن صخر بن بکر بن صخر بن نہشل بن دارم تمیمی نہشلی (ہی) انکا شمار اہل بصرہ مین ہی کنیت انکی ابو زیاد تھی انسے انکے بیٹے زیاد نے روایت کی ہی - ہمین ابو القاسم یعنے یعیش بن صدقہ فقیہ شامی نے اپنی سند سے ابو عبد الرحمن یعنے بن احمد شعیب تک

روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابراہیم بن مستمر عروتی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جعلت بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین غسان بن اغر بن حصین نہشلی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے چچا زیاد بن حصین نے اپنے والد سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین مدینہ گیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے قریب آجاؤ چنانچہ وہ حضرت کے قریب گئے حضرت نے اپنا ہاتھ انکے بالون پر رکھدیا اور انھین دعا دی - اور انسے مروی ہے کہ انھون نے کہا مین مدینہ مین کچھ اونٹ لیکر گیا تھا اور انسے یہ بھی مروی ہے کہ انھون نے کہا مین مدینہ گیا اور میرے ساتھ کچھ گیھون تھے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن بدر بن امرء القیس بن خلف بن بہدلہ بن عوف بن کعب بن سعد بن زید مناہ بن تمیم تمیمی معروف بہ زبرقان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بنی تمیم کے وفد کے ہمراہ حاضر ہوے تھے - زبرقان کے نام مین انکے حالات اس سے زیادہ آئینگے کیونکہ یہ اسی نام سے زیادہ مشہور ہین - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے - اور ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا ذکر لکھا ہے مگر انھون نے انکے نسب سے امرء القیس کو نکالڈالا حالانکہ صحیح اسکا باقی رکھنا ہے -

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن جندب - کنیت انکی ابو جندب - انسے انکے بیٹے جندب نے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے آپسے کچھ لوگون نے شکایت کی کہ ہم سو گئے یہانتک کہ آفتاب نکل آیا حضرت نے انھین حکم دیا کہ اذان دین اور نماز پڑھین کیونکہ یہ بات شیطان کی طرف سے ہوئی ہے اور (یہ بھی حکم دیا کہ) شیطان سے اللہ کی پناہ مانگین - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن مطلب بن عبد مناف بن قصی - عبیدہ اور طفیل کے بھائی ہین یہ اور انکے دونون بھائی بدر مین شریک تھے عبیدہ جنگ بدر مین شہید ہوے یہ ابن اسحاق کا قول ہے - اور عبیدہ بن ابی رافع نے کہا ہے کہ حصین حضرت علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ انکی تمام مشاہد مین شریک تھے - ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ (انکا نام) حصین بن حارث (ہے) ابو الوفا (بغدادی) نے ابن عباس سے اللہ تعالی کے قول فمن کان یرجو القاء ربہ[1] کے متعلق روایت کیا ہے کہ یہ آیت علی اور حمزہ اور جعفر اور عبیدہ اور طفیل اور حصین فرزندان حارث کے حق مین نازل ہوئی ہے انکا تذکرہ تینون نے اور ابو موسی نے لکھا ہے -

[1] پوری آیت کا ترجمہ یہ ہے - جو شخص اپنے پروردگار سے ملنے کا یقین رکھتا ہو اسکو چاہیے کہ نیک کام کرے اور اپنے پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نکرے ۱۲

مین کہتا ہون کہ ابو موسی کے ابن مندہ پر استدراک کرنیکی کوئی وجہ نہین ہی کیونکہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہی جیسا کہ ہمنے بیان کیا واللہ اعلم

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن ام حصین - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا - زہیر نے ابو اسحاق سے انھون نے یحیی بن حصین سے انھون نے اپنی دادی ام حصین سے روایت کی ہی کہ وہ کہتی تھین مینے حجۃ الوداع مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی سواری پر سوار تھے اور حصین میری گود مین تھی حضرت نے بغل کے نیچے سے نکالکر چادر اوڑھی تھی - اس حدیث کو اسرائیل اور ابو الاحوص وغیرہما نے ابو اسحاق سے روایت کیا ہی اور انھون نے یہ نہین کہا کہ حصین میری گود مین تھے اسکو صرف زہیر نے روایت کیا ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن حمام انصاری - لوگون نے صحابہ مین انکو ذکر کیا ہی یہ شاعر تھے کنیت انکی ابو معیہ ہی انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی اور امیر ابو نصر نے لکھا ہی کہ حصین بن حمام صحابی ہین وہ قبیلہ مرہ سے ہین انصاری نہین ہین یہ حصین بیٹے ہین حمام بن ربیعہ بن منشاب ابن حرام بن واثلہ بن سہیم بن مرہ بن عوف بن سعد بن ذبیان بن بغیض بن ریث بن غطفان کے شاعر تھے اور مشہور شہسوار تھے -

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگ انکو حصن کہتے ہین مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہی - بیٹے ہین ربیعہ بن عامر بن ازور کے - ازور کا نام مالک ہی - بجلی ہین احمسی ہین کنیت انکی ابو ارطاۃ ہی انکو جریر بن عبد اللہ بجلی نے ذی الخلصہ کے جلا دینے کی بشارت کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بھیجا تھا - قیس بن ابی حازم نے جریر بن عبد اللہ بجلی سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مجھسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مجھے ذی الخلصہ کی طرف سے کیون نہین چین دلا دیتے پس مین قبیلہ احمس کے ایک سو پچاس سوارون کو لیکر گیا ان سب لوگون کے پاس گھوڑے تھے چنانچہ ہمنے اُسے جلا دیا پھر جریر کے قاصد ابو ارطاہ یعنے حصین بن ربیعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے اور انھون نے کہا کہ قسم ہی اُسکی جسنے آپکو حق کے ساتھ بھیجا ہی کہ مین اس حالت مین ذی الخلصہ کو چھوڑ کے آیا ہون کہ وہ خارشتی اونٹ کے مثل (جلکر داغدار) ہو گیا ہی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ احمس کے گھوڑون اور سوارون کے لیے دعاے برکت فرمائی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی - مگر ابو عمر نے کہا ہی کہ ام حصین قبیلہ احمس کی ہین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خلع کرنے والی عورت کی حدیث روایت کی ہی -

مین کہتا ہون ابو عمر کے اس قول سے معلوم ہوا کہ حصین یعنے ابو ارطاہ وہی شخص ہین جنکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم علحدہ مستقل طور پر

لکھا ہو کہ حصین بن ام حصین - ام حصین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع مین دیکھا تھا یہ بیان اوپر ہو چکا ہو ابو نعیم نے اسمین یہ بات اور زیادہ بیان کی ہو کہ ابوارطاۃ حصین بن ربیعہ کی کنیت ہو کیونکہ حصین یعنی ابوارطاۃ کی والدہ یحیی بن حصین کی دادی ہین جنکی نسبت ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو کہ انھون نے اپنی دادی سے روایت کیا ہو کہ انھون نے کہا مینے حجۃ الوداع مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حصین میری گود مین تھے پس یہ جملہ کہ حصین میری گود مین تھے جسکے راوی صرف زہیر ہین قابل اعتبار نہین ہو اور یہ دونون ایک ہین واللہ اعلم -

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عبداللہ خطمی ہین - والد ہین ملیح بن عبداللہ کے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنے لگانے کے متعلق ایک حدیث روایت کی ہو - بعض لوگ کہتے ہین انکا نام حصین ہو - انکے نام مین اختلاف ہو انکا تذکرہ اوپر ہو چکا ہو ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہو اور ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا ذکر لکھا ہو اور انھون نے اپنی سند سے ملیح بن عبداللہ خطمی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے روایت کی ہو کہ پانچ چیزین تمام پیغمبرون کی سنت ہین - حیا - حلم - خوشبو لگانا - پچھنے لگانا - (پانچوین بات کا ذکر نہین کیا) اور ابو موسی نے عبدان بن محمد سے انھون نے اپنی سند سے ملیح بن عبداللہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا حصین سے اس طرح روایت کی ہو انھون نے کہا ہو کہ مین انکا نام حصین صرف اِسی روایت مین جانتا ہون بعض لوگون نے کہا ہو کہ انکا نام بدر ہو - ابن مندہ نے انکا تذکرہ ایسا ہی لکھا ہو جیسا کہ مینے بیان کیا پس انپر استدراک کرنیکی کوئی وجہ نہین ہو اگرچہ ابو موسی نے کچھ حالات زیادہ لکھے ہین مگر استدراک تو صرف چھوٹے ہوے نام پر کیا جاتا ہو اور حالات کے متعلق استدراک نہ ابن مندہ نے کیا ہو نہ کسی اور نے - اور اگر وہ اور تذکرون مین بھی ایسا کرتے تو بہت طول ہو جاتا - واللہ اعلم -

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بن خلف بن عبد نہم بن حریبہ بن جہمہ بن عاضرہ بن حبشہ بن کعب بن ربیعہ خزاعی - والد ہین عمران بن حصین کے - انسے انکے بیٹے عمران بن حصین نے روایت کی ہو - انکے صحابی ہونے مین اور مسلمان ہونے مین اختلاف ہو - جہین اسمعیل بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو معاویہ نے شیب ابن شیبہ سے انھون نے حسن سے انھون نے عمران بن حصین سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے فرمایا کہ تم آجکل کے خداؤن کی پرستش کرتے ہو انھون نے کہا سات کی چھ زمین مین ہین اور ایک آسمان مین ہو حضرت نے فرمایا خوف اور امید کے ساتھ اِن سب مین کسکی پرستش کرتے ہو انھون نے کہا اُسکی جو آسمان مین ہو

Marfat.com

حضرت نے فرمایا اے حصین اگر تم مسلمان ہو جاتے تو میں تمھین دو باتین ایسی بتاتا جو تمھارے لیے مفید ہوتین عمران بن حصین کہتے تھے جب حصین اسلام لائے تو انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے وہ دونون باتین بتائیے جنکا آپنے مجھسے وعدہ فرمایا تھا آپنے فرمایا تم یہ کہہ لیا کرو اللھم الھمنی رشدی واعذنی من شر نفسی اور ربعی بن حراش نے عمران بن حصین سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یا (یہ کہا کہ) اے محمد عبد المطلب آپ سے زیادہ اپنی قوم کے لیے بہتر مجھے وہ اپنی قوم کو کوہان کا گوشت اور کلیجی کھلایا کرتے تھے اور آپ تو انھین ذبح کیے ڈالتے ہین پھر جب وہ لوٹنے لگے تو پوچھا کہ مین کیا کہا کرون حضرت نے فرمایا یہ کہا کرو اللھم قنی شر نفسی واعزم لی علی ارشد امری پس وہ چلے گئے اور مسلمان نہوے جب اسلام لائے تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ جب مین (پہلے) آپکے پاس آیا تھا تو آپنے مجھے یہ کلمات تعلیم فرمائے تھے اب مین مسلمان ہوگیا ہون اب کیا کہا کرون آپنے فرمایا یہ کہا کرو اللھم قنی شر نفسی واعزم لی علی ارشد امری اللھم اغفر لی ما اسررت وما اعلنت وما اخطأت وما عمدت وما جہلت۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف کنیت ابو حازم بجلی۔ والدین قیس بن ابی حازم کے انکے نام مین اختلاف ہی۔ انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالے کنیت کے باب مین آئیگا۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

عمر جی۔ والدین ابو الغوث کے جب انکی وفات ہوئی تو انپر حج فرض تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے بیٹے ابو الغوث کو حکم دیا کہ انکی طرف سے حج کرلین۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ ابو الغوث کے نام مین کیا ہی یہان کسی نے انکا تذکرہ نہین لکھا۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف خثعمی۔ یہ اور انکے بیٹے دونون صحابی ہین۔ موسی بن عبیدہ نے اپنے بھائی عبد اللہ بن عبیدہ سے انھون نے حصین ابن عوف خثعمی سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ بہت بوڑھا ہی اور وہ اسلام کے شرائع جانتا ہی مگر اونٹ پر بیٹھ نہین سکتا کیا مین اسکی طرف سے حج کرون حضرت نے فرمایا بتاؤ اگر تمھارے باپ پر قرض ہوتا تو تم اسکو ادا کرتے انھون نے کہا کہ ہان آپنے فرمایا تو اللہ کا قرض ادا کرنیکا زیادہ سزاوار ہی پس تم انکی طرف سے حج کرلو چنانچہ انھون نے اپنے باپ کی طرف سے حج کیا۔ اس حدیث کو محمد بن کریب نے اپنے والد سے انھون نے ابن عباس سے انھون نے حصین بن عوف سے روایت

۱؎ ترجمہ اے اللہ مجھے میری ہدایت کا الہام کر اور مجھے میرے نفس کے شر سے بچا ۱۲ ۲؎ ترجمہ اے اللہ مجھے میرے نفس کے شر سے بچا دے اور میرے معاملات مین عمدہ بات پر مجھے قائم کر ۱۲ ۳؎ ترجمہ اے اللہ مجھے میرے نفس کے شر سے بچا دے اور عمدہ معاملہ پر مجھے قائم کر اے اللہ بخشدے مجھے گناہ پوشیدہ یا علانیہ بغیر قصد یا بقصد یا نادانستگی مین کیے ہوئے

کیا ہی کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرا باپ بہت بوڑھا ہی اور اُسپر حج فرض ہی مگر وہ سفر نہین کرسکتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تھوڑی دیر سکوت فرمایا بعد اسکے کہا کہ تم اپنے باپ کی طرف سے حج کرلو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن قطن۔ ہم انکا تذکرہ انکے بھائی حارثہ اور حصن کے نام مین کرچکے ہین انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن محصن انصاری۔ عبدان نے کہا ہی مینے احمد بن سیار سے سنا وہ کہتے تھے کہ یہ حصین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے تھے ابن شاہین نے بھی انکا ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ یہ بیٹے ہین محصن بن نعمان بن سنان بن عبید ابن کعب بن عبد الاشہل کے۔ ہمین عبد الوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبید اللہ ابن احمد سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین یزید بن ہارون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یحیی بن سعید بشیہ بن یسار سے انھون نے حصین بن محصن سے روایت کرکے خبر دی کہ انکی پھوپھی کسی کام سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے پوچھا کہ تمھارے شوہر ہین انھون نے عرض کیا کہ ہان آپنے فرمایا تم انکے ساتھ کیسا برتاؤ کرتی ہو انھون نے عرض کیا کہ مین انکی خدمت مین تقصیر نہین کرتی سوا اسکے جو مین نکر سکون آپنے فرمایا تو تم اس بات کا خیال رکھو کہ وہ تمسے راضی ہین یا نہین کیونکہ یہی تمھاری جنت اور دوزخ ہی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی اور انھون نے کہا ہی کہ عبدان اور ابن شاہین کے سوا اور کسی نے صحابہ مین انکا تذکرہ نہین لکھا اور ہم نہین جانتے کہ یہ صحابی ہین یا نہین ابو احمد عسکری نے صحابہ مین انکا ذکر لکھا ہی۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن مروان۔ ہشام بن محمد نے کہا ہی کہ حصین بن مروان بن عبد الاخلد بن اعجس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے اعجس کا نام اسود بن معدیکرب بن خلیفہ بن ہمام بن معاویہ بن سوار بن عامر بن ذہل بن جشم بن اسود بن رہبہ انھون نے ہجرت کی تھی اور مدینہ مین اقامت اختیار کی تھی بعد اسکے لوٹ گئے تھے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن مشمت بن شداد بن زہیر بن نمر بن مرہ بن حمان بن عبد الغزی بن کعب بن سعد بن زید مناہ بن تمیم تمیمی حمانی صحابی ہین۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تھے اور آپ سے بیعت اسلام کی تھی اور اپنا مال بطور صدقہ آپ کی

Marfat.com

خدمت پیش کیا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی چشمے پانی کے انھین معافی مین دیے تھے - انکی حدیث انکے بیٹے عاصم نے انسے روایت کی ہی کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے تھے اور آپ سے بیعت اسلام کی تھی اور اپنا مال بطور صدقہ[۵۱] کے آپکے حضور مین پیش کیا تھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنھین چند چشمے بطور معافی کے دیے تھے منجملہ اُنکے جراد اور اصیہب اور ثماد اور مروت (نامی چشمے) تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے اِن معافیون کے متعلق یہ شرط کر لی تھی کہ انکی گھاس نہ کاٹی جائے اور انکا پانی نہ بیچا جائے اور انکے پانی کے پینے سے کسی کو روکا نہ جائے اور وہان کے درخت نہ کاٹے جائین - ابو عمر نے لکھا ہی کہ طلحہ بن براء کا قصہ بھی انھین سے مروی ہی اور طلحہ بن براء کے تذکرہ مین لکھا ہی کہ طلحہ کے قصہ کے راوی حصین بن وحوح ہین اور اس مضمون کو حصین بن وحوح کے بیان مین بھی لکھا ہی - اور زہیر ابن عاصم نے کہا ہی ؎

ان[۵۱] بلادی لم تکن املاسا ۔۔۔ بہن خطا القلم الانقاسا
من النبی حیث اعطی الناسا ۔۔۔ فلم یدع لیسا ولا التباسا

انکا تذکرہ ہیثمون نے لکھا ہی -

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن مُعلّی - ابو معشر نے یزید بن رومان سے نقل کیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حصین بن معلی ابن ربیعہ بن عقیل وفد بنکے حاضر ہوے تھے اور اسلام لائے تھے - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن نضلہ اسدی - انھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط لکھا تھا - اُس خط کو ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا عمرو بن حزم سے روایت کیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حصین بن نضلہ انصاری کو ایک خط لکھا تھا (جسکی عبارت یہ تھی) بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا کتاب من محمد رسول اللہ لحصین بن نضلۃ الاسدی انہ سریر او کینفا لایحاقہ فیہا احد یہ خط مغیرہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

---

[۵۱] ترجمہ میرے شہر ویران تھے ؛ انکی متعلق نبی نے قلم سے لکھا ؛ جب آپنے لوگون کو انعام دیا ؛ پس آپنے کسی قسم کا شبہہ باقی نرکھا ۱۲

[۵۲] ترجمہ - بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط ہے محمد رسول اللہ کی طرف سے حصین بن نضلہ انصاری کو کہ سریر اور کینف (نامی مواضع) انکو دیے گئے کہ کوئی شخص اسمین انکا شریک نہین ہے ۱۲ یعنے اس واسطے پیش کیا تھا کہ حضور اسکو محتاجون پر تقسیم فرماوین نہ خود حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے خرچ کیلیے کیونکہ آپ صدقہ کا مال استعمال نہ فرماتے تھے

Marfat.com

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن وحوح انصاری اوسی۔ انکا نسب انکے والد وحوح کے نام مین بیان کیا گیا ہی۔ انکی حدیث عروہ بن سعید نے اپنے والد حصین بن وحوح سے روایت کی ہی کہ طلحہ بن براء جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تو وہ آپ سے چمٹے جاتے تھے اور آپکے پیرون کو چومتے تھے پھر انھون نے کہا کہ یارسول اللہ آپ جو چاہین مجھے حکم دین مین کسی بات مین آپکی نافرمانی نکرونگا اس بات سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے یہ اسوقت نوجوان کمسن تھے حضرت نے انسے فرمایا کہ اچھا جاؤ اپنے باپ کو قتل کردو پس وحوح بھی چلے تاکہ وہ اسکی تعمیل کرین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین بلایا اور فرمایا (کہ مینے امتحاناً ایسا کہا تھا) مین قطع قرابت کے لیے نہین بھیجا گیا۔ اسکے بعد طلحہ بیمار ہوے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سخت سردی اور ابر کے دن انکی عیادت کو تشریف لے گئے جب آپ لوٹے تو آپنے فرمایا کہ مین سمجھتا ہون کہ طلحہ پر (حالت) موت طاری ہی لہذا تم لوگ اسکی اطلاع مجھے دینا تاکہ مین انکی نماز پڑھاؤن اور اُنکے دفن کرنے مین جلدی کرنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبیلۂ بنی سلیم تک بھی پہونچنے نپائے تھے کہ انکی وفات ہوگئی رات کا وقت تھا انھون نے مرتے وقت جو باتین کہی تھین انمین ایک بات یہ بھی تھی کہ مجھے دفن کردو اور مجھے میرے پروردگار سے ملادو اور (اسوقت) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ بلانا کیونکہ مین آپ پر یہود کی طرف سے خوف رکھتا ہون اور نہین چاہتا کہ میری وجہ سے آپکو تکلیف پہونچے لہذا (دفن کرنے کے بعد) صبح کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر دی گئی آپ تشریف لائے اور اُنکی قبر کے پاس کھڑے ہوگئے لوگون نے آپکے پیچھے صف قائم کی (نماز پڑھی گئی) بعد اُسکے آپنے دونون ہاتھ اُٹھائے اور فرمایا کہ اے اللہ طلحہ سے اِس حال مین ملاقات کر کہ تو انھین دیکھکے ہنسے اور وہ تجھے دیکھکر ہنسین۔ حصین اور اُنکے بھائی محصن جنگ قادسیہ مین شہید ہوے اِن دونون کے کوئی اولاد نہ تھی۔ یہ ابن کلبی کا قول ہی۔ الکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی مگر ابو عمر نے اس تذکرہ کو مختصر کردیا ہی اور کہا ہی کہ یہ وہی شخص ہین جنھون نے طلحہ بن براء کی حدیث روایت کی ہی اور یہی صحیح ہی۔

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن جزی بن قطن بن رنکل کلبی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہین کنیت انکی ابو رجاء ہی۔ انسے انکے غلام جبیر یعنے ابو العلاء حبشی نے روایت کی ہی اسوقت انکی عمر ایکسو چوتیس سال کی تھی وہ کہتے تھے کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی ہنستے ہوے نہین دیکھا ہان آپ مسکرادیا کرتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم (اکثر بھوک کی شدت سے بیتاب ہوکر) اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتے تھے۔ الکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

Marfat.com

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن شداد بن قطان بن سلمہ بن موسیہ بن عبد اللہ بن ربیعہ بن حارث بن کعب حارثی - لوگ انکو ذوالغصہ کہتے ہین - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکے حاضر ہوے تھے ذو والے ناموں مین انشاء اللہ تعالی انکا ذکر کیا جائیگا ابو عمر نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہی - یہ بہت دنون تک زندہ رہے سو برس تک بنی حارث بن کعب کے سردار رہے انکے خلق مین سنگدلانہ مرض کی ایسی ایک چیز تھی اسی وجہ سے انکو ذوالغصہ کہتے تھے اور انھین کے سبب سے یحیی بن سعید بن عاص کی اولاد مین بھی یہ چیز پیدا ہوگئی تھی کیونکہ سعید نے عالیہ بنت سلمہ بن یزید جعفی سے نکاح کیا تھا اور عالیہ کی مان ام یزید بنت یزید بن ذی الغصہ تھین انھین سے یحیی بن سعید پیدا ہوئے تھے - انھین حصین کی اولاد مین سے قیس بن حصین ہین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے تھے انکا ذکر انشاء اللہ تعالی انکے باپ مین کیا جائیگا - اور ابن اسحاق نے کہا ہی کہ وہ شخص جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے تھے قیس بن حصین تھے (نہ خود حصین) ہمین ابو جعفر یعنے عبید اللہ ابن احمد بن بغداوی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھون نے محمد بن اسحاق سے وفد بنی حارث بن کعب کے قصہ مین روایت کیا ہی کہ وہ کہتے تھے خالد بن ولید رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے اور انکے ہمراہ بنی حارث بن کعب کے کچھ لوگ تھے اور قیس بن حصین بن یزید بن قتان یعنے ذوالغصہ بھی تھے قیس کے نام مین انشاء اللہ تعالی انکا ذکر کیا جائیگا - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی -

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

ابن یعمر بنی ربیعہ بن عنس سے ہین - یہ قبیلہ عنس کے اُن نو آدمیون مین سے ہین جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے - مینے یہ مضمون اشیری کی کتاب سے نقل کیا ہی جسمین انھون نے ابو عمر پر استدراک کیا ہی - واللہ اعلم

(سیدنا) حصین (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپنے فرمایا جو شخص دس آدمیون پر بھی حکومت کریگا قیامت کے دن اس حال مین آئیگا کہ زنجیرون مین کسا ہوا ہوگا اب یا اسپر عذاب ہو رہا ہوگا یا معاف کر دیا جائیگا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

---

سلہ مطلب یہ ہو کہ شاید زنجیرون مین جکڑکر لایا جائیگا پھر اگر اُسنے انصاف کیا ہی تو معاف کر دیا جائیگا ورنہ اسپر عذاب ہوگا - مقصود حضرت کا یہ تھا کہ لوگ حکومت و امارت کی خواہش نکرین اور اس سے خائف رہین ۱۲

Marfat.com

باب الحاء والضاد المعجمة والطاء المهملة

(سیدنا) حضرمی (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن مجمع بن مولہ بن ہمام بن ضب بن کعب بن قیس بن مالک بن تعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ ابو حفص ابن شاہین نے اور ہشام بن کلبی نے انکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے۔ ابو ہریرہ اور شعبی وغیرہ نے روایت کی ہے کہ بنی ابن خزیمہ نے متفق ہو کر یہ ارادہ کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بھیجین چنانچہ انھون نے حضرمی بن عامر اور ضرار بن ازور اور ابو مکعب اور سلمہ بن حبیش کو بھیجا اور انکے ہمراہ کچھ لوگ بنی زینب کے تھے زینہ لقب ہے سلمی بنت مالک ابن غنم بن دودان بن اسد کا وہ ابن مالک کی ام ولد تھین اسی وجہ سے انکی اولاد کو بنی زینہ کہتے ہین حضرمی بھی انھین مین سے تھے (جب یہ لوگ حضور رسالت مین پہونچے تو) حضرمی نے کہا کہ اے محمد ہم آپکی خدمت مین آئے ہین شب تاریک کو قطع کرتے ہوے سردی کے زمانہ مین آپنے ہمین بلوایا نہ تھا (ہم خود سے آئے ہین) اور ہم آپ ہی کی قوم سے ہین خزیمہ مین جاکے ہمارا اور آپکا نسب ملجاتا ہے۔ ہمارے چراگاہ بڑے بڑے ہین اور ہماری عورتین مالدار ہین اور ہماری اولاد بڑی شریف ہے۔ حضرت نے انھین اسلام کی ترغیب دی ان لوگون نے کہا ہم اس شرط پر اسلام لاتے ہین کہ ہمارے مال کا صدقہ ہمارے ہی یہان کے فقیرون کو دیا جائے اور اگر ہمارے ملک مین قحط پڑجائیگا تو ہم کہین اور چلے جائینگے۔ یہ سب لوگ مسلمان ہوگئے اور انھون نے بیعت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی زینہ سے فرمایا کہ تم کون لوگ ہو اُن لوگون نے کہا کہ ہم بنی زینہ ہین آپنے فرمایا نہین تم بنی رشدہ ہو۔ ان لوگون نے کہا ہم اپنے باپ کا نام نہ چھوڑینگے ہم ویسے نہین ہین جیسے بنی محولہ یعنے بنی عبداللہ بن غطفان انکا نام بنی عبدالعزیٰ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین کوئی ایسا بھی ہے جو شعر کہتا ہو حضرمی نے کہا ہان یہ اشعار میرے ہین ؎

حی[1] ذوی الاضغان تسب عقولہم تحیتک الحسنی فقد یرقع النعل۔ وان دعسوا باتکرہ فاعف تکرما
وان خشوا عنک الحدیث فلا تسل فان الذی یوذیک منہ سماعہ وان الذی قالوا وراء ک لم یقل

پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم قرآن سیکھو اور حضرت نے انھین ایک تحریر لکھدی تھی وہ لوگ چند روز

[1] ترجمہ۔ کینہ ور قبیلے کے لوگ ہین انکی عقلین گالی سمجھتی ہین ؛ تمھاری عمدہ دعا کو کیونکہ کمینہ قابل ہوتا ہے + اگر انھون نے شر مین فساد ڈالا تو تم ازراہ کرم معاف کردو + اور اگر تمھارے بدگوئی کی تو تم رنجیدہ نہو + کیونکہ برائی کا سننا موجب تکلیف ہے + اور جو بات انھون نے تمھارے پیچھے کہی وہ گویا نہین کہی گئی ۱۲ اب ام والد اُس لونڈی کو کہتے ہین جس سے اُسکے مالک کی اولاد پیدا ہوجائے گی۔

Marfat.com

قرآن پڑھنے کے لیے ٹھیرے رہے۔ بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ حضرمی کے کچھ بھائی تھے وہ سب مرگئے اور حضرمی اُنکے مال کے وارث ہوے۔ ایک دن اپنے کسی بھائی کا لباس پہن کے باہر نکلے تو اِنکی قوم کی ایک شخص نے جسکا جزر تھا کہا کہ حضرمی کو اپنے بھائیون کا زندہ رہنا پسند نہ تھا اب وہ اُنکے مال کا وارث ہو گیا ہی (اُنھین کا لباس پہنتا ہی) حضرمی اُس شخص کی طرف متوجہ ہوے اور کہا ؎

لہان کنت ازتتنی بہا کذبا جزء فلاقیت مثلہا عجلا افرح ان ارزاء الکرام وان اورث زودا شصائصا بنلا
کم کان فی اخوتی اذا اعتلج الا بطال تحت الغمامۃ الاسلا من ماجد واجد اخی ثقۃ یعطی جزیلا ویقتل البطلا

راوی کہتا تھا کہ جزء ایک دن اپنے بھائیون کے ہمراہ باہر نکلے کنوان کھود رہے تھے دیوار اُنپر گر پڑی اور وہی کنوان انکی قبر بن گیا یہ خبر حضرمی بن عامر کو ملی تو انھون نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون میری بد دعا اُنکی موت سے مطابق ہو گئی اور مجھے انکی طرف سے کینہ پیدا ہوا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حطاب (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح قریشی جمحی۔ انکی اور انکے بھائی حاطب کی مان سخیلہ بنت عباس ابن وہبان بن حذافہ بن جمح ہین۔ انھون نے اپنے بھائی حاطب بن حارث کے ہمراہ سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور اُنکے ساتھ انکی بی بی فکیہہ بنت یسار نے بھی ہجرت کی تھی خطاب کا انتقال راستے ہی مین ہو گیا حبش تک پہونچنے نہین پائے اور بعض لوگ کہتے ہین حبش سے لوٹتے ہوے راستے مین انتقال ہوا مصعب نے ایسا ہی بیان کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے خطاب کے نام مین کیا ہی اور یہی صحیح معلوم ہوتا ہی۔ ابن ماکولا وغیرہ نے انکا ذکر حاے حطہ مین کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حطیئہ (رضی اللہ عنہ)

شاعر۔ عبدان نے انکا تذکرہ صحابہ مین کیا ہی اور کہا ہی مجھسے احمد بن سیار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین یوسف بن عدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبید اللہ بن عمرو نے اسحاق بن ابی فروہ سے نقل کرکے خبر دی کہ انھون نے کہا حطیئہ نے زبرقان بن بدر کی ہجو کی زبرقان حضرت عمر کے پاس گئے اور حطیئہ کی شکایت اُنسے کی حضرت عمر نے فرمایا

؎ ترجمہ۔ اے جزء اگر تو مجھے ناحق اسکا طعنہ دیتا ہی + تو (خدا کرے) تجھے بھی یہ بات پیش آئے + کیا مین خوش ہوتا کہ اچھے لوگ مرجائین + اور مین حرص اور چالاکی سے انکے مال کا وارث بنون + میرے بھائیون مین بہت سے ایسے تھے کہ جب وہ لڑتے تھے + تو بڑے بڑے بہادر (انکے) نیزون کے سایے مین آتے تھے + بڑے بزرگ اور مالدار اور معتبر تھے + بہت بخشش کرتے تھے اور بڑے بڑے بہادرونکو قتل کرتے تھے ۱۲

کیا تمھین معلوم نہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو جو شخص اسلام مین ہجو کرے اُسکی زبان کاٹ لو لہذا تم جاؤ اور اُنکی زبان کاٹ لو حطیئہ بھاگ گئے جب زمین اپنپر تنگ آگئی تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اُنکے سامنے کھڑے ہوگئے اور دو شعر اُنکی مدح مین پڑھے حضرت عمر نے کہا جاؤ تمھین امن دیا گیا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

مین کہتا ہون کہ اس روایت مین کوئی بات ایسی نہین ہو جو انکے صحابی ہونے پر دلالت کرے۔ ہان ممکن ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اسلام لائے ہون پھر آپکے بعد مرتد ہو گئے ہون پھر اسلام لے آئے ہون۔ اور انکے صحابی ہونیکی تائید اس سے بھی ہوتی ہو کہ یہ عیسی ہین اور قبیلۂ عبس سے جو لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تھے وہ نو آدمی تھے انکے نام مشہور ہین یہ انمین سے نہین ہین کیونکہ ہر قبیلہ سے وفد بنکے وہی لوگ آتے تھے جو اُس قبیلہ کے سردار ہوتے تھے اور حطیئہ ہمیشہ اپنی قوم مین کم درجے کے رہے انکو یہ مرتبہ کبھی نہین ملا جو یہ وفد کے ہمراہ جاسکین واللہ اعلم۔

(سیدنا) حطیم (رضی اللہ عنہ)

حدانی۔ انکو ابن ابی علی نے حاے مہملہ مین ذکر کیا ہو اور اور لوگون نے انکو خاے معجمہ کے نام مین ذکر کیا ہو۔ اِنسے شیب حدانی نے اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپنے فرمایا اندھیری راتون مین مسجدون کی طرف پیادہ پا جانے والون کو بشارت دو قیامت کے دن پوری روشنی کی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

باب الحاء والفاء

(سیدنا) حفشیش (رضی اللہ عنہ)

کندی۔ اسکا نام خے کے ساتھ بھی کہا جاتا ہو اور جیم کے ساتھ بھی اور خے کے ساتھ بھی۔ ہم جیم کی ردیف مین انکا ذکر اس سے زیادہ کر چکے ہین پس اب یہان زیادہ بیان کرنیکی حاجت نہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) حفص (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی جبلہ فزاری۔ ابو موسی نے کہا ہو کہ عبدان نے انکا تذکرہ صحابہ مین کیا ہو اور کہا ہو کہ مین نہین جانتا کہ یہ صحابی ہین یا نہین ہمارے بعض اصحاب نے مسند مین انکا نام لکھا ہو۔ یہ بنی تمیم کے مولی ہین۔ بشار بن مزاحم بن ابی عیسی تمیمی نے حفص بن ابی جبلہ سے جو بنی تمیم کے مولی تھے اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ عزوجل کے قول یا ایہا[1] الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا کی تفسیر مین روایت کیا ہو کہ آپنے فرمایا یہ عیسی بن مریم علیہ الصلوۃ والسلام کے حق مین ہو وہ اپنے ہان کے

[1] اے پیغمبرو پاکیزہ چیزین کھاؤ اور نیک کام کرو ۱۲

Marfat.com

کاتنے کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حفص (رضی اللہ عنہ)

ابن سائب۔ ابوحفص بن شاہین نے علی بن فضل بن طاہر بلخی سے روایت کی ہی وہ کہتے تھے ہمسے اسحاق بن ہیاج نے محمد بن حفص بلخی سے انھون نے ہارون بن حفص بن سائب سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام حفص رکھا تھا۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حفص (رضی اللہ عنہ)

ابن مغیرہ۔ بعض لوگ انکو ابوحفص کہتے ہین اور بعض لوگ انکو ابواحمد کہتے ہین۔ محمد بن راشد نے سلمہ بن ابی سلمہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ حفص بن مغیرہ نے اپنی بی بی فاطمہ بنت قیس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایک ہی لفظ مین تین طلاقین دی تھین۔ اس حدیث کو عبداللہ بن محمد بن عقیل نے حضرت جابر سے روایت کیا ہی کہ وہ کہتے تھے حفص بن مغیرہ نے اپنی بی بی کو طلاق دی تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔ انکا تذکرہ احمد بن حفص کے نام مین گذر چکا ہی

باب الحاء والکاف

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث سُلمی۔ انکا صحابی ہونا ثابت ہی۔ بصرہ مین رہتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات غزوہ کیے آخری غزوہ انکا حنین تھا اور بعض لوگ کہتے ہین تین غزوہ کیے۔ اِنسے عطیہ بن سعد وعانے روایت کی ہی کہ یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر میری طرف سے ہوا میری اونٹنی (اُسوقت) بیٹھ گئی تھی (اُٹھتی نہ تھی) اور مین اُسے مار رہا تھا حضرت نے فرمایا اسکو نہ مارو (پھر آپنے فرمایا) حَلْ وہ اُٹھ کھڑی ہوئی اور لوگون کے ساتھ چلنے لگی انسے حبیب نے جو اُنکے بھائی ہرم بن حارث کے بیٹے تھے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میرے چچا کی زکوۃ دو ہزار نکلا کرتی تھی جب انکی زکوۃ نکلتی تو وہ اپنے غلام سے کہتے کہ چلو جو حقوق ہمارے اوپر ہین انکو ادا کر دو مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص ایک دینار چھوڑ جائے اُسے ایک داغ دیا جائیگا اور جو شخص دو دینار چھوڑ جائے اُسکو دو داغ دیے جائینگے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن حزن کلفی کلفہ بنی تمیم کی ایک شاخ ہی۔ یہ کلفہ بیٹے ہین حنظلہ بن مالک بن زید مناہ بن تمیم کے۔ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ

لہ یہ ایک کلمہ ہی جو اونٹ کے ہانکنے کے لیے اہل عرب بولا کرتے تھے ۱۲

Marfat.com

ان کلفہ کے خاندان سے ہین جو عوف بن نضر بن معاویہ بن بکر بن ہوازن کے بیٹے ہوتے ہین منصور بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ طبری نے اپنی سند سے ابو یعلی موصلی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حکم بن موسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شہاب بن خراش نے شعیب بن زریق طائفی سے روایت کر کے خبر دی کہ انھون نے کہا مین ایک شخص کے پاس بیٹھا ہوا تھا جنکا نام حکم بن حزن کلفی تھا وہ صحابی تھے وہ ہمسے حدیث بیان کرنے لگے وہ کہتے تھے کہ ہم سات آدمی یا نو آدمی سو لخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے حضرت نے ہمین (اندر آنیکی) اجازت دی چنانچہ ہم اندر گئے اور ہمنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم آپکے پاس آئے ہین تاکہ آپ ہمارے لیے دعاے خیر کرین حضرت نے ہمارے لیے دعاے خیر کی اور ہمارے ٹھیرائے جانے کا حکم دیا اور ہمین کچھ چھوہارے دیے جانیکا حکم دیا اسوقت مال و دولت بہت کم تھی پھر ہم کچھ دنون وہان رہے اور جمعہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوے حضرت ایک کمان سے یا عصا سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوے اور آپنے اللہ کی حمد و ثنا بہت مختصر اور پاکیزہ اور پیارے الفاظ مین بیان فرمائی بعد اُسکے فرمایا کہ اے لوگو تم اس بات کی طاقت نہین رکھتے کہ جو کچھ تمھین احکام ملے ہین اُن سب کی تعمیل کرو لہذا تم راہ راست اختیار[1] کرو اور خوشخبری سناؤ۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی الحکم۔ انکا ذکر کعب بن خزرج کی حدیث مین ہے کہ حکم بن ابی الحکم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ تبوک مین تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی الحکم۔ یہ ایک مجہول شخص ہین۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ مین انکو اس سے زیادہ نہین جانتا کہ مسلمہ بن علقمہ نے داؤد بن ابی ہند سے انھون نے شعبی سے انھون نے قیس بن جبتر سے انھون نے حکم بن ابی الحکم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہمنے ایک مرتبہ باہم اس امر کا عہد کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دھوکہ (سے قتل کر) دین چنانچہ (ہم اس ارادہ سے گئے) جب ہمنے آپکو دیکھا تو ایک آواز (ایسی ہولناک) ہمنے اپنے پیچھے سے سنی کہ ہمین یہ معلوم ہوا کہ تہامہ مین جسقدر پہاڑ ہین وہ سب ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے اس آواز کو سنکر ہم بیہوش ہو گئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے ایسا ہی لکھا ہے۔

مین کہتا ہون کہ ابو عمر کا یہ کہنا کہ یہ مجہول شخص ہین نہایت عجیب ہے کیونکہ یہ حدیث اسی سند کے ساتھ بواسطہ قیس بن جبتر کے حکم بن ابی العاص کی بیٹی سے مروی ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتی ہین انکے نام مین انشاء اللہ تعالی یہ حدیث آئیگی۔

---

[1] یعنے حتی الامکان بجا آوری فرمان کی کوشش کرو اور خوشخبری سناؤ یعنے ترغیبی احکام لوگون سے بیان کرو ۱۲

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن سنان انصاری اوسی - اہل مدینہ سے ہین یہ اور انکے والد دونون صحابی ہین - جعفر بن عبد اللہ بن حکم بن رافع ابن سنان نے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ مجھے حکم نے دیکھا مین اُسوقت بچہ تھا مین کبھی اس طرف سے کھاتا کبھی اُسطرف سے تو انھون نے مجھے کہا کہ اے لڑکے اس طرح نہ کھا جس طرح شیطان کھاتا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے تھے تو اپنے سامنے سے آگے ہاتھ نہ بڑھاتے تھے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف - بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین ہجرت کرکے آئے تھے حضرت نے انسے پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہو انھون نے عرض کیا کہ حکم حضرت نے فرمایا نہین تمھارا نام عبد اللہ ہو انھون نے عرض کیا کہ مین عبد اللہ تو ہون ہی انکا تذکرہ عبد اللہ کے نام مین کیا گیا ہو - انکی وفات مین اختلاف ہو بعض لوگ کہتے ہین کہ جنگ بدر مین شہید ہوے اور بعض لوگ کہتے ہین غزوۂ موتہ مین شہید ہوے اور بعض لوگون کا قول ہو کہ جنگ یمامہ مین شہید ہوے - انکی کوئی اولاد نہ تھی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان بن عثمان بن عامر بن معتب بن مالک بن کعب بن سعد بن عوف بن ثقیف ثقفی - بعض لوگ کہتے ہین یہ سفیان بن حکم کے بیٹے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین انکی کنیت ابو الحکم ثقفی ہو بعض لوگ کہتے ہین ابن ابی سفیان ہو - ہمین ابو احمد یعنی عبد بن حمید ابن علی بن علی ابن نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن کثیر نے سفیان سے انھون نے منصور سے انھون نے مجاہد سے انھون نے حکم بن سفیان ثقفی سے یا سفیان بن حکم سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب پیشاب کرتے تھے تو وضو فرماتے تھے بعد اُسکے اپنے تہ بند پر پانی چھڑک لیتے تھے اس حدیث کو زائدہ نے منصور سے شک کے ساتھ روایت کیا ہو - اور روح بن قاسم اور شعبہ اور شیبان اور معمر اور ابو عوانہ اور زائدہ اور جریر بن عبد الحمید اور اسرائیل اور ہریم بن سفیان نے بھی سفیان کی طرح شک کے ساتھ روایت کیا ہو اور شعبہ اور ابو عوانہ اور جریر نے حکم سے یا ابو الحکم سے روایت کیا ہو اور اِس حدیث کو ثوری کے اکثر شاگردون نے شک کیساتھ روایت کیا ہو سوا عفیف بن سالم اور فریابی کے کہ ان دونون کی روایت مین صرف حکم بن سفیان کا نام ہو بغیر شک کے اور اس حدیث کو وہیب ابن خالد نے منصور سے انھون نے حکم سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہو اور معمر نے اسکو منصور سے روایت کیا ہو اور منصور نے کہا ہو کہ قبیلۂ ثقیف کے ایک شخص سے مروی ہو انھون نے نام انکا نہین بتایا - اور

سلام بن ابی مطیع اور قیس بن ربیع نے اور شریک نے بھی روایت مین شک نہین کیا اور انھون نے کہا ہو کہ حکم بن سفیان سے مروی ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو شبث بن حکم ہو۔ انکی حدیث عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے شبث بن حکم سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ قبیلۂ اسلم کا ایک شخص بیمار ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسپر پڑھ کے دم فرمایا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہو۔

مین کہتا ہون کہ مینے انکی کنیت اسی طرح لکھی ہوئی دیکھی شبث شین اور باء موحدہ اور ثاے مثلثہ کے ساتھ ہو اور ابن ماکولا نے کہا ہو کہ یہ لفظ شُبَیْث ہو بضم شین و فتح باء معجمہ اور بعد اسکے یاء معجمہ پھر ثاے معجمہ ہو پس انکا نام شبیث ہو بیٹے ہین حکم بن مینار کے اپنے والد سے روایت کرتے ہین انسے عبد اللہ بن ابی بکر نے اور عبد الرحمن بن ابی الزناد نے روایت کی ہو۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن صلت بن مخرمہ بن مطلب اور بعض لوگ انکو صلت بن حکیم کہتے ہین اور عبدان نے کہا ہو کہ انکا نام حکیم بن صلت ہو قریشی ہین مطلبی ہین۔ غزوۂ خیبر مین شریک تھے انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس وسق دیے تھے یہ قریش کے لوگون مین سے تھے انھین محمد بن حذیفہ نے مصر مین اپنا قائم مقام کیا تھا جبکہ وہ عمرو بن عاص کے پاس عریش مین گئے تھے۔ محمد بن حسن بن تنیئہ نے حرملہ بن یحیی سے انھون نے ابن وہب سے انھون نے حرملہ بن عمران سے انھون نے عبد العزیز بن جہان قریشی سے انھون نے حکم بن صلت قریشی سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم (پنجوقتی) نماز مین یا جنازہ (کی نماز) مین بے عقل لوگون کو اپنا امام نہ بناؤ۔ اس حدیث کو مقری نے حرملہ سے روایت کیا ہو اور انھون نے کہا ہو کہ انکا نام صلت ابن حکیم ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حکیم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قریشی اموی۔ کنیت انکی ابو مروان۔ انکا شمار اہل حجاز مین ہو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے چچا ہین۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائے مسلمہ بن علقمہ نے داؤد بن ابی ہند سے انھون نے شعبی سے انھون نے قیس بن جبتر سے انھون نے حکم بن ابی العاص کی بیٹی سے روایت کی ہو کہ انھون نے ایک مرتبہ حکم سے کہا کہ اے بنی امیہ مینے کسی قوم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے مین تم لوگون سے زیادہ بد اندیش اور ناکام نہین دیکھا حکم نے کہا کہ اے میری بیٹی مجھے ملامت نکرو مین تمسے وہی بات بیان کرتا ہون جو مینے خود اپنی ان دونون آنکھون سے دیکھی ہو

Marfat.com

(ایک روز) ہمنے (باہم) گفتگو کی کہ ہم برابر قریش کو یہ کہتے ہوے سنتے ہین کہ یہ صابی (یعنے آنحضرت روحی فداہ) ہماری مسجد مین نماز پڑھتا ہی اسکے لیے کچھ بندوبست کرو چنانچہ ہم لوگون نے باہم اسکے لیے عہد کیا جب ہمنے حضرت کو دیکھا (اور چاہا کہ حملہ کرین) تو ہمنے ایک (ایسی مہیب) آواز سنی کہ ہم سمجھے تہامہ مین کوئی پہاڑ نہین بچا جو ریزہ ریزہ نہو گیا ہو پس ہم لوگ بیہوش ہو گئے یہانتک کہ حضرت نے نماز ختم کی اور اپنے گھر واپس تشریف لے گئے پھر ہمنے ایک دوسری شب مین ایسا ہی ارادہ کیا چنانچہ جب آپ تشریف لائے اور ہملوگ آپکی طرف اُٹھ کے چلے تو دیکھا کہ صفا اور مروہ (دونون پہاڑیان) ایک دوسرے سے مل گئین اور ہمارے اور آپکے درمیان مین حائل ہو گئین پس قسم اللہ کی ہمین ان باتون نے کچھ فائدہ ندیا۔ ابو احمد عسکری نے کہا ہی کہ بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ حکم بیٹے ہین ابو العاص کے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ اور شخص ہین انکو لوگ حکم بن ابی الحکم اموی کہتے ہین۔ ہمین عمر بن محمد بن معمر بغدادی وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم یعنے ہبۃ اللہ بن محمد بن احمد حریری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو اسحاق برمکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکرؒ یعنے محمد بن عبد اللہ بن خلف بن بخیت دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن سلیمان بن اشعث نے یعنے ابو بکر بن ابی داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن خلف عسقلانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین معاذ بن خالد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین زہیر بن محمد نے صالح بن ابی صالح سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے نافع بن جبیر بن مطعم نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ ادہر سے حکم بن ابی العاص کا گذر ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کی نسل سے میری امت کی خرابی ہوگی۔ یہ حکم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نکالے ہوے تھے انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ سے طائف کی طرف نکالدیا تھا اور انکے ساتھ انکا بیٹا مروان بھی نکل گیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ مروان طائف ہی مین پیدا ہوا تھا۔ اِس امر مین اختلاف ہی کہ کیا وجہ ہوئی جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو نکلوایا بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے راز چھپ کے سنتے تھے اور دروازہ کی درز سے جھانکتے تھے اور انھین کی نسبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا تھا کہ انکی آنکھ اُس چاقو سے جو آپکے دست مبارک مین تھا پھوڑ دین جبکہ انھون نے دروازہ سے جھانکا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے رفتار کی اور آپکے بعض حرکات کی نقل کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ٹھیر ٹھیر کے چلتے تھے ایک روز آپنے پیچھے پھر کے دیکھا تو یہ بھی اپنی رفتار مین اُسی طرح جُھک جُھک کے چل رہے تھے حضرت نے فرمایا کہ تم ایسے ہی ہو جاؤ چنانچہ اُنکی رفتار مین اُسوقت سے رعشہ پیدا ہو گیا عبد الرحمن بن ثابت نے عبد الرحمن ابن حکم کی ہجو مین اسکا ذکر کیا ہی ؎

؎ چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا انکے بیٹے مروان سے جو جو فسادات پہلے اور جیسی کچھ تباہی مسلمانون پر آئی ظاہر ہی ۱۲

ان[۵۱] اللعین ابوک فارم عظامہ　　ان ترم ترم مخلجا مجنونا
یمسی خمیص البطن من عمل التقی　　ویظل من عمل الخبیث بطینا

عبدالرحمن نے جو حکم کو لعین کہا تو اسکی وجہ یہ ہی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کئی سندون کے ساتھ مروی ہی جنکو ابن ابی خیثمہ نے ذکر کیا ہو کہ حضرت عائشہ نے مروان بن حکم سے کہا جبکہ اُسنے انکے بھائی عبدالرحمن بن ابی بکر سے نا ملائم گفتگو کی یزید کی ولیعہدی کی بیعت نکرنے پر کہ اے مروان مین اس بات کی شہادت دیتی ہون کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے باپ پر لعنت کی اور اُس وقت تو اپنے باپ کی پشت مین تھا۔ (المختصر) حکم کے لعنت اور اخراج کے بارے مین بہت سی حدیثین مروی ہین جنکے ذکر کرنیکی حاجت نہین مگر یہ بات قطعی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجودیکہ آپ اپنی خلاف طبیعت باتون پر بہت بردباری اور چشم پوشی فرمایا کرتے تھے یہ معاملہ جو حکم کے ساتھ کیا تو کسی بڑے قصور پر کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بھر حکم مدینہ سے نکلے ہوے رہے پھر جب حضرت ابوبکر خلیفہ ہوے تو انسے حکم کی سفارش کی گئی تاکہ انکو مدینہ مین واپس بلالین مگر انھون نے کہا کہ مین اُس گرہ کو نہین کھول سکتا جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا ہو اور ایسا ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی کیا پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوے تو انھون نے حکم کو واپس بلالیا اور فرمایا کہ مینے حکم کی سفارش رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تھی اور آپنے مجھسے انکے واپس بلانے کا وعدہ کیا تھا۔ حکم کی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت مین ہوئی۔ الکاتذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی العاص بن بشیر بن دہمان ثقفی۔ کنیت انکی ابوعثمان اور بعض لوگ کہتے ہین ابوعبدالملک بھائی ہین عثمان بن ابی العاص ثقفی کے صحابی ہین۔ بحرین کے امیر تھے اسکا سبب یہ ہوا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انکے بھائی عثمان بن ابی العاص کو عمان اور بحرین کا حاکم بنایا پھر انکے بھائی حکم کو بحرین کا حاکم بنا دیا حکم نے عراق مین ۱۹ھ یا ۲۰ھ مین بہت فتوحات کین۔ انکا شمار اہل بصرہ مین ہی اور بعض لوگ انکی احادیث کو مرسل قرار دیتے ہین (یعنے انکو صحابی نہین کہتے) مگر انکے بھائی عثمان کے صحابی ہونے مین کسی کا اختلاف نہین ہی۔ انسے معاویہ بن قرہ نے روایت کی ہی کہ یہ کہتے تھے مجھسے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس یتیمون کا کچھ مال ہی عنقریب صدقہ[۵۲] اسکو فنا کردیگا پس کیا تمھارے پاس کوئی تجارت ہی

---

[۵۱] ترجمہ بیشک لعین تیرا باپ ہو اسکی ہڈیون کو پھینکدے + اگر تو پھینکدیگا تو ایک لنگڑے مجنون (کی ہڈیون) کو پھینکیگا + وہ پرہیزگاری کے کامون سے ہمیشہ خالی پیٹ رہتا ہو + اور بُرے کامون سے ہمیشہ اسکا پیٹ بھرا رہتا ہو ۱۲

[۵۲] اس صدقے سے مراد صدقہ فطر ہو نہ زکوٰۃ صدقہ فطر نابالغ بچون کے مال پر بھی واجب ہو ۱۲

Marfat.com

یہ کہتے تھے کہ مینے عرض کیا ہان چنانچہ حضرت عمر نے مجھے دس ہزار دیئے مین انکو لیکر چلا گیا پھر مین لوٹ کر حضرت عمر کے پاس گیا تو انھون نے پوچھا کہ ہمارے مال کا کیا حال ہوا مینے کہا وہ یہ ہو ایک لاکھ تک پہونچ گیا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

مین کہتا ہون کہ ابو عمر نے انکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہو کہ بشیر پے کے ساتھ ہو حالانکہ صحیح بشر ہو۔ اور انھون نے بشیر کو دہان کا بیٹا کہا ہو حالانکہ وہ عبد دہان بن عبد اللہ بن ہمام بن ابان بن یسار بن مالک بن حطیط بن جشم بن ثقیف کے بیٹے ہین اور ابن مندہ نے کہا ہو کہ وہ شخص جسنے (یتیمون کا) مال دیا تھا عمران بن حصین تھے حالانکہ یہ وہم ہو صحیح یہی کہ وہ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ ثقفی۔ انکی حدیث کی سند مین کلام ہو اسکو حکم بن عمرو نے یعلی بن مرہ سے انھون نے حکم سے روایت کیا ہو کہ وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی سفر مین نکلے ایک عورت ایک بچے کو لیے ہوے آپکے سامنے آئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرا یہ بچہ سامنے آیا ہو اسکے بعد پوری حدیث ذکر کی۔ اِس حدیث کو اعمش نے منہال بن مرہ سے انھون نے ابن یعلی بن مرہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہو اور نیز یہ حدیث کئی سندون سے یعلی بن مرہ سے مروی ہو اور حکم کا ذکر اسمین بالکل بے اصل ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عبد اللہ۔ انصاری ہین دادا ہین مطیع یعنے ابو یحیی کے۔ انکی حدیث مطیع بن فلاک بن مطیع بن حکم نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا حکم سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن جب منبر پر کھڑے ہوتے تھے تو ہم لوگ آپکی طرف منھ کر کے بیٹھ جاتے تھے۔ یہ مطیع یعنے ابو یحیی مسعود بن حکم زرقی کے چچازاد بھائی ہین۔ انکے دادا حکم احد مین شریک تھے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہو۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو ثمالی۔ ثمالہ قبیلہ ازد کی ایک شاخ ہو۔ بدر مین شریک تھے اِنسے بواسطہ اہل شام کے بہت سی منکر حدیثین مروی ہین جو صحیح نہین ہین واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو۔ اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا ذکر لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ حکم بیٹے ہین عمیر ثمالی کے۔ انکا تذکرہ انکے نام مین انشاء اللہ تعالی آئیگا۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن شرید۔ انکے نام مین اختلاف ہو۔ محمد بن مثنی نے عبد اللہ بن عمران سے انھون نے عبد الحمید بن جعفر سے انھون نے

اپنے والد سے انھون نے ابن شرید سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے کہ مین (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا ایک شخص کو چھینک آئی مینے کہا یرحمک اللہ تو بعض لوگ ہنسے الی آخر الحدیث۔ ابن المثنی نے انکا نام حکم بتایا ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

بابن عمرو غفاری۔ یہ بھائی ہین رافع بن عمرو کے۔ یہ دونون بھائی قبیلۂ غفار کی نسبت سے مشہور ہین مگر علما نے نسب اسکو منع کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ دونون مغیلہ بن ملیک کے خاندان سے ہین جو غفار بن ملیک کے بھائی تھے اور وہ لوگ کہتے ہین کہ یہ حکم بیٹے ہین عمرو بن مجدع بن جذیم بن حارث بن لغیلہ بن ملیک بن ضمرہ بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ کے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحبت مین رہے یہانتک کہ آپکی وفات ہوگئی۔ بعد اسکے انھون نے بصرہ کی سکونت اختیار کر لی تھی۔ انکے سوتیلے بھائی زیاد نے انھین خراسان کا حاکم بنایا تھا انکو حکومت کا شوق نہ تھا زیاد نے حکم (یعنے کسی فیصلہ کرنے والے) کی تلاش مین آدمی بھیجا تھا وہ آدمی غلطی سے اُنکے پاس چلا گیا اور انکو لے آیا جب زیاد نے انکو دیکھا تو کہا کہ یہ ایک مرد ہین اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر انکو خراسان کا حاکم بنا دیا انھون نے کفار سے جہاد کیا اور بہت کچھ مال غنیمت حاصل کیا زیاد نے انکو ایک خط لکھا کہ امیر المومنین یعنے معاویہ نے لکھا ہی کہ سونا اور چاندی انکے لیے رہنے دیا جائے لہذا (غنیمت مین) سونا چاندی (ملے تو) تم تقسیم نکرنا حکم نے زیاد کو جواب لکھا کہ تمنے جو امیر المومنین کی تحریر کا ذکر لکھا ہی مجھے معلوم ہوا مگر امیر المومنین کی تحریر سے پہلے خدا کی کتاب مجھے روکی ہی (اسمین اسکے خلاف ہی لہذا مین امیر المومنین کے اس حکم کو نہین مان سکتا اور مجھے بالکل معاف نہین کیونکہ) بیشک خدا کی قسم اگر آسمان اور زمین دونون کسی بندے پر جھک پڑین اور وہ خدا سے ڈرتا ہو تو ضرور اللہ تعالی اسکی مخلصی کی کوئی صورت نکالدیگا والسلام۔ اور انھون نے غنیمت کو لوگون مین تقسیم کر دیا بعد اسکے حکم نے کہا کہ اے اللہ اگر تیرے پاس میرے لیے بھلائی ہو تو مجھے اپنی طرف اُٹھالے پس انکی وفات خراسان کے مضافات مقام مرو مین ۵۰ھ ہجری مین ہوئی جب انکی وفات ہونے لگی تو انھون نے انس بن اناس کو اپنا قائم مقام بنایا۔ انسے حسن (بصری) اور ابن سیرین اور عبداللہ بن صامت اور ابو الشعثاء اور دلجہ بن قیس اور ابو حاجب وغیرہم نے روایت کی ہی ہمین اسمعیل بن عبداللہ علی اور ابو جعفر بن سمین وغیرہما اپنی سند سے ابو عیسی یعنے محمد عیسی (ترمذی) تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین وکیع نے سفیان سے انھون نے سلیمان تیمی سے انھون نے ابو حاجب سے انھون نے بنی غفار ایک شخص سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے وضو سے بچے ہوے پانی سے وضو کرنیکو منع[1] فرمایا ہی

[1] یہ ممانعت صرف کراہت کے لیے نہ حرمت کے لیے ۱۲

Marfat.com

اس حدیث کو محمد بن بشار اور محمود بن غیلان نے ابو داؤد طیالسی سے انھون نے شعبہ سے انھون نے عاصم سے انھون نے ابو حاجب سے انھون نے حکم بن عمرو غفاری سے اسی طرح روایت کیا ہی- اور ابن مندہ نے حسن (بصری) سے روایت کیا ہو کہ زیاد نے حکم بن عمرو غفاری کو بصرہ کا حاکم بنایا تھا عمران بن حصین انکی ملاقات کو گئے اور دار الامارۃ مین لوگون کے مجمع مین انسے ملے اور کہا کہ تم جانتے ہو مین تمھارے پاس کیون آیا ہون (سنو اس لیے آیا ہون) کیا تمھین یاد ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ خبر ملی کہ ایک آپکے (مقرر کیے ہوے) حاکم نے ایک شخص سے کہا تھا کہ اُٹھ اور آگ مین گر پڑ اور وہ شخص آگ مین گرنے کے لیے چلا مگر پکڑ لیا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ آگ مین گر پڑتا تو دوزخ مین جاتا پھر اسکے آپنے فرمایا کہ خالق کی نافرمانی مین کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہین حکم نے کہا ہان (مجھے یہ حدیث یاد ہے) عمران بن حصین نے کہا کہ میرا یہی مقصود تھا کہ مین تمکو یہ حدیث یاد دلادون (تاکہ تم اپنی حکومت کے زمانے مین اس کا لحاظ رکھو) یہ بھی مروی ہو کہ عمران نے یہ حدیث حکم سے اسوقت کہی تھی جب وہ خراسان کے حاکم تھے اور یہی صحیح ہو کیونکہ حکم زیاد کی طرف سے بصرہ کے حاکم کبھی نہین رہے- یہ بھی مروی ہو کہ حکم نے یہ حدیث عمران سے بیان کی تھی مگر پہلا قول صحیح اور زیادہ مشہور ہو- انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو-

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن معتب ثقفی- یہ اُس وفد مین تھے جو عبد یالیل کے گمراہ قبیلۂ ثقیف کے اسلام کی خبر لیکر (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین) آیا تھا- یہ حکم احلاف سے ہین- انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو- مین کہتا ہون کہ ثقیف مین دو قبیلہ ہین احلاف اور مالک- احلاف عوف بن ثقیف کے بیٹے ہین یہ انھین مین سے ہین کیونکہ معتب بیٹے ہین مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف کے-

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر ثمالی- انکا شمار اہل شام مین ہو- حمص مین رہتے تھے- انسے صرف موسی بن حبیب نے روایت کی ہو اور انھون نے کہا ہو کہ بدر مین شریک تھے- انھون نے انسے روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ہو آپ رات کو نماز شب مین اور نماز صبح مین اور نماز جمعہ مین بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز سے پڑھتے تھے- موسی بن عقبہ نے انسے اس حدیث کے سوا اور حدیثین بھی روایت کی ہین- انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو مگر ابو عمر نے مختصر کر دیا ہو اور ابو عمر نے انکا ذکر ایک دوسرے نام مین کیا ہو انھون نے کہا ہو کہ حکم بن عمر جنکا ذکر اوپر ہوا- اور ابن ابی عاصم نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور انھون نے کہا ہو حکم بن عمیر- ہمین یحیی بن محمود نے اجازۃً اپنی سند سے

Marfat.com

ابوبکر بن عاصم ٹک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے خوطی نے اور ابن مصفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے بقیہ بن ولید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عیسی بن ابراہیم نے موسی بن ابی حبیب سے انھون نے حکم بن عمیر ثمالی سے جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے تھے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت ڈرانے والی چیز اور بہت تھکا دینے والا بوجھ اور ایسا شر جو منقطع نہو اظہار بدعت ہو۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن کیسان۔ غلام ہین ہشام بن مغیرہ کے ہشام والد تھے ابوجہل کے۔ ہجرت کے پہلے سال اسلام لائے انکے اسلام کا سبب یہ ہوا کہ یہ مکہ سے کفار کے ایک جماعت کے ساتھ سفر کو نکلے راستہ مین انکو ایک سریہ ملا جسکے سردار عبداللہ بن جحش تھے (انمین باہم لڑائی ہوئی) پس واقد تمیمی کو جو مسلمان تھے عمرو بن حضرمی نے قتل کیا جو مشرک تھا اور مقداد بن عمرو نے حکم بن کیسان کو گرفتار کرلیا عبداللہ بن جحش نے انکے قتل کا ارادہ کیا مگر مقداد نے کہا کہ اسکو چھوڑ دو ہم اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لیجائینگے چنانچہ وہ لوگ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لائے اور یہ مسلمان ہوگئے۔ انکا اسلام اچھا ہوا۔ عروہ بن زبیر اور موسی بن عقبہ نے کہا ہو کہ حکم بن کیسان بیر معونہ کے دن عامر بن فہیرہ کے ہمراہ شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن مُرّہ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہین۔ شیبہ بن مسادر نے حکم بن مرہ صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ انھون نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا کہ اُسنے اچھی طرح سے نماز نہین پڑھی اور چلے جانیکا ارادہ کیا انھون نے اس سے کہا کہ پھر نماز پڑھ اسنے کہا مین پڑھ چکا اسی طرح کئی مرتبہ انھون نے کہا (اور اسنے یہی جواب دیا) پھر انھون نے کہا خدا کی قسم تجھے نماز پڑھنی ہوگی خدا کی قسم کھلم کھلا اللہ کی نافرمانی نہین کی جاسکتی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابومسعود زرقی۔ انسے انکے بیٹے مسعود نے روایت کی ہو۔ انکی حدیث مین اختلاف ہو اسکو میمون بن یحیی اشجع نے مخرمہ بن بکیر سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہو وہ کہتے تھے مینے سلیمان بن یسار سے سنا وہ کہتے تھے مینے ابن حکم زرقی سے جنکا نام مسعود تھا یہ کہتے ہوئے سنا کہ میرے والد مجھسے بیان کرتے تھے کہ سب لوگ منی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے ایک سوار کی آواز سنائی دی وہ چلا کر یہ کہہ رہا تھا کہ خبردار (آجکل) کوئی شخص روزہ نہ رکھے یہ دن کھانے پینے کے ہین۔ ابونعیم نے کہا ہو کہ اس حدیث کو بعض متاخرین نے روایت کیا ہو اور انھون نے حکم کا

ذکر کیا ہو حالانکہ یہ بہت بڑا وہم ہو صحیح وہی ہو جو ابن وہب نے مخرمہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے سلیمان بن یسار سے روایت کیا ہو وہ کہتے تھے مینے حکم زرقی سے سنا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا اسکے بعد انھون نے ایسی ہی حدیث بیان کی اور نیز اسکو ابن وہب نے عمرو بن حارث سے انھون نے بکیر سے انھون نے سلیمان سے انھون نے مسعود سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہو۔ اور محمد بن اسحاق نے اس حدیث کو عبداللہ بن سلمہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہو۔ اور عمرو بن حارث نے اور سلیمان بن بلال نے اور کئی لوگون نے یحیی بن سعید انصاری سے انھون نے یوسف بن مسعود بن حکم سے انھون نے اپنی دادی جمیلہ بنت شریق سے روایت کی ہو کہ وہ اپنی والدہ عمار کے ہمراہ موسم حج مین منیٰ مین تھین بدیل بن ورقاء ان لوگون کے پاس آئے اور انھون نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا ہو (یعنے کوئی شخص آجکل روزہ نرکھے) اور اس حدیث کو زہری نے مسعود بن حکم سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے مجھے بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی اور سالم یعنے ابوالنضر نے سلیمان بن یسار سے انھون نے عبداللہ بن حذافہ سے ایسا ہی روایت کیا ہو۔ اور قتادہ کے اصحاب نے قتادہ سے انھون نے سلیمان بن یسار سے انھون نے حمزہ بن عمرو اسلمی سے روایت کیا ہو کہ انھون نے منی مین ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایسا اعلان کر رہا تھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وہان موجود تھے انھون نے یہ بھی بیان کیا ہو کہ وہ اعلان کرنے والے بلال تھے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا حکم رضی اللہ عنہ)

ابن مسلم عقیلی۔ انکا صحابی ہونا ثابت ہو۔ یہ ابواحمد عسکری کا قول ہو اور انھون نے کہا ہو کہ انھون نے حضرت عثمان سے روایت کی ہے۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

ابن مینا۔ ہمین ابوموسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن احمد مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم ابن ابوبکر بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن محمد قباب یعنے ابوبکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر ابن ابی عاصم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے مقدمی یعنے محمد بن ابی بکر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر حنفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبدالحمید بن جعفر نے سعید بن مقبری سے انھون نے ابوالحویرث سے روایت کرکے خبر دی کہ انھون نے حکم بن مینا سے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ قریش کے جسقدر لوگ یمان ہون انکو جمع کرو حضرت عمر نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ انکے پاس جائینگے یا وہ آپ کے پاس آئینگے حضرت نے

Marfat.com

فرمایا مین انکے پاس جاؤنگا (چنانچہ حضرت عمر نے جمع کیا اور حضرت باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ اے گروہ قریش کیا تم تم مین کچھ لوگ تمھارے خاندان کے علاوہ بھی ہین انھون نے کہا نہین صرف ہماری بہنون کے بیٹے ہین حضرت نے فرمایا کہ بہن کا بیٹا بھی انھین مین سے ہی بعد اسکے آپنے فرمایا کہ اے گروہ قریش سمجھلو کہ سب سے زیادہ میرے مقرب پرہیزگار لوگ ہین پس خیال رکھو ایسا نہو کہ اور لوگ قیامت مین اپنے اپنے اعمال لائین اور تم لوگ دنیا کو لاد کر لیجاؤ اور مین تمسے اپنا منھ پھیر لون پھر آپنے یہ آیت پڑھی ان[1] اولی الناس بابراہیم للذین اتبعوہ وہذا النبی والذین آمنوا واللہ ولی المومنین انکا تذکرہ ابوموسی نے ایسا ہی لکھا ہو اور ہمین ابو منصور یعنے مسلم بن علی بن محمد سجی شاہد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالبرکات یعنے محمد بن محمد بن جمیں نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نصر یعنے احمد بن عبدالباقی بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم یعنے نصر بن خلیل مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو یعلی یعنے احمد بن علی مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین مقدمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین مقدمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر حنفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبدالحمید بن جعفر نے ابوالجواب سے نقل کرکے خبر دی کہ انھون نے حکم بن منہال سے سنا اور انھون نے اسی حدیث کو ذکر کیا اور انھون نے اسی حدیث کو ذکر کیا اور انھون نے ابوالحویرث کے بدلے ابوالجواب کہا ہو اور منہال کے بدلے مینا کہدیا ہو اور مشہور ابوالحویرث اور حکم بن مینا ہو۔ بخاری نے بھی حکم بن مینا کا ذکر کیا ہو۔ حکم یعنے ابوشبیث کے نام مین امن ماکولا کا قول نقل ہو چکا ہو جس سے معلوم ہوتا ہو کہ انکی کنیت ابوشبیث ہو وہان دیکھنا چاہیے۔

(سیدنا) حکم (رضی اللہ عنہ)

بزیادت یا۔ یہ حکیم اشعری ہین۔ انکا ذکر ابوموسی اشعری کی حدیث مین ہو ابوعلی غسانی نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو اور انھون نے اس حدیث سے استدلال کیا ہو جو ہمسے ابوالفرج یحیی بن محمود بن سعد اصفہانی نے اپنی سند سے مسلم بن حجاج تک بیان کی وہ کہتے تھے ہمسے ابوکریب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابواسامہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یزید نے ابوبردہ سے انھون نے ابوموسی سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین اشعری لوگون کی آواز قرآن پڑھنے کی پہچانتا ہون جب وہ شب کو اٹھتے ہین انھین مین سے حکیم بھی ہین جب یہ دشمن سے ملتے ہین تو انسے کہتے ہین کہ میرے اصحاب تمھین حکم دیتے ہین کہ تم انکو (ذرا) مہلت دو۔

(سیدنا) حکیم (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ بن حارثہ بن اوقص سُلَمی۔ بنی امیہ کے حلیف ہین مکہ مین پہلے ہی اسلام لے آئے تھے اور انھون نے کچھ

[1] ترجمہ بیشک سب سے زیادہ ابراہیم کے دوست وہ لوگ ہین جنھون نے انکی پیروی کی اور یہ نبی اور مسلمان اور اللہ مسلمانون کا دوست ہو ۱۲

Marfat.com

اشعار کہے تھے جنمین اپنی قوم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت پر متفق ہو جانے سے منع کیا تھا انھین مین سے چند اشعار یہ ہین اشعار

تبرات[1] الارجیہ من یملک السبا واہجرکم مادام مدل وفارع واسلم وجہی للانام ومنطقی ولو راعنی من فی الصدیق روائع

الکا تذکرہ ابن شاہین نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہو اور مینے اسکو اشیری اندلسی کے خط سے نقل کیا ہو وہ ایک بزرگ امام تھے

(سیدنا) حکیم (رضی اللہ عنہ)

ابن جبلہ بن حصین بن اسود بن کعب بن عامر بن حارث بن دیل بن عمرو بن غنم بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبد القیس بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار عبدی۔ بعض لوگ انکو حکیم بضم حا کہتے ہین اور یہی زیادہ مشہور ہو اور بعض لوگ انکو ابن جبل کہتے ہین ابو عمر نے کہا ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہو مگر مجھے کوئی روایت انکی معلوم نہین اور نہ کوئی ایسی حدیث معلوم ہوتی ہو جو انکے صحابی ہونے پر دلالت کرے یہ ایک مرد صالح دیندار اور اپنی قوم مین ذی وجاہت تھے۔ یہی ہین جنکو حضرت عثمان نے سندھ بھیجا تھا چنانچہ یہ وہان گئے بعد اسکے حضرت عثمان کے پاس لوٹ کے آئے حضرت عثمان نے انسے سندھ کی حالت پوچھی تو انھون نے بیان کیا کہ پانی وہان کمیاب ہو اور چور وہان کے بہت دلیر ہین اور وہان کی ہموار زمین بھی پہاڑ ہو اگر وہان زیادہ لشکر بھیجا جائے تو کھانے کو نہین ملسکتا اور اگر کم بھیجا جائے تو ضائع ہو جائیگا لہذا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کسی کو نہ بھیجا یہانتک کہ وہ شہید ہو گئے بعد اسکے حکیم نے بصرہ کا قیام اختیار کیا پھر جب بصرہ مین حضرت زبیر اور طلحہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ گئے اور بصرہ مین عثمان بن حنیف حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے حاکم تھے عثمان بن حنیف نے حکیم بن جبلہ کو قبیلۂ عبد القیس اور بکر بن وائل کے سات سو سوارون کے ہمراہ بھیجا انھون نے بصرہ کے قریب مقام زابوقہ مین حضرت طلحہ اور زبیر سے مقابلہ کیا اور انسے سخت جنگ کی اور شہید ہوے بعض لوگون کا بیان ہو کہ طلحہ اور زبیر جب بصرہ پہونچے تو انکے اور عثمان بن حنیف کے درمیان مین یہ بات قرار پائی کہ حضرت علی کے آنے تک جنگ ملتوی رہے بعد اسکے عبد اللہ بن زبیر نے عثمان (بن حنیف) رضی اللہ عنہ پر شبخون مارا یہانتک کہ انھین محل سے باہر نکال لیا حکیم نے جو اس معاملہ کو سنا تو وہ قبیلۂ ربیعہ کے سات سو سوارون کے ہمراہ نکلے اور انسے جنگ کی یہانتک کہ انکو بھی محل سے باہر نکال لیا اور برابر انسے لڑتے رہے یہانتک کہ انکا پیر کاٹ ڈالا گیا پس انھون نے اُس پیر کو اُٹھاکے اُس شخص پر مارا جسنے اُسکو کاٹا تھا اور پیر کٹ جانے کے بعد بھی

[1] ترجمہ۔ مین ہر چیز سے بیزار ہون سوا اسکی ذات کے جو صبا کا مالک ہو + اور مین تم لوگون کو چھوڑتا ہون جب تک کہ دنیا قائم ہو + اور مین اپنا منھ اور اپنی گفتگو لوگون کی صلح مین رکھتا ہون + گو میرے اِس دوست سے موانع مجھے روکین ۱۲

لڑتے رہے اور یہ کہتے جاتے تھے۔
یاساق ان تراعی + ان معی ذراعی + احمی بھا کراعی + یہانتک کہ خون بہت جاری ہوا تو انھون نے اُسی شخص سے ٹیکہ لگالیا جسنے انکا پیر کاٹا تھا وہ شخص مقتول پڑا ہوا تھا کسی نے انسے پوچھا کہ تمھارا پیر کسنے کاٹا ہی تو انھون نے کہا کہ میرے اس تکیہ نے۔ انسے بڑھ کے کوئی بہادر دیکھا نہین گیا پھر انکو سیحم حدانی نے قتل کیا۔ ابو عبید یعنے معمر بن مثنی نے کہا ہی کہ کوئی شخص جسنے ایسا کام کیا ہو نہ زمانۂ جاہلیت مین معلوم ہوتا ہی اور نہ زمانہ اسلام مین۔ ابو عمر نے کہا ہی کہ معاذ بن عمرو بن جموح نے بھی ایسا ہی کام جنگ بدر مین کیا تھا جبکہ انکا ہاتھ پہونچے سے کٹا تھا اس واقعہ کا ذکر انکے نام مین کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حکیم (رضی اللہ عنہ)

ابن حزام بن خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی قرشی اسدی۔ انکی اور انکی دونون بھائیون خالد اور ہشام کی والدہ صفیہ ہین اور بعض لوگ کہتے ہین فاختہ بنت زہیر بن حارث بن اسد بن عبد العزی۔ یہ حکیم (حضرت امیر المومنین) خدیجہ بنت خویلد کے بھتیجے ہین اور حضرت زہیر بن عوام کے چچازاد بھائی ہین۔ کعبہ کے اندر پیدا ہوے۔ تھے یہ اس طرح پر ہوا کہ انکی والدہ قریش کی اور عورتون کے ہمراہ کعبہ مین گئی تھین انکی والدہ حاملہ تھین وہین انکو درد زہ ہونے لگا اور وہین حکیم پیدا ہوے۔ یہ حکیم فتح مکہ کے نومسلمون مین ہین۔ زمانۂ جاہلیت اور ہر زمانہ اسلام مین قریش کے اشراف اور ذی جاہت لوگون مین تھے (پہلے) مولفۃ القلوب مین سے تھے انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ حنین مین سو اونٹ دیے تھے پھر بعد اسکے انکا اسلام اچھا ہوگیا۔ واقعہ فیل سے تیرہ برس پہلے علی اختلاف الروایات پیدا ہوے اور ایکسو بیس برس زندہ رہے ساٹھ برس زمانہ جاہلیت مین اور ساٹھ برس زمانۂ اسلام مین اور ۵۴ھ ہجری مین بعہد خلافت حضرت معاویہ وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہین ۵۸ھ مین۔ جنگ بدر مین کفار کی طرف سے آئے تھے اور بھاگ کر بچ گئے تھے۔ جب کبھی بہت بڑی قسم کھاتے تھے تو کہتے تھے کہ قسم اُسکی جسنے مجھے بدر کے دن بچادیا۔ انھون نے زمانہ جاہلیت مین جسقدر نیک کام کیے تھے اُسی قدر زمانۂ اسلام مین بھی کیے دار الندوہ انھین کے قبضے مین تھا انھون نے اُسکو حضرت معاویہ کے ہاتھ ایک لاکھ درہم مین بیچا تھا اِنسے ابن زبیر نے کہا کہ تمنے قریش کے عزت کی چیز بیچڈالی اسکا جواب حکیم نے یہ دیا کہ اب

لہ ترجمہ اے (میرے) پیر خوف نکر + (ابھی) میرے پاس میرا ہاتھ ہی + اُس سے مین اپنے پیر کو بچاؤنگا + ۱۲ سہ ابتداے اسلام مین جو نومسلم ضعیف الاعتقاد ہوتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تالیف قلب کے لیے انکو کچھ دیا کرتے تھے انھین لوگون کو مولفۃ القلوب کہتے ہین ۱۲
سہ دار الندوہ ایک مکان تھا جسمین اہل عرب باہم بیٹھکر مشورہ کرتے تھے ۱۲

پرہیزگاری کے سوا اور کسی چیز کی عزت نہین رہی اور انھون نے اُسکی قیمت خیرات کردی - (ایک مرتبہ) یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ بتائیے جو نیک کام مین زمانہ جاہلیت مین کرتا تھا کیا مجھے انکا ثواب ملیگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہان مسلمان ہوجانے پر تمھارے تمام نیکیان قائم رہین - انھون نے (ایکمرتبہ) زمانۂ اسلام مین حج کیا اور اِنکے ہمراہ سو اونٹ تھے انکو حبرہ[1] کی جھولین انھون نے اُڑھائی تھین اِن سب اونٹون کو انھون نے ہدی بنایا تھا (یعنے قربانی کی تھی) جب عرفہ مین انھون نے وقوف کیا تو اُنکے ساتھ سو غلام تھے جنکی گردنون مین چاندی کے طوق پڑے ہوے تھے اور انپر یہ عبارت منقوش تھی عتقاء اللہ عن حکیم بن حزام اور انھون نے ہزار بکریان بھی قربانی کی تھین - بڑے سخی تھے - انسے اُنکے بیٹے حزام نے اور سعید بن مسیب اور عروہ اور موسی بن طلحہ اور صفوان بن محرز اور مطلب ابن حنطب اور عراک بن مالک اور یوسف بن ماہک اور محمد بن سیرین نے روایت کی ہی - ہمین ابوجعفر عبیداللہ بن احمد بن حسلی وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ہشیم نے ابوبشر سے انھون نے یوسف بن ماہک سے انھون نے حکیم بن حزام سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ لوگ میرے پاس آتے ہین اور مجھسے ایسی چیز خریدنا چاہتے ہین جو میرے پاس نہین ہی کیا مین بازار سے خرید کر کے اُنکے ہاتھ بیچ ڈالون حضرت نے فرمایا ایسی چیز کی بیع نکرو جو تمھارے پاس نہو - اور زہری نے ابن مسیب اور عروہ سے انھون نے حکیم بن حزام سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مینے (ایکمرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا آپنے مجھے دیدیا پھر مینے آپ سے مانگا آپنے پھر مجھے دیا بعد اسکے فرمایا کہ اے حکیم یہ مال ایک سبز شیرینی ہی جو شخص اسکو سخاوت نفس کے ساتھ لیتا ہی اُسکے لیے اسمین برکت دی جاتی ہی اور جو شخص اسکو حرص کے ساتھ لیتا ہے اُسکے لیے اسمین برکت نہین دی جاتی اور وہ مثل اُس شخص کے ہو جاتا ہی جو کھائے اور سیر نہو اور اوپر والا ہاتھ (یعنی دینے والا) نیچے والے (یعنے لینے والے) سے بہتر ہی حکیم (کہتے تھے مین) نے عرض کیا کہ یارسول اللہ قسم اُسکی جسنے آپکو حق کیساتھ بھیجا ہی کہ اب مین نہ آپ سے کبھی لونگا اور نہ آپکے بعد اور کسی سے کچھ لونگا چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ ہوے تو وہ اُنکو وظیفہ دینے کے لیے بلاتے رہے مگر انھون نے لینے سے انکار کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے گروہ مسلمین مین تمھین گواہ کرتا ہون کہ مین حکیم کو اُنکا وظیفہ دینے کے لیے بلاتا ہون مگر وہ نہین لیتے الغرض انھون نے پھر کسی سے کچھ نہین مانگا یہانتک کہ دنیا سے چلے گئے - وفات سے پہلے یہ نابینا ہو گئے تھے - حضرت عبداللہ بن زبیر کو انھون نے وصیت کی تھی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

[1] حبرہ مین کی ایک قیمتی چادر کو کہتے ہین ۱۲ [2] ترجمہ یہ خدا کے لیے آزاد کیے گئے ہین حکیم بن حزام کی طرف سے ۱۲

Marfat.com

مین کہتا ہون کہ یہ جو اُن لوگون نے کہا ہی کہ واقعہ فیل سے پہلے پیدا ہوے اور ۵۴ سنہ مین وفات پائی اور ساٹھ برس زمانہ جاہلیت مین زندہ رہے اور ساٹھ برس زمانہ اسلام مین زندہ رہے اسمین اعتراض ہی کیونکہ یہ فتح مکہ کے سال اسلام لائے تھے لہذا انکی عمر حالت شرک مین چوہتر برس گذری تیرہ برس قبل واقعہ فیل کے اور چالیس برس بعثت تک بقیاس عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تیرہ برس مکہ مین ہجرت تک بربنائے قول صحیح یہ کل چھیاسٹھ برس ہوے اور آٹھ برس فتح مکہ تک یہ مجموعہ چوہتر برس ہوا اور زمانۂ اسلام مین انکی عمر چھیالیس سال ہوئی اور اگر ہم انکی عمر اسلام مین اسوقت سے رکھین جب سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوے تو بالکل صحیح نہین کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین بعد بعثت کے تیرہ برس رہے اور ہجرت سے حکیم کی وفات تک چون برس ہوتے ہین اسکا بھی مجموعہ سرسٹھ برس ہوتا ہی اور انکی عمر زمانۂ جاہلیت مین بعثت تک ترپن برس رہتی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے پہلے تیرہ برس اور بعثت تک چالیس برس - شاید یہ صحیح ہو کہ انکی پوری عمر ایکسو بیس برس ہو مگر یہ تفصیل درست نہین (کہ ساٹھ برس انکے زمانۂ جاہلیت مین گذرے اور ساٹھ برس اسلام مین) بہرحال مین انکی عمر مین اس قول کو صحیح نہین سمجھتا - واللہ اعلم -

(سیدنا) حکیم (رضی اللہ عنہ)

ابن حزن بن ابی وہب بن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم قریشی مخزومی - انکی والدہ فاطمہ بنت سائب بن عویمر بن عائذ بن عمران بن مخزوم ہین - یہ چچا ہین سعید بن مسیب بن حزن کے - فتح مکہ کے سال اپنے والد حزن کے ہمراہ اسلام لائے اور جنگ یمامہ مین یہ اور انکے والد حزن بن ابی وہب شہید ہوے - یہ قول ابن اسحاق اور زبیر کا ہی - اور ابو معشر نے کہا ہی کہ جنگ یمامہ مین حزن بن ابی وہب اور انکے بھائی حکیم بن ابی وہب شہید ہوے تھے انھون نے حکیم کو حزن کا بھائی قرار دیا ہی مگر پہلا ہی قول صحیح ہی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) حکیم (رضی اللہ عنہ)

ابن طلیق بن سفیان بن امیہ بن عبد شمس - (پہلے) مولفۃ القلوب مین سے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو (ایک مرتبہ) سو اونٹ دیے تھے - انکا ایک بیٹا تھا جسکا نام مہاجر تھا اُسکا انتقال ہوا تو اُسکی ایک بیٹی تھی جس سے زیاد بن ابیہ نے نکاح کیا تھا انکا ذکر ابو عبید نے کلبی سے نقل کیا ہی اور کلبی نے کہا ہی کہ جب انکی وفات ہوئی تو انکی کوئی اولاد نہ تھی -

(سیدنا) حکیم (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ نمیری - نمیر بن عامر بن صعصعہ کے خاندان سے ہین - بخاری نے کہا ہی کہ انکے صحابی ہونے مین کلام ہے - انکی حدیث اہل حمص کے پاس ہی - ابو عمر نے کہا ہی کہ صحابہ کے جتنے تذکرہ نویس ہین سب نے انکا ذکر صحابہ مین کیا ہی

انسے بہت حدیثین مروی ہین منجملہ اُنکے یہ ہی کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا کہ نحوست کسی چیز مین نہین ہوتی ہان کبھی گھر مین اور عورت مین اور گھوڑے مین برکت ہو جاتی ہی - ہمسے یہ حدیث ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے بیان کی وہ اپنی سند سے ابوعیسی سلمی سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا ہمسے علی بن حجر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین اسمعیل بن عیاش نے سلیمان بن سلیم سے انھون نے یحیی بن جابر طائی سے انھون نے معاویہ بن حکیم سے انھون نے اپنے چچا حکیم بن معاویہ سے روایت کرکے خبر دی اور ابن ابی حاتم نے کہا ہی کہ معاویہ بن حکیم نے اپنے والد حکیم ابن معاویہ نمیری سے روایت کی ہی جو صحابی تھے - انسے انکے بھتیجے معاویہ بن حکیم نے روایت کی ہی اور قتادہ نے بواسطہ سعید بن بشر کے روایت کی ہی - یہ قول ابوعمر کا تھا - اور انھون نے جو یہ کہا ہی کہ انسے انکے بھتیجے معاویہ بن حکیم نے روایت کی ہی اسمین اعتراض ہی مگر روایت اسی طرح وارد ہوئی ہی - اور معاویہ بن حکیم کے ذریعہ سے انکے والد سے یہی روایت کی گئی ہی - ابن مندہ اور ابونعیم نے اس تذکرہ مین وہی حدیث روایت کی ہی جو سفر بن بشیر نے حکیم بن معاویہ سے روایت کی ہی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے اور پوچھا کہ یارسول اللہ نے آپکو کس لیے بھیجا ہی آپنے فرمایا اسلیے کہ تم خدا کی عبادت کرو اس طرح کہ گویا تم اُسکو دیکھ رہے ہو اور اُسکے ساتھ شرک نکرو اور فرض نمازین پڑھتے رہو اور زکوۃ دیتے رہو - اور مسلمان کی ہر چیز (یعنے جان مال عزت) مسلمان کے لیے حرام ہی - اے حکیم بن معاویہ یہی تمھارا دین ہی جہان تم رہو تمھارے لیے یہ کافی ہی - اِس حدیث کو بہز بن حکیم بن معاویہ بن حیدہ نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے روایت کیا ہی - پس اس بناپر یہ حکیم قشیری ہونگے اور یہ کھلا ہوا اختلاف ہی - ابوعمر نے اِس حدیث کو اسکے بعد والے تذکرہ مین لکھا ہی جیسا کہ ہم بیان کرینگے - اس تذکرہ کو تینون نے لکھا ہی ابوعمر نے اس حدیث کو مخبر بن معاویہ کے نام مین لکھا ہی - اسکا ذکر وہین کیا جائیگا -

(سیدنا) حکیم (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابومعاویہ - انکا ذکر ابن ابی خیثمہ نے صحابہ مین کیا ہی ابوعمر نے کہا ہی کہ یہ میرے نزدیک صریح غلطی ہی - یہ شخص صحابہ مین نہین معلوم ہوتے نہ میرے علم مین سوا ابن ابی خیثمہ کے اور کسی نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی اور جو حدیث انکے متعلق ذکر کی ہی وہ حدیث بہز بن حکیم نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہی اور انکے دادا معاویہ بن حیدہ ہین - اور انھون نے اپنے سند سے سعید بن سنان سے اور یحیی بن جابر طائی سے انھون نے معاویہ بن حکیم سے انھون نے اپنے والد حکیم سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا یارسول اللہ نے آپکو کیون بھیجا ہی الی آخر الحدیث - ابوعمر نے کہا ہی کہ ابن ابی خیثمہ نے انکا ذکر اسی طرح کیا ہی اور اسی حدیث پر انھون نے

Marfat.com

اعتماد کیا ہے حالانکہ یہ سند ضعیف ہے اور اسی سے ابن ابی خیثمہ کو دھوکا ہوا صحیح وہ ہے جو عبد الوارث بن سعید نے بہز بن حکیم ابن معاویہ بن حیدہ قشیری سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا اور مینے عرض کیا کہ مین آپسے اللہ کے واسطے پوچھتا ہون کہ اللہ نے آپکو کس چیز کے ساتھ بھیجا ہے آپنے فرمایا اسلام کے ساتھ اور (اسلیے کہ) تو نماز پڑھو اور زکوۃ دو اور ہر مسلمان کی ہر چیز دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ حدیث بسند صحیح ثابت مشہور مروی ہے اور یہ حدیث معاویہ بن حیدہ کی ہے نہ حکیم یعنے ابو معاویہ کی۔ یحیی بن معین سے پوچھا گیا کہ بہز بن حکیم اپنے والد سے وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہین یہ سند کیسی ہے انھون نے کہا یہ سند صحیح ہے اور انکے دادا معاویہ بن حیدہ ہین۔

مین کہتا ہون کہ یہ اعتراض جو ابو عمر نے ابن ابی خیثمہ پر کیا اسمین خود کلام ہے کیونکہ ہم خیثمہ بن معاویہ بن حکیم کے تذکرہ مین اس حدیث کی سندون کا اختلاف بیان کر چکے ہین۔ بعض راویون نے تو اسکو معاویہ بن حکیم سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہے پس اس بنا پر یہ حکیم نہری ہونگے مگر ابن ابی خیثمہ نے جو نہری کا تذکرہ نہین کیا ہے اسپر اعتراض وارد ہوتا ہے۔ اور ابن ابی عاصم نے بھی انکا ذکر لکھا ہے اور انھون نے کہا ہے کہ ہمین یحیی بن محمود ثقفی نے کتابت سے ابو بکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد الوہاب بن نجدہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے بقیہ بن ولید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین سعید بن سنان نے یحیی بن جابر طائی سے انھون نے معاویہ بن حکیم کے انھون نے اپنے والد حکیم سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے اور انھون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اللہ نے آپکو کس لیے بھیجا ہے الی آخر الحدیث۔ اس روایت سے اس شخص کے قول کی تائید ہوتی ہے جو ابن حکیم کو ابن حیدہ کے علاوہ لکھتا ہے اگرچہ سند ایک ہی ہے مگر ائمہ کا اس حدیث کی روایت پر اتفاق کرنا اسکی قوت کو بڑھاتا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) حکیم (رضی اللہ عنہ)

بضم حاء۔ یہ بیٹے ہین جبلہ کے اور بعض لوگ انکا نام حکیم بفتح حاء لکھتے ہین وہ حکیم بن جبلہ کے تذکرہ مین گذر چکا ہے۔

باب الحاء واللام والمیم

(سیدنا) حلیس (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن صفوان بن صباح بن ظریف بن زید بن عامر بن ربیعہ بن کعب بن ربیعہ بن ثعلبہ بن سعد بن عنبسہ عنبسی

Marfat.com

ابو موسی نے کہا ہی کہ سیف بن عمر کے موافق بیان شاہین کے لکھا ہی کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اپنے بھائی حارث ابن زید بن صفوان کی وفات کے بعد گئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حلیس کے منہ پر ہاتھ پھیرا اور اُنکے لیے برکت کی دعا فرمائی انھون نے عرض کیا کہ میرے اوپر ظلم کیا جاتا ہی پھر مجھے قابو ملجاتا ہی (ایسی حالت مین مین کیا کرون) حضرت نے فرمایا معاف کر دینا تمام کامون سے افضل ہی پھر انھون نے عرض کیا کہ مین حسد کرتا ہون اور احسان کی برابری کرتا ہون حضرت نے فرمایا کہ وہ لتمندون کی کون برابری کرسکتا ہی اور جو شخص لوگون پر حسد کرتا ہی اُسکی سوزش کبھی کم نہین ہوتی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) حلیس (رضی اللہ عنہ)

انکا شمار اہل حمص مین ہی - انسے ابو زاہریہ نے روایت کی ہی کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ قریش کو وہ چیز نہین دی گئی ہین جو اور کسی کو نہین ہین قریش کو وہ چیز دی گئی جو آسمان سے برستی ہی اور جو نہرون مین بہتی ہی اور جو ٹالون مین روان ہوتی ہی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) حماد (رضی اللہ عنہ)

ہمین ابو موسی نے کہا خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الخیر یعنے محمد بن ابی الفتح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن ابی القاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن موسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد الرحمن بن محمد بن حامد بلخی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین داؤد بن حماد بن فرافصہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یقطان بن عمار بن یقطان بن عمار بن یاسر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین زہری نے ابو سلمہ سے انھون نے حضرت ابو ہریرہ سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے اس حال مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کے پاس بیٹھے ہوے تھے یکایک ایک بوڑھے آدمی اپنی لاٹھی کے سہارے سے اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپکے اصحاب رضی اللہ عنہم کو سلام کیا انھون نے اسکا جواب دیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حماد بیٹھو تم بہتری پر ہو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائین آپنے انسے فرمایا کہ بیٹھو تم بہتری پر ہو آپنے فرمایا ہان اے ابو الحسن جب بندہ کی عمر چالیس برس کی ہو جاتی ہی اور اُسی کو عمر کہتے ہین تو اللہ اُسکو تین باتون سے محفوظ کر دیتا ہی جذام سے اور جنون سے اور سفید داغ سے اور جب اسکی عمر پچاس برس کی ہو جاتی ہی اور اُسکو دہر کہتے ہین تو اللہ اس سے حساب مین تخفیف کر دیتا ہی اور جب اسکی عمر ساٹھ برس کی ہو جاتی ہی اور اُسکو وقف کہتے ہین ساٹھ برس تک تو قوت کا قیام رہتا ہی اور بعد ساٹھ برس کے قوت کا زوال ہوتا جاتا ہی تو اللہ تعالی اُسکو تمام مرغوب چیزون سے پھیر کر اپنی طرف رجوع کرنیکی توفیق دیتا ہی اور جب اُسکی عمر ستر برس کی ہو جاتی ہی اور اُسکی عقل صحیح نہین رہتی تو اُسکی نیکیان قائم رکھی جاتی ہین اور اُسکی برائیان مٹادی جاتی ہین اور جب اُسکی عمر

Marfat.com

نوے برس کی ہوجاتی ہی اور اُسکو فنا کہتے ہین اور اس عمر مین عقل بالکل زائل ہوجاتی ہی تو اللہ تعالی تمام اگلے پچھلے گناہ بخشدیتا ہی اور اسکے گھر والون کے حق مین اسکی شفاعت قبول کرتا ہی اور آسمان والے اسکو اسیر اللہ فی الارض کہتے ہین اور جب سو برس کی عمر ہوجاتی ہی تو اسکو حبیس اللہ فی الارض کہتے ہین اور اللہ عزوجل کو حق ہی کہ اپنے حبیس کو عذاب نکرے اس حدیث کو ابوبکر یعنے عبداللہ بن علی بن طرخان نے محمد بن صالح سے روایت کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔

حمار (سیدنا) (رضی اللہ عنہ)

انکے نام کے آخر مین رے ہی۔ ابن ماکولا نے کہا ہی کہ حمار ایک شخص ہین صحابہ مین سے انکا نام عبداللہ ہی۔ اسکو زید بن اسلم نے اپنے والد سے انھون نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی۔ ہمین ابوالفضل یعنے منصور بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ مخزومی نے اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہشام بن سعد نے زید بن اسلم سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرکے خبر دی کہ ایک شخص تھے جنکا لقب حمار تھا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی گھی کی کُپی اور کبھی شہد کی کُپی ہدیہ مین بھیجا کرتے تھے اور جب گھی یا شہد کا مالک اُنکے پاس قیمت مانگنے کو آتا تو اُسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آتے اور کہتے کہ یا رسول اللہ اسکو اسکے مال کی قیمت دیدیجیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تبسم[1] فرماتے تھے اور اُسکو قیمت دیئے جانیکا حکم دیدیتے تھے ایک دن وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لائے گئے انھون نے شراب پی تھی کسی نے کہا کہ اے اللہ اس شخص پر لعنت کر اکثر یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا جاتا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو لعنت نکرو یہ اللہ اور اُسکے رسول کو دوست رکھتا ہی۔

حماس (سیدنا) (رضی اللہ عنہ)

لیثی۔ واقدی نے انکا ذکر اُن لوگون مین کیا ہی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہوے تھے انھون نے حضرت عمر سے روایت کی ہی۔ یہ والد ہین ابوعمرو بن حماس کے۔ انکا ایک گھر بھی مدینہ مین تھا ابوعمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہی

حمام (سیدنا) (رضی اللہ عنہ)

انکے نام کے آخر مین میم ہی۔ اسلمی ہین۔ انکی حدیث عبداللہ بن مبارک نے معمر سے انھون نے یحیی بن ابی کثیر سے انھون نے حمید بن نعیم سے روایت کی ہی کہ قبیلۂ اسلم کے ایک شخص جنکا نام عبید بن عویمر تھا بیان کرتے تھے کہ میرے چچا نے ایک لونڈی سے خلوت کی اُس لونڈی سے ایک بچہ پیدا ہوا جسکا نام حمام تھا یہ واقعہ زمانۂ جاہلیت کا ہی پھر میرے چچا رسول خدا

[1] غالباً اسکی صورت یہ ہوتی ہوگی کہ یہ ہدیہ دینے کے لیے قرض چیز لاتے ہونگے پھر قرض کے ادا کرنیکی صورت نہوتی ہوگی ۱۲

صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے اور انھون نے اپنے بیٹے کے معاملہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ جہان تک تمھارا قابو چلے تم اپنے بیٹے کو آزاد کرالو چنانچہ یہ گئے اور اپنے بیٹے کو پکڑ کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے آئے اُس لڑکے کا مالک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آیا تو آپنے دو غلام اسکے سامنے پیش کیے اور فرمایا کہ انمین سے ایک غلام لے لے. اور اس شخص کے لیے اسکے بیٹے کو چھوڑ دے چنانچہ اُسنے ایک غلام لے لیا جسکا نام رافع تھا اور انکے بیٹے کو انکے لیے چھوڑ دیا بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے بیٹے کو پہچان لے تو اسکے بدلے مین ایک غلام دیدے.. انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حمام (رضی اللہ عنہ)

ابن جموح بن زید انصاری سلمی - احد کے دن شہید ہوے - یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

(سیدنا) حمامہ (رضی اللہ عنہ)

اسلمی - ابوموسی نے کہا ہے کہ ابوزکریا یعنے ابن مندہ نے انکا ذکر اسی طرح لکھا ہے حالانکہ یہ حمامہ کے بیٹے ہین اور بعض لوگ انکو ابن ابی حامہ کہتے ہین اور بعض لوگ ابن حماطہ - جنہنے انکا تذکرہ حبیب کے نام مین کیا ہے - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حمران (رضی اللہ عنہ)

ابن جابر حنفی یمامی کنیت انکی ابوسالم - یہ دادا ہین عبداللہ بن بدر کے - انکی حدیث عبداللہ بن بدر نے ام سالم سے جو نانی تھین عبداللہ بن بدر کی اور انھون نے ابوسالم یعنے حمران بن جابر سے جو منجملہ اُن سات آدمیون کے تھے جو قبیلہ بنی حنیفہ سے وفد بنکے آئے تھے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپنے تین مرتبہ فرمایا کہ بنی امیہ کے لیے خرابی ہے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حمران (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ - فزاری - بھائی ہین اسماء بن حارثہ کے - بغوی نے بعض اہل علم سے روایت کی ہے کہ یہ آٹھ بھائی تھے سب مسلمان ہوگئے تھے اور سب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اُٹھائی تھی انھین مین سے حمران بھی ہین اور وہ بیعۃ الرضوان مین بھی شریک تھے - انکا تذکرہ ابوعمر نے ہند کے نام مین لکھا ہے - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) حمزہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر - بنی عبید بن عدی انصاری کے حلیف ہین - واقدی نے انکا نام حمزہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ مینے بعض لوگون سے سنا کہ وہ کہتے تھے انکا نام خارجہ بن عمیر ہے - ابوعمر نے کہا ہے کہ ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ انکا نام خارجہ بن عمیر ہے ہم نہین

انکا ذکر انشاء اللہ تعالی خارجہ کے نام مین کرینگے بعض لوگ انکا نام حارثہ بن خُمَیر بھی کہتے ہین - یہ نام اوپر گذر چکا ہو - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی -

(سیدنا) حمزہ (رضی اللہ عنہ)

سید الشہداء عمّ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

ابن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی - کنیت انکی ابو یعلی اور بعض لوگ ابو عمارہ کہتے ہین یعلی اور عمارہ دونون لڑکے صاحبزادے تھے انکی والدہ ہالہ بنت وہیب بن عبد مناف بن زہرہ تھین یعنے حضرت آمنہ بنت وہب والدۂ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی چچازاد بہن صفیہ بنت عبد المطلب والدہ حضرت زبیر کے سگے بھائی تھے - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہین اور آپکے رضاعی بھائی بھی ہین انکو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا جو ابولہب کی لونڈی تھی اور ابو سلمہ بن عبد الاسد کو بھی اُسی نے دودھ پلایا تھا - حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دو برس بڑے تھے اور بعض لوگ کہتے ہین چار برس مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہی انکا لقب سید الشہداء ہی - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور زید بن حارثہ کے درمیان مین مواخات کرادی تھی - بعثت کے دوسرے سال یہ اسلام لے آئے تھے - اِنکے اسلام کا سبب وہ ہی جو ہمسے ابو جعفر یعنے عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ محمد بن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا ابو جہل ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا اور اُسنے آپکو تکلیف دی اور آپکو گالیان دین اور اُس قسم کے معائب آپ مین بیان کیے جو دیانت کے خلاف ہون مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے بات نہین کی عبد اللہ بن جدعان تیمی کی ایک لونڈی اپنے مکان مین کوہ صفا پر اسکو سن رہی تھی بعد اسکے ابو جہل لوٹ گیا اور قریش کی مجلس مین کعبہ کے پاس جاکر بیٹھ گیا تھوڑی دیر مین حمزہ رضی اللہ عنہ بھی اپنی کمان لیے ہوے شکار سے لوٹے ہوے آرہے تھے وہ بڑے شکاری تھے تیراندازی کیا کرتے اور شکار کھیلنے باہر نکل جایا کرتے تھے (انکی عادت تھی کہ) جب شکار کھیل کے لوٹتے تو گھر جانے سے پہلے کعبہ کا طواف کرتے اور اس حال مین اگر مجلس قریش پر انکا گذر ہوتا تو ٹھیر جاتے اور اُن لوگون کو سلام کرتے اور اُنکے ساتھ بیٹھکر باتین کرتے قریش مین یہ بڑے باعزت تھے اور بہت سخت غیرت دار تھے اُسوقت وہ مشرک تھے اپنے قوم کے دین پر چنانچہ (اسی دستور کے موافق شکار کھیل کے) جب لوٹے اور اُس لونڈی پر انکا گذر ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر لوٹ آچکے تھے اُس لونڈی نے انسے کہا کہ اے ابو عمارہ کاش تم اپنے بھتیجے محمد کی مصیبت کو دیکھتے جو اُنکو ابھی ابو الحکم سے پہونچی ابو الحکم (یعنے ابو جہل) نے انکو اسی مقام پر پایا اور انھین ستایا اور انھیں

Marfat.com

گالی دی اور بہت نامناسب باتین کہین اور بعد اسکے لوٹ گیا محمد نے انسے کچھ بات نہین کی یہ سنکے حضرت حمزہ کو غصہ آگیا اللہ تعالی کو منظور تھا کہ انکو بزرگی عنایت فرمائے چنانچہ وہ فوراً گئے اور کہین نہین ٹھیرے نہ حسب دستور کعبہ کا طواف کیا بس یہی ارادہ کرکے گئے کہ جاکے ابوجہل سے لپٹ پڑین چنانچہ جب مسجد مین پہونچے تو ابوجہل کو دیکھا کہ لوگون کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے پس وہ اُسکی طرف چلے اور اُسے کمان ماری اور بہت زخمی کردیا قریش کے خاندان بنی مخزوم سے کچھ لوگ ابوجہل کی حمایت کے لیے کھڑے ہوگئے اور انھون نے کہا کہ اے حمزہ ہم سمجھتے ہین کہ تم بیدین ہوگئے ہو حضرت حمزہ نے کہا کہ مجھے کون چیز مانع ہے مجھے انکی سچائی معلوم ہوگئی مین گواہی دیتا ہون کہ یہ خدا کے رسول ہین صلی اللہ علیہ وسلم اور جو کچھ وہ کہتے ہین حق ہے خدا کی قسم مین اُسے نہ چھوڑونگا تم لوگ مجھے روک لو اگر تم سچے ہو ابوجہل نے کہا ابوعمارہ کو چھوڑدو کیونکہ خدا کی قسم مینے انکے بھتیجے کو بہت سخت گالیان دی ہین۔ حضرت حمزہ اپنے اسلام پر قائم رہے۔ جب حضرت حمزہ اسلام لائے تو قریش نے سمجھ لیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت اب بڑھ گئی اور وہ محفوظ ہوگئے اور اب حمزہ انکی طرفداری کرینگے پس وہ اپنی بعض حرکات سے باز آگئے اسکے بعد حضرت حمزہ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور غزوۂ بدر مین شریک ہوئے اور اس غزوہ مین انکی بڑی سخت آزمایش کی گئی جو مشہور ہے۔ انھون نے شیبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کو لڑکے قتل کیا اور عتبہ بن ربیعہ کے قتل مین یہ اور علی رضی اللہ عنہما شریک تھے نیز انھون نے طعیمہ بن عدی بن نوفل بن عبد مناف کو قتل کیا جو مطعم بن عدی کا بھائی تھا۔ ابوالحسن مدائنی نے کہا ہے کہ سب سے پہلا جھنڈا جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منعقد کیا وہ حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے لیے تھا آپنے انکو ایک لشکر کے ہمراہ دریائی علاقہ مین قبیلۂ جہینہ کی سرزمین مین بھیجا تھا۔ ابن اسحاق نے اسکی مخالفت کی ہے اور انھون نے کہا ہے کہ سب سے پہلا جھنڈا جو آپنے منعقد کیا تھا وہ عبیدہ بن حارث بن مطلب کے لیے تھا۔ حضرت حمزہ اپنے جھنڈے مین شتر مرغ کے پر لگایا کرتے تھے۔ انھون نے غزوۂ بدر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دونون ہاتھ مین تلوارین لیکر جنگ کی کفار کے بعض قیدیون نے پوچھا کہ وہ کون شخص تھے جو اپنے جھنڈے مین شتر مرغ کے پر لگائے ہوئے تھے لوگون نے کہا وہ حمزہ رضی اللہ عنہ تھے کفار نے کہا کہ انھون نے ہمارے اوپر بہت سختیان کین حضرت حمزہ احد مین بھی شریک تھے اور اسی غزوہ احد مین ہفتہ کے دن ۱۵۔ شوال کو شہید ہوئے۔ اپنے شہد ہونے سے پہلے انھون نے اکتیس کافرون کو قتل کیا تھا سباع خزاعی بھی انھین لوگون مین تھا اُس سے حضرت حمزہ نے فرمایا کہ اے مقطعۃ البظور[1] کے بیٹے اِدھر آ اُسکی ماں ختنہ کیا کرتی تھی چنانچہ حضرت حمزہ نے اُسے قتل کیا۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ حمزہ اُس دن دو تلوارون سے لڑ رہے تھے کسی نے یہ کہا یہ کون شیر ہے

[1] اسکے معنی بظر کی کاٹنے والی۔ بظر شرمگاہ کو کہتے ہین مطلب یہ تھا کہ تو ایسی ذلیل پیشہ کرنے والی کا بیٹا ہے ۱۲

Marfat.com

یہ حمزہ ہین ناگاہ اسی حالت مین انکا پیر پھسلا اور وہ پیٹھ کے بل گر پڑے زرہ انکے پیٹ سے ہٹ گئی پس وحشی (نامی ایک) حبشی نے جو جبیر بن معظم کا غلام تھا انکو نیزہ مارا اور انکو شہید کیا مشرکون نے انکے ساتھ اور نیز تمام شہدائے مسلمین کیساتھ مثلہ کیا تھا سوا حنظلہ بن ابی عامر راہب کے کیونکہ انکے باپ مشرکون کی طرف تھے انکی خاطر سے مشرکون نے انکو چھوڑ دیا تھا مشرکون کی عورتون یعنے ہند اور اسکی ساتھ والیون نے مسلمانون کے ناک اور کان کاٹے اور اُنکے پیٹ چاک کیے ہندنے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ چاک کیا اور انکا جگر نکالا اور اُسکو چبانے لگی مگر نگل نہ سکی تو اُسنے تھوک دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر حمزہ کا جگر اسکے پیٹ مین پہونچ جاتا تو وہ دوزخ مین نہ جاتی۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی حالت ملاحظہ فرمائی تو آپکو سخت صدمہ ہوا اور فرمایا کہ اگر مجھے قابو ملا تو مین کافرون کے ستر آدمیون کے ساتھ مثلہ کرونگا اُسپر اللہ سبحانہ نے یہ آیت نازل فرمائی وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم بہ ولئن صبرتم لھو خیر للصابرین واصبر وما صبرک الا باللہ حضرت ابوہریرہ نے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حمزہ کے پاس جاکے کھڑے ہوے اُنکے ساتھ مثلہ کیا گیا تھا آپنے کوئی منظر ایسا نہین دیکھا جو اُس سے زیادہ آپکے دل کو صدمہ پہونچائے پھر آپنے فرمایا کہ اے چچا اللہ تمپر رحم کرے بیشک تم بہت صلہ رحم کرنیوالے اور بہت نیکی کرنے والے تھے۔ اور حضرت جابر نے روایت کی ہو کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کو مقتول دیکھا تو آپ روئے پھر جب آپنے یہ دیکھا کہ اُنکے ساتھ مثلہ کیا گیا ہو تو آپ چلائے اور فرمایا کہ اگر صفیہ رنجیدہ نہوتین تو مین اُنھین ایسی ہی حالت مین چھوڑ دیتا تاکہ (پرندا ور درندا نکا گوشت کھائین اور) یہ پرندون اور درندون کے پیٹ سے حشر کے دن نکلین یہ صفیہ حضرت زبیر کی والدہ ہین اور حضرت حمزہ کی بہن ہین۔ اور محمد بن عقیل نے حضرت جابر سے روایت کی ہو کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کیفیت سنی جو حضرت حمزہ کے ساتھ کی گئی تھی تو آپ چلا اُٹھے اور جب آپنے خود انکی حالت ملاحظہ فرمائی تو چیخ اُٹھے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ لوٹ کر آئے تو آپنے سنا کہ شہداے انصار کے لیے عورتین رو رہی ہین آپنے فرمایا مگر حمزہ کے لیے کوئی رونے والا نہین ہو انصار نے جو اسکو سنا تو انھون نے اپنی عورتون کو حکم دیا کہ اپنے شہیدون سے پہلے حضرت حمزہ کے لیے روئین چنانچہ انھون نے ایسا ہی کیا۔ واقدی نے لکھا ہو کہ ابتک برابر زنان انصار مرثیون مین حضرت حمزہ سے ابتدا کرتی ہو اور کعب بن مالک نے حضرت حمزہ کے مرثیہ مین یہ اشعار کہے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ اشعار عبداللہ بن رواحہ کے ہین **اشعار**

بکت عینی وحق لھا بکاھا ۔۔۔ وما یغنی البکاء ولا العویل ۔۔۔ علی اسد الالہ غداۃ قالوا ۔۔۔ لحمزۃ ذاکم الرجل القتیل

ترجمہ اور اگر تم سزا دو تو ویسی ہی سزا دو جیسی تمھین دی گئی اور اگر تم صبر کرو تو بیشک وہ صبر کرنیوالون کے لیے بہتر ہو اور تمھارا صبر تو اللہ کی مدد سے ہو **ترجمہ** میری آنکھ رو رہی ہو اور اسکو رونا سزاوار ہو اگرچہ رونا اور چلانا کچھ فائدہ نہین دیتا (آنکھ روتی) حمزہ شیر خدا پر جب لوگون نے کہا کہ یہ حمزہ تمھارے شہید ہوگئے ۱۲

اصیب المسلمون به جمیعا	هناک و قد اصیب به الرسول	ابا یعلی لک الارکان بدّت	و انت الماجد البر الوصول
علیک سلام ربک فی جنان	یخالطها نعیم لا یزول	الا با اشتم الاخیار صبرا	فکل فعالکم حسن جمیل
رسول الله معطیر کریم	بامر الله ینطق اذ یقول	الا من مبلغ عنی لویا	فمقعد الیوم دائلة تدول
وقبل الیوم ما عرفوا و ذاقوا	وقائعنا به یشفی العلیل	نسیتم ضربنا بقلیب بدر	عذاة اتاکم الموت العجیل
عذاة ثوی ابو جهل صریعا	علیه الطیر حائمة تحول	وعتبة و ابنه خرا جمیعا	وشیبة عضه السیف الصقیل
الا یا هند لا تبدی شماتا	عمرة ان عزکم ذلیل	الا یا هند فابکی لا تملی	فانت الوالة العبری الثکول

حضرت حمزہ کی شہادت ۱۵- شوال ۳ھ ہجری کو ہوئی اُسوقت عمر انکی ستاون برس کی تھی موافق اُن لوگون کے جو کہتے ہین کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر مین دو برس بڑے تھے اور بعض لوگون کا قول ہی کہ انکی عمر انہتر برس کی تھی موافق قول اُن لوگون کے جو کہتے ہین کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے چار برس بڑے تھے اور بعض لوگون کا قول ہی کہ انکی عمر چون برس کی تھی یہ اُن لوگون کا قول ہی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام بعد نبوت کے مکہ مین دس برس کہتے ہین پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر اُسوقت باون برس کی ہوگی اور حضرت حمزہ کی چون برس اِس باب مین کسی کا اختلاف نہین ہی کہ حضرت حمزہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر مین بڑے تھے - ہمین ابو جعفر یعنے عبید اللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے اصحاب مین سے ایک شخص نے مقسم سے روایت کرکے بیان کیا انھون نے ابن عباس سے اسکی روایت پائی تھی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ پر نماز پڑھی اور اس نماز مین سات تکبیرین آپنے کہین پھر آپکے پاس جو شہید لایا گیا آپنے اُسپر حضرت حمزہ کے ساتھ نماز پڑھی الغرض آپنے انپر بہتر نمازین پڑھین - ہمین فتیان بن محمود بن سنو دا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نصر یعنے احمد بن محمد بن عبد القاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسین بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم یعنی عیسی ابن علی بن عیسی بن جراح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن جعفر ورکانی نے

سلہ ترجمہ- انکی شہادت سے تمام مسلمانون کو صدمہ ہوا + اور اُسوقت رسول کو بھی صدمہ ہوا + اے ابو یعلی تمھاری شہادت سے ارکان ہل گئے + تم بڑے بزرگ نیکوکار صلہ رحم کرنیوالے تھے + تمپر خدا کا سلام ہو ایسی جنتون مین + جنمین ایسی نعمت ہو جو کبھی زائل نہو + اے ہاشمی نیکوکارو صبر کرو + کیونکہ تمھارے سب کام اچھے ہوتے ہین + رسول اللہ صبر کرنے والے بزرگ ہین + خدا کے حکم سے بولتے ہین جب وہ کچھ کہتے ہین + میری طرف سے کوئی لوی کو خبر دے + کہ آجکے بعد اسکا انتقام لیا جائیگا + اور اس سے پہلے بھی کیا وہ نہین جانتے + ہمارے اُن وافعات کو جو ہمارے لیے باعث شفا ہین + کیا تملوگ جنگ بدر مین ہماری مار بھول گئے - جب جلدی جلدی تمکو موت آتی تھی + جب ابو جہل گرا تھا + اور اسپر (گوشت خوار) پرند اُڑ رہے تھے + اور عتبہ اور انکا بیٹا گرا تھا + اور شیبہ کو چمکتی ہوئی تلوار نے کاٹا تھا + اے ہند حمزہ کی شہادت سے خوش ہو + تمھاری عزت ذلت سے بدل جائیگی + اے ہند پے در پے رو + کیونکہ تو (عقریب) پریشان ہوکر چلا چلا کر روئیگی + ۱۲

Marfat.com

بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین سعید بن میسرہ بکری نے انس بن مالک سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جنازے کی نماز پڑھتے تو چار تکبیرین کہتے تھے مگر حضرت حمزہ کی نماز مین آپنے ستر تکبیرین کہین اور ابو احمد عسکری نے کہا ہی کہ حمزہ پہلے شہید ہین جنپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی - ہمین محمد بن محمد بن سرایا بن علی شاہ نے ابو مسمار بن ابی بکر بن عویس وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند سے امام محمد بن اسمعیل جعفی (بخاری) سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا مجھسے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین لیث نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے ابن شہاب نے عبداللہ بن کعب بن مالک سے انھون نے جابر بن عبداللہ سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُحد کے دو دو شہیدون کو ایک ساتھ قبر مین دفن کر دیتے تھے آپ پوچھتے تھے کہ ان دونون مین قرآن کسکو زیادہ یاد ہی جب کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تھا تو آپ قبر مین پہلے اُسی کو رکھتے تھے اور (جب آپ سب کو دفن کر چکے تو) آپنے فرمایا کہ مین قیامت کے دن اِن لوگون کا گواہ ہون اور آپنے حکم دیا کہ یہ لوگ اپنے خون کے ساتھ دفن کر دیے جائین انکو غسل نہ دیا جائے - حضرت حمزہ اور اُنکے بھانجے عبداللہ بن جحش ایک قبر مین دفن کیے گئے حضرت حمزہ کو کفن مین صرف ایک چادر دی گئی تھی (وہ بھی ایسی چھوٹی کہ) اگر اُنکے سر پر ڈالی جاتی تھی تو اُنکے پیر کھل جاتے تھے اور اگر اُس سے اُنکے پیر بند کیے جاتے تھے تو اُنکا سر کھل جاتا تھا لہذا اُس چادر سے اُنکا سر بند کر دیا گیا تھا اور) پیرون پر کچھ اذخر رکھدیا گیا تھا اور یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے روایت کی ہی وہ کہتے تھے کہ کچھ مسلمانون نے ارادہ کیا کہ اپنے مقتولون کو مدینہ لیجاکر وہان دفن کرین مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور فرمایا کہ جہان وہ شہید ہوے وہین انکو دفن کرو - بواسطہ حضرت حمزہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث بھی مروی ہی - ہمین عمر بن محمد بن طبرزد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم یعنے ہبۃ اللہ بن محمد بن عبدالواحد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طالب یعنے محمد بن محمد خیلان بزار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے سیری کتاب مین عبداللہ بن محمد بن ناجیہ سے ایک روایت ہی کہ انھون نے کہا مجھسے عمر بن شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین سری بن عیاض بن منقذ بن سلمی بن مالک نے [یہ مالک بیٹے ہین فاطمہ بنت ابی مرثد کناز بن حصین کے] بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے منقذ بن سلمی نے اپنے دادا ابو مرثد سے انھون نے اپنے حلیف حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے کہ آپنے فرمایا ہر دعا مین یہ کلمہ ضرور کہا کرو اللھم انی اسالک باسمک الاعظم ورضوانک الاکبر ہمین ابو محمد ابن ابو القاسم دمشقی اپنی کتاب مین خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عبداللہ محمد بن ابراہیم نے اور ابو محمد بن عبدالرحمن بن ابی الحسن نے خبر دی یعنون کہتے تھے ہمین سہل بن بشر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن منیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین

ابوطاہر ذہلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن علی بن شعیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین خالد بن خداش نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حماد بن زید نے ابوالزبیر سے انھون نے حضرت جابر سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جب حضرت معاویہ نے نہر کھودوائی تو ہم لوگ اپنے احد کے شہیدون کے لیے چلائے (کیونکہ اس نہر مین انکی قبرین کھدتی تھین ہمنے انکو دیکھا کہ بہت بیباکی سے کھود رہے تھے عبدالرحمن نے اس روایت مین اتنی بات اور زیادہ بیان کی ہی کہ یہ واقعہ شروع سنگہ کا ہی وہ دونون کہتے تھے کہ حماد بن زید نے کہا کہ جریر بن حازم نے ایوب سے نقل کر کے اتنی بات اور زیادہ مجھسے بیان کی کہ بیلچہ حضرت حمزہ کے پیر مین لگ گیا اور اُس سے خون کی چھینٹین اُڑین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حمزہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عویمر بن حارث احرج بن سعد بن زراح بن عدی بن سبل بن مازن بن حارث بن سلامان بن اسلم بن افصی ابن حارثہ۔ اسلمی۔ کنیت انکی ابوصالح اور بعض لوگ کہتے ہین ابومحمد ہمین ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند سے (امام) ابوعیسی ترمذی سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا ہمین ہارون بن اسحاق ہمدانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبدہ بن سلیمان نے ہشام بن عروہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کر کے خبر دی کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بحالت سفر روزہ رکھنے کی بابت پوچھا وہ برابر روزے رکھا کرتے تھے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چاہو روزہ رکھو چاہو نہ رکھو - اِس حدیث کو ایک جماعت ائمہ نے ہشام سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے حضرت عائشہ سے روایت کیا کہ حمزہ نے یہ سوال کیا تھا - اِن ائمہ مین سے یحیی بن سعید انصاری اور ابن جریج اور ایوب سختیانی اور ابن عجلان اور شعبہ اور ثوری اور دونون حماد وغیرہم ہین اور دراوردی نے اور عبدالرحیم بن سلیمان نے ہشام سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انھون نے حمزہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی - اور یحیی بن عبدالرحمن بن حاطب نے اور محمد بن ابراہیم بن حارث وغیرہما نے ہشام سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے حمزہ سے روایت کیا ہی - مگر پہلی ہی روایت صحیح ہی - اور اس حدیث کو سلیمان بن یسار نے اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے اور حنظلہ بن علی وغیرہ ان سب لوگون نے حمزہ بن عمرو سے روایت کیا ہی کہ انھون نے کہا مین برابر روزے رکھا کرتا تھا - الی آخر الحدیث - اور نیز بواسطہ سلیمان اور عروہ کے ابومراد سے مروی وہ حمزہ سے روایت کرتے ہین - انکی وفات ۶۱ھ مین ہوئی اسوقت انکی عمر الکھ[1] برس کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہین اسّی برس کی تھی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

[1] شہدا چونکہ زندہ رہتے ہین لہذا زندون کی طرح انکے جسم مین خون بھی رہتا ہی یہ کوئی تعجب کی بات نہین ہی ۱۲

Marfat.com

(سیدنا) حمزہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ ابو نعیم نے کہا ہو کہ یہ صحیح نہین ہو یہ وہم ہو اور انھون نے طبرانی سے انھون نے مطین سے انھون نے منجاب سے انھون نے شریک سے انھون نے ہشام سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے حمزہ بن عمرو سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کھانا کھا رہا تھا حضرت نے فرمایا کہ اپنے داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور بسم اللہ کہہ لیا کرو۔ مطین کہتے تھے مینے منجاب کو یہ کہتے ہوے سنا کہ اسمین شریک سے غلطی ہوگئی ہو۔ ہمیں علی بن مسہر نے ہشام سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عمر بن ابی سلمہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرکے خبر دی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو اور ابو نعیم کا وہ کلام بھی نقل کیا ہو جو اوپر گذر چکا ہو اور کہا ہو کہ باوجودیکہ یہ وہم ہی جیسا کہ ہم بیان کر چکے ابو نعیم سے بھی اسمین وہم پر وہم ہو گیا ہو کیونکہ طبرانی نے انکا ذکر حمزہ بن عمرو اسلمی کے نام کے اخیر مین کیا ہی کوئی تذکرہ مستقل انکا نہین لکھا۔ ابو نعیم سے اسمین یہ وہم ہو گیا کہ انھون نے عمرو سے واو نکالڈالا اور عمر لکھدیا اور انکا تذکرہ مستقل قائم کیا پس انھون نے دو غلطیان کین انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) حمزہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمار بن مالک بن خنسا بن مبذول۔ انصاری۔ احد مین اپنے بھائی سعد کے ہمراہ شریک تھے یہ عدوی کا قول ہے ابن دباغ اندلسی نے انکا ذکر لکھا ہو۔

(سیدنا) حمزہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے اور اُنکے ہمراہ انکے بیٹے یزید بھی تھے دونون نے آپ سے بیعت کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یزید کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اُنکے لیے دعا فرمائی۔ ابو عمر نے انکا ذکر انکے بیٹے یزید کے نام مین کیا ہی یہان کوئی مستقل تذکرہ انکا نہین قائم کیا۔

(سیدنا) حمزہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن ذی معشار۔ ہمین ابو موسی یعنے محمد بن عمر بن ابی عیسی مدینی نے اجازۃ خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عبداللہ محمد بن عمر بن ہارون نے ابو بکر بن ابی الحسن کی کتاب سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم زہری نے اور ابو محمد جوہری نے خبر دی یہ دونون کہتے تھے ہمین محمد بن عباس خزاز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن معروف خشاب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حارث بن محمد بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن محمد بن عبداللہ بن ابی سیف قریشی نے اپنے راویون سے جو اہل علم تھے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ قبیلۂ ہمدان کا وفد رسول خدا صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم کے پاس آیا اس وفد مین حمزہ بن مالک بن فری معشار بھی تھے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمدان کیا اچھا قبیلہ ہو کسقدر جلد وہ (دین کی) مدد پر آمادہ ہو گئے اور تکالیف پر انھین کیسا صبر آگیا انمین ابدال ہین اور اسلام کے اوتاد ہین پس یہ سب لوگ مسلمان ہو گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ رسعدان کے مخلاف خارف[1] اور یام اور شاکر اور اہل حضب اور حقاف الرمل کے مسلمانون کے لیے ایک تحریر لکھدی تھی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو

(سیدنا) حمزہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن ہوذہ بن مالک بن سنان بن بیاع بن دلیم بن عدی بن جراز بن کاہل بن عذرہ۔ اہل حجاز مین سب سے پہلے یہی قبیلۂ عذرہ کا صدقہ لے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تھے۔ انھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وادی قرلی مین اتنی زمین معافی مین دی تھی جسمین یہ تیر اندازی کر سکین اور انکا گھوڑا دوڑ سکے۔ (بالآخر) یہ وادی قریٰ مین جا کے رہے یہانتک کہ (وہین) وفات پائی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ ابن شاہین نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہو اور ابن ماکولا نے کہا ہو کہ انکا نام جیم اور راے مہملہ کے ساتھ ہو ہم اسکو وہان ذکر کر چکے ہین۔

(سیدنا) حمظظ (رضی اللہ عنہ)

ابن شریق بن غانم بن عامر بن عبد اللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب بن لوی۔ قریشی عدوی۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور فتوحات مین بھی شریک تھے۔ طاعون عمواس مین وفات پائی۔ انکا تذکرہ ابو القاسم دمشقی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حمل (رضی اللہ عنہ)

ابن سعدانہ بن حارثہ بن معقل بن کعب بن علیم بن جناب بن ہبل بن عبد اللہ بن کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ بن زید لات ابن رفیدہ بن ثور بن کلب کلبی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکے آئے تھے حضرت نے انکے لیے ایک جھنڈا منعقد کر دیا تھا اُس جھنڈے کو لے کے یہ حضرت معاویہ کی طرف سے جنگ صفین شریک ہوے تھے یہ کلام انھین کا ہی ع

البسط قلیلا یلحق الہیجا حمل + اور حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ انکے تمام غزوات مین شریک رہے اور سعد بن معاذ کا کلام جو انھون نے جنگ خندق مین کہا تھا اپنے حسب حال پڑھتے تھے ؎

البسط قلیلا یلحق الہیجا حمل ما احسن الموت اذا حان الاجل

انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو مگر ابو موسی نے انکو ابن سعد کہا ہو حالانکہ صحیح ابن سعدانہ ہو۔ کئی علما نے انکو ذکر کیا ہو۔

---

[1] یہ سب نام ہین قبائل ہمدان کے ۱۲ [2] ترجمہ تھوڑی دیر ٹھیر جاؤ حمل بھی جنگ مین شریک ہونے چاہتے ہین موت کیا چیز معلوم ہوتی ہو جب وقت آجائے ۱۲

Marfat.com

(سیدنا) حمل (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن نابغہ بن جابر بن ربیعہ بن کعب بن حارث بن کثیر بن ہند بن طانجہ بن لحیان بن ہذیل بن مدرکہ ہذلی بصرہ مین رہتے تھے۔ وہان انکا ایک گھر بھی ہی کنیت انکی ابو نضلہ مسلم بن حجاج نے انکا ذکر ان اہل مدینہ وغیرہ مین کیا ہی جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی۔ انکا شمار اہل بصرہ مین ہی ہمین ابو احمد عبد الوہاب بن علی بن صوفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب یعنے محمد بن حسن ماوردی نے مناولۃً اپنی سند سے ابو داؤد یعنے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن مسعود صیقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو عاصم نے ابن جریج سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عمرو ابن دینار نے خبر دی انھون نے طاؤس سے سنا وہ حضرت ابن عباس سے وہ حضرت عمر سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے (ایک مرتبہ) جنین کے بارے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ (لوگون سے) پوچھا تو حمل بن مالک بن نابغہ کھڑے ہوگئے اور انھون نے کہا مین دو عورتون کے درمیان مین تھا انمین سے ایک نے دوسرے کو مسطح سے مارا اور اُسکو قتل کردیا اسکے پیٹ مین بچہ تھا وہ بھی مرگیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے بچے کے بارے مین ایک غلام آزاد کرنیکا حکم دیا اور یہ کہ وہ قاتلہ عورت قتل کردیجائے مسطح خیمہ کے ستون کو کہتے ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حممہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حممہ درسی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہین۔ ہمین ابو الفضل یعنے عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر نے اپنی سند سے ابو داؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو عوانہ نے داود اودی سے انھون نے حمید بن عبد الرحمن حمیری سے روایت کی کہ ایک شخص نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جنکا نام حممہ تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے مین اصفہان مین جہاد کیا اور یہ دعا کی کہ اے اللہ حممہ کہتا ہی کہ وہ تیری ملاقات کو دوست رکھتا ہی اے اللہ اگر وہ سچا ہی تو اُسکی سچائی کو پورا کردے اور اگر وہ جھوٹا ہی تو اُسکے جھوٹ کو ظاہر کردے اگرچہ وہ ناپسند کرے اے اللہ حممہ کو اسکے اس سفر سے واپس نہ کر چنانچہ اصفہان مین انکی وفات ہوگئی۔ اشعری نے کہا ہی کہ اسے لوگو تمنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین سنا مگر ہم یہی جانتے ہین کہ حممہ شہید ہین۔ یہ اصفہان ہی مین دفن ہوے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ اور احمد بن حنبل نے کتاب الزہد مین ہرم بن حیان عبدی سے انھون نے حممہ صحابی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ ہرم ایک شب کو اُنکے یہان رہے تو دیکھا کہ وہ رات بھر رویا کیے ہرم نے انسے پوچھا کہ آپ کیون روتے ہین حممہ نے کہا مینے اُس رات کو یاد کیا جسکی صبح کو لوگ قبرون سے اُٹھائے جائینگے پھر وہ دوسری شب کو اُنکے پاس رہے تو اُس شب بھی وہ روتے رہے ہرم نے انسے پوچھا تو انھون نے کہا کہ مجھے وہ رات یاد آگئی جسکی صبح کو ستارے پراگندہ ہو جائینگے الی آخر الحدیث

Marfat.com

جن انکو بھی حمہ سمجھتا ہون واللہ اعلم۔

(سیدنا) حمنن (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف بن عبد عوف بن عبد الحارث بن زہرہ بن کلاب۔ قریشی زہری عبد الرحمن بن عوف زہری کے بھائی ہین زبیر نے کہا ہی کہ انھون نے ہجرت نہین کی نہ مدینہ مین آئے۔ زمانۂ جاہلیت مین ساٹھ برس زندہ رہے اور ساٹھ برس زمانۂ اسلام مین اور عبد اللہ بن زبیر کو وصیت کی تھی۔ انھین کے حق مین شاعر نے یہ شعر کہا ہی ؎

فیا عجبا اذا لم تفتق عیونہا نسار بنی عوف وقدمات حمنن

انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔ قاسم بن محمد بن معتمر بن عیاض بن حمنن انکی اولاد مین سے تھے وہ ہدایت یافتہ لوگون مین تھے۔

(سیدنا) حمید (رضی اللہ عنہ)

انصاری۔ ہمین ابو موسی بن ابی بکر اصفہانی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسمعیل بن فضل بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طاہر بن عبد الرحیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر بن مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یزید بن خالد رملی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین لیث نے زہری سے انھون نے عروہ ابن زبیر سے نقل کرکے خبر دی کہ حمید نے جو انصار مین سے ایک شخص تھے حضرت زبیر سے حرہ کی بابت جھگڑا کیا تھا۔ ابو موسی نے کہا ہی کہ یہ حدیث صحیح ہی اسکی بہت سی سندین ہین مگر حمید کا ذکر سوا اس سند کے اور کسی سند مین مینے نہین دیکھا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حمید (رضی اللہ عنہ)

ابن ثور بن حزن بن عمرو بن عامر بن ابی ربیعہ بن نہیک بن ہلال بن عامر بن صعصعہ بعض لوگ انکو حمید بن ثور بن عبد اللہ ابن عامر بن ابی ربیعہ کہتے ہین۔ یہ ابو عمر کا قول ہی اور پہلا قول کلبی کا ہی۔ اور اور لوگون نے بھی کلبی کے موافق لکھا ہی۔ کنیت انکی ابو المثنی ہی اور بعض لوگ کہتے ہین ابو الاخضر اور بعض لوگ کہتے ہین ابو خالد۔ یعلی بن اشدق سے روایت کی ہی کہ یہ غزوۂ حنین مین کفار کے ساتھ تھے بعد اسکے مسلمان ہوگئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوکے اسلام لائے اور آپکے سامنے یہ اشعار پڑھے۔ اشعار

اضحی فوادی من سلیمی مقصدا[۵۲] ان خطا منہا وان تعمدا حتی ارانا ربنا محمدا تیلوا من اللہ کتابا مرشدا

[۵۱] ترجمہ نصیب ہوکر بنی عوف کی عورتون نے اپنی آنکھین کیون نہ پھاڑ ڈالین جب حمنن مرے + [۵۲] میرا دل سلیمی کے مقصد سے بھرا رہتا تھا + خطاً یا عمداً + یہانتک کہ ہمارے پروردگار نے ہمین محمد کو دکھایا + وہ اللہ کی ہدایت کرنے والی کتاب کو پڑھتے ہین ۱۲

Marfat.com

فلم نکذب[۵۱] وخر رنا سجدا لعطی الزکوۃ ونقیم المسجدا

محمد بن فضال مجاشعی نحوی نے کہا ہی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شعرا کو یہ حکم دیدیا تھا کہ کوئی شخص عورت کیساتھ عشق بازی کو موزون نکرے ورنہ اُسے مین سزا دونگا تو حمید بن ثور نے یہ اشعار کہے **اشعار**

ابی[۵۲] اللہ الا ان سرحۃ مالک علی کل افنان العضاہ تروق فقد ذہبت عرضا وما فوق طولہا من السرح الا عشۃ وسحوق

نبلا الظل من برد الضحی تستطیعہ ولا الفی من بعد العشی تذوق فہل انا ان ملت لنفسی لبہ جۃ من السرح موجود علی طریق

حمید بن ثور کا ذکر ان شعرا مین کیا گیا ہی جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی - اور زبیر بن بکار نے روایت کی ہی کہ یہ مسلمان ہوکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تھے اور آپکے سامنے یہ اشعار پڑھے تھے **اشعار**

فلا یبعد اللہ[۵۳] الشباب وقولنا اذا ما صبونا صبوۃ سنتوب لیالی ابصار العوانی وسمعہا الی واذ یرتجی لہن جنوب

واذ ما یقول الناس شی مہون علینا واذ عیش الشباب طیب

(سیدنا) حمید (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الرحمن بن عوف بن خالد بن عفیف بن نجید بن رواس بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ عامری رواسی - یہ اور انکے بھائی جنید اور عمرو بن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بن کے آئے تھے یہ ہشام کلبی کا قول ہی -

(سیدنا) حمید (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد یغوث بکری - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا تھا کہ ابو بکر یہ ہے بھائی ہین اور ہین انکا بھائی ہون مجھے کسی کے مال نے اسقدر نفع نہین دیا جسقدر اُنکے مال نے نفع دیا - انکا تذکرہ ابن مندہ نے مختصر لکھا ہی -

(سیدنا) حمید (رضی اللہ عنہ)

ابن منہب بن حارثہ طائی - ابو عمر نے کہا ہی کہ انکا صحابی ہونا ثابت نہین - انکی روایتین حضرت علی اور حضرت عثمان سے ہین مین اسکے سوا اور کچھ نہین جانتا انھون نے یہ بھی کہا ہی کہ کچھ لوگون نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی مگر وہ صحیح نہین ہے -

---

[۵۱] ترجمہ - ہمنے انکی تکذیب نہین کی اور سجدہ مین گر پڑے + ہم زکوۃ دیتے ہین اور نماز پڑھتے ہین ۱۲ [۵۲] ترجمہ - اللہ یہی چاہتا ہی کہ مالک کے درخت + تمام درختون کی شاخون سے بلند ہو جائین + عرض مین بھی بڑھ گئے ہین اور طول مین + انسے زیادہ کوئی درخت نہین مگر درخت بے شاخ اور درخت خرما + پس نہ دوپہر کا سایہ اُن تک پہونچتا ہی اور نہ بعد زوال کا سایہ انکو ملتا ہی + پس کیا اگر مین اپنے دل کو کسی درخت سے بہلاؤن + اِن درختون مین سے تو اسکی کوئی سبیل ہی ۱۲ [۵۳] ترجمہ - اللہ شباب کو اور ہمارے اس کہنے کو قائم رکھے + کہ جب ہم کوئی گناہ کرینگے تو توبہ کرلینگے + گانے والی عورتون کے دیکھنے اور انکے سننے کی باتین + جبکہ انکے لیے پہلو حرکت کرتے تھے + اور جب لوگ ذلیل بات ہماری نسبت کہہ رہے تھے + اور جب شباب کی شاخ تر و تازہ تھی ۱۲

Marfat.com

انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

حُمَیِّر (سیدنا) (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی۔ قاری۔ بھائی ہین بنی خطمہ کے۔ انھون نے معاذہ سے نکاح کیا تھا جو عبداللہ بن ابی بن سلول کی بی بی تھین انسے دو لڑکے توام پیدا ہوے تھے حارث اور عدی اور انکی بیٹی ام سعد پیدا ہوئی تھین۔ یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔

حُمَیِّر (سیدنا) (رضی اللہ عنہ)

بنی سلمہ کے حلیف ہین۔ مسجد[1] ضرار کے لوگون مین سے تھے آخر مین انھون نے توبہ کی اور انکی توبہ اچھی ہوئی۔ یہ ابن ماکولا کا قول ہے انھون نے خلابی سے نقل کیا ہے۔ اور ابو علی غسانی نے کہا ہے کہ انکا نام حمیر ہے اور بعض لوگ الحمیر کہتے ہین الف لام کیساتھ یہ انصاری ہین۔ خطمی ہین اور بعض لوگ اشجعی کہتے ہین۔ بنی سلمہ کے حلیف ہین مسجد ضرار والون مین سے تھے پھر توبہ کی اور انکی توبہ عمدہ ہوئی ابن ماکولا نے انکو دو شخص قرار دیا ہے اور موافق قول غسانی کے یہ دونون ایک ہین واللہ اعلم۔

حُمَیِّض (سیدنا) (رضی اللہ عنہ)

ابن رقیم۔ احد مین اور اُسکے بعد کے غزوات مین شریک تھے یہ اُن چار آدمیون مین سے ہین جنکے سوا قبیلۂ اوس اللہ کا اور کوئی شخص اسلام نہین لایا۔ یہ عدوی اور ابن قداح کا قول ہے۔

حُمَیِّل (سیدنا) (رضی اللہ عنہ)

ابن بُصرہ۔ کنیت ابو بصرہ اور بعض لوگ انکو جمیل جیم کے ساتھ کہتے ہین یہ اوپر بیان ہو چکا ہے اور بعض لوگ انکو بصرہ بن ابی بصرہ کہتے ہین انکا ذکر بھی باکی ردیف مین ہو چکا ہے۔ یہ حمیل بضم حا، و فتح میم ہے یہی صحیح ہے۔ علی بن مدینی نے کہا ہے کہ مینے ایک شیخ سے پوچھا کہ جمیل بفتح جیم کو آپ جانتے ہین انھون نے کہا اے شیخ واللہ کسی نے غلطی کی یہ نام حمیل بن بصرہ ہے وہ اِس لڑکے کے دادا تھے ایک لڑکا اُنکے ہمراہ تھا اسکی طرف انھون نے اشارہ کیا مصعب زبیری نے انکا ذکر اس طرح لکھا ہے حمیل بن بصرہ بن ابی بصرہ حمیل اور بصرہ اور ابو بصرہ یہ سب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اور ان سب نے آپ سے حدیثین روایت کی ہین حضرت ابو ہریرہ نے بصرہ بن ابی بصرہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا تین مسجدون کے (اور کسی مسجد کی زیارت کے) لیے کجاوے نہ باندھے جائین (یعنے سفر نہ کیا جائے) مسجد حرام اور میری یہ مسجد اور مسجد بیت المقدس۔ سعید بن ابی سعید مقبری نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ انھون نے (انکا نام) حمیل بن ابی بصرہ بتایا۔ واللہ اعلم۔

انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

---

[1] منافقون نے ٹکر مسجد نبوی کے مقابلہ مین ایک مسجد بنائی تھی اُسی کا نام مسجد ضرار تھا ۱۲

Marfat.com

باب الحاء والنون

(سیدنا) حنبل (رضی اللہ عنہ)

ابن خارجہ۔ انسے معن بن حویہ نے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مین غزوۂ حنین مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپنے دو حصہ گھوڑے کے اور ایک حصہ سوار کا مقرر کیا تھا۔ انکا ذکر ابن ماکولا نے کیا ہو۔

(سیدنا) حنش (رضی اللہ عنہ)

ابن عقیل۔ بنی نعیلہ بن ملیل مین سے ایک شخص ہین۔ غفار بن ملیل کے بھائی ہین۔ دلائل نبوت کے متعلق ایک حدیث انھون نے روایت کی ہو حدیث بڑی ہو۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے آپنے انکو اسلام کی طرف بلایا چنانچہ یہ مسلمان ہوگئے اور آپنے انکو کچھ بچے ہوے ستو بھی کھلائے تھے۔

(سیدنا) حنش (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو المعتمر۔ صحابہ مین انکا ذکر کیا گیا ہو مگر کوئی روایت انکی صحیح نہین ہو۔ جابر جعفی نے ابو الطفیل سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مینے حنش یعنے ابو المعتمر سے سنا ہو وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جنازے کی نماز پڑھائی پھر آپنے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ انگیٹھی لیے ہوے ہو پس آپنے اسکو بہت ڈانٹا یہانتک کہ وہ مدینہ کے ٹیلون مین پوشیدہ ہوگئی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حنطب (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عبید بن عمر بن مخزوم قریشی مخزومی۔ کنیت ابو عبد اللہ۔ دادا ہین مطلب بن عبد اللہ بن حنطب کے فتح مکہ کے دن اسلام لائے۔ انکی صرف ایک حدیث ہو جسکی سند ضعیف ہو اسکو جعفر بن مسافر اور عبد السلام بن محمد حرانی نے ابن ابی فدیک سے انھون نے مغیرہ بن عبد الرحمن سے انھون نے عبد المطلب بن عبد اللہ بن حنطب سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے روایت کیا ہو کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا کہ ابو بکر و عمر (میرے نزدیک) ایسے ہین جیسے سر مین کان اور آنکھ اس حدیث کو علی بن مسلم وغیرہ نے ابن ابی فدیک سے انھون نے عبد العزیز بن مطلب بن عبد اللہ بن حنطب سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا عبد اللہ بن حنطب سے روایت کیا ہو۔ ہمین احمد بن عثمان بن ابی علی زرزاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو رشید یعنے عبد الکریم بن احمد بن منصور بن محمد اصفہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو مسعود یعنے سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے خبر دی

Marfat.com

وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن محمد بن عیسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن سعد بن یحیی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے علی بن محمد انصاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی فدیک نے عبدالعزیز بن مطلب سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا حنطب سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اُسی حال مین حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما آئے تو حضرت نے فرمایا کہ یہ دونون کان اور آنکھ ہین ابوعمر نے کہا ہی کہ یہ مغیرہ بن عبدالرحمن خزامی ہین ضعیف ہین فقیہ مخزومی صاحب الرائے نہین ہی وہ حدیث مین معتبر ہین اور انکی رائے عمدہ ہی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

حنظل (سیدنا) (رضی اللہ عنہ)

ابن خرار بن حصین - انھون نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہی - حمید بن عبدالرحمن حمیری نے حنظل بن خرار سے روایت کی ہی کہ وہ زمانۂ جاہلیت کے آدمی تھے پھر وہ اسلام لائے وہ کہتے تھے کہ مین ایک دن عرب کے کسی بادشاہ کے ہمراہ تھا اُسنے مجھسے کہا کہ اے حنظل میرے قریب آجاؤ مین تمکو ان نالائق آدمیون سے علٰحدہ کرلونگا مین تمسے باتین کرون اور تم مجھسے باتین کرو دیکھو آدمی جب کوئی عمارت بناتا ہی یا کسی شہر مین رہتا ہی تو چاہتا ہی کہ وہی اُسکی جگہ ہو جائے مگر مین خدا کی قسم چاہتا ہون کہ کسی حبشی غلام کا غلام ہو جاؤن مگر قیامت کی آفت سے بچ جاؤن انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی

حنظلہ (سیدنا) (رضی اللہ عنہ)

پر زیادت ہا - یہ حنظلہ بی ہین ابوحنظلہ انصاری کے مسجد قبا کے امام تھے - بخاری نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی - انسے جبلہ ابن سحیم نے روایت کی ہی وہ کہتے تھے مین حنظلہ انصاری امام مسجد قبا کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا وہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے انھون نے پہلی رکعت مین سورۂ مریم پڑھی جب آیت سجدہ پر پہونچے تو انھون نے سجدہ کیا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

حنظلہ (سیدنا) (رضی اللہ عنہ)

ثقفی - یہ ایک مجہول شخص ہین - انکا شمار اہل حمص مین ہی - عفیف بن حارث نے قدامہ ثقفی اور حنظلہ ثقفی سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب دن چڑھ جاتا اور ہر شخص (مسجد سے اپنے اپنے گھر) چلا جاتا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد تشریف لیجاتے اور دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھتے بعد اُسکے لوٹ آتے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی -

حنظلہ (سیدنا) (رضی اللہ عنہ)

ابن حذیم بن حنبغہ مالکی - کنیت انکی ابوعبید - اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ بنی حنیفہ مین سے ہین - اور بعض لوگون نے

کہا ہی کہ حنظلہ بن حنیفہ بن حذیم تمیمی سعدی ہین - عقیل نے ایسا ہی کہا ہی اور بخاری نے کہا ہی کہ یہ حنظلہ بیٹے ہین حذیم کے
اور انھون نے انکا نسب نہین بیان کیا اور کہا ہی کہ یعقوب بن اسحاق نے حنظلہ بن حنیفہ بن حذیم سے روایت
کی ہی کہ انھون نے کہا حذیم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ حنظلہ میرے لڑکون مین سب سے چھوٹا ہی الی آخر الحدیث -
بخاری نے انکا ذکر لکھا ہی مگر پورا ذکر نہین لکھا - ان حنظلہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپنے فرمایا بعد بلوغ کے
یتیمی نہین رہتی - انسے ذیال بن عبید بن حنظلہ نے روایت کی ہی یہ قول ابو عمر کا ہی - اور ابن مندہ نے (انکا ذکر اسطرح)
لکھا ہی حنظلہ بن حذیم بن حنیفہ مالکی - بعض لوگ انکو حنظلہ بن حنیفہ بن حذیم کہتے ہین وہ دادا ہین ذیال بن عبید کے اور
انھون نے کہا ہی کہ یہ بنی اصد بن مدرکہ سے ہین مین اس نسب کو نہین جانتا شاید یہ اسد خزیمہ بن مدرکہ کے بیٹے ہون
اور انکا مالکی کہنا بھی ہمارے قول کی تائید کرتا ہی کہ وہ اسد بن خزیمہ سے ہین کیونکہ مالک ایک شاخ ہی بنی اسد بن خزیمہ
کی اور انھون نے کہا ہی کہ یہ وہی شخص ہین جنکو انکے والد حنیفہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے گئے تھے اور عرض کیا تھا
کہ یا رسول اللہ مین اب بوڑھا ہوا اور یہ میرے تمام لڑکون مین چھوٹا ہی پس حضرت نے انھین دعا دی اور فرمایا کہ اے لڑکے
یہان آؤ پھر آپنے اُنکے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ اللہ تمھین برکت دے - اس حدیث کو عمر بن سہل مازنی نے ذیال بن عبید
ابن حنظلہ سے روایت کیا ہی کہ انھون نے کہا مینے اپنے دادا حنظلہ سے سنا کہ میرے باپ اور میرے چچا بیان کرتے تھے
کہ حنظلہ نے اپنے سب بیٹون سے کہا تھا کہ تم یکجا ہو جاؤ - ہمین ابو یاسر یعنے عبد الوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ
ابن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو سعید مولی بنی ہاشم نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے زیاد بن عبید بن حنظلہ بن حذیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے حنظلہ بن حذیم سے سنا وہ
کہتے تھے کہ انکے دادا حنیفہ نے حذیم سے کہا کہ میرے بیٹون کو میرے پاس جمع کر دو مین کچھ وصیت کرنا چاہتا ہون
چنانچہ حذیم نے سب کو جمع کر دیا حنیفہ نے کہا سب سے پہلی وصیت میری یہ ہی کہ یہ یتیم جو میری تربیت مین ہی اسکے
سو اونٹ ہین جنکو ہم زمانۂ جاہلیت مین مطیبہ کہتے تھے حذیم نے کہا اے باپ مینے تمھارے بیٹون کو کہتے سنا ہی کہ ہم
باپ کے سامنے تو اسکا اقرار کر لینگے مگر انکے بعد پھر پلٹ جائینگے حنیفہ نے کہا تو میرے اور تمھارے درمیان ہین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم حکم ہین حکیم نے کہا ہان ہم اس بات پر راضی ہین پس حذیم اور حنیفہ اور حنظلہ سب چلے اور ایک لڑکا حذیم
کے ساتھ تھا پس جب یہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پہونچے تو آپکو سلام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے
حنیفہ تم کیون آئے ہو انھون نے اپنے ہاتھ کو حذیم کے اوپر رکھکر کہا کہ مجھے اس بات کا خیال آیا کہ شاید یکایک مجھے

سلہ یتیمی نہ رہنے کا یہ مطلب ہی کہ جو نرمی اور مدارات یتیم کے ساتھ ضروری ہی وہ اسکے ساتھ ضروری نہین ۱۲

موت آجائے پس مینے چاہا کہ مین وصیت کرون اور مینے کہا کہ سب سے پہلی وصیت میری یہ ہو کہ یہ یتیم جو میری تربیت مین ہو اسکے شواونٹ ہین جنکو ہم زمانہ جاہلیت مین مطیبہ کہتے تھے (یہ سنکر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم غضبناک ہوے یہانتک کہ ہم لوگون نے غصہ کے آثار آپکے چہرہ مین دیکھے آپ بیٹھے ہوے تھے اور (اسکو سنکر) آپ اپنے گھٹنون کے بل بیٹھ گئے اور فرمایا کہ نہین نہین صدقہ پانچ ورنہ دس ورنہ پندرہ ورنہ بیس ورنہ پچیس ورنہ تیس اور اگر بہت زیادہ ہو تو چالیس راوی کہتا ہو کہ پھر لوگون نے حنیفہ کو رخصت کر دیا یتیم کے ساتھ ایک لاٹھی تھی جسکے سہارے سے وہ چل رہا تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یتیم کی یہ لاٹھی بہت بڑھ گئی ابو حنظلہ کہتے تھے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے قریب تشریف لائے تو حنیفہ نے کہا کہ میرے کئی بیٹے ہین انمین سے بعض کے داڑھی نکل آئی اور بعض کم عمر ہین اور یہ سب سے چھوٹا ہو اندا آپ اُسکے لیے دعا فرمائیے پس آپنے اُسکے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ اللہ تمھین برکت دے یا یہ فرمایا کہ اسمین برکت دی جائے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو اور اسمین اختلاف ہو جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔

(سیدنا) حنظلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع۔ اور بعض لوگ کہتے ہین ابن ربیعہ مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہو ربیعہ بیٹے ہین صیفی بن رباح بن حارث بن مخاش ابن معاویہ بن شریف بن جروہ بن اسید بن عمرو بن تمیم کے تمیمی ہین۔ کنیت انکی ابو ربعی اور انکو لوگ حنظلہ اسیدی اور کاتب کہتے ہین کیونکہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خط کتابت کیا کرتے تھے یا کثم بن صیفی کے بھتیجے ہین یہی ہین جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جنگ جمل واقع بصرہ مین پیچھے رہگئے تھے۔ انسے ابو عثمان ہندی نے اور یزید بن شخیر نے اور مرقع بن صیفی نے روایت کی ہو۔ ہمین ابو جعفر یعنے عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے بشر بن ہلال بصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے جعفر بن سلیمان نے بیان کیا ترمذی کہتے تھے اور ہمسے ہارون بن عبد اللہ بزار نے بھی بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سیار نے بیان کیا یہ دونون کہتے تھے ہمسے سعید جریری نے ابو عثمان سے انھون نے حنظلہ اسیدی سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبون مین سے تھے نقل کر کے بیان کیا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا گذر انکی طرف ہوا یہ رو رہے تھے حضرت ابو بکر نے پوچھا کہ اے حنظلہ کیون رو رہے ہو انھون نے کہا کہ اے ابو بکر حنظلہ منافق ہو گیا جب ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے ہین تو آپ ہمسے دوزخ اور جنت کے حالات بیان کرتے ہین گویا ہم اپنی آنکھ سے دیکھ لیتے ہین پھر جب ہم آپکے پاس سے لوٹ کے آتے ہین تو عورتون مین اور مال اسباب مین مشغول ہو جاتے ہین اور بہت سی باتین بھول جاتے ہین حضرت ابو بکر نے کہا خدا کی قسم ہمارا بھی

سلہ وہ سواونٹ اس یتیم کو بطور صدقے کے دینا چاہتے تھے حضرت نے منع فرمایا کہ اسقدر نہ دو ۱۲

Marfat.com

یہی حال ہو چلو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلین (حنظلہ کہتے تھے) پھر ہم دونون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے آپنے پوچھا کہ اے حنظلہ تمھارا کیا حال ہو انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ حنظلہ منافق ہو گیا ہو ہم جب آپکے پاس ہوتے ہین آپ دوزخ اور جنت کے حالات ہمسے بیان کرتے ہین تو گویا ہم اپنی آنکھ سے دیکھ لیتے ہین پھر جب ہم لوٹ کے جاتے ہین تو عورتون مین اور مال مین مشغول ہو جاتے ہین اور بہت سی باتین بھول جاتے ہین پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم اپنے اُسی حال پر قائم رہو جس حال مین میرے پاس سے اُٹھ کے جاتے ہو تو بیشک تمھاری مجلسون مین اور تمھارے راستون مین اور تمھارے بسترون پر فرشتے تمسے مصافحہ کرین ولیکن اے حنظلہ کوئی وقت کیسا ہوتا ہو کوئی وقت کیسا۔ اس حدیث کو سفیان نے جریری سے اسی طرح روایت کیا ہو۔ اور ابو داؤد طیالسی نے عمران سے انھون نے قتادہ سے انھون نے یزید بن عبداللہ بن شخیر سے انھون حنظلہ سے اسی طرح روایت کیا ہو۔ ہمین عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے نقل کرتے تھے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حنظلہ کے جیسے لوگون کی اقتدا کرو۔ آخر مین یہ قریقیسا مین جا کے رہے تھے اور وہین وفات پائی جب انکی وفات ہوئی تو انکی بی بی نے بہت جزع فزع کی انکے پڑوس والی عورتون نے انکو منع کیا کہ تمھارا ثواب جاتا رہیگا اُسکے جواب مین انھون نے کہا اشعار

تعجبت[1] وعد لحزونة — تبکی علی ذی شیبة شاحب — ان تسارلینی الیوم ماشفنی — اخبرک قولا لیس بالکاذب
ان سواد العین اودی به — حزن علی حنظلة الکاتب

انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حنظلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عامر۔ اور ابن اسحاق نے کہا ہو کہ ابو عامر کا نام عمرو بن صیفی بن زید بن امیہ بن ضبیعہ ہو اور ابن کلبی نے کہا ہو کہ یہ حنظلہ بیٹے ہین ابو عامر راہب بن صیفی بن نعمان بن مالک بن امیہ بن ضبیعہ بن زید بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس بن حارثہ کے۔ انصاری ہین اوسی ہین پھر بنی عمرو بن عوف سے ہوے۔ انکے والد ابو عامر زمانہ جاہلیت مین راہب کے لقب سے مشہور تھے۔ ابو عامر اور عبداللہ بن ابی بن سلول دونون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بوجہ اُن احسانات کے جو اللہ نے آپ پر کیے تھے حسد تھا پس عبداللہ بن ابی تو دل مین نفاق رکھتا تھا اور ابو عامر مکہ

[1] وعد (ایک عورت کا نام) ایک رنجیدہ عورت کے حال پر تعجب کرتی ہو + کہ وہ ایک بوڑھے لاغر کے لیے کیون روتی ہو + اگر تو مجھسے پوچھتی ہو کہ کس غم نے تجھے لاغر کر دیا ہو + تو مین تجھسے ایک ایسی بات بیان کرتی ہون جو جھوٹی نہین ہو + آنکھ کی پتلی کو ہلاک کر دیا + حنظلہ کاتب کے غم نے + ۱۲

چلے گئے تھے پھر غزوۂ احد مین کفار قریش کے ہمراہ لڑنے کے لیے آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام فاسق رکھا تھا یہ مکہ ہی مین مقیم رہے یہانتک کہ جب مکہ فتح ہوا تو ہرقل کے پاس روم بھاگ گئے اور وہین بحالت کفر ۹ھ ہجری مین مرگئے اور بعض لوگ کہتے ہین ۸ھ مین انکے ساتھ کنانہ بن عبد یالیل اور علقمہ بن علاثہ بھی تھے اِن دونون نے انکی میراث مین جھگڑا کیا ہرقل نے کنانہ کو انکی میراث دلائی اور علقمہ سے کہا کہ ابو عامر اور کنانہ دونون مدرکے رہنے والون مین سے ہین اور تم وبر کے رہنے والون مین سے ہو۔ مگر انکے بیٹے حنظلہ مسلمانون کے سردار اور بزرگون مین سے ہین غسیل الملائکہ کے لقب سے مشہور ہین۔ یہ لقب انکا اس وجہ سے ہوا (جو ہم ذیل کی روایت مین ذکر کرتے ہین) ہمین ابو جعفر بن سمین بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا مجھسے عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جب حنظلہ شہید ہوگئے) کہ حنظلہ کو ملائکہ غسل دے رہے ہین تم انکے گھر والون سے پوچھنا کہ وہ کیا کام کرتے تھے (جس سے ایسا مرتبہ انکو ملا) چنانچہ انکی بی بی سے پوچھا گیا انھون نے کہا کہ جسوقت انھون نے اعلان جنگ سنا اُسی وقت بحالت جنابت وہ چلے گئے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی وجہ سے ملائکہ نے انکو غسل دیا۔ عند اللہ انکی یہ بزرگی اور شرف کافی ہے جب حنظلہ احد کے دن لڑ رہے تھے تو انھون نے ابو سفیان ابن حرب سے مقابلہ ہوا یہ ابو سفیان پر غالب آئے اور قریب تھا کہ اسکو قتل کر دیتے یکایک شداد بن اسود معروف بہ ابن شعوب لیثی آگیا اور اُسنے ابو سفیان کی مدد کی پس ابو سفیان چھوٹ گیا اور حنظلہ شہید ہوگئے ابو سفیان نے یہ شعر کہا[1]

ولو شئت نجتنی کمیت طمرۃ ولم احمل النعماء لابن شعوب

بعض لوگون کا قول ہے کہ انھین ابو سفیان بن حرب نے قتل کیا تھا اور کہا تھا کہ حنظلہ کے عوض مین حنظلہ کو مارا۔ حنظلہ ایک ابو سفیان کا لڑکا بھی تھا جو بدر کے دن بحالت کفر قتل کیا گیا تھا۔ قتادہ نے انس سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا اوس و خزرج نے باہم فخر کیا اُوس نے کہا حنظلہ ہمین مین سے تھے جو غسیل الملائکہ تھے اور عاصم بن ثابت بھی ہمین مین تھے جنکو بھڑ نے بچایا تھا اور سعد بن معاذ بھی ہمین مین سے تھے جنکی موت سے رحمن کا عرش ہل گیا تھا اور خزیمہ بن ثابت بھی ہمین مین سے تھے جنکی ایک شہادت دو آدمیون کی شہادت کے برابر رکھی گئی تھی۔ خزرج والون نے کہا کہ ہم مین چار آدمی تھے جنھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین قرآن یاد کر لیا تھا انکے سوا اور کسی نے پورا قرآن یاد نہ کیا تھا (وہ چار آدمی یہ ہین) زید بن ثابت ابو زید۔ ابی بن کعب۔ معاذ بن جبل۔ مطلب انکا یہ تھا کہ قبیلۂ اوس مین سے کسی نے پورا قرآن یاد نہ کیا تھا ورنہ حضرت علی ابن ابی طالب اور عبد اللہ بن مسعود اور موافق ایک قول کے سالم مولی ابی حذیفہ اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص وغیرہم نے بھی

[1] ترجمہ۔ اگر مین چاہتا تو میرا گھوڑا مجھے جست کر کے بچا لیتا + اور مین ابن شعوب کا احسان نہ لیتا ۱۲

پورا قرآن یاد کر لیا تھا - اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) حنظلہ (رضی اللہ عنہ)

عبشمی - انکا ذکر عسکری نے کیا ہی اور انھون نے ابان قطان سے انھون نے قتادہ سے انھون نے ابو العالیہ سے انھون نے ابان قطان سے انھون نے قتادہ سے انھون نے ابو العالیہ سے انھون نے حنظلہ عبشمی سے جو اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا جب کچھ لوگ بیٹھکر اللہ عزوجل کا ذکر کرتے ہین تو ایک منادی سمان سے ندا کرتا ہی کہ اے لوگو اٹھو تمھاری مغفرت کر دی گئی تمھارے گناہ نیکیون سے بدل دیے گئے - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) حنظلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن علی - انکا تذکرہ محفوظ نہین ہی - انکی حدیث حسین معلم نے عبداللہ بن بریدہ سے انھون نے حنظلہ بن علی سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے اللہ میرے خوف کو دور کر دے اور میری برہنگی کو پوشیدہ رکھ اور میری امانت کو محفوظ رکھ اور میرے قرض کو ادا کرا دے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) حنظلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو اسلمی - حسن بن سفیان نے وحدان مین انکا ذکر کیا ہی مگر صحیح نہین ہی - ہمین ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عمرو بن حمدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن سفیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسین بن مہدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبدالرزاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن جریج نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے زیاد بن سعد نے خبر دی کہ انسے ابو الزناد نے بیان کیا کہ حنظلہ بن عمرو اسلمی نے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے انسے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کسی طرف بھیجا اور اس لشکر کو یہ حکم دیا کہ قبیلۂ عذرہ کے فلان شخص کو اگر تم پانا تو آگ مین جلا دینا وہ کہتے تھے جب یہ لشکر چلا گیا اور نظر سے غائب ہو گیا تو آپنے پھر بلند آواز سے فرمایا آدمی بھیجا کہ اگر تم اُس شخص کو پانا تو قتل کر دینا آگ مین نہ جلانا آگ مین جلانا خدا کا عذاب ہی ابو نعیم نے کہا ہی کہ یہ وہم ہی صحیح نام انکا حمزہ بن عمرو ہی - اس حدیث کو عبداللہ بن احمد نے اپنے والد سے انھون نے عبدالرزاق سے اپنی سند سے روایت کیا ہی اور انکا نام حمزہ بن عمرو بتایا ہی - اور اسی حدیث کو محمد بن بکر نے ابن جریج سے اسی طرح روایت کیا ہی - انکا تذکرہ ابو موسی اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) حنظلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قشامہ بن قیس بن عبید بن طریف طائی - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین یہ اور انکی بیٹی زینب حاضر ہوئی تھین

Marfat.com

جو اسامہ بن زید کی بی بی تھین - انکا تذکرہ ابو عمر نے انکی بیٹی زینب کے نام مین لکھا ہو۔

(سیدنا) حنظلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس انصاری زرقی - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین پیدا ہوے تھے - واقدی نے انکا ذکر کیا ہو انھون نے حضرت عمر اور عثمان اور رافع بن خدیج سے روایت کی ہو اور انسے ابن شہاب نے روایت کی ہو انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو

(سیدنا) حنظلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس انصاری ظفری - بنی حارثہ بن ظفر سے ہین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کوئی جھگڑا (فیصل کرنے کے لیے) پیش کیا تھا ابن دباغ نے دارقطنی سے انکا ذکر نقل کیا ہو -

(سیدنا) حنظلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس - عبدان مروزی نے انکا ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ یہ اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہین انکی حدیث سفیان نے زہری سے انھون نے حنظلہ بن قیس سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپنے فرمایا کہ ابن مریم بھی احرام باندھینگے صرف حج کا یا صرف عمرہ کا یا دونون کا پھر عبدان نے حنظلہ بن علی کے تذکرہ مین ابو ہریرہ سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا اور اسکو کئی آدمیون نے زہری سے بھی اسی طرح روایت کیا ہو پس اس بنا پر صحیح نام انکا حنظلہ بن علی ہوگا اور وہ تابعی ہین - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) حنظلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان - ہمین ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن عبداللہ اصفہانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ضرار بن صرد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن ہاشم نے محمد بن عبیداللہ بن ابی رافع سے انھون نے اپنے والد سے اُن لوگون کے نام مین جو اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین سے حضرت علی کے ساتھ تھے حنظلہ بن نعمان کا نام بھی نقل کر کے بیان کیا - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) حنظلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن عامر بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق - احد مین اور اسکے بعد کے تمام غزوات مین شریک تھے یہی ہین جنھون نے حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی بی بی خولہ سے بعد انکے نکاح کیا تھا - ابن دباغ نے عدوی سے انکا ذکر نقل کیا ہو - مین نہین جانتا کہ یہ وہی ہین جنکا ذکر اس سے پہلے ہوا یا کوئی اور ہین اگر پہلے تذکرہ مین بھی پورا نسب

Marfat.com

بیان کیا گیا ہوتا تو ہم پہچان لیتے واللہ اعلم۔

(سیدنا) حنظلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہوذہ۔ ابو موسی نے کہا ہو کہ عبدان نے صحابہ مین انکو ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ ہمسے احمد بن سیار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن سلیمان جعفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن ابجلح نے اپنے والد سے انھون نے بشیر بن یتیم وغیرہ سے مولفۃ القلوب کے نامون مین نقل کرکے خبر دی کہ انھین سے بنی عامر بن صعصعہ کے خاندان سے خالد بن ہوذہ بن خالد ابن ربیعہ بن عمرو بن عامر بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ بھی تھے جو بھائی ہین حنظلہ بن عمرو کے۔ ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہو مین کہتا ہون کہ ابو موسی نے انکا ذکر اسی طرح لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ بھائی ہین حنظلہ بن عمرو کے حالانکہ مین سمجھتا ہون کہ انکا نام حرملہ ابن ہوذہ ہو اور عدا، بن خالدان دونون کے چچا ہین واللہ اعلم

(سیدنا) حنظلہ (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا ابن قانع نے معین سے انکا ذکر نقل کیا ہو انھون نے کہا ہو کہ حنظلہ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند تھی کہ آدمی اُس نام سے پکارا جائے جو اُسکو بہت پسند ہو۔ ابن دباغ نے انکا ذکر لکھا ہو۔

(سیدنا) حنیف (رضی اللہ عنہ)

ابن ریاب بن حارث بن امیہ بن زید بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف۔ انصاری۔ احد اور اسکے بعد کے تمام مشاہد مین شریک تھے اور غزوۂ موتہ مین شہید ہوئے۔ یہ غسانی نے عدوی سے نقل کیا ہو اور ابن ماکولا نے انکا ذکر لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ صحابی ہین۔

(سیدنا) حنیفہ (رضی اللہ عنہ)

رقاشی۔ چچا ہین ابو حرہ کے۔ ابو حرہ کے نام مین اختلاف ہو بعض لوگ حکیم بن ابی یزید کہتے ہین اور بعض لوگ کچھ اور کہتے ہین۔ حماد بن سلمہ نے واصل بن عبدالرحمن سے انھون نے ابو حرہ رقاشی سے انھون نے اپنے چچا حنیفہ سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان کا مال (دوسرے مسلمان کے لیے) جائز نہین مگر اُسکی خوشی سے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حنین (رضی اللہ عنہ)

حضرت عباس بن عبدالمطلب کے غلام تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور خادم تھے مگر آپنے اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ کو دیدیا تھا انھون نے انکو آزاد کردیا۔ یہ داداہین ابراہیم بن عبداللہ بن حنین کے اور بعض لوگون کا قول ہو کہ یہ حضرت علی

Marfat.com

ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے غلام تھے۔ ابو حنین بن عبد اللہ بن حنین نے جو ابراہیم بن عبد اللہ بن حنین کے بھائی تھے اپنی بھتیجی سے روایت کی ہو وہ اپنے مامون سے جنکا نام ابن الشاعر تھا روایت کرتی ہین کہ انکے دادا حنین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے آپکی خدمت کیا کرتے تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کر چکتے تھے تو آپکے وضو کا غسالہ یہ آپکے اصحاب کے پاس لیجاتے تھے وہ کچھ اُسے اپنے چہرون پر ملتے تھے اور کچھ پیتے تھے۔ راوی کہتا ہو کہ پھر حنین نے غسالہ لانا موقوف کر دیا تو لوگون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی شکایت کی آپنے حنین سے پوچھا تو انھون نے کہا اب مین اسکو ایک گھڑے مین بھر لیتا ہون جب پیاسا ہوتا ہون تو اُسی کو پیتا ہون۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمنے کسی غلام کو دیکھا ہو ایسی چیز جمع کرتا ہو جیسے اُسنے جمع کی ہو بعد اُسکے آپنے انھین عباس کو دیدیا اور انھون نے انکو آزاد کر دیا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو

باب الحاء والواو

(سیدنا) حوثرہ (رضی اللہ عنہ)

عصری۔ ابن ابی علی نے انکا ذکر کیا ہو اور اپنی سند سے بشر بن آدم سے انھون نے سہلہ بنت سہل عصریہ سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا ہم وفد عبد القیس مین منذر کے ہمراہ گئے تھے مین اور منذر ساتھ تھا (پس جب مدینہ پہونچے) تو منذر اپنی سواری سے اُترے اور وہ اپنے کپڑے پہننے لگے اور ہم لوگ جلدی سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین پہونچ گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیر آگے کی طرف پھیلائے ہوے تھے اور ہم لوگ آپکے اِدھر اُدھر بیٹھے ہوے تھے جب منذر آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے مصافحہ کیا اور اپنے پیر سمیٹ لیے اور انکو اپنے پیرون کی جگہ پر بٹھلایا اور فرمایا کہ ہمنے یہ جگہ تمھارے لیے خالی کر دی ہو منذر کے چہرہ پر کچھ زخم تھا انسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہو انھون نے عرض کیا کہ منذر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اشج ہو اور فرمایا کہ تم مین دو عادتین ایسی ہین کہ اللہ انکو دوست رکھتا ہو بردباری اور انجام بینی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حوشب (رضی اللہ عنہ)

ابن ملجم اور بعض لوگ انکو ظلمہ کہتے ہین ابن عمرو بن شرحبیل بن عبید بن عمرو بن حوشب بن اظلوم بن الہان بن سداد ابن زرعہ بن قیس بن صنعاء بن سبا اصغر بن کعب بن زید بن سہل بن عمرو بن قیس بن معاویہ بن جشم بن عبد شمس بن وائل ابن غوث بن حمیر حمیری الہانی یہ ذی ظلیم کے لقب سے مشہور ہین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین مسلمان ہو چکے تھے انکا شمار اہل یمن مین اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے اور تمام اہل سیر کا

Marfat.com

اور علما سے حدیث کا اتفاق ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے پاس جریر بن عبداللہ بجلی کو بھیجا تھا اور انھین کے ہاتھ ایک خط انکو لکھا تھا تاکہ یہ اور ذوالکلاع اور فیروز دیلمی اور وہ لوگ جو انکے مطیع ہون سب ملکر اسود کذاب عنسی کے قتل مین مدد دین محمد بن عثمان بن حوشب نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا جب اللہ تعالی نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ظاہر فرمایا تو مینے چالیس سوارون کو عبد شمس کی ہمراہی مین بھیجا چنانچہ عبد شمس مدینہ پونچے تو انھون نے پوچھا کہ محمد کون ہین پھر کہا کہ آپ کیا پیغام ہمارے پاس لائے ہین (ہمکو سنائیے) اگر وہ حق ہو تو ہم اُسکی پیروی کرینگے حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑھو اور زکوۃ دو اور خونریزی نکرو اور اچھی بات کا حکم دو اور بری بات سے منع کرو عبد شمس نے کہا یہ باتین تو بہت عمدہ ہین اور وہ مسلمان ہو گئے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہو انھون نے کہا عبد شمس حضرت نے فرمایا نہین بلکہ تم عبد خیر ہو اور انھین کے ہاتھ آپنے حوشب ذی ظلیم کو جواب لکھ بھیجا تھا حوشب اور ذی ظلیم دونون اپنی قوم مین تبع اور متبوع تھے۔ یہ دونون اسی جنگ مین شہید ہوے حوشب کو سلیمان بن صرد خزاعی نے قتل کیا تھا۔ محمد بن سوقہ نے عبدالواحد دمشقی سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا حوشب حمیری نے صفین مین حضرت علی مرتضی کو پکارا اور کہا کہ اے ابن ابی طالب تم لوٹ جاؤ ہم تمھین اپنے اور تمھارے خون کا واسطہ دلاتے ہین ہم تمھین عراق دیدین اور تم ہمین شام دیدو اور مسلمانون کی خونریزی نکرو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے ابن ام ظلیم یہ بات بہت دور ہو خدا کی قسم اگر تجھ کو دین مین نرمی جائز ہوتی تو مین ایسا ہی کرتا اور یہ بات میرے لیے آسان تھی مگر اللہ اس بات پر راضی نہین ہو کہ اہل قرآن سکوت اور سستی کرین اس حال مین کہ اللہ کی نافرمانی کی جاتی ہو اور وہ لوگ اسکے روکنے کی اور جہاد کرنیکی طاقت رکھتے ہون یہانتک کہ اللہ کا دین غالب آجائے ابو عمر نے کہا ہو کہ حوشب حمیری سے ایک مرفوع حدیث اس شخص کی فضیلت مین جسکا بچہ مرجائے مروی ہو اسکو ابن لہیعہ نے عبداللہ بن ہبیرہ سے انھون نے حسان بن کریب سے انھون نے حوشب حمیری سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہو کہ آپنے فرمایا جس شخص کا بچہ مرجائے اور وہ صبر کرے اُس سے قیامت مین کہا جائیگا کہ اُس دولت کے عوض مین جو ہمنے تجھسے لے لی تھی جنت مین داخل ہو جا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حوشب (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہین۔ ہمین ابو یاسر بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین یحیی بن اسحاق بن کنانہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابن لہیعہ نے عبداللہ بن ہبیرہ سبائی سے انھون نے حسان بن کریب سے روایت کرکے بیان کیا کہ انمین سے ایک لڑکے کا مقام حمص مین انتقال ہو گیا اُس لڑکے کے باپ کو بہت سخت رنج ہوا تو اُس سے حوشب صحابی نبی

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ کیا مین تمسے وہ حدیث نہ بیان کرون جو مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تمھارے ہی جیسے بیٹے کی بابت سنی ہو آپکے اصحاب مین ایک شخص کا ایک بیٹا تھا قریب جوانی کے تھا اپنے باپ کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آیا کرتا تھا پھر اُسکی وفات ہوگئی تو انکو بڑا سخت رنج ہوا اور قریب چھ دن تک وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین نہ آئے تو آپنے فرمایا کیا بات ہو کہ مین فلان شخص کو نہین دیکھتا لوگون نے کہا یا نبی اللہ انکے بیٹے کی وفات ہوگئی اسکا انھین سخت رنج ہو پھر جب (وہ آئے اور) انھین نبی صلی اللہ علیہ نے دیکھا تو فرمایا کہ تم کیا چاہتے ہو یہ چاہتے ہو کہ اسوقت تمھارا وہ بیٹا خوش خوش تمھارے پاس آجائے یا یہ چاہتے ہو کہ تم سے کہا جائے کہ بعوض اس دولت کے جو ہمنے تمسے لے لی تھی تم جنت مین داخل ہو جاؤ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

مین کہتا ہون کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے انکو حوشب ذی ظلیم کے علاوہ لکھا ہو اور ابو عمر نے دونون کو ایک کردیا ہو اور اس حدیث کو حوشب ذی ظلیم کے تذکرہ مین لکھا ہو جیسا کہ اوپر گذرا اور حق بھی یہی ہو اسمین شک نہین کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے چونکہ انکی حدیث بواسطہ اہل مصر کے سنی تو انھون نے اُن حوشب کو مصری سمجھا اور یہ حوشب شامی ہین پس ان دونون کو انھون نے دو شخص سمجھا حالانکہ یہ دونون ایک ہین کیونکہ صرف میت کی نسبت یہ بیان کیا گیا ہو کہ اسکی وفات حمص مین جو شام سے متعلق ہو ہوئی اور یہ بھی ممکن ہو کہ ان دونون نے چونکہ اس روایت مین دیکھا کہ یہ بیان کرتے ہین کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور وہ یہ جانتے ہون کہ ذی ظلیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک نہین پہونچ سکے نہ انھون نے آپکو دیکھا لہذا انکو اُنکے سوا سمجھا لیکن ابن لہیعہ کا روایت کرنا کچھ حجت نہین ہو۔

(سیدنا) حوشب (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید فہری۔ یہ ایک شخص مجہول ہین انکی حدیث اُنکے بیٹے یزید نے انسے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اگر جریج[1] راہب فقیہ اور عالم ہوتا تو ضرور اس بات کو سمجھ لیتا کہ اپنی ماں کو جواب دینا اللہ عزوجل کی عبادت مین اسکے مشغول ہونے سے بہتر تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو

(سیدنا) حوط (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد العزی۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ بنی عامر بن لوی مین سے ہین۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپنے فرمایا جس قافلہ مین گھنٹی ہو فرشتے اس قافلہ کے قریب نہین جاتے۔ اس حدیث کو انسے ابن یزید نے بھی روایت کیا ہو۔ اور اس حدیث مین یہ بھی بیان کیا گیا ہو کہ ابن بریدہ نے جو یطب بن عبد العزی سے

[1] جریج زمانہ گذشتہ مین ایک نصرانی درویش تھے ایک مرتبہ وہ نماز پڑھ رہے تھے انکی ماں نے انھین پکارا دعا دینا لے

Marfat.com

روایت کی مگر صحیح حوط ہی - یہ ابوعمر کا قول ہی - اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہی کہ (انکا نام حوط ہی) اور بعض لوگ حویطب کہتے ہین - اور بعض لوگ حویطب بن عبدالعزی بن ابی قیس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی کہتے ہین کنیت انکی ابو محمد ہی اور بعض لوگ کہتے ہین ابوالاصبع - فتح مکہ کے نومسلمون مین سے ہین مکہ مین رہتے تھے ۵۴ھ مین انکی وفات ہوئی اُسوقت انکی عمر ایکسو بیس برس کی تھی اور ابن مندہ اور ابونعیم نے انسے عبداللہ بن بریدہ کی وہ حدیث نقل کی ہی کہ فرشتے اُس قافلہ کے قریب نہین جاتے جسمین گھنٹی ہو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی - مگر ابونعیم نے اس حدیث کو حویطب کے نام مین لکھا ہی اور انھون نے حوط بن عبدالعزی کا تذکرہ قائم نہین کیا گویا کہ ان دونون کو انھون نے ایک کر دیا ہی اور ابن مندہ اور ابوعمر نے دونون کے تذکرے لکھے ہین واللہ اعلم - ابونعیم نے انکا تذکرہ حوط کے نام مین بھی لکھا ہی وہان ہم بھی انشاء اللہ تعالی ذکر کرینگے -

(سیدنا) حوط (رضی اللہ عنہ)

عبدی - عبدان نے کہا ہی کہ ہمارے بعض اصحاب نے انکو ذکر کیا ہی مگر مین انکی کوئی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین جانتا ہان انھون نے حضرت ابن مسعود سے یہ حدیث روایت کی ہی کہ دجال کے کان اور اُسکی پلکین ستر ہزار برس کی مسافت کے بقدر ہونگی (یعنے وہ ستر ہزار برس کی راہ سے بات کو سن لیگا اور چیز کو دیکھ لیگا) واللہ اعلم - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) حوط (رضی اللہ عنہ)

ابن قرواش بن حصن بن ثمامہ بن شبث بن حدرد - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے یہ ایک مجہول شخص ہین - انکی حدیث حاتم بن فضل بن سالم بن جون بن غیاث نے اپنے والد غیاث بن حوط بن قرواش سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا میرے ہمراہ بنی عدی کا بھی ایک شخص بھی تھا جسکا نام واقد تھا یہ اول اسلام کا حال ہی اور انھون نے حدیث کو طول کے ساتھ نقل کیا ہی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) حوط (رضی اللہ عنہ)

ابن مرہ - یسین بن حسن بن یسین نے کہا ہی کہ مینے ۲۴۶ھ مین حج کیا تھا پھر انھون نے ایک حدیث بیان کی اور اسمین یہ بھی کہا کہ مینے[1] جنگل مین ایک اعرابی کو دیکھا جسکا نام حوط بن مرہ بن علقمہ تھا ہم لوگون نے اس سے پوچھا کہ کیا تمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہی اسنے کہا ہان مینے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی اور اس سے پوچھا گیا کہ کیا تمنے جنت کا کھانا دیکھا اسنے کہا ہان جبرئیل علیہ السلام میرے پاس خبیصہ لے آئے تھے مینے اُسکو کھایا تھا - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی -

[1] حافظ ابن حجر عسقلانی نے اصابہ مین لکھا ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے ۱۲

Marfat.com

(سیدنا) حوط (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید انصاری۔ حارث بن زیاد ساعدی کے چچا کے بیٹے ہین۔ انکی حدیث اہل کوفہ سے مروی ہی۔ انکی روایت عبدالرحمن ابن غسیل نے حمزہ بن ابی اسید سے انھون نے حارث بن زیاد سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مین جنگ خندق مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گیا آپ ہجرت پر لوگون سے بیعت لے رہے تھے مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس سے بھی بیعت لے لیجیے حضرت نے پوچھا کہ یہ کون ہی مینے عرض کیا کہ حوط بن یزید میرے چچا کا بیٹا حضرت نے فرمایا کہ تم انصار کے گروہ مین سے ہو تم ہجرت کرکے کس کے پاس جاؤ گے بلکہ اور لوگ ہجرت کرکے تمھارے پاس آئینگے ہمنے اس حدیث کو حارث بن زیاد کے نام مین بھی ذکر کیا وہ بھی صرف ابن غسیل کی حدیث سے مشہور ہین انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) حولی (رضی اللہ عنہ)

ابوالفتح ازدی نے حاے مہملہ کے نامون مین انکا ذکر کیا ہی۔ اور ابن ماکولا نے حاے معجمہ کے ساتھ ہی۔ اور ازدی نے اپنی سند کے ساتھ وکیع سے انھون نے سعید بن عبدالعزیز سے انھون نے ربیعہ بن یزید سے انھون نے ایک شخص سے جنکا نام حولی تھا روایت کی ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب تمھارے لشکر جدا جدا ہو جائینگے ایک لشکر شام مین ہوگا اور ایک لشکر عراق مین اور ایک لشکر یمن مین۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔ اور کہا ہی کہ انکا نام عبداللہ بن حوالہ ہی۔ ہمین ابوموسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوزرعہ نے اور احمد بن محمد بن یحیی ابن حمزہ نے خبر دی یہ دونون کہتے تھے کہ ہمین ابومسہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سعید بن عبدالعزیز نے ربیعہ بن یزید سے انھون نے ابوادریس خولانی سے انھون نے عبداللہ بن حوالہ ازدی سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے خبر دی کہ آپنے فرمایا عنقریب تم لوگون کے لشکر جدا جدا ہو جائینگے ایک لشکر شام مین ہوگا اور ایک لشکر عراق مین اور ایک لشکر یمن مین حوالی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے لیے کیا بات بہتر ہی آپنے فرمایا تم شام مین رہنا ابوموسی نے کہا ہی کہ اس بنا پر انکو ازدی کہنا صحیح ہی اگرچہ اسمین بھی کچھ غلطی ہی کیونکہ صحیح حوالی ہی منسوب ہین اپنے باپ حوالہ کی طرف جیسا کہ حدیث مین مذکور ہی۔ اس حدیث کو ایک جماعت نے ابن حوالہ سے نقل کیا ہی۔ اور ابن ماکولا نے حاے مہملہ کے باب مین لکھا ہی کہ عبداللہ بن حولی انکا نام ہی اور بعض لوگ ابن حوالہ کہتے ہین انھون نے ان دونون کے درمیان مین فرق کیا ہی حالانکہ یہ دونون ایک ہین۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔

لہ یہ ایک پیشین گوئی ہے جو بہت ہی جلد بعد خلافت حضرت عثمان کے پوری ہو گئی اسلام مین دو گروہ ہوے حضرت علی مرتضی کی خلافت ملک حجاز مین اور حضرت معاویہ کی ملک

Marfat.com

(سیدنا) حویرث (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن خلف بن مالک بن عبداللہ بن حارثہ بن غفار بن ملیل غفاری - یہی ہین جنکا لقب آبی اللحم ہی انکا ذکر ابی اللحم کے نام مین ہو چکا ہی ہشام بن کلبی نے کہا ہی کہ انکا نام حویرث بن عبداللہ ابن ابی اللحم ہی - ابی اللحم کا نام خلف بن مالک ابن عبداللہ بن حارثہ ہی - انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے مختصر لکھا ہی - اور ابوعمر نے کہا ہی کہ ابی اللحم جنگ حنین مین شہید ہوے -

(سیدنا) حویرث (رضی اللہ عنہ)

مالک بن حویرث کے والد ہین - خالد حذاء نے ابوقلابہ سے انھون نے مالک بن حویرث سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے والد کو یہ آیت پڑھائی تھی فیومئذ لا یعذب عذابہ احد اس حدیث کو کئی لوگون نے خالد سے انھون نے ابوقلابہ سے انھون نے مالک سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا فیومئذ الخ اسمین انکے والد کا ذکر نہین ہی اور اس حدیث کو بہت سے لوگون نے خالد سے انھون نے قلابہ سے انھون نے اُس شخص سے جسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا روایت کی ہی ان لوگون نے نہ مالک کا ذکر کیا ہی نہ انکے باپ کا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) حویصہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود بن کعب بن عامر بن ربیعہ بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی ثم الحارثی - سعد کے والد ہین اور محیصہ کے حقیقی بھائی ہین اُحد مین اور خندق مین اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے - انسے محمد بن سہل بن ابی خیثمہ نے اور حرام بن سعد بن محیصہ نے روایت کی ہی یونس ابن بکیر نے ابن اسحاق سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مجھسے زید بن ثابت کے ایک غلام یعنے محمد بن ابی محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے محیصہ کی بیٹی نے اپنے والد محیصہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن اشرف یہودی کے قتل کے بعد فرمایا کہ جس یہودی کو پاؤ قتل کردو پس محیصہ بن مسعود نے ابن سنینہ نامے ایک یہودی تاجر پر حملہ کیا جو مسلمانون مین ملا جلا رہتا تھا اور اُنکے ہاتھ خرید فروخت کیا کرتا تھا اور اُسے قتل کردیا حویصہ بن مسعود اُس زمانے مین مسلمان نہوے تھے وہ محیصہ سے بڑے تھے محیصہ نے اُس یہودی کو قتل کیا تو حویصہ نے انکو مارنا شروع کیا اور کہنے لگے کہ اے دشمن خدا تو نے اُسے قتل کردیا حالانکہ تیرے پیٹ مین زیادہ تر چربی اُسی کے مال سے پیدا ہوئی ہی محیصہ کہتے تھے یہنے (اپنے بھائی سے) کہا کہ خدا کی قسم اسکے قتل کا مجھے اُس شخص نے حکم دیا تھا کہ اگر وہ تمھارے قتل کا مجھے حکم دیتے تو مین تمکو بھی قتل کردیتا پس یہی واقعہ حویصہ کے اسلام کا سبب ہوا حویصہ نے کہا کیا اگر محمد تمھین میرے قتل کا

لہ پس اُس دن اسکا جیسا عذاب کوئی نکریگا ۱۲

حکم دیتے تو تم مجھے بھی قتل کر دیتے محیصہ نے کہا ہان خدا کی قسم حویصہ نے کہا واللہ تمھارا دین اس حد تک پہونچ گیا یہ ایک تعجب کی بات ہے تو محیصہ نے یہ اشعار پڑھے **اشعار**

یلوم[1] ابن ام لو امرت بقتلہ لطبقت ذفراہ بابیض قاضب حسام کلون الملح اخلص صقلہ متی ما امضیہ فلیس بکاذب

وما سرنی انی قتلتک طائعا وان لنا ما بین بصری فمارب

پھر ایک حدیث انھون نے ذکر کی ہے جسمین حویصہ کے اسلام کا ذکر ہے وہ حدیث مغازی مین مشہور ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا

(سیدنا) حویطب (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد العزی بن ابی قیس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی قریشی عامری۔ کنیت انکی ابو محمد اور بعض لوگ کہتے ہین ابو الاصبع فتح مکہ کے تو مسلمون مین سے اور مولفۃ القلوب سے ہین حنین مین نبی صلی اللہ علیہ کے ہمراہ تھے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سو اونٹ دیے تھے۔ یہ اور سہل بن عمر عبد ود مین جا کے ملجاتے ہین۔ یہ منجملہ اُن لوگون کے ہین جنھین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حدود حرم کی تجدید پر مامور کیا تھا اور نیز یہ اُن لوگون مین ہین جنھون نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دفن کیا تھا انسے ابو نجیح نے اور سائب بن یزید نے روایت کی ہے۔ یحیی بن معین نے کہا ہے مین انکی روایت کی ہوئی کوئی صحیح حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین جانتا۔ مروان بن حکم نے (ایک مرتبہ) حویطب سے کہا کہ اے شیخ تم بہت دیر مین اسلام لائے یہانتک کہ کم عمر لوگ تم سے سبقت لے گئے حویطب نے کہا اللہ ہی کی مدد سے کام چلتا ہے واللہ مینے کئی مرتبہ اسلام کا ارادہ کیا مگر تمھارا باپ ہر مرتبہ مجھے اس سے باز رکھتا تھا اور مجھے منع کرتا تھا کہ تم اپنی بزرگی اور اپنے باپ دادا کا دین ایک نئے دین کے لیے کیون چھوڑتے ہو اور کیون (دوسرے کے) تابع ہوے جاتے ہو مروان چپ ہو گیا اور اپنی اس بات پر نادم ہوا اور حویطب نے اُس سے کہا کہ کیا تم سے حضرت عثمان نے نہین بیان کیا جب وہ مسلمان ہوے تو تمھارے باپ سے انھین کیا کیا مصیبتین پہونچین حویطب نے یہی کہا کہ مین بدر مین مشرکون کے ساتھ تھا مینے ایک قافلہ کو دیکھا مینے فرشتون کو دیکھا کہ وہ آسمان زمین کے درمیان مین معلق کھڑے ہوے کچھ لوگون کو قتل کرتے تھے اور کچھ لوگون کو قید کرتے تھے مینے یہ بات کسی سے نہین بیان کی۔ یہ حویطب سہیل بن عمرو کیساتھ صلح حدیبیہ مین شریک تھے فتح مکہ کے دن حضرت ابو ذر نے انکو امان دیا تھا اور انکو انکے لڑکے بالون کے ساتھ یکجا کر دیا تھا پھر اُسکے بعد یہ اُسی دن مسلمان ہو گئے اور حنین اور طائف مین بحالت اسلام

---

[1] ترجمہ: یہ بھی مان بیٹا مجھے ملامت کرتا ہے کہ اگر مجھے اسکے قتل کا حکم دیا جائے۔ تو مین سفید تلوار اسکی گردن مین لگاؤن ۱۲ ایسی تلوار جو نمک کیطرح صاف رنگ کی ہے کہ جب مین اُسکو چلاتا ہون تو ثانی نہین جاتی ۱۲ اور اطاعت نبی مین اگر مین تجھے قتل کر دون۔ تو اسکے بدلے مین بصری اور مارب کے درمیانی مقامات بھی مجھے ملین تو مین خوش نہونگا ۱۲

شریک ہوے انسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس ہزار درم قرض مانگے تھے چنانچہ انھون نے قرض دیدیے تھے۔ حویطب کی وفات مدینہ مین آخر خلافت حضرت معاویہ مین ہوئی اور بعض لوگون کا قول ہی کہ ۵۴ھ مین انکی وفات ہوئی اسوقت انکی عمر ایکسو بیس سال کی تھی۔ انکی حدیث موطا مین ہی بیٹھ کے نماز پڑھنے کے متعلق۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

باب الحاء والیاء

(سیدنا) حیان (رضی اللہ عنہ)

ابن ابجر کنانی۔ صحابی ہین اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ صفین مین شریک تھے انکی حدیث عبداللہ بن جبلہ بن حیان بن ابجر نے اپنے والد سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا حیان سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین تھے مین ایک دیگ کے نیچے آگ روشن کر رہا تھا جسمین مردار کا گوشت تھا پھر مردار کی حرمت نازل ہوئی تو دیگین اُلٹ دی گئین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حیان (رضی اللہ عنہ)

اعرج۔ انھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین کی طرف بھیجا تھا۔ یہ بکیر بن معروف کا قول ہی انھون نے محمد بن یزید خراسانی سے نقل کیا ہی حالانکہ یہ وہم ہی صحیح وہی ہی جو ابو حمزہ وغیرہ نے روایت کیا ہی انھون نے محمد بن یزید خراسانی سے انھون نے حیان اعرج سے انھون نے علاء حضرمی سے روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) حیّان (رضی اللہ عنہ)

ابن بج صدائی۔ مصر مین فروکش ہوے تھے صحابی ہین۔ ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے میری قوم کے لوگ مسلمان ہو گئے پھر مجھے خبر ملی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی طرف لشکر بھیجا ہی تو مین آپکے پاس گیا اور مینے عرض کیا کہ میری قوم کے لوگ مسلمان ہین حضرت نے فرمایا کیا ایسا ہی ہی مینے عرض کیا ان پھر مین ایک شب صبح تک آپکے ہمراہ رہا پھر نماز کی اذان دی گئی تو آپنے صبح کو مجھے ایک برتن (پانی کا) دیا مینے اُس سے وضو کیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی اُس برتن مین رکھدین تو اُس سے چشمے اُبلنے لگے اور آپنے فرمایا کہ تم مین سے جس جس کا ارادہ وسو کر نیکا ہو وہ وضو کر لے بعد اسکے مینے وضو کرکے نماز پڑھی پھر آپنے مجھے میری قوم پر سردار بنا دیا اور اُنکے صدقے مجھے دئے (اسی اثنا مین) ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہو گیا اور اُسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ فلان شخص نے میرے اوپر ظلم کیا ہی رسول خدا صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم نے فرمایا سردار بننے مین کسی مسلمان کے واسطے بہتری نہین ہو اُسکے بعد ایک شخص صدقہ مانگتا ہوا آیا تو آپنے فرمایا کہ صدقہ مانگنے والے کے سر مین درد ہوگا اور پیٹ مین سوزش ہوگی یا (فرمایا کہ) مرض ہوگا پس (یہ سنکے) مینے اپنی سرداری کا پروانہ اور صدقے واپس کر دیے حضرت نے فرمایا کہ کیون مینے عرض کیا کہ مین کیونکر اسکو قبول کرون ابھی تو مین آپسے سن چکا جو کچھ سن چکا حضرت نے فرمایا بات تو وہی ہو جو تمنے سنی۔ انکا تذکرہ تینون کے حاء اور یاء کے باب مین لکھا ہو۔ اور ابو عمر کے انکے تذکرہ مین کہا ہو کہ دارقطنی نے کہا ہو کہ انکا نام حبان بن بح صدائی ہو بکسر حاء اور ابو نصر نے کہا ہو کہ حبان بکسر حا حیان بن بح صدائی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکے حاضر ہوے تھے اور فتح مصر مین شریک تھے ایک حدیث انسے مروی ہو اسکو انسے زیاد بن نعیم حضرمی نے روایت کیا ہو یہ ابن لہیعہ نے بکر بن سوادہ سے نقل کیا ہو۔ ابن یونس نے کہا ہو کہ بعض لوگ انکو حبان بالفتح کہتے ہین مگر حیان بالکسر صحیح ہو۔

(سیدنا) حیان (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی جبلہ جشمی۔ عبدان نے اپنی سند سے عبدالرحمن بن یحیی سے انھون نے حیان بن ابی جبلہ جشمی سے نقل کیا ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شخص اپنے مال بہ نسبت اپنے باپ اور بیٹے کے زیادہ حق دار ہو۔ عبدان نے کہا ہو مین نہین جانتا کہ یہ صحابی ہین یا نہین اور لوگون نے کہا ہو کہ انکا نام حبان بکسر حا و باے معجمہ ہو یہ حضرت عمرو بن عاص اور اُنکے بیٹے عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہین۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) حیان (رضی اللہ عنہ)

ابن ضمرہ۔ عبدان نے انکا بھی ذکر ابو حاتم رازی سے نقل کیا ہو وہ کہتے تھے مجھسے معاذ بن حسان نے بیان کیا وہ مقام برذعہ مین رہتے تھے وہ کہتے تھے ہمین ابراہیم بن محمد اسلمی نے شرحبیل بن سعد سے انھون نے حیان بن ضمرہ سے روایت کرکے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمین اس بات کی ممانعت کی گئی ہو کہ ہم اپنی شرمگاہین (دوسرون کو) دکھائین۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور انھون نے کہا ہو کہ عبدان نے انکا ذکر اسی طرح لکھا ہو حالانکہ انکا نام جبار بن صخر ہو ابو عبداللہ وغیرہ نے انکا ذکر حرف جیم مین لکھا ہو۔ ابن شاہین نے بھی انکے نام مین غلطی کی اور انھون نے بھی حے کی رویف مین انکا نام حیان بن صخر لکھا ہو حالانکہ انکا نام جبار بن صخر ہو۔

(سیدنا) حیان (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن عبداللہ بن عمرو بن عدس بن ربیعہ بن جعدہ بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ نابغہ جعدی شاعر۔ انکی کنیت ابو لیلی ہو۔ انکے نام مین اختلاف ہو بعض لوگ حیان کہتے ہین اور بعض لوگ حنان۔ انشاء اللہ تعالی نون کے

باب مین انکا ذکر کیا جائیگا - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی

(سیدنا) حیان (رضی اللہ عنہ)

ابن ملہ - بھائی ہین انیف یمانی کے - انکا شمار اہل فلسطین مین ہی - یہ ابن سندہ کا قول ہی - انکا ذکر اپنے بھائی انیف کے ساتھ یمامہ کے وفد مین ہو چکا ہی - بخاری نے کہا ہی کہ حیان بن ملہ بھائی ہین انیت بن ملہ کے صحابی ہین - ابن اسحاق نے بھی قبیلۂ جذام کے وفد مین انکا ذکر کیا ہی اور یہ کہ حیہ بن خلیفہ کلبی کے ساتھ یہ بھی گئے تھے جبکہ انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر کی طرف بھیجا تھا اور حضرت نے انھین سورۂ فاتحہ تعلیم فرمائی تھی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) حیان (رضی اللہ عنہ)

ابن نملہ - کنیت انکی ابو عمران انصاری - بخاری نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی اور اور لوگون نے انکی مخالفت کی ہی - ہمین یحیی بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند سے ابو بکر یعنے احمد بن عمرو بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے رحیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین مروان بن معاویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حمید بن علی رقاشی نے عمران بن حیان انصاری سے انھون نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن خطبہ پڑھا اور تین چیزین آپنے لوگون کے لیے حلال کر دین جنکو آپ منع فرمایا کرتے تھے اور تین چیزین آپنے لوگون پر حرام کر دین جنکو لوگ حلال سمجھتے تھے - آپنے اُنکے لیے قربانی کے گوشت اور قبرون کی زیارت اور بعض ظروف کا استعمال جائز کر دیا اور اس بات سے منع کر دیا کہ کوئی شخص قبل از تقسیم اپنا حصہ مال غنیمت سے بیچ ڈالے اور اس بات سے کہ قیدی لونڈیون سے (اگر وہ حاملہ ہون) قبل وضع حمل ہمبستری کی جائے اور اس بات سے کہ پھل فروخت کیے جائین قبل اس سے کہ وہ کار آمد ہو سکین اور آفات سے محفوظ ہون - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی - مگر ابو عمر اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ یہ خطبہ آپنے فتح خیبر کے دن پڑھا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حاملہ عورتون کی ہمبستری سے جنگ حنین مین منع فرمایا تھا اور جنگ حنین فتح مکہ کے بعد تھی اور جنگ خیبر فتح مکہ سے پہلے تھی اور عورتین اسمین قید ہو کر نہین آئی تھین بلکہ جنگ حنین مین قید ہو کر آئی تھین

(سیدنا) حیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مخرّم یا مخرمہ بن قرط بن جناب بن حارث بن حمہ بن عدی بن جندب بن عنبر بن عمرو بن تمیم - بھائی ہین وردان بن مخرّم کے - یہ دونون صحابی ہین - یہ قول طبری کا ہی - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین یہ دونون حاضر ہوے تھے اور اسلام لائے تھے اور حضرت نے اُنکے لیے دعاے خیر فرمائی تھی - ابن کلبی نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہی - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی اور امیر ابو نصر نے بھی انکو ذکر کیا ہی -

Marfat.com

(سیدنا) حَیَدَہ (رضی اللہ عنہ)

یہ ایک مجہول شخص ہین۔ بعض متاخرین نے یعنے ابن مندہ نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی انسے طلق بن حبیب نے روایت کی ہی بشرطیکہ محفوظ ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا کہ تم لوگ قیامت کے دن برہنہ بے ختنہ کیے ہوے اُٹھائے جاؤگے اور سب سے پہلے ابراہیم خلیل صلی اللہ علیہ وسلم کو لباس پہنایا جائیگا اللہ تعالی فرمائیگا کہ میرے خلیل ابراہیم کو لباس پہناؤ تاکہ لوگ انکی بزرگی کو معلوم کرلین پھر اور تمام لوگون کو انکے اعمال کے لحاظ سے لباس پہنایا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی اور پہلے حیدہ کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہی۔ شاید ابوعمر نے اِن دونون کو ایک سمجھا مگر مین اِن دونون کو دو سمجھتا ہون کیونکہ انکا شمار مجہول لوگون مین ہی اور پہلے حیدہ کا ذکر طبری اور کلبی وغیرہما نے کیا ہی واللہ اعلم۔ ابن ماکولا نے انکا ذکر اس طرح کیا ہی حیدہ۔ انکا نسب نہین بیان کیا گیا بعض لوگون کا قول ہی کہ یہ صحابی ہین اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی۔ انسے طلق بن حبیب نے روایت کی ہی اُسکے بعد انھون نے کہا ہی کہ وردان اور حیدہ دونون بیٹے ہین مُزم کے اور اِن دونون کا نسب بیان کیا ہی اور کہا ہی کہ یہ دونون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے یہ طبری اور ابن کلبی کا قول ہی پس ابن ماکولا نے بھی انکو دو سمجھا واللہ اعلم۔

(سیدنا) حیسمان (رضی اللہ عنہ)

ابن ایاس بن عبداللہ بن ایاس بن ضبیعہ بن عمرو بن مازن بن عدی بن عمرو بن ربیعہ خزاعی بن شاہین نے انکا ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ یہ اپنی قوم مین شریف تھے بعد اُسکے اسلام لائے اور انکا اسلام اچھا ہوا۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی کلبی نے کہا ہی کہ یہ وہی شخص ہین جو اہل بدر کے مقتول ہونے کی خبر لیکر مکہ گئے تھے یہ بدر مین مشرکون کی طرف تھے بعد اُسکے اسلام لائے

(سیدنا) حیر (رضی اللہ عنہ)

ابن حابس تمیمی۔ ابن ابی عاصم و مُعیرہ نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی مگر انھون نے انکو باے موحدہ کی ردیف مین ذکر کیا ہی حالانکہ انکا نام یے کے ساتھ ہی۔ ہمین ابوالفضل بن ابی الحسن حجری فقیہ شافعی نے اپنی سند سے ابویعلی موصلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن ابراہیم دورقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبدالصمد بن عبدالوارث نے حرب بن شداد سے انھون نے یحیی بن ابی کثیر سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے حیر بن حابس تمیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اُلو (کی آواز) مین کچھ (بھی نحوست) نہین ہی اور نظر (کا لگ جانا) حق ہی اور عمدہ چیز فال نیک ہی۔ اس روایت مین ایسا ہی ہی اور اس حدیث کو

Marfat.com

عبداللہ بن رجاء نے حرب سے روایت کیا ہو انھون نے کہا یہ حدیث جبہ نے اپنے والد سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو اور علی بن مبارک نے یحیی سے اسی طرح روایت کیا ہو اور یہی صحیح ہو۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو

(سیدنا) **حیی** (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ ثقفی حلیف ہین بنی زہرہ کے جنگ یمامہ مین شہید ہوے اسکو یحیی اموی نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہو یعنی حے اور ثاے مثلثہ کے ساتھ۔ اور طبری نے کہا ہو کہ انکا نام حی ہو حے او۔ ایک یے کے ساتھ بیٹے ہین جاریہ کے او واقدی نے کہا ہو کہ انکا نام حیی ہو دو یے اور جیم کے ساتھ اور کہا ہو کہ جنگ یمامہ مین شہید ہوے اور فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہو اور ہمنے انکا تذکرہ حبی کے نام مین بھی کیا ہو یعنے حے کے بعد باے موحدہ۔

(سیدنا) **حیی** (رضی اللہ عنہ)

لیثی صحابی ہین۔ شام مین رہتے تھے۔ انکی حدیث ابن لہیعہ نے ابن ہبیرہ سے انھون نے ابوتمیم جیشانی سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا حیی لیثی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے آفتاب ڈھل جانے کے بعد نماز ظہر اپنے گھر مین پڑھتے تھے بعد اُسکے جاتے تھے اگر مسجد مین انکو نماز ظہر ملجاتی تو وہان بھی اُن لوگون کے ساتھ پڑھ لیتے تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

حرف الخاء۔ باب الخاء والالف

(سیدنا) **خارجہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن حبلہ بن خارجہ۔ انسے فروہ بن نوفل نے قل یاایہا الکافرون۔ کے متعلق روایت کی ہو کہ سوتے وقت جو شخص اس سورت کو پڑھ لے اُسکے لیے یہ سورت شرک سے برات ہو اس حدیث مین بہت اضطراب ہو بعض لوگ تو کہتے ہین کہ یہ خارجہ بیٹے ہین حبلہ کے اور بعض لوگ تو کہتے ہین کہ حبلہ بیٹے ہین خارجہ کے ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو کہ خارجہ بن حبلہ کہنا وہم ہو صحیح حبلہ بن خارجہ ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **خارجہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن جزی۔ اور بعض لوگ کہتے ہین ابن جزء عذری۔ انسے ربیعہ جرشی نے اور جبیر بن نفیر نے روایت کی ہو سعید ابن سنان نے ربیعہ جرشی سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مجھسے خارجہ بن جزی عذری نے بیان کیا کہ ہمنے مقام تبوک مین ایک شخص کو یہ پوچھتے ہوے سنا کہ یارسول اللہ کیا اہل جنت بھی (اپنی بی بیون سے) ہمبستری کرینگے حضرت نے فرمایا (ہان) ہر شخص کو ایک دن مین تمھارے ستر آدمیون سے زیادہ طاقت دی جائیگی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

جزی بفتح جیم ہی اور بعض لوگ بکسر جیم کہتے ہین اور زے مکسور ہی اور بعض لوگ اسکو ساکن کہتے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین یہ لفظ جزء ہی بفتح جیم وزاے ساکنہ اور بعد اسکے ہمزہ ہی اہل عربیت اس لفظ کو اسی طرح کہتے ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حذافہ بن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عدی بن کعب بن لوی قریشی عدوی۔ انکی والدہ فاطمہ بنت عمرو بن بجرہ عدویہ ہین۔ قریش کے شہسوارون مین سے تھے۔ بعض لوگون کا بیان ہی کہ یہ تنہا ہزار شہسوارون کے برابر تھے (ایک مرتبہ) حضرت عمرو بن عاص نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ میری مدد کے لیے ہزار سوار بھیجدیجئے تو حضرت عمر نے انھین خارجہ بن حذافہ کو اور زبیر بن عوام کو اور مقداد بن اسود کو بھیجدیا تھا۔ خارجہ فتح مصر مین شریک تھے بعض لوگون کا بیان ہی کہ وہ عمرو بن عاص کی طرف سے قاضی تھے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ وہانکی طرف سے مصر مین منتسب تھے اور برابر مصر ہی مین رہے یہانتک کہ انکو ایک خارجی نے اُن تین خارجیون مین سے جو حضرت علی اور حضرت معاویہ اور حضرت عمرو (بن عاص) کے قتل کے ارادہ سے نکلے تھے انکو قتل کر دیا تھا۔ خارجی نے حضرت عمرو کو قتل کرنا چاہا تھا مگر اُسنے عمرو سمجھ کے حضرت خارجہ کو قتل کر دیا جب اُس خارجی نے انکو قتل کیا تو گرفتار کر لیا گیا اور حضرت عمرو بن عاص کے سامنے پیش کیا گیا جب اُسنے حضرت عمرو کو دیکھا تو کہا کہ یہ قتل کسکو کیا لوگون نے کہا خارجہ کو تو کہنے لگا کہ مینے تو عمرو کو قتل کرنا چاہا تھا مگر اللہ کو خارجہ کا قتل منظور تھا بعض لوگون کا بیان ہی کہ یہ گفتگو اس خارجی سے حضرت عمرو بن عاص نے کی تھی۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ وہ خارجہ جنکو اس خارجی نے قتل کیا تھا خارجہ بن حذافہ تھے عبداللہ بن حذافہ کے بھائی قبیلہ بنی سہیم سے جو حضرت عمرو بن عاص کے گروہ سے تھے مگر یہ صحیح نہین ہی بعض لوگون نے کہا ہی کہ خارجہ بن حذافہ مصر مین مشہور ہین بخاری نے تاریخ مین انکا ذکر کیا ہی اور انکو عدوی قرار دیا ہی اور انسے وتر کی حدیث روایت کی ہی جو آگے بیان ہوگی۔ انکا ذکر ابن ابی عاصم نے کتاب الاحاد والمثانی مین کیا ہی اور انکو قبیلہ سہم سے قرار دیا ہی اور انھون نے بھی انسے وتر کی حدیث روایت کی ہی۔ ہین ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسی ترمذی یعنے محمد بن عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین لیث نے یزید بن ابی حبیب سے انھون نے عبداللہ بن راشد زرقی سے انھون نے عبداللہ بن ابی مرہ زرقی سے انھون نے خارجہ بن حذافہ سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) باہر ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ نے ایک نماز تمھین عنایت کی ہی جو تمھارے لیے سرخ اونٹون سے بھی بہتر ہی وہ نماز وتر ہی اللہ نے اُسکا وقت بعد نماز عشا کے طلوع فجر تک مقرر کیا ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

Marfat.com

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حصین بن حذیفہ بن بدر بن عمرو بن حویہ بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن فزارہ۔ کنیت انکی ابو اسماء فزاری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اُسوقت حاضر ہوے تھے جب آپ تبوک سے لوٹے تھے۔ مدائنی نے ابو معشر سے انھون نے یزید بن رومان سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا خارجہ بن حصن اور حر بن قیس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے اور آپ سے قحط سالی اور تنگی معاش اور تکلیف (فقر) اور قلت مال کی شکایت کی اور کہا کہ آپ اپنے پروردگار عزوجل سے ہماری شفاعت کیجیے آپنے فرمایا اللہ بزرگ برتر تمھاری تکلیف کو دیکھ رہا ہو اور اُسنے تمھارے سنمان کر دیا ہو اور اب تمھاری فریادرسی قریب ہو ایک شخص نے کہا کہ ہم اُس پروردگار سے غائب نہین ہو سکتے جو آپکو اچھی طرح دیکھ رہا ہو پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور آپنے یہ دعا مانگی اللھم اسقنا غیثا مغیثا مریئا مریعا عاجلا[1] غیر رائث نافعا غیر ضار سقیا رحمۃ لا سقیا عذاب ولا ہدم ولا غرق واسقنا الغیث وانصرنا علی الاعداء پھر یہ سب لوگ اسلام لائے اور لوٹ گئے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین آسمان کی دونون آنکھون کے درمیان مین رہتا ہون ایک آنکھ اُسکی شام مین ہو اور دوسری آنکھ اُسکی یمن مین ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حمیر اشجعی نبی دہمان سے ہین بنی خفساء بن سنان کے حلیف ہین۔ انصار مین سے ہین۔ غزوۂ بدر مین یہ اور انکے بھائی عبد اللہ بن حمیر شریک تھے ابن اسحاق نے انکا نام خارجہ بتایا ہو اسکو ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہو۔ اور موسی بن عقبہ نے کہا ہو کہ انکا نام جاریہ بن حمیر ہو اسمین کسی کا اختلاف نہین کہ یہ قبیلۂ اشجع سے ہین اور بدر مین شریک تھے۔ اور یونس بن بکیر نے کہا ہو کہ انکے والد کا نام خمیر ہو خاے معجمہ کے ساتھ۔ یہ قول ابو عمر کا ہے اور ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور عبدان سے نقل کیا ہو کہ یہ بنی عبید بن عدی بن عمیر بن کعب بن سلمہ بن سعد کے حلیف ہین اور کہا ہو کہ یہ بدر مین شریک تھے اور ابن ابی حاتم نے کہا ہو کہ انکے والد کا نام حمیر ہو جیم اور زے کے ساتھ انھون نے کہا ہو کہ بعض لوگ انکو حمزہ بن حمیر کہتے ہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن ابی زہیر بن مالک بن امرء القیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج انصاری

---

[1] ترجمہ یا اللہ ہمپر مینھ برسادے ایسا مینھ جو فریادرسی کرے سیراب کردے جلد برسے دیر نہو نفع دے نقصان نکرے یہ مینھ رحمت کا سبب ہو نہ عذاب کا اور نہ (مکانات کے) گرنے اور ڈوبنے کا اے اللہ مینھ برسادے اور ہمین دشمنون پر فتح دے ۱۲

خزرجی - یہ سب لوگ بنی اعرج سے مشہور ہین غزوۂ بدر مین اور بیعت عقبہ مین شریک تھے - یہ ابن اسحاق اور ابن شہاب کا قول ہے - احد کے دن شہید ہوے - یہ اور سعد بن ربیع ایک ہی قبر مین دفن کیے گئے وہ اُنکے چچا کے بیٹے تھے یہ دونون ابو جبیر مین جاکے ملجاتے ہین - تمام شہداے احد اسی طرح دفن کیے گئے تھے دو دو آدمی اور تین تین آدمی ایک ہی قبر مین دفن کیے جاتے تھے - یہ خارجہ اکابر صحابہ اور مشاہیر مین سے ہین بقول بعض یہی ہین جنکے یہان ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فروکش ہوے تھے جب وہ ہجرت کرکے مدینہ آئے ہین اور بعض لوگون کا قول ہے کہ وہ خبیب بن اساف کے یہان اُترے تھے - خارجہ حضرت ابوبکر کے خسر بھی تھے انکی بیٹی حبیبہ حضرت ابوبکر کے نکاح مین تھین انھین حبیبہ کی نسبت حضرت ابوبکر صدیق نے فرمایا تھا جب انکی وفات ہونے لگی کہ نارجہ کی بیٹی کو جو یہ حمل ہے اسکو مین دختر سمجھتا ہون چنانچہ ام کلثوم بنت ابی بکر پیدا ہوئی تھین - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خارجہ اور حضرت ابوبکر کے درمیان مین مواخات کرادی تھی جبکہ آپنے مہاجرین و انصار کے درمیان مواخات کرائی - انکے بیٹے زید بن خارجہ وہ ہین جنھون نے مرنے کے بعد کلام کیا تھا اسمین کچھ اختلاف ہے جسکو ہم زید بن خارجہ کے تذکرہ مین اسکے بعد لکھین گے مگر یہی صحیح ہے بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ غزوۂ احد مین خارجہ کے دس سے کچھ اوپر زخم لگے تھے صفوان بن امیہ بن خلف کا گذر انکی طرف سے ہوا اُسنے انکو پہچان لیا اور انپر حملہ کیا اور اُنکے ساتھ مثلہ کیا اور کہا کہ جن لوگون نے میرے والد ابوعلی یعنی امیہ کو قتل کیا تھا انمین یہ بھی تھے امیہ کا ایک بیٹا علی نام تھا وہ بھی اپنے باپ کے ساتھ بدر کے دن مقتول ہوا اُسے حضرت عمار بن یاسر نے قتل کیا تھا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے یہ نہین بیان کیا کہ یہ احد مین شہید ہوے تھے یا حضرت ابوبکر انکے یہان اُترے تھے انھون نے صرف یہ بیان کیا ہے کہ یہ بدر مین شریک تھے اور یہ بیان کیا ہے کہ انکے بیٹے نے مرنے کے بعد کلام کیا تھا -

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید - خزرجی - بدر مین شریک تھے یہ ابونعیم کا قول ہے انھون نے کہا ہے کہ حضرت عثمان کے زمانہ مین انکی وفات ہوئی اور یہی ہین جنھون نے بعد موت کے کلام کیا تھا انکے نام مین اختلاف ہے بعض لوگ سعید بن خارجہ کہتے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین خارجہ بن زید اور مین انکو پہلا ہی خارجہ سمجھتا ہون - اسکو عبدالرحمن بن یزید بن جابر نے عمیر بن ہانی سے انھون نے نعمان بن بشیر سے روایت کیا ہے کہ انھون نے کہا ایک شخص ہم مین سے مرگئے جنکا نام خارجہ بن زید تھا ہمنے انکو کفن پہنایا اور مین نماز پڑھنے کھڑا ہوا ایکایک پیچھے کچھ آواز سنی پھرے پھر کے دیکھا تو خارجہ کو دیکھا کہ وہ حرکت کررہے ہین پھر انھون نے کہا سب لوگون مین زیادہ سخت اور سب سے زیادہ عنداللہ معتدل امیرالمومنین عمر

Marfat.com

رضی اللہ عنہ ہین جو اپنے جسم مین بھی قوی ہین اور خدا کے کام مین بھی قوی ہین - اور امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ بڑے پرہیزگار ہین جو لوگون کے بہت خطاؤن سے درگذر کرتے ہین دو باتین گذ گئین اور چار باقی ہین ایک خلافت ہوتے ہین انکا انتظام درست نہین ہوتا - اے لوگو اپنے امام کی طرف متوجہ ہو اور انکی بات سنو اور مانو یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور یہ ابن رواحہ ہین اسقدر کہنے کے بعد آواز پست ہوگئی - خارجہ بن زید کا ذکر صرف عبد الرحمن ابن یزید بن جابر نے کیا ہو - اور اس حدیث کو مسلم بن علقمہ نے داؤد بن ابی ہند سے انھون نے زید سے انھون نے نافع سے یا یزید بن نافع سے انھون نے حبیب بن سالم سے انھون نے نعمان بن بشیر سے - روایت کیا ہو اور انکا نام زید بن خارجہ بتایا ہو - اور عبد الملک بن عمیر نے بیان کیا ہو کہ حبیب بن سالم کے پاس ایک خط تھا مینے اسکو پڑھا وہ خط نعمان بن بشیر کا لکھا ہوا تھا اسمین بھی انکا نام زید بن خارجہ لکھا ہوا تھا - اور سعید بن مسیب نے کہا ہو کہ زید بن خارجہ کی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے مین ہوئی لوگون نے انکو کفن پہنایا - اسکے بعد انھون نے ایسی ہی حدیث ذکر کی ہو - اس حدیث کو انس بن مالک نے بھی روایت کیا ہو اور انھون نے انکا نام زید بن خارجہ بتایا ہو - انکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہو -

مین کہتا ہون کہ ابو نعیم نے شروع تذکرہ مین کہا ہو کہ یہی ہین جنھون نے بعد موت کے کلام کیا تھا اور کہا ہو کہ مین انکو پہلا ہی خارجہ سمجھتا ہون یہ نہایت تعجب کی بات ہو کہ انھون نے پہلے خارجہ کی نسبت لکھا کہ وہ احد مین شہید ہوے اور انکی نسبت لکھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت مین انکی وفات ہوئی اور یہی ہین جنھون نے بعد موت کے کلام کیا تھا پھر وہ کہتے ہین کہ مین انکو پہلا ہی خارجہ سمجھتا ہون یہ پہلے خارجہ کیونکر ہو سکتے ہین وہ احد مین شہید ہو گئے تھے اور انکی وفات حضرت عثمان کی خلافت مین ہوئی ابو نعیم نے اس تذکرہ مین ایسا ہی لکھا ہو - اور ابن مندہ نے پہلے خارجہ کے ذکر مین لکھا ہو کہ وہ بدر مین شریک تھے اور انکی بابت اختلاف کے ساتھ یہ بھی نقل کیا ہو کہ بعد موت کے انھون نے کلام کیا یہ نہین لکھا کہ وہ احد مین شہید ہو گئے تھے لہذا انکا قول متناقض نہین ہو سکتا - اور ابو عمر نے پہلے خارجہ کا ذکر لکھا ہو اور انکے بیٹے زید کی نسبت لکھا ہو کہ انھون نے بعد موت کے کلام کیا تھا پس اگر یہ صحیح ہو کہ خارجہ بن زید نے بعد موت کے کلام کیا تھا تو بیشک یہ خارجہ پہلے خارجہ کے علاوہ ہونگے کیونکہ پہلے خارجہ غزوہ احد مین شہید ہو گئے تھے اور ان خارجہ نے حضرت عثمان کی خلافت مین وفات پائی - اور صحیح بھی یہی ہو کہ زید بن خارجہ نے بعد موت کے کلام کیا تھا واللہ اعلم

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صلت - انکا شمار اہل کوفہ مین ہو - انسے شعبی نے روایت کی ہو - ابن مندہ نے کہا ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کا زمانہ پایا تھا مگر آپکو دیکھا نہین - یعلی بن عبید نے زکریا بن ابی زائدہ سے انھون نے شعبی سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مجھسے خارجہ بن صلت نے بیان کیا کہ انکے چچا (بیان کرتے تھے کہ انھون) نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور اسلام لائے تھے وہان سے لوٹے ہوے آرہے تھے ایک اعرابی کو انھون نے دیکھا کہ اسے جنون ہوگیا ہو اور لوہے کی زنجیرون مین جکڑا ہوا ہو بعض لوگون نے کہا کہ کسی کے پاس کچھ دوا ہو تو اسکا علاج کرے - تمھارے یہ صاحب نیکی لے کے آئے ہین (خارجہ کہتے تھے) مینے کہا ہان پھر مینے ہر روز دو مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھکر اُسپر دم کرنا شروع کیا وہ اچھا ہوگیا تو اُسنے مجھے سو بکریان دین مینے وہ بکریان نہین لین یہانتک کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور مینے آپسے یہ واقعہ بیان کیا آپنے فرمایا کہ تمنے سورۂ فاتحہ کے سوا اور کچھ بھی پڑھا تھا مینے عرض کیا کہ نہین آپنے فرمایا تو وہ بکریان لے لو قسم اپنی جان کی اور لوگ تو ناجائز جھاڑ پھونک کے عوض مین لیتے ہین تم نے تو ایک سچی جھاڑ پھوک کے عوض مین لیا - اس حدیث کو ابن المبارک نے زکریا سے اپنی سند کے ساتھ اور انھون نے خارجہ سے روایت کیا ہو کہ انھون نے کہا میرے چچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے تھے اور اسلام لائے تھے پھر وہان سے لوٹ کر ہمارے پاس آئے پھر پوری حدیث انھون نے ذکر کی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد المنذر انصاری - اسکو ابن فضیل نے عمرو بن ثابت سے نقل کیا ہو اور ابن ابی داؤد نے بھی انکو ان لوگون مین ذکر کیا ہو جنکا نام خارجہ ہو - حالانکہ یہ وہم ہو صحیح نام انکا رفاعہ بن عبد المنذر ہو - احمد بن عبد الجبار نے محمد بن فضیل سے انھون نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے انھون نے عبد الرحمن بن یزید سے انھون نے خارجہ بن عبد المنذر سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کا دن سب دنون کا سردار ہو اور انھون نے پوری حدیث ذکر کی - اس حدیث کو اور لوگون نے بھی روایت کیا ہو اور انھون نے بھی انکا نام رفاعہ بن عبد المنذر بتایا ہو یہ ابن مندہ کا کلام تھا اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض متاخرین نے ابو لبابہ بن عبد المنذر کی حدیث ذکر کی ہو کہ سب دنون کا سردار جمعہ کا دن ہو اس حدیث کو عطاردی سے نقل کیا ہو اور انھون نے خارجہ بن عبد المنذر کہدیا ہو یہ غلطی ہو کیونکہ رفاعہ بن عبد المنذر ہین یہان انکے نام مین اختلاف ہو بعض لوگ بشیر کہتے ہین اور بعض لوگ رفاعہ - خارجہ کسی نے بھی نہین کہا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عفان - انکی حدیث اُنکے بیٹے سے مروی ہو کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے تھے جب آپ بیمار تھے

انھون نے دیکھا کہ حضرت کے پسینا نکل رہا ہی اور حضرت فاطمہ کو یہ کہتے ہوے سنا کہ اے میرے باپ کی مصیبت پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمھارے باپ پر آج کے بعد کچھ بھی تکلیف نہین ہی - ابن ابی حاتم نے کہا ہی کہ انکی ایک اور حدیث بھی اسی سند سے مروی ہی ابو عمر نے کہا ہی کہ انکی حدیث انکے بیٹون اور پوتون کے پاس ہی اور وہ لوگ کچھ مشہور نہین ہین - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو انصاری - انکا ذکر اُن لوگون مین ہی جو احد کے دن اپنی جگہ سے ہٹ گئے تھے - ابن ابی حاتم نے اپنے والد سے اسکو نقل کیا ہی - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو حجی - انسے قدامہ یعنی ابو عبد الملک نے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وارث کے لیے وصیت درست نہین - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ یہ حدیث عمرو بن خارجہ کے نام سے مشہور ہی نہ خارجہ بن عمرو کے نام سے - ابو احمد عسکری نے انکو ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ انکا نام خارجہ بن عمرو ہی -

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو - انسے شہر بن حوشب نے روایت کی ہی - ابن مندہ نے اپنی سند سے عبد الحمید بن جعفر سے انھون نے شہر بن حوشب سے انھون نے خارجہ بن عمرو سے روایت کی ہی وہ زمانہ جاہلیت مین ابو سفیان کے حلیف تھے کہتے تھے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ صدقہ نہ میرے لیے حلال ہی اور نہ میرے اہلبیت کے لیے ابن مندہ نے کہا ہی کہ صحیح نام انکا عمرو بن خارجہ ہی - ابو نعیم نے کہا ہی کہ بعض متاخرین یعنے ابن مندہ سے اسمین وہم ہو گیا ہی انھون نے عبد الحمید بن جعفر کہا ہی حالانکہ وہ عبد الحمید بن بہرام ہین -

مین کہتا ہون کہ یہ خارجہ خارجہ حجی کے علاوہ ہین اسلیے کہ یہ حلیف ہین ابو سفیان کے اور حلیف اُس قبیلہ کا نہین ہوتا جس سے حلف کرے اور حجی قریش ہی کے ایک شاخ ہی پس انکو کیا ضرورت ہی کہ وہ قریش کی دوسری شاخ سے حلف کرین اور اسوجہ سے کہ اگر یہ اُنکے علاوہ نہوتے تو ابو موسی سے انکو ذکر نہ کرتے -

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن المنذر کنیت ابو لبابہ - انصاری ہین - عبدان نے کہا ہی کہ ہمارے بعض اصحاب نے بیان کیا ہی کہ انکا نام خارجہ ہی حالانکہ ابو لبابہ کا یہ نام مشہور نہین ہی انکے نام مین لوگون کا اختلاف ہی انکا تذکرہ ابو موسی نے اسیطرح لکھا ہی

حالانکہ انکا تذکرہ لکھنا بہتر تھا کیونکہ وہ دیکھ چکے تھے کہ ابونعیم نے خارجہ بن عبدالمنذر یعنے ابولبابہ کے تذکرہ کو رد کیا ہی صرف اس وجہ سے کہ انکے نام غلطی ہوگئی ہی اور ابوموسی نے تو اس سے بھی زیادہ غلطی کی انھون نے انکے نام مین بھی غلطی کی جیسا کہ ابونعیم نے لکھا ہی اور انکے والد کے نام میں بھی غلطی کی ہی کیونکہ انکے والد کا نام عبدالمنذر ہی۔ ابوموسی نے عبد کا لفظ نکالڈالا اور صرف منذر رکھدیا شاید بعض کاتبون سے یہ غلطی ہوگئی ہو اور ابوموسی نے اسکو مستقل تذکرہ بنادیا اس دروازے کو تو بند کرنا چاہیے کیونکہ اس قسم کی غلطیان بہت ہوتی ہین اگر ہر غلطی کو ایک مستقل تذکرہ بنادیا جائیگا تو کام حد ضبط سے باہر نکل جائیگا واللہ اعلم۔

(سیدنا) خارجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان۔ علی بن سعید عسکری نے افرادمین انکو ذکر کیا ہی اور اپنی سند سے شعبہ سے انھون نے حبیب بن عبدالرحمن سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا بیشک ہم اس حالت مین تھے کہ ہمارا تنور اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا تنور ایک تھا (یعنے ہمارا اور آپکا کھانا ایک ہی جگہ پکتا تھا) اور مینے سورۂ قاف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سن سنکے یاد کرلی تھی آپ اس سورت کو جمعہ کے دن خطبہ مین پڑھا کرتے تھے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ یہ وہم ہی صحیح یہ ہی کہ یہ بنت حارثہ بن نعمان ہین۔ ہمین ابوموسی اصفہانی مدنی نے اجازۃ خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوعلی خداوہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوعمرو یعنے عبدالوہاب بن محمد بن مہرہ معلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین جعفر قلانسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین آدم بن ابی ایاس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شعبہ نے حبیب سے انھون نے عبداللہ بن محمد بن جن سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مینے بنت حارثہ بن نعمان سے سنا وہ اس حدیث کو بیان کرتی تھین۔ ابوموسی نے کہا کہ یہی صحیح ہی یہ ہشام کی والدہ ہین۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

احدب۔ حارثی۔ مروان بن معاویہ فزاری نے ثابت بن عارہ سے انھون نے خالد احدب سے جو صحابی تھے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آیا اور اسنے عرض کیا کہ یا رسول میرے دو بھائی ہین ایک سے تو مین اللہ و رسول کے لیے محبت رکھتا ہون اور دوسرے سے اللہ اور اسکے رسول کے لیے بغض رکھتا ہون اور انھون نے پوری حدیث ذکر کی۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ازرق غافری۔ صحابی ہین حمص مین جاکے رہے تھے اور وہین وفات پائی۔ انسے ابوراشد حبرانی نے روایت کی ہی

Marfat.com

وہ کہتے تھے مجھسے خالد ازرق غاضری نے بیان کیا کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین ایک اونٹنی پر کچھ مال لیکر گیا اور برابر آپکے ساتھ چلتا رہا اسکے بعد انھون نے ایک طویل حدیث بیان کی جسکے آخر مین یہ تھا کہ ایک شخص اپنے بال کترا کے منیٰ مین آپکے پاس آیا اور اُسنے کہا کہ آپ میرے لیے دعاے رحمت کیجیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صلی اللہ علی المحلقین - انکا تذکرہ انمین سے کسی نے نہین لکھا -

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن اساف جہنی - بھائی ہین کلیب اور خبیب کے عبداللہ بن سلمہ قعینی نے روایت کی ہو وہ کہتے تھے ہمسے عبدالصمد ابن سلیمان بن ابی سلمہ نے جو اسلمیون کے غلام تھے معاذ بن عبداللہ بن خبیب جہنی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے چچا سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپکے جسم پر غسل کا اثر تھا اور طبیعت بھی آپکی خوش تھی ہم لوگون نے خیال کیا کہ (اسوقت) آپ اپنی ازواج مطہرات سے خلوت کرکے آئے ہین ہم لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسوقت ہم آپکو خوش دیکھتے ہین آپنے فرمایا ہان اللہ کا شکر ہو بعد اسکے آپنے الداری کا ذکر کیا اور فرمایا کہ جو شخص خدا سے ڈرتا ہوا سکو الداری نقصان نہین کرتی مگر خدا سے ڈرنے والے کے لیے صحت الداری سے بہتر ہو اور طبیعت کا خوش ہونا بھی خدا کی نعمت ہو ابو حفص ابن شاہین نے کہا ہو کہ مینے عبداللہ بن سلیمان کو یہ کہتے ہوے سنا کہ کلیب بن اساف غزوۂ احد مین شریک تھے اور خالد صرف فتح مکہ مین تھے یہ حدیث ان دونون مین سے کسی سے مروی ہو - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور عدوی نے کہا ہو کہ خالد احد مین اور تمام مشاہد مین شریک تھے اور جنگ قادسیہ مین حضرت سعد بن ابی وقاص کے ہمراہ شہید ہوے اور انھون نے کہا ہو کہ بنی حارث بن خزرج کا بیان ہو کہ یہ جسر ابی عبید مین شہید ہوے -

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن اسید بن ابی العیص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قریشی اموی - بھائی ہین اسید کے - ان دونون کی والدہ زینب بنت ابی عمرو بن امیہ بن عبد شمس ہین فتح مکہ کے سال اسلام لائے اور مدینہ مین وفات پائی - والد ہین عبدالرحمن ابن خالد کے مولفۃ القلوب مین سے تھے - ابن اسید نے کہا ہو کہ اسید خزاز تھے - خالد سے انکے بیٹے عبدالرحمن نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب منی جانے لگے تو آپنے احرام باندھا اور محمد بن امیہ بن خالد بن عبدالرحمن بن عتاب ابن اسید نے کہا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب فتح مکہ کے دن تشریف لائے تو خالد ابن اسید کا انتقال ہو چکا تھا واللہ اعلم

لہ خز ایک قسم کا ریشمی کپڑا ہو اُسکے بیچنے والے کو خزاز کہتے ہین ۱۲

ایاس اور عامر فرزندان بکیر کے انکے دادا عبد یالیل نے زمانۂ جاہلیت مین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دادا نفیل ابن عبد العزی سے حلف کی دوستی کی تھی پس وہ اور انکی اولاد بنی عدی کے حلیف تھے۔ خالد اور اُنکے بھائی بدر مین شریک تھے انھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن جحش کے ہمراہ قریش کے قافلے کی طرف بھیجا تھا تاکہ وہ مہاجرین کے ایک جماعت کے ساتھ جنمین خالد بن بکیر بھی تھے مقام بدر مین قریش سے پہلے پہونچ جائین۔ انھین لوگون نے عمرو بن حضرمی کو قتل کیا تھا اللہ تعالی نے انھین کے حق مین یہ آیت نازل فرمائی تھی یسئلونک عن الشہر الحرام قتال فیہ الایۃ[1] یہ خالد غزوہ رجیع واقع صفر ۴ھ ہجری مین عاصم بن ثابت بن ابی افلح اور مرثد بن ابی مرثد غنوی کے ساتھ شہید ہوے ان لوگون نے قبائل ہذیل اور عضل اور قارہ کے لوگون سے قتال کیا یہانتک کہ شہید ہو گئے خبیب بن عدی بھی انکے ساتھ مین تھے وہ قید کر لیے گئے پھر مکہ مین انھین سولی دی گئی انھین لوگون کے حق مین حسان بن ثابت نے یہ اشعار کہے[2]

الا لیتنی فیہا شہدت ابن طارق وزیدا وما تغنی الامانی ومرثدا فدافعت عن حبی خبیب وعاصم وکان شفاء لو تدارکت خالدا

خالد جب شہید ہوے تو انکی عمر ۳۴ سال کی تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن نعمان بن حارث بن عبد زراح بن ظفر انصاری ظفری۔ بیر معونہ مین شہید ہوے غسانی نے عدوی سے انکا ذکر نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ ابو عمر نے انکے والد کا ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی جبل جیم اور باے موحدہ کے ساتھ اور بعض لوگ جیم اور یاے تحتانیہ کے ساتھ کہتے ہین یہ عدوانی ہین انکا شمار اہل حجاز مین ہے طائف مین رہتے تھے۔ اُن لوگون مین جنھون نے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی۔ ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ آخر مین انھون نے کوفہ کی اقامت اختیار کر لی تھی۔ انکی حدیث عبد اللہ بن موسی نے یحیی بن معین سے انھون نے مروان بن معاویہ سے انھون نے عبد اللہ بن عبد الرحمن طائفی سے انھون نے عبد الرحمن ابن خالد بن ابی جبل سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ (وہ کہتے تھے) مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ثقیف کے رہگذر پر آپ ایک کمان کے سہارے سے کھڑے ہوے تھے اور والسماء والطارق پڑھ رہے تھے یہانتک کہ آپنے اسکو ختم کیا مینے اس سورت کو جاہلیت ہی مین یاد کر لیا تھا جب مین مشرک تھا مجھے ثقیف کے لوگون نے

[1] ترجمہ اور اے نبی یہ لوگ تمسے ماہ حرام کی بابت پوچھتے ہین کہ کیا اسمین جنگ کرنا جائز ہے ۱۲ [2] ترجمہ اے کاش مین اس موقعہ پر ابن طارق اور زید اور مرثد کے ساتھ ہوتا اگرچہ آرزو کچھ کام نہین آتی + تو مین اپنے دوست خبیب اور عاصم کو بچاتا + اور اگر مین خالد کو پالیتا تو وہ بھی بچ جاتے ۱۲

Marfat.com

آیا اور کہا کہ نے اس شخص سے کیا سنا ہے اُن لوگون کو پڑھ کے سنا دیا اُنکے ساتھ جو قریش کے لوگ تھے انھون نے کہا ہم اپنے اس شخص (یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کی حالت خوب جانتے ہین جو کچھ یہ کہتا ہی اگر حق ہوتا تو ہم ضرور اُسکی پیروی کرتے اس حدیث کو اسحاق بن اسمعیل طالقانی سے اور ہشام بن عمار نے مروان سے اسی طرح روایت کیا ہی اور انھون نے جبل بفتح جیم و باے موحدہ کہا ہی اور بخاری نے اسکو اپنی تاریخ مین مسندی سے انھون نے مروان سے نقل کیا ہی اور انھون نے جبل بکسر جیم و یاے تحتانیہ کہا ہی۔ اور ابن ماکولا نے کہا ہی کہ ابن معین اور اسحاق اور ہشام کا قول زیادہ صحیح ہی۔ انھون نے کہا ہی کہ اس حدیث کو احمد بن یحیی حلوانی نے یحیی سے انھون نے مروان سے انھون نے عبد اللہ بن عبد الرحمن طائفی سے انھون نے خالد بن عبد الرحمن بن ابی جبل سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہی کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مگر یہ وہم ہی پہلی ہی روایت صحیح ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن حزام بن خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی بن کلاب۔ قریشی اسدی۔ حکیم بن حزام کے بھائی ہین اور حضرت (ام المومنین) خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے بھتیجے ہین قدیم الاسلام ہین جب انھون نے سرزمین حبش کیطرف دوبارہ ہجرت کی تو انھین سانپ نے کاٹ لیا تھا اور راستہ ہی مین انکا انتقال ہوگیا تھا قبل اسکے کہ حبش پہونچین انھین کے بارے مین اللہ تعالی کا یہ قول نازل ہوا ومن یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ[1] اسکو ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہی۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن حکیم بن حزام بن خویلد یہ اُن خالد کے بھتیجے ہین جنکا ذکر اوپر چلا ہوا فتح مکہ کے دن یہ اور انکے بھائی ہشام اور عبد اللہ اور یحیی اسلام لائے تھے انھین کی وجہ سے حکیم بن حزام کی کنیت ابو خالد تھی۔ انکے والد زمانہ جاہلیت مین اور نیز زمانہ اسلام مین سرداران قریش سے تھے عمرو بن دینار نے ابو نجیح سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا خالد ابن حکیم بن حزام کا گذر حضرت ابو عبیدہ بن جراح پر ہوا وہ لوگون کو جزیہ کے متعلق سزا دے رہے تھے خالد نے انسے کہا کہ کیا آپنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے نہین سنا کہ قیامت مین سب سے زیادہ سخت سزا اس شخص کو ملے گی جو دنیا مین دوسرون کو سخت سزا دیتا ہو حضرت ابو عبیدہ نے کہا اچھا جاؤ اور انکو چھوڑ دو۔ الخ تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

[1] ترجمہ اور جو کوئی اپنے گھر سے خدا و رسول کیطرف ہجرت کے ارادہ سے نکلے پھر راستہ مین اسکو موت آجاے تو اسکا ثواب اللہ کے ذمہ ثابت ہوگیا۔

Marfat.com

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن حواری حبشی - اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہین - انسے اسحاق بن حارث نے روایت کی ہو - وہ کہتے تھے کہ مینے خالد بن حواری کو دیکھا وہ حبش کے ایک شخص تھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ اپنے گھر والون سے جس گئے جب انکی وفات ہونے لگی تو انھون نے وصیت کی کہ مجھے دو مرتبہ غسل دینا ایک غسل جنابت کا اور ایک غسل موت کا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی خالد - انکا نسب نہین بیان کیا گیا - محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع نے اُن اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ہین جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی لڑائیون مین شریک تھے خالد بن ابی خالد کا نام بھی بتایا ہو - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

خزاعی - انسے اپنے بیٹے نافع نے روایت کی انکے سوا اور کسی نے انسے روایت نہین کی انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپنے فرمایا مینے اپنے پروردگار سے تین باتین مانگین دو باتین اُسنے مجھے دیدین اور تیسری کہنین دی الی آخر الحدیث انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو مگر یہ وہم ہو خالد بن نافع کے تذکرہ مین انشاء اللہ اسکی بحث ہوگی

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی دجانہ - انصاری - عبید اللہ بن ابی رافع نے اُن لوگون کے نام ہین جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اُنکی لڑائیون مین شریک تھے انکا بھی ذکر لکھا ہو - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

بن یانع - انکی بابت اور نہ انکی حدیث کی سند مین اختلاف ہو - نافع بن یزید نے عیاش بن عباس سے انھون نے عبد بن مالک مسافری سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مجھسے جعفر بن عبد اللہ بن حکم نے بیان کیا وہ خالد بن نافع سے روایت کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن مسعود سے فرمایا کہ بہت فکر کرو جو مقدر ہو چکا ہو وہ ہوگا جو رزق تمھاری قسمت مین ہو وہ تمکو پہونچ جائیگا - اس حدیث کو ابن لہیعہ نے عیاش سے انھون نے مالک بن عبد غافق سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہو اور اور لوگون نے عیاش بن عباس سے انھون نے جعفر بن عبد اللہ بن حکم سے انھون نے مالک بن عبد سے اسی کے مثل روایت کیا ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن رباح - بھائی ہین حضرت بلال بن رباح حبشی (موذن) کے انکی کنیت ابو رویحہ ہو اور بعض لوگ کہتے ہین کہ ابو رویحہ حضرت بلال کے اسلامی بھائی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِن دونون کے درمیان مین مواخات کرادی تھی انکے نسبی بھائی نہ تھے - اخیر مین یہ اور حضرت بلال مقام داری مین جو دمشق کے مضافات سے ہو رہتے تھے - حصین ابن نمیر نے روایت کی ہو کہ حضرت بلال نے اپنے اور اپنے بھائی خالد کی منگنی کی تھی کہا کہ مین بلال ہون اور یہ میرے بھائی ہین - ہم دونون غلام تھے ہمکو اللہ نے آزاد کر دیا اور ہم دونون غریب تھے اللہ نے ہمین مالدار کر دیا اور ہم دونون گمراہ تھے اللہ نے ہمین راہ راست کی ہدایت کی پس اگر تم (اپنی لڑکیون کا) ہمسے نکاح کر دو تو الحمد للہ اور اگر تم ہماری درخواست نامنظور کر دو تو لا الہ الا اللہ ان لوگون نے انکے ساتھ نکاح کر دیا لڑکی عربی النسل قبیلہ کندہ سے تھی - یہ حدیث کئی سندون سے مروی ہو کہ بلال نے ایک گھر والون سے نکاح کی درخواست کی اور کہا کہ مین بلال ہون اور یہ میرے بھائی ہین - اور ام درداء نے ابو الدرداء سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا جب حضرت عمر جابیہ سے لوٹے تو حضرت بلال نے انسے درخواست کی کہ انکو شام ہی مین رہنے دین حضرت عمر نے اسکو منظور کر لیا انھون نے کہا اور میرے بھائی ابو رویحہ کو بھی جنکے اور میرے درمیان مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مواخات کرادی تھی چنانچہ یہ دونون مقام داری مین رہے پھر بلال اور اُنکے بھائی قبیلہ خولان مین گئے اور اُن لوگون سے بلال نے اپنے اور اپنے بھائی کے لیے نکاح کی درخواست کی اُن لوگون نے انکے ساتھ نکاح کر دیا ہم انشاء اللہ تعالی کنیت کے باب مین انکا ذکر کرینگے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن ربعی تمیمی ثم النہشلی - بعض لوگ انکو خالد بن مالک بن ربعی کہتے ہین اُن سردارون مین سے ایک یہ بھی ہین جو قبیلہ بنی تمیم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے زمانہ جاہلیت مین یہ اور قعقاع بن معبد اسد ابن خذیمہ کے بھائی ربیعہ بن حذار کے پاس بھاگ گئے تھے (جب یہ حضرت کے پاس حاضر ہوے تو) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے تم دونون کو پہچان لیا اور آپنے چاہا کہ ان دونون مین سے کسی ایک کو قبیلہ بنی تمیم پر حاکم بنائین حضرت ابو بکر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ فلان شخص کو حاکم بنائیے اور حضرت عمر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ فلان شخص کو حاکم بنائیے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم متفق ہو کر کوئی بات کہتے تو مین دونون کی راے مان لیتا مگر تم کبھی کبھی اختلاف کرتے ہو پس اللہ سبحانہ نے یہ آیت نازل فرمائی یا ایہا الذین آمنوا لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ

Marfat.com

محمد بن منکدر نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہی اور ابن زبیر نے کہا ہی کہ وہ دونون شخص جنکا یہ قصہ ہی قعقاع ابن معبد اور اقرع بن حابس تھے عنقریب قعقاع کے تذکرہ مین اسکا بیان ہوگا - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی -

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن جاریہ - اور بعض لوگ ابن یزید بن جاریہ کہتے ہین - یہ زید بن جاریہ انصاری کے بھتیجے ہین - ابن ابی عاصم نے اور ہلال بن علار نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی - اور بخاری نے انکو تابعین مین ذکر کیا ہی انکی حدیث مجمع بن یحیی نے اپنے چچا ابراہیم سے انھون نے خالد بن یزید بن جاریہ سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتین جسمین ہون وہ حرص سے پاک ہوگا زکوۃ دے اور مہمان کی خاطر کرے اور مصیبت مین (لوگون کی) مدد کرے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن بدکلیب بن ثعلبہ بن عبد عوف بن غنم بن مالک بن نجار - انکا نام تیم اللہ بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج اکبر ہی کنیت انکی **ابو ایوب** انصاری خزرجی ہین - انکی والدہ ہند بنت سعید بن عمرو بن امرء القیس بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج ابن حارث بن خزرج ہین - یہ اپنی کنیت ہی سے مشہور ہین - بیعت عقبہ مین اور بدر مین اور احد مین اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے - یہ ابن عقبہ اور ابن اسحاق اور عروہ وغیرہم کا قول ہی - جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکے مدینہ تشریف لائے تو انھین کے یہان اُترے اور انھین کے یہان قیام فرمایا یہانتک کہ آپکے حجرے اور آپکی مسجد تیار ہوگئی اور آپ وہان اُٹھ گئے - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور مصعب بن عمیر کے درمیان مین مواخات کرادی تھی - ہمین عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ دن بنی عمرو بن عوف کا بیان ہی کہ پانچ دن سے زیادہ آپ اُنکے یہان ٹھیرے تھے اور بعد اسکے آپ مدینہ کی طرف چلے تو بنی سالم بن عوف آپکے سامنے آئے اور انھون نے کہا کہ یا رسول اللہ بہت سے لوگ ہین اور صاحب قوت ہین چلیے ہمارے یہان اُتریے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو وہ (خدا کی طرف سے) مامور ہی (جہان بیٹھ جائیگی مین وہین اتروںگا) بعد اُسکے آپکا گذر بنی بیاضہ پر ہوا وہی سامنے آئے اور آپنے ایسا ہی جواب دیا پھر بنی ساعدہ پر آپکا گذر ہوا انھون نے بھی اُترنے کے لیے کہا آپنے فرمایا اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو وہ (خدا کی طرف سے) مامور ہی (جہان بیٹھ جائیگی مین وہین اُتروںگا) پھر آپ کا گذر آپکے ماموؤن بنی عدی[1] بن نجار پر ہوا انھون نے کہا کہ آپ اپنے ماموؤن کے یہان چلیے

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ اسی قبیلہ کی تھین اس رشتہ سے یہ لوگ آپکے ماموں تھے ۱۲

Marfat.com

حضرت نے ویسا ہی جواب دیا پھر آپکا گذر بنی مالک بن نجار پر ہوا پھر اونٹنی مسجد کے دروازہ پر (یعنے جہان اب مسجد اقدس ہی) بیٹھ گئی پھر اُسنے ادہر اُدہر دیکھا اور اٹھی پھر تھوڑی دور جاکر اسی مقام پر لوٹ آئی جہان سے اٹھی تھی اور وہین بیٹھ گئی بعد اسکے جیسا کہ اونٹ بیٹھنے کے وقت بولتے ہین بولی پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُتر پڑے اور ابو ایوب یعنے خالد بن زید نے آپکا اسباب اُٹھایا اور اپنے گھر مین لے گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تعمیر مسجد کا حکم دیا۔ ہمین ابو الفرج یعنے یحیی بن محمود ثقفی نے اپنی سند سے ابو بکر یعنے احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ سے ابو کامل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین لیث بن سعد نے خبر دی نیز احمد کہتے تھے کہ ہمسے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین یونس بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے انھون نے ابو الخیر سے انھون نے ابو رہم سماعی سے روایت کرکے خبر دی کہ اُنسے ابو ایوب نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر کے نیچے کے حصہ مین ٹھیرے تھے اور مین بالاخانہ پر تھا اوپر چھت پر کچھ پانی گر گیا تو مین اور ام ایوب دونون اُٹھے اور کپڑون سے اسکو جذب کر لیا کہ ایسا نہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ پانی پہونچ جائے پھر مین ڈرتے ڈرتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا اور مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ مناسب نہین ہی کہ ہم آپکے اوپر رہین لہذا آپ بالاخانہ پر تشریف لے چلیے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ آپکا اسباب اوپر منتقل کر دیا جائے پھر (ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس کچھ کھانا بھیجا تو) مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ جو میرے پاس کھانا بھیجا کرتے تھے تو مین اُسکو دیکھتا تھا جہان آپکی انگلیون کا نشان بنا ہوتا تھا وہین سے مین کھاتا تھا مگر اس کھانے مین جو آپنے مجھے بھیجا ہی مینے دیکھا آپکی انگلیون کا نشان مینے نہین پایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مان مین پیاز تھی لہذا فرشتون کے خیال سے مینے اسکا کھانا پسند نہین کیا مگر تم لوگ کھاؤ۔ یہ بھی مروی ہی کہ اس کھانے مین لہسن کھا اور یہی زیادہ مشہور ہی واللہ اعلم۔ حبیب بن ابی ثابت نے محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس سے انھون نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ انھون نے ابو ایوب سے کہا مین چاہتا ہون کہ اپنا گھر تمھارے لیے خالی کر دون جس طرح تمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اپنا گھر خالی کر دیا تھا اور انھون نے اپنے گھر والون سے کہا کہ وہ اُس گھر سے چلے آئین اور جتنا احباب اس گھر مین تھا وہ بھی انھون نے ابو ایوب کو دیدیا۔ جب حضرت علی کی خلافت کا زمانہ آیا تو انھون نے ابو ایوب سے پوچھا کہ تمھین کس چیز کی ضرورت ہی ابو ایوب نے کہا میرا وظیفہ مجھکو ملتا رہے اور آٹھ غلام مجھے چاہیے کہ وہ میری زمین مین کام کرین انکا وظیفہ چار ہزار تھا حضرت علی نے اُسکو بچگنا کر دیا اور بیس ہزار اُنھین دیے اور چالیس غلام دیے

لہ اُس زمانے کی چھتین ایسی ہوتی تھین کہ اُنسے پانی ٹپکتا تھا صرف دہوپ کے بچاؤ کے لیے بنا لیتے تھے ۱۲

ابوایوب بھی اُن لوگون مین تھے جو حضرت علی کے ہمراہ اُنکی تمام لڑائیون مین شریک رہے انھون نے جہاد کو اپنے اوپر لازم کر لیا تھا اور کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی انفروا خفافا وثقالا پس مین اپنے کو یا تو خفیف دیکھتا ہون یا ثقیل جہاد سے کبھی کسی سال پیچھے نہین رہے صرف ایک سال جبکہ لشکر کا سردار کوئی نوجوان بنایا گیا تھا اُس سال نہین گئے مگر اُسکے بعد پھر افسوس کرتے تھے اور کہتے تھے کہ مجھے اس سے کیا مطلب تھا کہ کون شخص میرے اوپر سردار بنایا گیا ہے انسے منجملہ صحابہ کے ابن عباس اور ابن عمر اور براء بن عازب اور ابوامامہ اور زید بن خالد جہنی اور مقدام بن معدیکرب اور انس بن مالک اور جابر بن سمرہ اور عبداللہ بن یزید خطمی نے اور منجملہ تابعین کے سعید بن مسیب اور عروہ اور سالم بن عبداللہ اور ابوسلمہ اور عطاء بن یسار اور عطاء بن یزید وغیرہم نے روایت کی ہی۔ حضرت ابوایوب کی وفات ۵۰ھ مین ہوئی جبکہ یہ جہاد مین تھے اور بعض لوگ کہتے ہین ۵۱ھ مین اور بعض کہتے ہین ۵۲ھ مین اور یہی زیادہ مشہور ہی۔ یہ ایک لشکر مین تھے جسکا سردار یزید بن معاویہ تھا جب ابوایوب بیمار ہوے تو یزید انکی عیادت کو گیا اور انسے پوچھا کہ آپکی کیا خواہش ہی ابوایوب نے کہا میری خواہش یہ ہی کہ جب مین مرجاؤن تو تم مجھے لیکے سوار ہونا اور دشمن کے ملکمین جہانتک تمھین جگہ ملے چلے جانا اور وہین مجھے دفن کر دینا پھر لوٹ آنا پس جب انکی وفات ہوئی تو لشکر نے ایسا ہی کیا اور انکو قسطنطنیہ کے قریب دفن کیا وہین انکی قبر ہی لوگ اسکے ذریعہ سے پانی برسنے کی دعا مانگتے ہین۔ ہم کچھ حالات آگے انشاء اللہ تعالیٰ انکی کنیت مین بھی بیان کرینگے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن زید۔ ابوموسی نے کہا ہی کہ ہمارے بعض اصحاب نے انکو ذکر کیا ہی کہ یہ ابوایوب کے علاوہ ہین۔ حسین بن ابی زینب نے اپنے والد سے انھون نے خالد بن زید سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپنے فرمایا جو شخص گیارہ مرتبہ قل ہواللہ احد پڑھے اللہ اُسکے لیے جنت مین ایک محل بنا دیتا ہی حضرت عمر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اب تو ہم بہت سے محل بنوا لینگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل بڑا احسان کرنے والا اور بڑی بزرگی والا ہی یا فرمایا کہ بڑا احسان کرنے والا اور بڑی وسعت والا ہی۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیح غسانی۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی۔ کی حدیث کی سند مین کلام ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہی

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد۔ عبدان نے انکو ذکر کیا ہی انھون نے اپنی سند سے ہاشم بن ہاشم سے انھون نے عامر سے انھون نے خالد

Marfat.com

ابن سعد سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح کو سات چھوہارے عجوہ کے کھائے اسدن اسپر نہ کوئی زہر اثر کریگا نہ جادو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو کہا ہو کہ عبدان نے اسی طرح لکھا ہو حالانکہ یہ غلط ہو صحیح وہ ہو جو احمد بن حنبل نے روایت کیا ہو اسکے بعد انھون نے ایک حدیث ذکر کی ہو۔ وہ حدیث ہمسے عبدالوہاب ابن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کرکے بیان کی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین مکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہاشم نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے انھون نے اپنے والد سعد سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے خبر دی اس حدیث کو بہت سے لوگون نے ہاشم سے اسی طرح روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی قرشی اموی کنیت انکی ابو سعید انکی والدہ ام خالد بن جباب ابن عبد یالیل بن ناشب بن غیرہ ہین۔ ثقفی ہین۔ قدیم الاسلام ہین بعض لوگون کا بیان ہو کہ یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد اسلام لائے تھے اور یہ تیسرے یا چوتھے مسلمان تھے اور بعض لوگون کا بیان ہو کہ یہ پانچوین تھے۔ ضمرہ ابن ربیعہ نے کہا ہو کہ یہ خالد حضرت ابوبکر صدیق کے ساتھ اسلام لائے تھے اور ام خالد بنت خالد بن سعید بن عاص کہتی ہین کہ میرے والد پانچوین مسلمان تھے (راوی کہتا ہو) مینے پوچھا کہ انسے پہلے کون لوگ اسلام لائے تھے انھون نے کہا علی ابن طالب اور ابوبکر اور زید بن حارثہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم۔ انکے اسلام کا سبب یہ ہوا کہ انھون نے خواب مین دیکھا کہ مین دوزخ کے کنارے پر کھڑا ہوا ہون پھر انھون نے اسکی وسعت وغیرہ کا حال بیان کیا کہ اللہ ہی کو اسکا علم ہو انکے باپ انکو دوزخ مین ڈھکیل رہے ہین اور انھون نے دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکی کمر پکڑے ہوے ہین انکو آگ مین گرنے نہین دیتے اس خواب کو دیکھکر یہ بہت ڈرے اور انھون نے کہا مین قسم کھاتا ہون کہ یہ خواب سچا ہو پھر یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملے اور انسے اس خواب کو بیان کیا حضرت ابوبکر نے انسے کہا کہ اللہ کو تمھارے ساتھ بھلائی منظور ہو یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین تم انکی پیروی کرو اسلام مین تم ایسی باتین کروگے کہ وہ تمکو دوزخ مین جانے سے بچالین گے اور تمھارا باپ دوزخ مین جائیگا پھر یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے آپ (اسوقت) مقام اجیاد مین تھے انھون نے کہا کہ اے محمد آپ (لوگون کو) کسکی طرف بلاتے ہین آپنے فرمایا مین اللہ کی طرف بلاتا ہون کہ وہ ایک ہو کوئی اسکا شریک نہین اور محمد اسکا بندہ اور اسکا رسول ہو اور اب جو تم ایسے پتھر کی پرستش کرتے ہو جو سنتا ہو اور نہ دیکھتا ہو اور نہ نقصان پہونچاتا ہو نہ نفع اور نہین جانتا کہ کون اسکی پرستش کرتا ہو اور

Marfat.com

اور کون اسکی پرستش نہین کرتا اسکو چھوڑ دو خالد نے (یہ سنکے) کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد انک رسول اللہ ۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے اسلام سے خوش ہوے اُسکے بعد خالد چھپ رہے انکے باپ کو انکے اسلام کا حال معلوم ہوا تو انھون نے انکی تلاش مین باقی بیٹون کو بھیجا وہ مسلمان نہ تھے چنانچہ وہ اُنکو پکڑ کے انکے والد ابو حیحہ یعنے سعید کے پاس لے آئے سعید نے انکو گالیان دین اور بہت سخت سُست کہا اور ایک لاٹھی انکے ہاتھ مین تھی اُس سے انکو مارا یہانتک کہ اُس لاٹھی کو اُنکے سر پر (مارتے مارتے) توڑ دیا اور کہا کہ کیا تو محمد کی پیروی کرتا ہی حالانکہ تو دیکھتا ہی کہ تمام قوم انکے خلاف ہی اور وہ انکے معبودون کی اور اُنکے گذشتہ باپ دادا کی برائیان بیان کرتے ہین خالد نے کہا ہان خدا کی قسم مینے اُنکی پیروی کرلی پس اسپر اُنکے باپ کو اور زیادہ غصہ آیا اور انھون نے انکو اور بھی مارا اور کہا کہ جہان تیرا جی چاہے چلا جا خدا کی قسم اب مین تجھے کھانیکو نہ دونگا۔ خالد نے کہا اگر تم مجھے کھانیکو نہ دوگے تو مین جب تک زندہ ہون اللہ مجھے رزق دیگا پس اُنکے باپ نے انکو نکال دیا اور اپنے بیٹون سے کہا کہ تم مین سے کوئی اس سے کلام نکرے جو شخص اس سے کلام کریگا اسکے ساتھ بھی مین ایسا ہی کرونگا جیسا مینے خالد کے ساتھ کیا پس خالد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ آئے اور آپ ہی کی خدمت مین اپنی زندگی بسر کرنے لگے اور اپنے باپ سے پوشیدہ طور پر نواحی مکہ مین رہتے تھے یہانتک کہ مسلمانون نے حبش کی طرف دوسری ہجرت کی تو یہ بھی اُنکے ساتھ چلے گئے۔ انکے باپ مسلمانون کے حق مین بہت سخت تھے اور مکہ مین بہت باعزت تھے وہ بیمار ہوے تو کہا کہ اگر اللہ مجھے اس مرض سے صحت دے تو پھر مکہ مین کوئی شخص ابن ابی کبشہ[1] کے خدا کی پرستش نکرنے پائیگا خالد نے یہ سنکے کہا کہ اے اللہ اسے صحت نہ دے چنانچہ اس مرض مین وہ مر گئے۔ خالد نے جب حبش کی طرف ہجرت کی تو اُنکے ساتھ اُنکی بی بی امیہ بنت خالد خزاعیہ بھی تھین وہین انکے بیٹے سعید بن خالد اور اُنکی بیٹی ام خالد پیدا ہوئین انکی بیٹی کا نام امۃ تھا حبش کی طرف انکے ساتھ انکے بھائی عمرو بن سعید نے بھی ہجرت کی تھی یہ دونون حضرت جعفر بن ابیطالب کے ہمراہ دو کشتیون مین سوار ہوکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بمقام خیبر پہونچے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے متعلق اور مسلمانون سے گفتگو کی اور غنیمت خیبر مین انکا حصہ بھی لگایا یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فتح مکہ مین اور حنین مین اور طائف مین اور تبوک مین شریک تھے۔ انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کے صدقات وصول کرنے پر مقرر فرمایا تھا اور بعض لوگ کہتے ہین مذحج اور جنعا کے صدقات کے لیے مقرر فرمایا تھا چنانچہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو یہ اس کام پر مقرر تھے۔ خالد اور انکے دونون بھائی عمرو اور ابان برابر اپنے اُن کاموں پر رہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے متعلق کیے تھے یہانتک کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی

[1] ابن ابی کبشہ سے مراد آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام ہین ۱۲

تو یہ لوگ اپنے کامون سے لوٹ آئے حضرت ابوبکر نے انسے کہا کہ تم کیون لوٹ آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
عمال سے زیادہ کوئی شخص مستحق نہین ہے تم لوگ اپنے کامون پر واپس جاؤ ان لوگون نے کہا کہ ہم جتنے بیٹے ابو[1] احیحہ کے ہین
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کی طرف سے کام نکرینگے خالد یمن مین تھے جیسا کہ ہمنے بیان کیا اور ابان بحرین
مین تھے اور عمرو تیماء اور خیبر اور بعض قری عربیہ مین تھے۔ خالد اور انکے بھائی ابان نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت
مین توقف کیا تھا انھون نے بنی ہاشم سے کہا کہ آپ لوگون کا شجرہ نسب عالی اور اسکا میوہ شیرین ہے ہم آپکے تابع ہین چنانچہ
جب بنی ہاشم نے حضرت ابوبکر سے بیعت کرلی تو خالد اور ابان نے بھی انسے بیعت کرلی۔ حضرت ابوبکر نے خالد کو ایک
لشکر کا سردار بنا کے شام کی طرف بھیجا تھا خالد واقعہ مرج الصفر مین بعہد خلافت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے
اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ واقعہ مرج الصفر ۱۴ھ ہجری شروع خلافت حضرت عمر مین ہوا تھا۔ اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ
یہ ملک شام مین واقعہ اجنادین مین حضرت ابوبکر کی وفات سے چوبیس دن پہلے شہید ہوئے اصحاب سیر نے واقعہ اجنادین
اور واقعہ مرج الصفر اور واقعہ یرموک کی بابت اختلاف کیا ہے کہ انمین سے کون پہلے تھا کون پیچھے واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن سنان بن ابی عبید بن وہب بن لوذان بن عبد ود بن زید بن ثعلبہ احد مین شریک تھے اور جسر ابی عبید مین شہید ہوئے
انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

خالد

ابن سنان بن غیث بن مریطہ بن مخزوم بن مالک بن غالب بن قطیعہ بن عبس عبسی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور
انھون نے انکا نسب نہین بیان کیا صرف یہ کہا ہے کہ عبدان نے بیان کیا ہے کہ یہ صحابی نہین ہین نہ انھون نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ایک نبی ہونگے کہ انکی قوم انکی بے قدری
کریگی۔ بعض لوگون کا بیان ہے کہ یہ عبس بن بغیض بن سنان بن غیث کی اولاد سے ہین۔ انکی بیٹی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور
مین حاضر ہوئی تھین انھون نے حضرت کو قل ہو اللہ احد پڑھتے سنا تو کہنے لگین کہ میرے باپ بھی یہی کہا کرتے تھے
مین کہتا ہون کہ اس بات مین کلام نہین کہ یہ صحابی نہین ہین پس مین نہین جانتا کہ ابو موسی نے کیون انکو ذکر کیا ہے اگر
اس وجہ سے ذکر کیا کہ انسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبرین منقول ہین تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر مسیح علیہ السلام
اور اور نبیون نے بھی بیان کی ہین انکو صحابہ مین کیون نہ ذکر کیا۔

[1] بہت سے لوگ ایسے تھے جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی کام نہین کیا ۱۲

Marfat.com

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن سویدبعض لوگ انکو خلاد کہتے ہین اور یہی زیادہ مشہور ہی خلاد کے نام مین انشاء اللہ تعالی انکا ذکر آئیگا - انکا تذکرہ ابوموسی نے مختصر لکھا ہی -

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن سیار بن عبد عوف بن معشر بن بدر بن احیمس بن غفار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانورون کو لیکے گئے تھے یہ کلبی کا قول ہی اور واقدی نے انکا نام عبداللہ بن فضلہ بن عبید بیان کیا ہی - ابوموسی نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور لکھا ہی کہ ابن مندہ نے انکو ایک دوسرے باب مین ذکر کیا ہی -

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن صخر - ابوموسی نے کہا ہی کہ عبدان نے انکو ذکر کیا ہی کہ محمد بن ابراہیم بن حارث بن خالد کے والد ہین - عاصم بن شریک بن عامر انصاری نے روایت کی ہی وہ کہتے تھے ہمین موسی بن محمد بن ابراہیم بن حارث بن خالد بن صخر نے خبر دی [اور خالد مہاجرین حبش مین سے تھے] وہ اپنے والد سے وہ خالد بن عبداللہ سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) قبا کی طرف بنی عمرو بن عوف کے یہان سوار ہوکے جا رہے تھے - آپکی عادت تھی کہ آپ جنازون مین شریک ہوتے تھے اور آپ مریضون کی عیادت کرتے تھے اور آپکی دعوت دعا تھی تو آپ اسکو قبول کر لیتے تھے (المختصر) آپنے (اثناے راہ مین) کچھ مال جمع کیے ہوئے دیکھے کہ اس سے پہلے آپنے انکو نہ دیکھا تھا آپنے فرمایا کہ تم لوگ جب اپنی عید یعنے نماز جمعہ کے لیے آتا تو کچھ دیر ٹھیرجایا مین تمسے کچھ باتین کرونگا چنانچہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز جمعہ پڑھ چکے تو آپنے اسی جگہ پر کھڑے کھڑے دو رکعت نماز اور پڑھی یہ دو رکعتین نہ پہلے کبھی آپکو کسی نے پڑھتے دیکھی تھین اور نہ اسکے بعد دیکھین تمام انصار نواحی مسجد مین ٹھیرے رہے یہانتک کہ انھون نے منبر کو گھیر لیا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اللہ کی حمد وثنا بیان کی بعد اسکے فرمایا کہ اے گروہ انصار پہلے تم بڑے جفاکش تھے اور یتیمون کی کفالت کیا کرتے تھے اور اچھے کام کرتے تھے یہانتک کہ اب جو اللہ نے تمھین اسلام عنایت فرمایا تو تم مال جمع کرتے ہو یاد رکھو ابن آدم جو کھاتا ہی اسمین بھی ثواب ہی اور پہنے جو کھاتے ہین اسمین بھی ثواب ہی خالد کہتے تھے پھر تمام صحابہ لوٹ گئے اور انمین سے ہر شخص نے اپنی اپنی دیوار مین ایک یا دو سوراخ کر لیے عبدان نے کہا ہی کہ مینے خالد بن صخر کا ذکر صرف اسی حدیث مین دیکھا ہی - ابوموسی نے کہا ہی کہ مینے مہاجرین حبش مین حارث بن خالد بن صخر کا ذکر دیکھا ہی پس یہ خالد اگر حارث کے والد ہین تو یہ بیٹے ہین عامر بن کعب بن سعد بن تیم

Marfat.com

ابن مرہ کے انکے ساتھ انکی بی بی رائطہ بنت حارث تیمیہ بھی تھین جبش مین انکے بیٹے موسی اور عائشہ اور زینب پیدا ہوے تھے۔ محمد بن اسحاق نے انکا ذکر کیا ہی۔

مین کہتا ہون کہ یہ ابو موسی کا کلام ہی انھون نے انکا تذکرہ لکھا ہی۔ اور یہ جو انھون نے کہا ہی کہ مینے مہاجرین جبش مین حارث بن صخر کا ذکر دیکھا ہی پس اگر یہ خالد حارث کے والد ہونگے تو بیٹے ہین عامر کے۔ مین نہین جانتا کہ انھون نے اسمین شک کیون کیا پہلے تو وہ لکھ چکے ہین کہ یہ والد ہین محمد بن ابراہیم بن حارث بن خالد بن صخر تیمی کے پس اب شک کرنے کی کوئی وجہ نہین یہ بیٹے ہین صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم کے ہان صحابی نہین ہین صحابی انکے والد حارث ہین۔ انکا ذکر اوپر ہو چکا ہی۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن طفیل بن مدرک غفاری۔ ابن منیع نے انکا ذکر صحابہ مین کیا ہی اور اسمین اعتراض ہی سفیان بن حمزہ نے کثیر بن زید سے انھون نے خالد بن طفیل بن مدرک غفاری سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے دادا مدرک کو اپنی صاحبزادی کے لانے کے لیے مکہ بھیجا تھا یہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تھے یا رکوع کرتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے اللھم[1] انی اعوذ برضاک من سخطک واعوذ بعفوک من عقوبتک واعوذ بک منک لا ابلغ ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عاص بن ہشام بن مغیرہ مخزومی۔ یہ بھتیجے ہین حارث اور ابو جہل فرزندان ہشام کے انکے باپ عاص بدر مین بحالت کفر مقتول ہوے۔ انکو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مکہ مین حاکم مقرر فرمایا تھا جب نافع بن عبد الحارث خزاعی کو وہان سے معزول فرمایا تھا۔ حضرت عثمان نے بھی انکو مکہ کا حاکم قائم رکھا۔ انسے انکے بیٹے عکرمہ بن خالد نے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کی فروخت کی بابت پوچھا گیا تو آپنے فرمایا خدا یہود پر لعنت کرے انپر چربی حرام کردی گئی تھی انھون نے چربی بیچکر اُسکی قیمت کھانا شروع کی۔ ابو عمر نے کہا ہی کہ بعض لوگون کا بیان ہی کہ خالد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہین سنا اور ابو موسی نے کہا ہی کہ خالد بن عاص بن ہشام بن مغیرہ مخزومی۔ طبرانی نے انکا ذکر لکھا ہی۔ ہمین ابو موسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب کو شیدی نے اور محمد بن ابو القاسم طبرانی نے اور نوشروان بن شیرزاد دیلمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شیبان بن فروخ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حماد بن

[1] ترجمہ۔ الٰہی تیری خوشی سے تیری ناخوشی کی پناہ مانگتا ہون اور تیرے عذاب سے تیری بخشش کی پناہ مانگتا ہون اور مجھسے تیری ہی پناہ مانگتا ہون مین تیری تعریف ویسی نہین کرسکتا جیسی

Marfat.com

سلمہ نے عکرمہ بن خالد سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کرکے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی مقام مین طاعون آجائے اور تم وہان ہو تو وہان سے بھاگ کر نہ نکلو اور جب کسی مقام مین طاعون آجائے اور تم وہان نہ ہو تو وہان نہ جاؤ۔ طبرانی نے انکا ذکر اسی طرح لکھا ہی اور یہ وہم ہی کیونکہ عکرمہ کے دادا جیسا کہ انھون نے بیان کیا ہی عاص ہین اور خالد عکرمہ کے والد ہین نہ دادا۔ عکرمہ کے دادا کی بابت لوگون کا اختلاف ہی ابن ابی حاتم نے کہا ہی کہ عکرمہ بیٹے ہین خالد بن سعید بن عاص کے اور نیز ابن ابی حاتم نے ایک دوسرے تذکرہ مین لکھا ہی کہ عکرمہ بیٹے ہین خالد بن سلمہ مخزومی کے ان دونون کے درمیان مین انھون نے فرق کیا ہی۔ اور ابو نصر کلاباذی نے بھی طبرانی کی طرح عکرمہ کو خالد بن عاص کا بیٹا کہا ہی اور ابن مندہ نے کہا ہی کہ خالد بیٹے ہین سلمہ بن ہشام بن عاص بن ہشام ابن مغیرہ کے انھون نے ان دونون کو ایک کردیا ہی واللہ اعلم۔ اور ابو موسی نے اپنی سند کے ساتھ حبان بن ہلال سے انھون نے حماد بن سلمہ سے انھون نے عکرمہ بن خالد سے انھون نے اپنے والد یا اپنے چچا سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک مین فرمایا کہ جب کسی مقام مین طاعون آجائے اور تم وہان ہو تو وہان سے باہر نہ نکلو انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبادہ غفاری یہ وہی ہین جنھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے دن کنوین مین اتارا تھا پھر آپنے کنوین مین کلی ڈالدی جس سے پانی بڑھ گیا یہانتک کہ لوگ سیراب ہو گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکالا تھا اُس تیر کو انھون نے کنوین مین گاڑ دیا تھا اُس کنوین مین پانی نہ تھا پس پانی جوش کرنے لگا اور بہت زیادہ ہوا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ہی جو کنوین مین اُترے تو خالد بن عبادہ غفاری اسمین اُترے اور بعض لوگون کا بیان ہی کہ اس کنوین مین ناجیہ بن جندب اسلمی اُترے تھے اور بعض لوگ کہتے ہین بُراء بن عازب اترے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن حرملہ مدلجی۔ انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہی اور انکا صحابی ہونا صحیح نہین یہ ابن مندہ کا قول ہی انکی حدیث یحیی بن محمد اسلمی نے اپنے والد سے انھون نے خالد بن عبداللہ بن حرملہ مدلجی سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (مقام) عسفان مین قیام فرمایا ایک شخص نے کہا کہ کیا آپ کو بنی مدلج کی قیدی عورتون اور اونٹون کی کچھ ضرورت ہی قوم مین ایک شخص بنی مدلج کا تھا اُسکے چہرہ سے اس بات کی ناگواری کے آثار معلوم ہوئے

Marfat.com

Marfat.com

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عرفطہ بن ابرہہ بن سنان لیثی انکو بکری بھی کہتے ہین یعنے قبیلہ بنی لیث بن بکر بن عبد مناہ سے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ قبیلہ قضاعہ کی شاخ بنی عذرہ سے ہین جس شخص کا یہ قول ہو وہ انکو خالد بن عرفطہ ابن صعیر کہتا ہو یہ ثعلبہ بن صعیر عذری کے بھتیجے ہین بنی جزاز بن کاہل بن عذرہ سے ہین بنی زہرہ کے حلیف ہین اور انمین سے بعض لوگون کا قول ہو کہ یہ خالد بیٹے ہین عرفطہ بن ابرہہ بن سنان بن صیفی بن ہائلہ بن عبداللہ بن غیلان بن اسلم بن خزاز بن کاہل بن عذرہ کے پس یہ عذری بھی ہین اور خزازی بھی ہین یہ ابو عمر کا کلام تھا اسمین سہو ہو جسکو ہم اخیر مین بیان کرینگے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب ہی نہین بیان کیا ابو نعیم نے کہا ہو کہ خالد بن عرفطہ عذری اور عذرہ قبیلہ خزاعہ کی شاخ ہو اور ابن مندہ نے کہا ہو خالد بن عرفطہ خزاعی بنی زہرہ کے حلیف - یہ بھی غلط ہو - انکو حضرت سعد بن ابی وقاص نے کوفہ مین اپنا جانشین بنایا تھا یہ وہین رہتے تھے اور انکا شمار اہل کوفہ مین ہو جب ۴۱ھ مین حضرت معاویہ کوفہ گئے تو عبداللہ ابن ابی الحوساء نے مقام نخیلہ مین انسے مقابلہ کیا تو حضرت معاویہ نے خالد بن عرفطہ عذری کو جو بنی زہرہ کے حلیف تھے اہل کوفہ کی ایک جماعت کے ساتھ بھیجا انھون نے جمادی الاولی مین ابن ابی الحوساء کو قتل کیا بعض لوگ انکو ابن ابی الحمار کہتے ہین انسے ابو عثمان نہدی نے اور عبداللہ بن یسار نے اور اُنکے غلام مسلم نے روایت کی ہو ہمین ابو الفضل بن ابی احسن فقیہ نے اپنی سند ابو یعلی موصلی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین محمد بن بشر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ذکریا بن ابی زائدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین خالد بن سلمہ نے خبر دی کہ مسلم غلام خالد بن عرفطہ نے انسے بیان کیا وہ خالد بن عرفطہ سے روایت کرتے تھے کہ انھون کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص عمداً میرے اوپر جھوٹ جوڑے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ مین تلاش کرے - اور اس حدیث کو عفان بن حماد بن سلمہ نے علی بن زید سے انھون نے ابو عثمان نہدی سے انھون نے خالد بن عرفطہ سے روایت کیا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ اے خالد عنقریب کچھ نئی باتین اور اختلافات پیدا ہونگے جب ایسا ہو تو اگر تمسے ہو سکے کہ تم مقتول بنو قاتل نہ ہو تو ایسا کرنا انکی وفات کوفہ مین ۶۱ھ مین ہوئی جس سال حضرت حسین بن علی شہید ہوے

انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

مین کہتا ہون کہ انکے نسب مین ابو عمر کا یہ کہنا کہ عرفطہ بن ابرہہ بن سنان لیثی یہ بعینہ وہی نسب ہو جو انھون نے عذرہ کی طرف منسوب کیا ہے یہ اختلاف ہو اور صحیح یہ ہو کہ وہ عذرہ کی طرف منسوب ہین جیسا کہ ابو عمر نے دوسرے مقام پر لکھا ہو سنان بن صیفی بن ہائلہ باقی رہا یہ جو انھون نے کہا ہو کہ یہ بھتیجے ہین ثعلبہ بن صعیر کے وہ بھی باوجودیکہ عذری ہین بہت کم

Marfat.com

مشہور ہین مشہور نسب انکا صیفی بن ہانک تک ہو وہ اور ثعلبہ حزازمین جاکے ملجاتے ہین اور ابن مندہ نے جو کہا ہو کہ یہ خزاعی ہین بالکل غلط ہی - واللہ اعلم -

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

عُرفطہ کے بھائی ہین اور اوس بن ثابت کے چچا کے بیٹے ہین - انکا نسب اوس بن ثابت برادر حسان بن ثابت کے نام مین گذر چکا ہی - ہمین ابوموسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسمعیل بن فضل بن احمد اور سعید بن عبد الواحد ابن محمود نے خبر دی یہ دونون کہتے تھے کہ ہمین ابویحیی رازی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سہل بن عثمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن اجلح کندی نے ابوصالح سے انھون نے ابن عباس سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے زمانہ جاہلیت مین لوگ بیٹون کو اور چھوٹے بچون کو میراث ندیتے تھے تاوقتیکہ وہ بالغ ہوجائین پس ایک شخص کا انصار مین سے انتقال ہوا جنکا نام اوس بن ثابت تھا اور انھون نے دو بیٹیان چھوڑین اور ایک چھوٹا لڑکا چھوڑا پس اُنکے چچا کے دونون بیٹے آئے وہی دونون اُنکے عصبہ تھے اُن دونون نے انکی میراث لے لی اُنکی بی بی نے اِن دونون سے کہا کہ اوس کی دونون لڑکیون سے تم دونون نکاح کرلو وہ لڑکیان کچھ بدصورت تھین لہذا اُن دونون نے نکاح سے انکار کردیا پس انکی بی بی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئین اور عرض کیا کہ یارسول اللہ اوس کی وفات ہوگئی اور انھون نے ایک چھوٹا لڑکا اور دو لڑکیان چھوڑی ہین انکے چچا کے دونون بیٹے خالد اور عرفطہ آئے اور انکی میراث لے گئے ہمنے اُن دونون سے کہا کہ تم اوس کی لڑکیون سے نکاح کرلو مگر انھون نے نہ انا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری سمجھ مین نہین آتا کہ مین کیا کہون اللہ عزوجل کی طرف سے اس بارے مین کوئی حکم میرے پاس نہین آیا پس اللہ عزوجل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل فرمائی للرجال نصیب مما ترک الوالدان والاقربون وللنساء[1] پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد اور عرفطہ کو بلا بھیجا اور فرمایا کہ میراث مین سے کسی چیز کو نہ ہٹاؤ کیونکہ اللہ عزوجل نے میرے اوپر وحی نازل فرمائی ہی اور مجھے خبر دی گئی ہو کہ عورتون اور مردون دونون کا حصہ ہی پھر اُسکے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی یستفتونک فی النساء[2] قل اللہ یفتیکم فیہن پھر حضرت نے اُن دونون کو بلوایا اور فرمایا کہ میراث مین سے کسی چیز کو نہ ہٹانا بعد اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین الی قولہ واللہ علیم حکیم[3] پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میراث منگوائی اور اُنکی بی بی کو آٹھوان حصہ دیا اور

---

[1] ترجمہ مردون کے لیے بھی حصہ ہی اس چیز مین جو والدین اور اقربا چھوڑین اور عورتون کا بھی [2] ترجمہ اے نبی تجھسے عورتون کی بابت پوچھتے ہین کہو اللہ تمھین انکی بابت فتوی دیتا ہی [3] ترجمہ اللہ تمھین وصیت کرتا ہی تمھاری اولاد کی بابت کہ مرد کو عورت سے دوگنا حصہ ہی ۱۲

باقی کو للذکر مثل حظ الانثیین کے قاعدے سے تقسیم کر دیا جب یہ خبر اہل عرب کو پہونچی تو عیینہ بن حصن چند اہل عرب کے ہمراہ آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کیسی خبر ہمین آپکی طرف سے پہونچی ہو آپ نے پوچھا تمھین کیا خبر پہونچی ہو انھون نے کہا ہمین یہ خبر پہونچی ہو کہ آپ نے چھوٹے چھوٹے بچون کو بھی وارث بنایا ہو جو گھوڑے پر چڑھ نہین سکتے اور نہ مال غنیمت لوٹ سکتے ہین اور آپ نے لڑکیون کو بھی وارث بنایا ہو جو غیرون کے گھر مین مال لے جائینگی حضرت نے انکو قرآن پڑھ کے سنا دیا اور انھین وہی حکم دیا جو اللہ عزوجل نے بھیجا تھا اور ایک دوسری روایت مین مذکور ہو کہ وہ دونون وارث قتادہ اور عرفطہ تھے اور اس عورت کا نام ام کجہ تھا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔ مین کہتا ہون کہ اوس ابن ثابت کے نام مین گذر چکا ہو کہ وہ احد مین شہید ہو گئے تھے اور بعض لوگون کا قول ہو کہ وہ حضرت عثمان کی خلافت تک زندہ رہے اور اس حدیث مین بیان کیا گیا ہو کہ انکی وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین فتح مکہ کے بعد ہوئی کیونکہ عیینہ بن حصن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپکے غزوہ مین نہ تھے سوا فتح مکہ کے وہ اسوقت تک مشرک تھے اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ وہ فتح مکہ سے کچھ پہلے اسلام لائے تھے اور مولفۃ القلوب مین سے تھے اور یہ واقعہ احد کے بعد کا ہو اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ وہ انکی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بہت دنون بعد ہوئی اور تمام لوگون نے اوس بن ثابت کے نام مین بھی ذکر کیا ہو کہ وہ حضرت حسان بن ثابت کے بھائی تھے پس خواہ اوس کی وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین ہوئی ہو یا حضرت عثمان کی خلافت مین بہرحال یہ کیونکر کہا جاتا ہو کہ انکے چچا کے بیٹے انکے وارث ہوے حالانکہ اُنکے بھائی حسان خود زندہ تھے پس وہ خود وارث ہونگے نہ اُنکے چچا کے بیٹے (کیونکہ بھائی کے ہوتے چچا کے بیٹون کو میراث نہین پہونچتی) پس چاہیے کہ یہ اوس حسان کے بھائی نہون تاکہ یہ قصہ درست ہو جائے مگر اُن لوگون نے اور کسی اوس کا ذکر نہین کیا واللہ اعلم۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عقبہ بن ابی معیط بن ابی عمرو بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ ابو معیط کا نام ابان ہو اور ابو عمرو کا نام ذکوان۔ یہ خالد بھائی ہین ولید بن عقبہ کے فتح مکہ کے نومسلمون مین سے ہین مقام رقہ مین جا کے رہے تھے انکی اولاد مین سے انکی کوئی روایت معلوم نہین۔ ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض لوگون کا بیان ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور یہ صحیح ہو کیونکہ انکے والد عقبہ جنگ بدر مین شہید ہوے تھے پس فتح مکہ کے دن ان خالد کو شرف صحبت حاصل ہوا اور جب حضرت عثمان محاصرہ مین تھے تو انسے کارنمایان ظاہر ہوے ازہر بن سبحان نے انھین کے حق مین یہ شعر کہا ہو ؎

یلومونني ان جلت فی الدار جاسرا وقد فرمنها خالد وهوادرع[1]

مقام قرطبہ مین قبیلہ معیط کے جولوگ ہین وہ انھین خالد کی طرف منسوب ہین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی-

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عقبہ - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تھے اور عرض کیا تھا کہ مجھے قرآن سنائیے چنانچہ آپنے یہ آیت پڑہی ان اللہ یامر بالعدل والاحسان الایہ انھون نے عرض کیا کہ اسکو پھر پڑہیے حضرت نے پھر پڑہا تو انھون نے کہا کہ اللہ کی قسم اسمین شیرینی ہی اور اسپر ایک تازگی ہی اسکا اول سیراب کرنے والا ہی اور آخر پھل دینے والا ہی اور یہ بشر کا قول نہین ہی - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ مین نہین جانتا کہ یہ خالد عقبہ بن ابی معیط کے بیٹے ہین یا کوئی اور ہین اور انھون نے کہا ہی کہ میرے خیال مین یہ اور ہین -

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عدی بن نابی بن عمرو بن سواد بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی بیعت عقبہ ثانیہ مین شریک تھے اور کلبی نے کہا ہی کہ وہ جنگ بدر مین شریک تھے - انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی-

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن ابی کعب انصاری خزرجی سلمی - بیعت عقبہ مین شریک تھے انکی کوئی روایت معلوم نہین ہوتی یہ محمد ابن اسحاق کا قول ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی - اور مین انکو پہلا ہی شخص سمجھتا ہون جنکا ذکر اس سے پہلے ہوا ابو کعب انکے دادا کی کنیت ہوگی اور نام انکا عدی ہی - واللہ اعلم -

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر - بشر بن فضل نے شعبہ سے انھون نے سماک بن حرب سے انھون نے خالد بن عمیر سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مین مکہ مین قبل از ہجرت گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہین تھے مینے وہان ایک پائجامہ آپ کے ہاتھ فروخت کیا آپنے (اسکی قیمت مین چاندی) مجھے تولکر دی اور جھکتی تول دی - اسی حدیث کو ابو داؤد اور عبد الصمد نے شعبہ سے انھون نے سماک سے انھون نے ابو صفوان بن مالک سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہی - یہ وہم ہی - صحیح وہی ہی جو ثوری وغیرہ نے سماک سے انھون نے مخرفہ عبدی سے روایت کیا ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

[1] ترجمہ - لوگ مجھے ملامت کرتے ہین کہ مین گھر مین ننگے سر کیون دوڑا، حالانکہ خالد وہان سے بھاگ گئے جو زیادہ دلیر تھے ۱۲

Marfat.com

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر- انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ انھون نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا انسے حمید بن ہلال نے روایت کی ہی- انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی (ابو موسی نے بھی کہا ہی کہ) یہ اُن لوگون مین ہین جنھون نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہی- انھون نے عتبہ بن غزوان سے روایت کی ہی کہ انھون نے بصرہ مین انکا خطبہ پڑھا تھا-

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن عنبس- ابو عبداللہ محمد بن ربیع بن سلیمان جیزی نے اُن صحابہ مین انکو ذکر کیا ہی جو مصر مین جا کے رہے تھے-

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن غلاب- صحابی ہین- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت مین اصفہان کے حاکم رہے پھر وہان سے چلے آئے اور بصرہ مین رہنے لگے- انکی حدیث انکی اولاد نے روایت کی ہی- خالد بن عمرو نے اپنے والد عمرو بن معاویہ سے انھون نے اپنے والد معاویہ بن عمرو سے انھون نے اپنے والد عمرو بن خالد سے روایت کیا ہی کہ وہ کہتے تھے جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا تو میرے والد اُنکی مدد کے لیے چلے وہ اصفہان کے حاکم تھے مگر جب وہ اصفہان سے چلے تو اُنکو حضرت عثمان کی شہادت کی خبر ملی تو وہ اپنے گھر کو جو طائف مین تھا لوٹ گئے اور مین اپنے والد کے اسباب کے ساتھ آیا اسوقت وہ جمل درپیش تھا مینے کچھ لوگون کو اہل کوفہ سے یہ کہتے ہوے سنا کہ امیر المومنین ہم مین انکی عورتون کو تقسیم کرینگے پس مین احنف بن قیس کے پاس گیا اور مینے کہا کہ اے چچا مینے ایسا ایسا سنا ہی انھون نے کہا تم مجھے امیر المومنین کے پاس لے چلو چنانچہ ہم لوگ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے احنف نے کہا کہ میرے بھتیجے نے مجھے ایسا ایسا کہا ہی حضرت علی نے فرمایا اے احنف اس بات سے خدا کی پناہ پھر انھون نے پوچھا کہ یہ کون ہی احنف نے کہا عمرو بن خالد حضرت علی نے فرمایا عمرو بن خالد بن غلاب احنف نے کہا ہان حضرت علی نے فرمایا مین اِس بات کی شہادت دیتا ہون کہ مینے اسکے باپ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دیکھا ہی حضرت فتنون کا ذکر فرما رہے تھے تو اُنکے باپ نے کہا کہ یا رسول اللہ اللہ سے دعا کیجیے کہ مجھے فتنون سے بچائے حضرت نے فرمایا اے اللہ اسے ظاہر اور پوشیدہ (غرض تمام) فتنون سے بچالے- یہ حدیث غریب ہی انکی روایت صرف انکی اولاد نے کی ہی- غلاب ایک عورت کا نام تھا- ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہی تو اس صورت مین یہ تخفیف اور مبنی علی الکسر ہوگا جیسے قطام اور حذام واللہ اعلم-

Marfat.com

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن فضار۔ علی بن سعید عسکری نے انکو ذکر کیا ہی۔ حماد بن زید نے ہشام بن حسان سے انھون نے محمد بن سیرین سے انھون نے خالد بن فضا سے روایت کی ہی کہا انھون نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ سب سے عمدہ قرارت کسکی ہی حضرت نے فرمایا اُس شخص کی کہ جب تم اسکی قرارت کو سنو تو تمھین معلوم ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈر رہا ہی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن مالک بن عجلان بن مالک بن عامر بن بیاضہ بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب ابن جشم بن خزرج اکبر انصاری خزرجی ثم البیاضی بیعت عقبہ اور بدر اور احد مین بقول ابن اسحاق شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن نعمان بن سنان۔ عبد اللہ بن محمد بن عمارہ نے کہا ہی کہ خالد بن قیس بدر مین اور احد مین شریک تھے۔ بعض لوگ انکا نام خلید کہتے ہین انکا ذکر وہین کیا جائیگا مع انکے نسب اور اختلاف کے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری ثم من بنی مازن بن النجار۔ بیر معونہ کے دن شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ہشام کلبی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن لجلاج۔ ابو عمر نے کہا ہی کہ انکے صحابی ہونے مین کلام ہی انسے ایک عمدہ حدیث مروی ہی اسکو ابن عجلان نے زرعہ سے انھون نے ابراہیم سے انھون نے خالد بن عجلان سے روایت کیا ہی ابو عمر نے انکا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہی اور کہا ہی کہ مین انکو صحابہ مین نہین سمجھتا۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک تمیمی نہشلی۔ یہی ہین جنھون نے قعقاع بن معبد تمیمی کو ربیعہ بن حذار اسدی کے مقابلہ پر آمادہ کیا تھا ان دونون سے کہا کہ تم اپنے اپنے فضائل بیان کرو خالد نے کہا کہ مینے دیا اس شخص کو جسنے مانگا اور کھلایا اُس شخص کو جسنے کھایا اور مینے اپنی دیگون کو چڑھا دیا جب مچھلیان بکثرت آگئین اور مینے شواحط والے دن ایک شہسوار کے نیزہ مارا اور

اُسکی رانون کو اُسکے گھوڑے سمیت چھید دیا اُسکے بعد کہا کہ اے قعقاع تمھاری کیا فضیلت ہی تو انھون نے کہا اپنے چچا) حاجب کی کمان نکالی اور کہا کہ یہ میرے چچا کی کمان ہی اسکو انھون نے اہل عرب سے گرو رکھا تھا اور یہ دونون جوتیان میرے دادا کی ہین جسکو پہنکر انھون نے چالیس چراگاہون کی تقسیم کی تھی اور یہ زرارہ کا جال ہی جسکے ذریعے سے انھون نے سات بادشاہون کے درمیان مین صلح کرادی جنمین سے ہر ایک دوسرے کا دشمن تھا میرے چچا سو یہ ہین زرارہ ایسے تھے کہ جو ڈرنے والا انکی آگ کو دیکھ لیتا وہ بے خوف ہو جاتا اور جو قیدی انکے خیمہ کی طناب پکڑ لیتا وہ رہا ہوجاتا پس ربیعہ بن حزار نے بلند آواز سے کہا کہ جوانمردی اور بخشش اور ریاست اور بزرگی قعقاع کو ہی مگر ہمنے اُنکے مقابلہ پر ایسے شخص کو اُنکے مقابل مین کیا ہی جسکے باپ معبد ہین اور چچا حاجب ہین اور دادا زرارہ ہین۔ ابو احمد عسکری نے کہا ہی کہ پھر قعقاع بن معبد اور خالد بن مالک نہشلی دونون مسلمان ہو گئے اور وفد بن کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ اُس شخص کو امیر بنائیے اور حضرت عمرؓ نے کہا کہ دوسرے شخص کو امیر بنائیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم دونون اختلاف نکرتے تو مین اِن دونون کو امیر بنا دیتا اور تم دونون کی رائے مان لیتا یہ گفتگو حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی قعقاع بن معبد کے تذکرہ مین گذر چکی ہی وہان یہ بھی بیان کیا گیا ہی کہ دوسرے شخص اقرع بن حابس تمیمی تھے اور یہی زیادہ مشہور ہی۔ ابن کلبی نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہی خالد ابن مالک بن ربعی بن سلمی بن جندل بن نہشل بن دارم بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناہ بن تمیم اور کہا ہی کہ یہ ایک بزرگ شخص تھے مگر انکا صحابی ہونا نہین بیان کیا اور سوا ابو احمد عسکری کے اور کسی کو بھی ہمنے نہین دیکھا کہ اُنے انکو صحابی کہا ہو۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن معبد جدلی۔ انکا ذکر صحابہ مین کیا گیا ہی اور اسمین اعتراض ہی۔ انکے بیٹے معبد بن خالد نے ابو سریحہ یعنی حذیفہ ابن اسید سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مجھسے تمھارے والد بیان کرتے تھے اور میرے والد ان دونون مین پہلے مسلمان تھے جو شام کے شہر غذرا مین جاکے ٹھیرے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن معیش۔ ابوبکر بن عاصم نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی۔ ہمین یحیی بن محمود بن سعد اصفہانی نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر یعنے احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بشر یعنے اسماعیل بن عبداللہ نے ابو سعید جعفی سے انھون نے ابن وہب سے انھون نے عمرو بن حارث سے انھون نے سعید بن شیبہ سے روایت کی ہی [اس روایت مین

Marfat.com

اسی طرح ہو حالانکہ صحیح یہ ہو کہ سعید بن ابی ہلال نے شیبہ بن نصاح مولی ام سلمہ سے } انھون نے خالد بن غیث صحابی سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے قرمان کو دیکھا کہ وہ دوزخ مین آگ کی ایک چادر اوڑھے ہوے تھا قرمان ایک حبشی شخص تھا جس نے خیبر کے دن غنیمت مین خیانت کی تھی - اس حدیث کو ابراہیم بن یعقوب نے ابو سعید سے روایت کیا ہو نیز اسکو ابن وہب کے بھتیجے نے ابن وہب سے روایت کیا ہو ان سب لوگون نے سند مین خالد کو صحابی کہا ہو اور ابن ابی حاتم نے کہا ہو کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کرتے ہین انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن نافع - کنیت انکی ابو نافع خزاعی - اُن لوگون مین ہین جنھون نے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی - انسے انکے بیٹے نافع نے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (نماز مین) بیٹھے اور بہت دیر تک بیٹھے رہا تک کہ ہم مین سے ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کیا کہ سکوت کرو آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو چنانچہ جب آپ نماز سے فارغ ہوے تو کسی نے آپ سے کہا کہ یا رسول اللہ آپ بہت دیر تک بیٹھے رہا تک کہ ہم مین سے ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو آپ نے فرمایا نہین بلکہ یہ نماز رغبت اور خوف کی تھی مینے اسمین اللہ سے تین باتون کی درخواست کی دو باتین تو اللہ نے مجھے دیدین اور ایک نہین دی مینے اللہ سے درخواست کی کہ تم لوگون پر اُس قسم کا عذاب نازل نکرے جیسا کہ تم سے پہلے لوگون پر کیا تھا اللہ نے اُسکو منظور کر لیا اور مینے اللہ سے درخواست کی کہ وہ کوئی ایسا دشمن تمھارے تمام لوگون پر مسلط نکرے جو تمھاری خونریزی حلال سمجھے اللہ نے اسکو منظور کر لیا اور مینے اللہ سے درخواست کی کہ تم مین باہم لڑائی نہو اسکو اللہ نے نامنظور کیا[1] - تین کہتا ہون کہ ابو عمر نے اس تذکرہ کو صرف دہین تک روایت کیا ہو کہ انسے انکے بیٹے نافع نے روایت کی ہے انھون نے خالد خزاعی کا تذکرہ بغیر نسب کے لکھا ہو حالانکہ انکا ذکر اوپر ہو چکا ابو عمر نے انکو دو کر دیا ہو حالانکہ وہ دونون ایک ہی ہین - انکے بیٹے نافع ہو دونون تذکرون مین اپنے والد سے روایت کرتے ہین انھون نے خالد خزاعی کے تذکرے مین کہا ہو جنکا نسب نہین بیان کیا کہ مینے اپنے پروردگار سے تین باتون کی درخواست کی تھی اخیر حدیث تک انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی تذکرہ مین کیا ہے اور حق انھین کے ہاتھ مین ہو اور مینے انھین کے اتباع سے دونون تذکرون کو قائم رکھا اور جو اسمین صحیح تھا اسکو بیان کر دیا - واللہ اعلم -

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باہمی خونریزی سے مسلمان محفوظ نرہینگے چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا ۱۲

Marfat.com

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن نضلہ۔ کنیت انکی ابو برزہ اسلمی۔ ہیثم بن عدی نے انکا نام یہی بتایا ہی اور واقدی نے انکا نام عبداللہ بن نضلہ بتایا ہی اور بعض لوگ نضلہ بن عبید کہتے ہین۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ لوگون نے انکا تذکرہ اور اور مقامات مین کیا ہی عنقریب انشاء اللہ تعالی اور مقامات مین انکا ذکر کیا جائیگا۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن ولید۔ انصاری۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور کہا ہی کہ مجھے انکا نسب انصار مین معلوم نہین ہوا ابن کلبی وغیرہ نے انکو اُن صحابہ مین ذکر کیا ہی جو حضرت علی کے ہمراہ جنگ صفین مین شریک تھے یہ اُن لوگون مین ہین جنپر اس جنگ مین بڑی مصیبت پڑی تھی ابو عمر نے کہا ہی کہ مین انکو اسی قدر جانتا ہون۔

(سیدنا سیف اللہ) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن ولید بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم۔ کنیت ابو سلیمان اور بعض لوگ کہتے ہین ابو الولید۔ قریشی مخزومی۔ والدہ انکی لُبابہ صغریٰ ہین اور بعض لوگ کہتے ہین لبابہ کبری مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہی یہ لبابہ بیٹی تھین حارث بن حزن ہلالیہ کی اور بہن تھین میمونہ بنت حارث زوجۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور بہن تھین لبابہ کبری زوجۂ عباس بن عبدالمطلب عم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ پس یہ خالد حضرت عباس کے اُن لڑکون کے جو لبابہ سے تھے خالہ زاد بھائی ہوے۔ زمانۂ جاہلیت مین اشراف قریش سے تھے۔ زمانۂ جاہلیت مین قبہ اور اعنۃ الخیل انھین کے متعلق تھا قبہ اُس خیمہ کو کہتے تھے جسمین لشکر کا سامان جمع کر کے رکھتے تھے اور اعنۃ الخیل کا مطلب یہ ہی کہ حضرت خالد لڑائی کے وقت تمام سوارون کے آگے ہوتے تھے یہ زبیر بن بکار کا قول ہی جب حضرت خالد نے مسلمان ہوجانیکا ارادہ کیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وہ خود اور عمرو بن عاص اور طلحہ بن ابی طلحہ عبدری حاضر ہوے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگون کو (دور سے) دیکھا تو اپنے اصحاب سے فرمایا کہ مکہ نے اپنے جگر کے ٹکڑے تمھاری طرف پھینکدیے۔ حضرت خالد کے اسلام اور انکی ہجرت کے وقت مین اختلاف ہی بعض لوگ کہتے ہین کہ انھون نے حدیبیہ کے بعد اور خیبر سے پہلے ہجرت کی حدیبیہ ذیقعدہ ۶ھ مین ہوا تھا اور خیبر اسکے بعد محرم ۷ھ مین ہوا اور بعض لوگون کا بیان ہی کہ انکا اسلام ۷ھ مین جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بنی قریضہ سے فراغت پائی مگر یہ کچھ نہین ہے اور بعض لوگون کا بیان ہی کہ انکا اسلام ۸ھ مین ہوا۔ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ حدیبیہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے انھین کے متعلق تھے حدیبیہ ۶ھ کا واقعہ ہی یہ قول مردود ہی اسلیے کہ صحیح یہ ہی کہ حدیبیہ کے دن حضرت خالد

Marfat.com

ابن ولید مشرکون کے سواروں کے سردار تھے ہمین ابوجعفر عبید اللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس
ابن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے نقل کرتے تھے کہ انھون نے کہا مجھسے زہری نے عروہ سے انھون نے
مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کی زیارت
کے لیے تشریف لیچلنے نہ بارادۂ جنگ اور آپ کے ہمراہ ستر اونٹ قربانی کے لیے تھے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
چلے یہانتک کہ جب مقام عسفان مین پہونچے تو بشر بن سفیان کعبی جو کعب خزاعہ مین سے تھے آپ کو ملے اور انھون نے کہا
کہ یارسول اللہ قریش نے آپ کے آنیکی خبر سنی ہی لہذا وہ مقام ذوالحلیفہ مین جمع ہوے ہین سب نے چیتے کی کھالین
پہنی ہین اور سب اللہ سے دعا مانگ رہے ہین کہ مکہ مین بجبر و قہر کوئی نہ داخل ہونے پائے اور یہ خالد بن ولید ہین
جنکو قریش کے سواروں کے ہمراہ مقام کراع مین بھیجا ہی پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے خرابی قریش
کی لڑائی نے انکو فنا کردیا (اور بچہ باز نہین آتے) پس یہ حدیث صحیح ہی اسمین یہ بیان کیا گیا ہی کہ خالد اُس دن قریش کے
سواروں کے سردار تھے۔ ہمین اسمٰعیل بن عبید اللہ بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسی یعنے محمد بن عیسی تک
خبر دی وہ کہتے تھے ہمین قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین لیث نے ہشام بن سعد سے انھون نے زید بن اسلم سے
انھون نے ابوہریرہ سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک منزل مین
فروکش ہوے لوگ آپ کے سامنے سے گذر رہے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پوچھتے تھے کہ اے ابوہریرہ
یہکون ہی مین کہدیتا تھا کہ یہ فلان شخص ہی تو آپ فرماتے تھے کہ کیا اچھا بندۂ خدا ہی یہانتک کہ خالد بن ولید گذرے تو
آپنے پوچھا کہ یہ کون ہی مینے عرض کیا کہ خالد بن ولید کہ کیا اچھا بندۂ خدا ہی خالد بن ولید جو ایک تلوار ہی خدا کی
تلوارون مین سے۔ شاید یہ واقعہ غزوۂ موتہ کے بعد کا ہی کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد کو سیف من سیوف اللہ کا خطاب
غزوہ موتہ مین دیا تھا آپ نے خطبہ پڑھا تھا اور لوگون کو زید اور جعفر اور ابن رواحہ کے قتل کی خبر دی اور فرمایا کہ
پھر جھنڈے کو سیف من سیوف اللہ خالد بن ولید نے لیا اور اللہ نے اُنکے ہاتھ پر فتح دی۔ حضرت خالد کہتے تھے
کہ اُس دن میرے ہاتھ مین سات تلوارین ٹوٹ گئین صرف ایک یمنی تلوار میرے ہاتھ مین رہی اور جب سے اسلام
لائے ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سواروں کی سرداری اُنکے متعلق رکھی اور موقع جنگ مین یہ ہمیشہ سواران کے
آگے رہتے تھے فتح مکہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور اُس دن بڑے بڑے انھون نے
کیے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عزّی کی طرف بھیجا تھا وہ قبیلہ مضر کا ایک عبادت خانہ تھا جسکی وہ بہت تعظیم
کیا کرتے تھے حضرت خالد نے اُسکو گرا دیا اور یہ شعر پڑھا ؎

Marfat.com

یا عز کفرانک لا سبحانک انی رایت اللہ قد اتاک

حضرت خالد کسی لڑائی مین فتح مکہ سے پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک نہ تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح فرمایا تو آپنے انکو قبیلۂ بنی جذیمہ کی طرف بھیجا جو بنی عامر بن لوی کی ایک شاخ ہے انھون نے وہان ایسے لوگون کو قتل کیا جنکا قتل جائز نہ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ مین تیرے سامنے براءت کرتا ہون اُس فعل سے جو خالد نے کیا پھر آپ نے کچھ مال حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بھیجا انھون نے مقتولون کی دیت ادا کی اور جس قدر مال اُنکے لوٹے گئے تھے اُسکی قیمت دی یہانتک کہ کتے کی جھوٹی چیزون کی بھی قیمت دی پھر بھی کچھ مال بچ رہا وہ حضرت علی نے اُنھین لوگون مین تقسیم کر دیا جب مون خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر ملی تو آپ نے حضرت علی کی تعریف کی۔ جب خالد بن ولید بنی جذیمہ سے لوٹ کے آئے تو عبد الرحمن بن عوف نے انپر اسکا انکار کیا اور ان دونون مین باہم کچھ گفتگو ہونے لگی خالد نے عبد الرحمن بن عوف کو برا کہا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آگیا اور آپ نے فرمایا کہ میرے اصحاب کو برا نہ کہو اگر تم مین سے کوئی شخص احد کے برابر سونا (خدا کی راہ مین) تقسیم کر دے تب بھی اُنکے ایک مد یا نصف مد کے برابر نہین پہونچ سکتا۔ حنین کے دن قبیلۂ بنی سلیم کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے والے حصہ لشکر مین تھے خالد زخمی ہو گئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکی عیادت کو تشریف لے گئے اور انکے زخم پر آپ نے کچھ پڑھ کر پھونکا یا وہ اچھے ہو گئے۔ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیدر بن عبد الملک حاکم دومۃ الجندل کے پاس بھیجا تھا چنانچہ انھون نے اُسکو قید کر لیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے آئے حضرت نے انسے جزیہ کے اوپر صلح کر لی اور اُنھین اُنکے شہر مین واپس کر دیا اور سلسلہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بنی حارث بن کعب بن مذحج کے پاس بھیجا تھا چنانچہ اُنکے ہمراہ انمین سے کئی لوگ آئے اور وہ اسلام لائے اور پھر لوٹ کر اپنی قوم کے پاس نجران چلے گئے۔ پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابو بکر نے انکو قتال مرتدین مین سردار لشکر بنایا انھین مرتدین مین سے مسیلمہ حنفی یمامہ مین تھا۔ ان لوگون کی لڑائی مین حضرت خالد سے بہت کارنمایان ظاہر ہوے اور انھین مرتدین مین سے مالک بن نویرہ قبیلۂ تمیم کی شاخ بنی یربوع وغیرہ کیساتھ تھا مگر لوگون نے مالک بن نویرہ کے قتل مین اختلاف کیا ہے بعض لوگون کا قول ہے کہ وہ بحالت اسلام قتل ہو گیا حضرت خالد کو انکی ایک گفتگو سنکر شبہہ پیدا ہو گیا تھا ابو قتادہ نے انکے اس فعل پر بہت انکار کیا اور قسم کھائی کہ مین

لہ ترجمہ۔ اے کفر کی عزت تیری کچھ پاکی نہین ہے: میںنے اللہ کو دیکھا کہ اُسنے تیری توہین کی ہے ۱۲ سلہ مدینہ سے یمامہ کا راستہ ہے ۱۲

تمھارے جھنڈے کے نیچے قتال نکرونگا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھی اس فعل پر بہت انکار کیا تھا۔
اہل فارس وروم کے قتال مین بھی حضرت خالد سے بہت کارنمایان ظاہر ہوے اور دمشق کو انھین نے فتح کیا انکی
ٹوپی مین جسکو پہنکر جنگ کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک موے مبارک تھا اُسیکی برکت سے فتح طلب
کیا کرتے تھے اور ہمیشہ فتحمند رہتے تھے۔ ہمین ابوالفضل بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ مخزومی نے اپنی سند سے احمد بن علی
ابن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سریج بن یونس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ہشیم نے عبدالحمید بن جعفر سے
انھون نے اپنے والد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ خالد بن ولید نے بیان کیا کہ مین ایک عمرہ مین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ نے اپنے بال منڈوانے لوگ اُن بالون کو دوڑ دوڑکے لینے لگے مین بھی گیا اور
مینے پیشانی کے بال لے لیے اور ایک ٹوپی مینے بنائی اُس ٹوپی کے آگے والے حصہ مین مینے اُن بالون کو رکھ لیا جس
مہم مین مین اُس ٹوپی کو پہنتا ہون وہ مہم فتح ہو جاتی ہے۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث روایت کی ہین اور
انسے ابن عباس اور جابر بن عبداللہ اور مقدام بن معدیکرب اور ابوامامہ بن سہل بن حنیف وغیرہم نے روایت کی ہے
معمر نے زہری سے انھون نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے انھون نے عبداللہ بن عباس سے انھون نے خالد بن
ولید سے روایت کی ہے کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (ام المومنین) میمونہ کے گھر مین داخل ہوے اسی
اثنا مین ایک کفتار بھنی ہوئی لائی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ اسکو کھائین لوگون نے کہا کہ یارسول اللہ
یہ کفتار ہے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اُٹھا لیا (حضرت خالد کہتے ہین) مینے کہا کہ کیا یہ حرام ہے حضرت نے
فرمایا نہین بلکہ یہ میری قوم کی سرزمین مین نہین پیدا ہوتی لہذا مجھے اس سے کراہت آتی ہے حضرت خالد کہتے تھے
کہ پھر مینے اُسے کھینچ لیا اور کھانے لگا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے جاتے تھے۔ جب حضرت خالد کی
وفات ہونے لگی تو کہنے لگے کہ مینے سو لڑائیان یا اسکے قریب لڑین اور میرے بدن مین ایک بالشت بھر بھی جگہ نہین ہے
جسمین تلوار یا نیزہ یا تیر کا زخم نہو مگر اب مین اپنے بستر پر اس طرح مرتا ہون جس طرح گورخر مرتا ہے پس خدا کرے نامردون کی
آنکھ نہ سوئے اور میرے نزدیک کوئی عمل لا الہ الا اللہ سے زیادہ قابل امید نہین ہے مین اسی کو اپنی ڈھال بناتا ہون۔
مقام حمص مین جو متعلقات شام سے ہے وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہین نہین بلکہ مدینہ مین بعہد خلافت حضرت عمر
رضی اللہ عنہ مدینہ مین وفات پائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو انھون نے وصیت کی تھی جب حضرت عمرؓ کو یہ خبر ملی
کہ بنی مغیرہ کی عورتین خالد پر رونے کے لیے ایک گھر مین جمع ہوئی ہین تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ کچھ حرج نہین
کہ وہ ابوسلیمان کے لیے روئین بشرطیکہ بلند آواز اور بین نہو۔ بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ بنی مغیرہ کی کوئی عورت

Marfat.com

نہین بچی جس نے خالد کی قبر پر اپنے سر کے بال نہ منڈوائے ہون - جب حضرت خالد کی وفات ہونے لگی تو انھون نے اپنا گھوڑا اور اپنے ہتھیار خدا کی راہ مین وقف کر دیے - زبیر بن بکار کا بیان ہی کہ خالد کی اولاد مین کوئی باقی نہ تھی مدینہ مین انکے مکانات وغیرہ جس قدر تھے وہ سب ایوب بن سلمہ نے میراث مین لیے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو ہاشم بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف قریشی عبشمی - حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے ماموں ہین - عبدان نے انکا نام یہی بتایا ہی اور کہا ہی کہ اکابر اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے حضرت انکو اپنے تمام اصحاب سے پہلے اپنے پاس آنیکی اجازت دیا کرتے تھے - حضرت ابو ہریرہ کہتے تھے کہ صلوٰۃ وسطی[1] کے بارے مین ہمنے اور ایک نیک بندے ابو ہاشم بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس نے اختلاف کیا اور انھون نے کہا کہ مین تمھین اسکی تحقیق کیے دیتا ہون چنانچہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے اور وہ آپکی خدمت مین بہت گستاخ تھے پس وہ اجازت لیکر اندر گئے پھر باہر نکلے اور ہم لوگون کو خبر دی کہ وہ عصر کی نماز ہی انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ کے ہمراہ بھیجا تھا حضرت نے انکی موچھون پر ہاتھ پھیرا تھا اور فرمایا تھا کہ اسکو نہ کترنا یہانتک کہ مجھسے ملو مگر قبل اسکے کہ یہ واپس آئین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی پس یہ کہا کرتے تھے کہ مین اپنی موچھین نہ کتراؤنگا یہانتک کہ حضرت سے ملون - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ انکے نام مین اختلاف جو لوگون نے انکا تذکرہ کنیت کے باب مین لکھا ہی ہم بھی انشا اللہ تعالی انکا ذکر وہان کرینگے -

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن ہشام بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم ابو جہل بن ہشام کے بھائی ہین - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی اور انھون نے نسب نہین بیان کیا بلکہ صرف اسی قدر کہا ہی کہ خالد بن ہشام بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ وہ مولفۃ القلوب مین سے تھے اور انھون نے انکو خالد بن عاص بن ہشام کے علاوہ لکھا ہی اور کہا ہی کہ اسمین کلام ہی ابو موسی نے اپنی سند سے عبید اللہ بن اجلح سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے بشیر بن تیم وغیرہ سے روایت کی ہی کہ انھون نے مولفۃ القلوب کے ناموں مین ذکر کیا کہ منجملہ اُنکے بنی مخزوم سے خالد بن ہشام بن مغیرہ بن عبد اللہ ابن عمر بن مخزوم تھے پھر انھون نے ابو جہل اور خالد وغیرہما کا ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ خالد بدر کے دن بحالت کفر

---

[1] یعنی اللہ تعالی نے جو فرمایا ہی حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی نمازون کی اور خاصکر صلوۃ وسطی کی حفاظت کرو اسکی تعیین مین اختلاف تھا ۱۲ [2] مطلب حضرت کا یہ تھا کہ جب تک مہم کو فتح نہ کرلینا اور کسی بات کی طرف متوجہ نہ ہونا ۱۲

Marfat.com

قید کر لیے گئے اور یہ نہین بیان کیا کہ وہ مسلمان ہو گئے تھے۔ واللہ اعلم

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن ہوذہ بن ربیعہ عامری ثم القشیری یہ ابو عمر کا قول ہی یہ اور انکے بھائی حرملہ بن ہوذہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکے گئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ خزاعہ کو ان دونون کے اسلام کی خوشخبری لکھی تھی یہ دونون مولفۃ القلوب سے تھے یہ خالد والد ہین عداء بن خالد کے جنسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام یا ایک لونڈی مول لی تھی۔ اصمعی نے کہا ہی کہ خالد اور انکے بیٹے عداء دونون مسلمان ہو گئے تھے اور اپنی قوم کے سردار تھے اور یہ ہوذہ جو خالد کے والد ہین، انف الناقہ کی اولاد سے نہین ہین جنکی حطیہ نے تعریف کی ہی وہ لوگ قبیلہ تمیم سے ہین مگر ان خالد کے دادا کو بھی لوگ انف الناقہ کہتے ہین انکے بیٹے عداء بن خالد نے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین اپنے والد کیساتھ گیا تھا تو مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑھتے دیکھا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

مین کہتا ہون کہ ابو عمر نے انکے نسب مین ایسا ہی لکھا ہی کہ عامری ثم القشیری اور ابن حبیب اور ابن کلبی نے انکی مخالفت کی اور انھون نے انکو عمرو بن عامر کی اولاد سے لکھا ہی جو بکاء بن عامر کے بھائی تھے یہ اور قشیر دونون کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ مین جا کے ملجاتے ہین انکو ابن ابی عاصم نے بنی بکار سے لکھا ہی۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن حارثہ۔ یہ بھائی ہین زید بن حارثہ کے۔ ہمین یحیی بن محمود اصفہانی ثقفی نے کتابۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یعقوب بن حمید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین فضالہ بن یعقوب نے ابراہیم بن اسمعیل بن مجمع سے انھون نے اپنے چچا خالد بن یزید بن حارثہ سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتین جس شخص مین ہون وہ اپنے نفس کے حرص سے بچ جائیگا۔ جو شخص زکوٰۃ دیتا رہے اور مہمان کی مہمان داری کرے اور مصیبت مین (لوگون کو) دے۔ انکو ابن ابی عاصم نے صحابہ مین ذکر کیا ہی اور بخاری نے انکو تابعین مین ذکر کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) خالد (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید مزنی۔ معاذ جہنی نے خالد بن یزید مزنی سے جو صحابی تھے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر والون کے یہان شام کو بکریان آتی ہین اور انکے یہان رہتی ہین فرشتے انکے لیے رات بھر اور دن پھر صبح تک دعاے مغفرت کیا کرتے ہین۔ انکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہی۔

Marfat.com

(سیدنا) **خالد** (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن معاویہ - عبدان نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی - لیث بن سعد نے سعد بن ابی ہلال سے انھون نے علی ابن خالد سے روایت کی ہی کہ ابو امامہ کا گذر خالد بن یزید بن معاویہ کی طرف سے ہوا ابو امامہ نے خالد سے ایک حدیث پوچھی جو انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی کہ آپ فرماتے تھے آگاہ رہو تم سب لوگ جنت مین داخل ہوگے سوا اس شخص کے جو اللہ عزوجل سے اس طرح بھاگے جس طرح اونٹ اپنے مالک سے بھاگتا ہی - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ عبدان نے انکا تذکرہ اسیطرح لکھا ہی مگر صحیح یہ ہی کہ خالد نے ابو امامہ سے حدیث پوچھی تھی

باب الخاء والباء

(سیدنا) **خباب** (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو ابراہیم خزاعی - یزید بن خباب نے قیس بن مجزاۃ بن نور اسلمی سے انھون نے ابراہیم بن خباب خزاعی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اے اللہ میری برہنگی کو چھپا لے اور میرے خوف کو دفع کر دے اور میرا قرض ادا کر دے - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی اور ابو موسی نے کہا ہی کہ اس حدیث کو غسان نے قیس ابن ربیع سے انھون نے مجزاۃ بن زاہر سے روایت کیا ہی اور شاید یہی صحیح ہی -

(سیدنا) **خباب** (رضی اللہ عنہ)

ابن ارت - انکے نسب مین اختلاف ہی بعض لوگ انکو خزاعی کہتے ہین اور بعض لوگ تمیمی کہتے ہین اور یہی زیادہ مشہور ہی - یہ خباب بیٹے ہین ارت بن جندلہ بن سعد بن خزیمہ بن کعب بن سعد بن زید مناہ بن تمیم کے - کنیت انکی ابو عبداللہ ہی اور بعض لوگ کہتے ہین ابو محمد اور بعض لوگ کہتے ہین ابو یحیی یہ عربی النسل ہین زمانہ جاہلیت مین یہ گرفتار کر کے مکہ مین بیچ ڈالے گئے تھے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ بنی زہرہ کے حلیف ہین اور ابن مندہ اور ابو نعیم کہا ہی کہ بعض لوگون کا قول ہی کہ یہ عتبہ بن غزوان کے غلام تھے اور بعض لوگون کا قول ہی کہ ام انمار بنت سباع خزاعیہ کے غلام تھے اور وہ بنی زہرہ کے حلیفون مین سے تھین پس یہ خباب تمیمی النسب خزاعی الولا زہری الحلف ہین کیونکہ انکی سیدہ ام انمار عوف بن عبد عوف بن عبد الحارث بن زہرہ والد عبد الرحمن ابن عوف کی حلیفہ تھین - یہ خباب اُن لوگون مین ہین جنھون نے اسلام کی طرف سے سب سے پہلے سبقت کی اور ان لوگون

Marfat.com

ہین ہین جنکو خدا کی راہ مین سخت تکلیفین دیجاتی تھین اسلام مین یہ چھٹے شخص تھے (یعنے ان سے پہلے صرف پانچ آدمی مشرف باسلام ہوئے تھے) مجاہد نے کہا ہے کہ سب سے پہلے جن لوگون نے اسلام کو ظاہر کیا وہ یہ ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر خباب صہیب بلال عمار سمیہ والدہ عمار - پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اللہ نے اُن کے چچا ابوطالب کے سبب سے محفوظ رکھا اور ابوبکر کو خود اُن کی قومی وجاہت نے محفوظ رکھا اور باقی سب لوگون کو لوہے کی زرہین پہنائی گئین اور دہوپ مین لٹائے گئے اور انکو لوہے اور دہوپ کی گرمی سے جسقدر اللہ نے چاہا تکلیف ہوئی - شعبی نے کہا ہے کہ خباب نے بہت صبر کیا اور کفار کی درخواست کو منظور نہین کیا تو ان لوگون نے اِنکی پیٹھ پر گرم گرم پتھر رکھے یہانتک کہ انکی پیٹھ کی ہڈیون پر سے گوشت جاتا رہا - ہمین ابوالفضل بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ فقیہ نے اپنی سند سے احمد بن علی موصلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین جریر نے اسماعیل سے انھون نے قیس سے انھون نے خباب سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے (اپنی تکالیف کی) شکایت کی آپ کعبہ کے سایہ مین اپنی ایک چادر سے تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے ہم لوگون نے کہا کہ آپ ہمارے لئے مدد کیون نہین مانگتے آپ اُٹھ کے بیٹھ گئے اور آپ کا چہرہ سرخ ہوگیا آپ نے فرمایا کہ تم سے پہلے جو (دیندار) لوگ تھے (انکی یہ حالت تھی کہ) انمین ایک شخص کو پکڑکے زمین کھود کر گاڑ دیتے تھے پھر آرہ لاکر اس کے سر پر رکھدیا جاتا تھا اور یہ بات اسکو اسکے دین سے پھیر نہ سکتی تھی اور کسی شخص کا گوشت لوہے کی کنگھیون سے چھیل ڈالا جاتا تھا اور وہ کنگھیان اسکے ہڈی اور پٹھے تک پہونچ جاتی تھین اور یہ بات اسکو اسکے دین سے پھیر نہ سکتی تھی اور یقیناً اللہ اس دین کو کامل کریگا یہانتک کہ ایک سوار صنعا سے حضرموت تک جائیگا اور سوا خدا کے کسی کا خوف نہ رکھیگا اور بھیڑیا بکریون کی چرواہی کریگا مگر تم لوگ عجلت کرتے ہو - ابوصالح نے کہا ہے کہ خباب لوہار تھے تلوارین بنایا کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انسے بہت الفت رکھتے تھے اور انکے پاس تشریف لیجایا کرتے تھے انکی سیدہ کو جب اسکی خبر ملی تو وہ گرم گرم لوہا انکے سر پر رکھنے لگی انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی شکایت کی تو آپ نے فرمایا کہ اے اللہ خباب کی مدد کر پس انکی سیدہ ام انمار کے سر مین کوئی بیماری پیدا ہوگئی کہ وہ مثل کتون کے بھوکنی تھی اس سے کہا گیا کہ تو داغ دلوالے چنانچہ خباب گرم لوہا لیکے اس کے سر پر رکھدیتے تھے - بدر مین اور احد مین اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے - شعبی کہتے تھے کہ (ایک دن) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خباب رضی اللہ عنہ سے اُن مصائب کی کیفیت پوچھی جو انھین مشرکین سے پہونچتی تھین تو انھون نے کہا کہ اے امیرالمومنین میری پیٹھ دیکھو حضرت عمر نے پیٹھ دیکھی تو کہا میںنے ایسی پیٹھ کسیکی نہین دیکھی خباب نے کہا کہ آگ

روشن کیجاتی تھی اور اسپر مین لٹا دیا جاتا تھا اِس آگ کو میری بیٹھی کی چربی گُل کرتی تھی - جب انہون نے ہجرت کی تو رسو لخدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور تمیم غلام خراش بن صمہ کے درمیان مین مواخات کرادی تھی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ آپنے
ان کے اور جبر بن عتیک کے درمیان مین مواخات کرائی تھی اِنسے ان کے بیٹے عبداللہ اور مسروق نے اور قیس بن
ابی حازم نے اور شقیق اور عبداللہ سنجرہ اور ابو میسرہ عمرو بن شرحبیل اور شعبی اور حارثہ بن مضرب وغیرونے روایت
کی ہے - ہمین ابو اسحاق یعنے ابراہیم ابن محمد فقیہ اور نیز کئی لوگون نے اپنی سند سے محمد بن عیسی سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے
ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین وہب بن جریر نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے باپ نے خبر دی وہ کہتے
تھے مینے نعمان ابن رشد سے سنا وہ زہری سے وہ عبداللہ بن حارث سے وہ عبداللہ بن خباب بن ارت سے وہ
اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکمرتبہ نماز پڑھی اور اسکو بہت طول دیا لوگون نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے یہ نماز ایسی پڑہی کہ کبھی ایسی نماز نہین پڑہی آپ نے فرمایا ہان یہ نماز رغبت اور خوف کی
ہے مینے اسمے درخواست کی ہے کہ میری امت کو قحط - سے ہلاک نہ کرے اللہ نے یہ درخواست منظور کرلی اور مینے
اللہ سے یہ درخواست کی کہ میری امت پر کوئی دشمن ان کے اغیار مین سے مسلط نہ کیا جائے اللہ نے یہ درخواست بھی منظور
کرلی اور مین نے اللہ سے درخواست کی کہ انمین باہم ایک دوسرے سے نہ لڑے یہ درخواست اللہ نے منظور نہین فرمائی
ہمین ابو الفرج بن ابی الرجا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الفتح اسماعیل بن فضل بن احمد ابن اخشید نے خبر دی وہ کہتے
تھے ہمین ابو طاہر یعنے محمد بن عبدالرحیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو خیثمہ یعنے زہیر بن حرب نے خبر دی وہ کہتے
تھے ہمین ابو القاسم بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو حفص عمر بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جریر نے
اعمش سے انہون نے ذالک بن حارث سے انہون نے ابو خالد سے جو عبداللہ بن مسعود کے اصحاب مین سے ایک شیخ تھے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ایکدن اسی حال
مین کہ ہم مسجد مین بیٹھے ہوئے تھے خباب بن ارت آئے اور وہ چپکے بیٹھ گئے لوگون نے انسے کہا کہ تمہارے دوست تمہارے
پاس آئے ہین تاکہ تم انسے باتین کرو یا انھین کچھ حکم دو خباب نے کہا مین انہین کس بات کا حکم دون شاید مین انھین کسی
ایسی بات کا حکم دون جو مین خود نہین کرتا -
قیس بن مسلم نے طارق سے روایت کی ہے کہ ایک جماعت اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خباب کی عیادت
کو گئی اور اُن لوگون نے (خباب سے) کہا کہ اے ابو عبداللہ تم خوش ہو کیونکہ تم اپنے بھائیون کے پاس حوض کوثر پر جاتے
ہو خباب نے کہا کہ تم نے میرے اُن بھائیون کا ذکر کیا جو گذر گئے اور اُنہون نے اپنے اعمال کا بدلہ (دنیا مین) نہین
پایا اور ہم اُن کے بعد باقی رہے یہانتک کہ ہم نے اسقدر دنیا پائی کہ ہم خوف کرتے ہین شاید یہ ان اعمال کا بدلہ ہو - حضرت

خباب بہت سخت اور طویل مرض مین مبتلا رہے - ہمین یحیی بن محمود بن سعد نے اپنی سند سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن ادریس نے اسماعیل بن ابی خالد سے انھون نے قیس بن ابی حازم سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم خباب کے (عیادت کو) گئے اور اُن کے سات داغ لگائے گئے تھے (انکو سخت تکلیف تھی) پس انھون نے کہا کہ موت کی دعا مانگنے سے اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمین منع نہ فرمایا ہوتا تو بے شک مین موت کی دعا مانگتا - کوفہ مین سکونت اختیار کی تھی اور وہین وفات پائی اور یہ سب سے پہلے شخص ہین جو سرزمین کوفہ مین صحابہ مین سے مدفون ہوئے - انکی وفات ۳۷ھ مین ہوئی - زید بن وہب نے کہا ہے ہم حضرت علی کے ساتھ آرہے تھے جب وہ صفین سے لوٹے تھے یہانتک کہ جب وہ کوفہ کے دروازہ پر پہونچے تو داہنی طرف ہم لوگون کو سات قبرین ملین حضرت علی نے پوچھا کہ یہ قبرین کیسی ہین لوگون نے کہا کہ اے امیرالمومنین آپکے جانے کے بعد خباب ابن ارت کی وفات ہوگئی انھون نے وصیت کی کہ کوفہ سے باہر دفن کئے جائین وہان لوگون کا دستور تھا کہ اپنے مردون کو اپنے گھر وغیرہ دروازون پر دفن کرتے تھے مگر جب انھون نے حضرت خباب کو دیکھا کہ انھون نے باہر دفن کرنیکی وصیت کی تو اور لوگون نے بھی اپنے مردے باہر دفن کئے حضرت علی نے کہا کہ اللہ خباب پر رحم کرے وہ اپنی رغبت سے اسلام لائے تھے اور انھون نے خوشی سے ہجرت کی تھی اور زندگی بھر جہاد کیا گئے اور جسمانی آزمایش مین مبتلا کئے گئے اور جو شخص نیک کام کرے اللہ اُس کا اجر ضایع نہین کرتا بعد اسکے حضرت علی اُن کی قبر کے نزدیک گئے اور کہا السلام[1] علیکم یا اھل الدیار من المومنین والمسلمین انتم لنا سلف فارط ونحن لکم تبع عما قلیل لاحق اللھم اغفر لنا ولھم وتجاوز بعفوک عنا وعنھم طوبے لمن ذکر المعاد وعمل للحساب وقنع بالکفاف ورضی اللہ عزوجل - ابوعمر نے کہا ہے کہ حضرت خباب کی وفات ۳۷ھ مین ہوئی بعد اسکے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ صفین اور نہروان مین شریک ہو چکے تھے اور حضرت علی نے انکے جنازہ کی نماز پڑھی اور جب انکی وفات ہوئی انکی عمر ستر برس کی تھی اور بعض لوگون کا قول ہے کہ انکی وفات ۱۹ھ مین ہوئی اور انکی نماز حضرت عمر رضی اللہ نے پڑھائی - مین کہتا ہون کہ صحیح یہی ہے کہ انکی وفات ۳۷ھ مین ہوئی مگر جنگ صفین مین شریک نہین ہوئے کیونکہ ان کا مرض بہت طویل ہوگیا اسکی وجہ سے شریک نہین ہوسکے اور جن خباب کی وفات ۱۹ھ مین ہوئی وہ عتبہ بن غزوان کے غلام تھے ابوعمر نے انکا بھی

[1] تمپر سلام ہو اے رہنے والو مومن اور مسلم ہو تم ہمارے لئے اگلے سامان کرنے والے ہو اور ہم تمسے عنقریب ملنے چاہتے ہین اے اللہ ہمکو اور انکو بخشے اور اپنی بخشش سے ہمسے اور انسے درگزر کر خوشخبری ہو اس شخص کو جو آخرت کو یاد کرے اور حساب کے لئے عمل کرے اور کفاف پر قناعت کرے اور اللہ عزوجل کو راضی رکھے ۱۲

تذکرہ لکھا ہی اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ جناب بن ارت عتبہ بن غزوان کے غلام تھے حالانکہ ایسا نہین ہی جو خباب عتبہ بن غزوان کے غلام تھے وہ اور ہین انکا ذکر بھی آئیگا اور ان دونون نے شرکاے بنی ہین خباب ابن ارت کا ذکر کیا ہی جو بنی زہرہ کے حلفا مین سے تھے پھر خباب غلام عتبہ کے تذکرہ مین لکھا ہی کہ بنی نوفل بن عبد مناف سے یعنے اُنکے حلفا سے عتبہ بن غزوان اور خباب غلام عتبہ بدر مین شریک تھے پھر ابو نعیم نے مولا عتبہ کا یہ حال لکھا ہی کہ انھون نے کوئی اولاد نہین چھوڑی اور نہ انکی کوئی روایت معلوم ہوئی ولیل اس بات کی کافی ہی کہ یہ دونون دو شخص ہین کیونکہ خباب بن ارت نے کئی اولادین چھوڑی تھین جنمین سے ایک عبد اللہ تھے جنکو خوارج نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے مین قتل کیا اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بھی کی ہی۔ پھر بنی زہرہ اور نوفل بھی دو قبیلے ہین اور ابن اسحاق وغیرہ اصحاب سیر نے لکھا ہی کہ بنی زہرہ یعنے اُنکے حلیفون مین سے خباب بن ارت غزوۂ بدر مین شریک تھے اور انھون نے بنی نوفل مین سے خباب مولاے عتبہ ابن غزوان کو بھی ذکر کیا ہی پس ظاہر ہو گیا کہ عتبہ کے مولی کوئی اور خباب بن ارت کے علاوہ اور بعض علما نے کہا ہی کہ خباب بن ارت لوہار نہ تھے لوہار وہ خباب تھے جو عتبہ بن غزوان کے غلام تھے واللہ اعلم۔

(سیدنا) خبّاب (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو السائب۔ انسے انکے بیٹے سائب نے روایت کی ہی انکا شمار اہل حجاز مین ہی۔ انکی حدیث عبد اللہ بن سائب بن خباب نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ خشک کیا ہوا گوشت کھا رہے تھے اور تخت پر تکیہ لگائے ہوے بیٹھے تھے اور ایک مٹی کے برتن سے پانی پیتے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔ اور ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور کہا ہی کہ خباب مولا فاطمہ بنت عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف انھون نے زمانہ جاہلیت کو پایا تھا اور اُنکے صحابی ہونے مین اختلاف ہی انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپنے فرمایا وضو (خروج پیپ کی) آواز سے یا بو سے جاتا ہی (صرف شک سے نہین جاتا) انسے صالح بن حیوان اور انکے بیٹون نے جو قصورہ مین رہتے تھے مینے ابو عمر کا پورا قول اسی سبب سے نقل کیا کہ کوئی گمان کرنے والا یہ گمان نکرے کہ یہ کوئی اور خباب ہین ابو سائب کے علاوہ حالانکہ یہ وہی ہین بخاری نے کہا ہی کہ سائب بن خباب ابو مسلم صاحب قصورہ جنکو فاطمہ بنت عتبہ بن ربیعہ قرشی کا مولی بھی کہتے

(سیدنا) خبّاب (رضی اللہ عنہ)

مولاے عتبہ بن غزوان۔ غزوہ بدر مین اور اُسکے بعد کے تمام غزوات مین یہ اور انکے مولی عتبہ رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوے بنی نوفل بن عبد مناف کے حلیف تھے۔ انکی کنیت ابو یحیی ہی انکی کوئی روایت نہین ہی۔ ہمین ابوجعفر عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے اُن لوگون کے نام مین جو قریش سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ بدر مین شریک تھے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا بنی نوفل بن عبد مناف سے عتبہ بن غزوان اور خباب مولائی عتبہ بن غزوان یہ دونون شریک تھے خباب نے مدینہ مین ۶۰ھ مین بعمر پچاس سال وفات پائی اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انکے جنازہ کی نماز پڑھی انھون نے کوئی اولاد نہین چھوڑی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) خَبّاب (رضی اللہ عنہ)

والد عطاء۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا اور ابوبکر صدیق سے روایت کی ہی۔ یہ ابن مندہ کا قول ہی اور ابونعیم نے کہا ہی کہ بعض لوگون نے کہا ہی کہ بقول بعض متاخرین یعنے ابن مندہ کے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی حالانکہ انکا صحابی ہونا صحیح نہین۔ انکی حدیث محمد بن عطاء بن خباب نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ انھون نے ایک چڑیا کو دیکھا تو کہا کہ تیرے لیے خوشی ہو[1] مینے کہا کہ آپ ایسا کہتے ہین حالانکہ آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست ہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) خَبّاب (رضی اللہ عنہ)

ابن قیظی بن عمرو بن سہیل۔ انصاری اشہلی۔ احد کے دن یہ اور انکے بھائی صیفی بن قیظی شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہی۔ ابوعمر نے انکا نام حباب حاے مہملہ کے باب مین لکھا ہی ہم اسکو ذکر کر چکے ہین اور اسپر اعتراض بھی کر چکے ہین۔

(سیدنا) خَبّاب (رضی اللہ عنہ)

ابن منذر بن جموح۔ ابن فلیح نے انکو اپنے مغازی مین زہری سے نقل کر کے ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ یہ بدر مین شریک تھے انکا تذکرہ ابوموسی نے یہان مختصر لکھا ہی اور کہا ہی کہ انکا نام حباب ہی یعنے حاے مہملہ کے ساتھ اور کہا ہی کہ ہمنے انکا تذکرہ صرف ابن فلیح کے پاس پایا ہی۔

---

[1] یہ ایک کلمہ تھا جو بسبب غلبہ خوف الٰہی کے حضرت صدیق نے فرمایا مطلب یہ ہی کہ اے پرندے تو ہمسے اچھا ہی کہ تجھسے قیامت کے دن کچھ مواخذہ نہوگا ۱۲

Marfat.com

(سیدنا) خُبَیب (رضی اللہ عنہ)

ابن اساف - اور بعض لوگ ابن یساف کہتے ہین ابن عبہ بن عمرو بن خدیج بن عامر بن جشم بن حارث بن خزرج ابن ثعلبہ - انصاری خزرجی - بدر مین اور احد مین اور خندق مین شریک تھے اور مدینہ مین آکے رہے تھے یہ دیر مین اسلام لائے تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف سے تشریف لے چلے تو اثنائے راہ مین یہ آپ سے ملے اور اسلام لائے - ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین یزید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین مسلم بن سعید ثقفی نے خبیب بن عبدالرحمن بن خبیب انصاری نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کرکے خبر دی کہ انھون نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا آپ کسی جہاد کے لیے تشریف لیے جاتے تھے مین تھا اور میرے ساتھ میری قوم کا ایک شخص تھا ہم لوگ اس وقت تک اسلام لائے نہ تھے ہم لوگون نے آپ سے کہا کہ ہمین اس بات سے شرم معلوم ہوتی ہو کہ ہماری قوم کسی لڑائی مین جائے اور ہم اُسکے ہمراہ نہ جائین (لہذا ہم چاہتے ہین کہ آپکے ساتھ چلین) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تم مسلمان ہو ہم لوگون نے عرض کیا کہ نہین آپنے فرمایا کہ ہم مشرکون کے مقابلہ مین مشرکون سے مدد نہین لیتے خبیب کہتے تھے پھر ہم مسلمان ہوگئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوے وہ کہتے تھے کہ ایک شخص نے مشرکین مین سے میرے شانے پر تلوار ماری مینے اُسے قتل کر دیا اور بعد اُسکے اسکی لڑکی سے نکاح کر لیا وہ مجھسے کہا کرتی تھی کہ مین ہمیشہ اُس شخص کو یاد کیا کرتی ہون جس نے تمھین یہ حمائل[1] پہنائی ہو اور مین کہتا تھا کہ مین ہمیشہ اُس شخص کو یاد کیا کرتا ہون جس نے تمھارے باپ کو جلدی سے دوزخ کی طرف بھیجدیا - ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ خبیب دادا ہین خبیب بن عبدالرحمن بن خبیب استاد امام مالک کے - ہمین عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھون نے محمد بن اسحاق سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے خبیب بن عبدالرحمن نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میرے دادا خبیب کے بدر کے دن چوٹ لگ گئی انکا ایک پہلو جھک گیا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسپر لعاب مبارک ڈالدیا اور ہاتھ پھیرا اور اُسکو اُٹھا دیا پس وہ چلنے لگے - یہی ہین جنھون نے امیہ بن خلف کو بقول بعض لوگون کے بدر کے دن قتل کر دیا تھا پھر انھون نے حبیب بنت خارجہ بن زید سے نکاح کیا بعد اُسکے کہ (انکے شوہر) ابوبکر صدیق نے وفات پائی - انسے صرف ایک حدیث روایت کی گئی ہو - حضرت عثمان کی خلافت مین انکی وفات ہوئی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

[1] حمائل مراد وہ زخم ہو جو اُنکے شانے پر لگا تھا جسکا نشان بشکل حمائل کے باقی رہگیا تھا ۱۲

(سیدنا) **خبیب** (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود۔ انصاری۔ ابوموسی نے کہا ہی کہ عبدان نے انکو ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ یہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہین ہد مین شریک ہوے تھے۔ انکا شمار اہل حجاز مین ہی۔ انصارین سے ہین۔ ثم من بنی النجار ثم من بنی سلمۃ ابن سعد۔ خبیب ان لوگون کے غلام تھے۔ ابونمیلہ نے ایسا ہی کہا ہی اور سلمہ اور زیاد نے کہا ہی کہ خبیب انکے حلیف تھے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے اسی طرح لکھا ہی۔

مین کہتا ہون کہ انھون نے جو یہ کہا ہی کہ یہ انصار مین سے تھے پھر بنی نجار مین سے تھے پھر بنی سلمہ مین سے تھے اس کلام مین اعتراض ہی کیونکہ نجار بیٹے ہین ثعلبہ بن عمرو بن خزرج کے اور سلمہ بیٹے ہین سعد بن علی بن اسد بن سارودہ ابن تزید بن جشم بن خزرج کے پس یہ دونون خزرج مین جاکے ملتے ہین پھر خبیب کس طرح ان دونون قبیلون سے ہو سکتے ہین۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) **خبیب** (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث۔ حضرت عائشہ سے روایت کی ہی کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ مین بہت بڑا گنہگار ہون۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ ابن شاہین نے خاے معجمہ کی ردیف مین ایسا ہی بیان کیا ہی جا انکر انکے نام مین جیم ہی اور سب لوگون نے جیم ہی مین انکو ذکر کیا ہی۔

(سیدنا) **خبیب** (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابوعبداللہ بتی ہی۔ انصار کے حلیف تھے۔ ابوسعود نے ابن ابی فدیک سے انھون نے ابن ابی ذیب سے انھون نے اسید بن اسید برادت انھون نے معاذ بن عبداللہ بن خبیب سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی اور وہ میرے خیال مین انکے دادا سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا ہم ایک مرتبہ پانی برستے مین رات کے وقت سخت تاریکی کے عالم مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش مین نکلے تاکہ آپ ہمین نماز پڑھادین وہ کہتے تھے کہ ہمنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا آپ نے فرمایا کہو مگر مینے کچھ نہ کہا پھر آپ نے فرمایا کہو مینے کچھ نہ کہا پھر آپ نے فرمایا کہو مینے عرض کیا کہ کیا کہون آپ نے فرمایا کہ ہر صبح و شام تم قل ہو اللہ احد اور معوذتین پڑھ لیا کرو یہ تمھین ہر کام کے لیے کفایت کریگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی اور ابن مندہ نے کہا ہی کہ ابوسعود نے انکا تذکرہ اسطرح لکھا ہی۔ اور اور لوگون نے اس حدیث کو روایت کیا ہی انھون نے یہ نہین کہا کہ عبداللہ بن خبیب اپنے والد سے روایت کرتے ہین۔ ابونعیم نے کہا ہی کہ ابوسعود کی حدیث بعض متاخرین نے ابن ابی فدیک سے روایت کی ہی اور کہا ہی کہ

Marfat.com

میرے خیال مین عبداللہ بن خبیب اپنے والد سے روایت کرتے ہین حالانکہ یہ وہم ہی مشہور اور صحیح یہی ہی کہ معاذ بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہین نہ اپنے دادا سے۔ اس حدیث کو روح بن قاسم نے اور حفص بن میسرہ نے زید بن اسلم سے انھون نے معاذ بن عبداللہ بن خباب سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہی اور طبری نے اور ابن قانع نے اور ابن سکن نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی

(سیدنا) خُبَیب (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن مالک بن عامر بن مجاسم بن مجیجا بن عوف بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ بدر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ ہمین عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ ابن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سلیمان بن داؤد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابراہیم بن سعد نے زہری سے نقل کرکے خبر دی اور یعقوب کہتے تھے مجھے میرے والد نے زہری سے نقل کرکے خبر دی۔ میرے والد یعنے امام احمد کہتے تھے کہ یہ حدیث سلیمان ہاشمی کی ہی وہ عمر بن اسید بن جاریہ ثقفی سے روایت کرتے ہین جو بنی زہرہ کے حلیف تھے اور حضرت ابوہریرہ کے اصحاب مین سے تھے کہ حضرت ابوہریرہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دس آدمیون کو جاسوس بناکر بھیجا اور عاصم بن ثابت بن ابی افلح انصاری کو جو عاصم بن عمر بن خطاب کے نانا تھے انپر امیر مقرر کیا پس یہ لوگ چلے یہانتک کہ جب مقام ہدہ مین عسفان اور مکے کے درمیان مین ہی پہونچے تو ہذیل کے ایک قبیلہ کو جنکو بنی لحیان کہتے ہین انکی خبر مل گئی پس وہ قریب سو تیر اندازون کے لیکر انکی طرف چلے انکے قدم کو پہچانتے ہوے چلے یہانتک کہ ایک منزل مین جہان وہ لوگ اترے تھے انکے کھائے ہوے چھوہارون کی گٹھلیان دیکھین تو انھون نے کہا کہ یہ تو یثرب کے چھوہارون کی گٹھلیان ہین پس وہ اسی نشان پر چلے عاصم اور اُنکے اصحاب جب ان لوگون کے اُنکی خبر معلوم ہوئی تو وہ ایک بلند مقام پر چڑھ گئے کافرون نے انکو گھیر لیا اور کہا کہ اترو اور اپنے ہاتھ ہمارے ہاتھ مین دیدو ہم تمسے عہد و پیمان کرتے ہین کہ تم مین سے کسی کو قتل نکرینگے عاصم بن ثابت نے جو ان لوگون کے سردار تھے کہا کہ مین تو خدا کی قسم ایک کافر کی ذمہ داری پر نہ اترونگا اے اللہ اپنے نبی کو ہماری خبر پہونچادے پھر کافرون نے انھین تیر مارنا شروع کیے پس عاصم کو معہ اور سات آدمیون کے قتل کر دیا اور تین آدمی اُنکے عہد و پیمان پر اُتر آئے اُنمین خبیب انصاری اور زید بن دثنہ اور ایک شخص اور تھے کافرون نے جب انپر قابو پالیا تو اپنی کمانون کی تانین کھولکر اُنکو باندھا تو تیسرے

Marfat.com

شخص نے کہا کہ واللہ یہ پہلی بدعہدی ہو واللہ تم لوگون کے ساتھ نہ جاؤنگا مجھے تو انھین مقتولین کی پیروی اچھی معلوم ہوتی پس کافرون نے انکو گھسیٹا اور مارا مگر وہ اُنکے ساتھ جانے پر راضی نہوے بالآخر کافرون نے انکو وہین قتل کر دیا اور خبیب کو اور زید بن دثنہ کو لے کے چلے اور انکو (یہ واقعہ بدر کے بعد کا ہی) مکہ مین بیچڈالا بنی حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف نے خبیب کو مول لیا یہ خبیب وہی ہین جنھون نے حارث بن نوفل کو بدر کے دن قتل کیا تھا پس خبیب (کچھ دنون) اُنکے یہان قیدرہے یہانتک کہ ان سب لوگون نے انکے قتل پر اتفاق کیا خبیب نے حارث کی کسی لڑکی سے اُسترا مانگا تاکہ قتل ہونے سے پہلے اپنے جسم کو صاف کرلین اُسنے دیدیا اسی اثنا مین اُسکا ایک بیٹا اُنکے پاس چلا گیا وہ کہتی تھی کہ مین بالکل بے خبر تھی یہانتک کہ وہ لڑکا اُنکے پاس پہونچ گیا مین نے اُسکو اس حال مین پایا کہ خبیب نے اُسکو اپنے ران پر بٹھا لیا اور اُسترا اُنکے ہاتھ مین تھا وہ عورت کہتی ہی مین بہت ڈری خبیب نے اس بات کو سمجھ لیا اور کہا کہ کیا تم سمجھتی ہو کہ مین اسکو قتل کر دونگا مین ایسا نکرونگا وہ عورت کہتی تھی کہ خدا کی قسم مینے خبیب سے بہتر کسی قیدی کو نہین دیکھا خدا کی قسم مینے انکو ایک دن انگور کھاتے ہوے دیکھا اور حالانکہ وہ زنجیرون مین جکڑے ہوے تھے اور مکہ مین اُس زمانے مین انگور تھے بھی نہین وہ عورت کہتی تھی کہ وہ ایک رزق تھا جو اللہ نے خبیب کے لیے بھیجا تھا پھر جب کفار خبیب کو قتل کرنے کے لیے حرم سے باہر حل مین لے گئے تو خبیب نے اُنسے کہا کہ مجھے اجازت دو کہ مین دو رکعت نماز پڑھ لون چنانچہ ان لوگون نے انکو چھوڑ دیا انھون نے دو رکعت نماز پڑھی بعد اُسکے کہا کہ خدا کی قسم اگر یہ خیال نہوتا کہ تم لوگ سمجھوگے کہ مجھے موت کا خوف ہو تو مین ابھی نماز مین طول دیتا اے اللہ انھین شمار کرلے اور انھین گن گن کے مار اور انمین سے کسی کو باقی نرکھ (بعد اُسکے یہ اشعار انھون نے پڑھے) **اشعار**

فلست ابالی حین اقتل مسلما　　علی ای جنب کان فی اللہ مصرعی

وذلک فی ذات الالہ وان یشاء　　یبارک علی اوصال شلو ممزع

بعد اُسکے ابو سروعہ عقبہ بن حارث کھڑا ہوا اور اُسنے حضرت خبیب کو قتل کر دیا خبیب ہی نے ہر اس مسلمان کے لیے جو روک کر قتل کیا جانے یہ نماز مستحب کر دی اللہ نے عاصم بن ثابت کی دعا جو انھون نے اپنے اخیر وقت مین مانگی تھی قبول فرمائی پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے ان لوگون کی خبر بیان کی اُسی دن جسدن یہ واقعہ انپر گذرا قریش کے کافرون نے جب سنا کہ عاصم قتل کر دیے گئے تو انھون نے کچھ لوگون کو بھیجا کہ جاکے عاصم کا کوئی عضو کاٹ لاوین جس سے وہ پہچانے جاسکین عاصم نے بھی بدر کے دن انکے ایک بڑے شخص کو قتل کیا تھا چنانچہ

Marfat.com

یہ لوگ گئے جیسے ہی یہ لوگ عاصم کے پاس پہونچے اللہ نے عاصم کے اوپر ایک فوج بھڑ کی متعین کردی اُسنے عاصم کے جسم کو ان لوگون سے بچالیا اور یہ لوگ اُنکے کسی عضو کے کاٹنے پر قادر نہوے۔ ابن اسحاق نے کہا ہو کہ خبیب کو حجیر بن ابی اہاب تمیمی نے جو ان لوگون کا حلیف تھا مول لیا تھا حجیر حارث بن عامر کا اخیافی بھائی تھا اُسنے عقبہ بن حارث کے لیے انکو مول لیا تھا تاکہ وہ انکو اپنے باپ کے عوض مین قتل کرے اور بعض لوگون کا قول ہو کہ انکے خریدنے مین ابواہاب بن عزیز اور حکیم بن ابی جہل اور اخنس بن شریق اور عبیدہ بن حکیم بن اناقص اور امیہ بن ابی عتبہ اور بنو خضری اور صفوان بن امیہ سب شریک تھے یہ اُن مشرکون کے بیٹے تھے جو بدر کے دن مقتول ہوے تھے ان لوگون نے خبیب کو عقبہ بن حارث کے حوالہ کردیا عقبہ نے انکو اپنے گھر مین قید رکھا پھر جب اُن لوگون نے اِنکے قتل کا ارادہ کیا تو تنعیم کی طرف انکو لے گئے انھون نے دو رکعت نماز پڑھی اور یہ اشعار کہے **اشعار**

لقد جمع الاحزاب حولی والبو	قبائلهم واستجمعوا کل مجمع	وقد قربوا ابناءهم ونساءهم	وقربت من جزع طویل ممنع
وکلهم یبدی العداوة جاهدا	علی لانی فی وثاق بمضیع	الی الله اشکو غربتی بعد کربتی	وما جمع الاحزاب لی عند مصرعی
فذا العرش صبرنی علی ما اصابنی	فقد بضعوا لحمی وقد ضل مطمعی	وذلک فی ذات الاله وان یشا	یبارک علی اوصال شلو ممزع
وقد عرضوا بالکفر والموت دونه	وقد ذرفت عیناے من غیر مدمع	وما بی حذار الموت انی لمیت	ولکن حذاری حر نار تلفع
فلست بمبد للعدو تخشعا	ولا جزعا انی الی الله مرجعی	ولست ابالی حین اقتل مسلما	علی ای جنب کان فی الله مصرعی

یہ سب سے پہلے شخص ہین جو خدا کی راہ مین مصلوب ہوے اور وہ لڑکا جو خبیب کے پاس چلا گیا تھا اور اُسکو انھون نے اُٹھالیا اسکا نام ابوحسین بن حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف تھا وہ عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حسین استاد امام مالک کا دادا تھا۔ ہمین ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابراہیم بن اسمعیل سے نقل کرتے تھے کہ انھون نے کہا مجھے جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری نے خبر دی کہ انکے

لہ میرے گرد کافرون کا گروہ جمع ہو اور انھون نے تمام قبائل کو جمع کرلیا ہو اور ایک بڑا مجمع کیا ہو اور اپنے لڑکون اور عورتون کو بھی قریب بلالیا ہے اور مجھے ایک لمبی شاخ مضبوط سے قریب کردیا ہو ہر شخص انکار کے ساتھ میری عداوت ظاہر کر رہا ہو اسوجہ سے کہ مین بندھا ہوا مرنے کے قریب ہون مین اپنی غریب الوطنی اور مصیبت کی شکایت اللہ سے کرتا ہون اور نیز اُسکی جو اس گروہ نے میرے قتل مین مجمع کیا ہو اے مالک عرش مجھے اس مصیبت مین صبر دے ان لوگون نے میرے گوشت کے ٹکڑے ٹکڑے کردیے ہین اور میری امید منقطع ہوگئی ہو یہ سب مصیبت اللہ کی راہ مین ہے اور اگر وہ چاہے تو ان کٹے ہوے ٹکڑون مین برکت دے ان لوگون نے میرے سامنے کفر پیش کیا جسکے انکار مین موت ہو میری دونون آنکھین ڈبڈبائی ہوئی ہین مگر آنسو نہین نکلتے نہ میں موت سے نہین ڈرتا موت تو آتی ہی بلکہ مین اس آگ سے ڈرتا ہون جو شعلہ مارتی ہو مین دشمن کے خوف سے ڈر کر کفر کو اختیار نکرونگا اور نہ بیصبری کرونگا اللہ کے پاس مجھے جانا ہو مین کچھ پروا نہین کرتا جبکہ مین مسلمان قتل کیا جاتا ہون خواہ کسی پہلو پر مجھے خدا کی راہ مین قتل کیا جائے۔

Marfat.com

والد نے انسے بیان کیا وہ انکے دادا سے نقل کرتے تھے کہ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جاسوس بنا کے تنہا روانہ کیا وہ کہتے تھے مین خبیب کی لکڑی کے پاس گیا مین اُسپر چڑھ گیا مین لوگون کے دیکھ لینے سے ڈر رہا تھا پھر مینے اُس لکڑی کو چھوڑ دیا وہ زمین پر گر پڑی پھر مینے دیکھا تو وہ لکڑی ایسی غائب ہوگئی کہ گویا اسکو زمین نے نگل لیا پھر اُسوقت سے ابتک حبیب کا کوئی ذکر نہین آیا۔ عاصم نے اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا کہ وہ کسی مشرک کو نہ چھوین گے اور نہ انکو مشرک چھو سکیگا پس اللہ نے وفات کے بعد انکو محفوظ رکھا جب کافرون نے چاہا کہ انکے کسی عضو کو کاٹین تو اللہ نے بھڑون کو بھیجدیا انھون نے عاصم کی حفاظت کی۔

(سیدنا) خبیب (رضی اللہ عنہ)

معاذ بن عبداللہ بن خبیب کے دادا ہین۔ ابو موسیٰ نے کہا ہو کہ عبدان نے انکا ذکر کیا ہو اور انھون نے اپنی سند سے ابن ابی ذیب سے انھون نے اسید بن ابی اسید سے انھون نے معاذ بن عبداللہ بن خبیب سے انھون نے اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے ایک شب کو پانی برس رہا تھا اور تاریکی بہت تھی اور ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتے رہے کہ آپ آکے ہمین نماز پڑھائین چنانچہ آپ باہر تشریف لائے اور آپ نے سیرا ہاتھ پکڑ لیا اُسکے بعد انھون نے سورۂ اخلاص اور معوذتین کی فضیلت مین حدیث روایت کی۔

مین کہتا ہون کہ ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا ذکر کیا حالانکہ ان خبیب کا تذکرہ ابن مندہ نے بھی لکھا ہو اور انکا تذکرہ انھون نے اسی عنوان سے شروع کیا ہو خبیب بن عبداللہ بن عبداللہ جہنی اور اسی حدیث کو ذکر کیا ہو۔ ہم انکا تذکرہ اس سے پہلے لکھ چکے ہین۔ اور ابو نعیم کا اعتراض بھی اسپر نقل کر چکے ہین۔

باب الخاء والدال

(سیدنا) خداش (رضی اللہ عنہ)

ابن بشیر بن اصم۔ بنی معیص بن عامر بن لوی سے ہین۔ بقول بنی عامر کے مسیلمہ کذاب سے انھین نے قتال کیا تھا انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خداش (رضی اللہ عنہ)

یا خراش۔ ابن حصین بن اصم۔ اصم کا نام رحضہ بن عامر بن رواحہ بن حجر بن عبید بن معیص بن عامر بن لوی صحابی ہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ مین انکی کوئی روایت نہین جانتا اور انھون نے کہا ہو کہ بنی عمر

یہ کہتے ہین کہ مسیلمہ کذاب کے قاتل یہی ہین - ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہی -
ہین کہتا ہون کہ یہ خداش بن حصین بیٹے ہین بشیر کے جنکا تذکرہ ابو عمر نے بھی لکھا ہی انکا ذکر اوپر بھی ہو چکا ہے -
کلبی نے انکا نام خداش بتایا ہی اور اسمین شک نہین کیا اور انکے والد کا نام بشیر بتایا ہی اسمین شک نہین کہ علما نے
انکے والد کے نام مین اختلاف کیا ہی جس طرح اور باتون مین اختلاف کیا ہی اور دلیل اسکی یہ ہی کہ انکے دادا اصم کی بات
لوگون کا اختلاف نہین ہی نہ انکے قبیلہ مین اختلاف ہی اور نہ اس بات کی نقل مین اختلاف ہی کہ انھون نے مسیلمہ کو قتل کیا تھا

(سیدنا) خداش (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی خداش مکی - صفیہ بنت ابی مجزاۃ کے چچا ہین یہ ابو عمر کا قول ہی اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ صفیہ بنت
بحر کے چچا ہین اور بعض لوگون نے بحریہ سے جو ایوب بن ثابت کی پھوپھی تھین روایت کی ہی - داؤد بن ابی ہند نے
ایوب بن ثابت سے انھون نے بحریہ سے اور بعض لوگ کہتے ہین صفیہ بنت بحر سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا
میرے چچا خداش نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ایک پیالہ مین کھانا کھا رہے تھے میرے چچا نے وہ
پیالہ آپ سے مانگ لیا - ابو عامر عقدی نے اور معاذ بن ہانی وغیرہما نے ایوب سے انھون نے صفیہ بنت بحر سے
روایت کی ہی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) خداش (رضی اللہ عنہ)

ابن سلامہ - کنیت انکی ابو سلامہ اور بعض لوگ کہتے ہین ابن ابی سلامہ سلامی اور بعض لوگ کہتے ہین سلمی شمار
اہل کوفہ مین ہی انسے صرف ایک حدیث مروی ہی - ہمین ابو یاسر بن ابی جبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین
ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر قطیعی نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو مسلم کجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن رجا نے خبر دی وہ کہتے تھے
ہمین شیبان نے منصور سے انھون نے عبد اللہ بن علی سے انھون نے عرفطہ سلمی سے انھون نے خداش
ابن ابی سلامہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے خبر دی کہ آپ نے فرمایا مین آدمی کو اپنی
ماں کی خدمت کرنیکی وصیت کرتا ہون مین آدمی کو اپنے باپ کی خدمت کرنیکی وصیت کرتا ہون مین آدمی کو
اپنے غلام کی خبر گیری کی وصیت کرتا ہون جو ہر وقت اُسکے پاس رہتا ہی اگرچہ اُسپر کوئی تکلیف ہو جو اُسے اذیت
دے اور ہمین ابو یاسر نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان
کیا وہ کہتے تھے ہمین عفان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عوانہ نے منصور سے انھون نے عبید اللہ بن علی سے

Marfat.com

Marfat.com

قائم کیا ہی کیونکہ ابو موسی نے ابن ماکولا کی کتاب کو حرف بحرف نقل کر لیا ہی مگر ابو عمر نے ان دونون کو ایک کر دیا ہی انھون نے کہا ہی کہ خدیج بن سلامہ اور بعض لوگ انکو ابن سالم کہتے ہین۔ واللہ اعلم

باب الخاء والذال

(سیدنا) خذام (رضی اللہ عنہ)

ابن ودیعہ۔ انصاری۔ قبیلۂ اوس سے ہین۔ ابو عمر نے انکو ذکر کیا ہی اور بعض لوگ کہتے ہین یہ خذام بیٹے ہین خالد کے ابو عمر نے بھی اسکو بیان کیا ہی اور ابن مندہ نے بھی اور ابو نعیم نے بھی کہا ہی کہ انکی کنیت ابو ودیعہ ہی بنی عمرو بن عوف ابن خزرج سے ہین پس ابو نعیم نے ابو ودیعہ انکی کنیت قرار دی ہی اور ابو عمر نے ودیعہ انکے والد کا نام لکھا ہی۔ یہ خذام والد ہین خنساء بنت خذام کے۔ بعض لوگون نے بیان کیا کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے جب ہجرت کی ہی تو انھین خذام کے یہان اُترے تھے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ وہ کوئی اور خذام تھے۔ ہمین ابو المکارم فتیان بن احمد بن محمد جوہری معروف بہ ابن سمینہ نے اپنی سند سے قعنبی سے انھون نے مالک بن عبد الرحمن بن قاسم سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عبد الرحمن اور مجمع فرزندان یزید بن حارثہ انصاری سے انھون نے خنساء بنت خذام انصاریہ سے روایت کی ہی کہ اُنکے والد نے ثیب[1] ہونے کی حالت مین بغیر انکی رضامندی کے انکا نکاح کر دیا پس یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئین (اور اپنا واقعہ بیان کیا) پس آپنے انکا نکاح رد کر دیا۔ اس حدیث کو ثوری نے عبد الرحمن ابن قاسم سے انھون نے عبد اللہ بن ودیعہ سے انھون نے خنساء سے روایت کیا ہی۔ اور محمد بن اسحاق نے حجاج بن سائب سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنی دادی خنساء بنت خذام بن خالد سے روایت کیا ہی وہ کہتے تھے کہ خنساء ایک شخص کے نکاح مین تھین پھر بیوہ ہو گئین تو انکے والد نے قبیلۂ بنی عوف مین سے ایک شخص سے نکاح کر دیا وہ کہتے تھے مگر خنساء نے ابو لبابہ بن عبد المنذر کو پیغام دیا ان دونون کا معاملہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پیش ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے والد کو حکم دیا کہ وہ انکو انکی خوشی پر چھوڑ دین چنانچہ انھون نے ابو لبابہ سے نکاح کر لیا اور اِنسے سائب بن ابی لبابہ پیدا ہوے اور خنساء کی کنیت ام السائب ہوئی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

[1] ثیب اوسکی عورت کو کہتے ہین کہ جسکی بکارت زائل ہو گئی ہو خواہ کسی مرد سے ہمبستری سے یا بشبہ اور کسی سبب سے ۱۲

Marfat.com

باب الخاء والراء

(سیدنا) خراش (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ کعبی خزاعی۔ انکا ذکر تو (کتابون مین) ہی لیکن کوئی روایت معلوم نہین۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہی لیکن ابوعمر نے کہا ہی کہ خراش بن امیہ بن فضل کعبی خزاعی مدنی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حدیبیہ اور خیبر اور اُنکے بعد کے غزوات مین شریک تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین حدیبیہ مین مکہ بھیجا تھا اور ایک اونٹ پر انھین سوار کیا تھا جسکا نام ثعلب تھا قریش نے انکو بہت ستایا اور انکے اونٹ کے پیر کاٹ ڈالے اور انکے قتل کا ارادہ کیا مگر حبشیون نے انکو بچا لیا پس یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ گئے پھر اُسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان ابن عفان کو بھیجا۔ انھین خراش نے حدیبیہ کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مونڈا تھا۔ اِن خراش سے انکے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہی۔ انکی وفات حضرت معاویہ کے آخر زمانے مین ہوئی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

مین کہتا ہون کہ ہشام کلبی نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہی خراش بن امیہ بن ربیعہ بن فضل بن منقذ بن عفیف بن کلیب بن جبشیہ بن سلول بن کعب بن عمرو بن ربیعہ ربیعہ کا نام لحی خزاعی۔ بنی مخزوم کے حلیف تھے کینیت انکی ابوفضلہ تھی یہی ہین جنھون نے حدیبیہ کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مونڈا تھا حجام تھے۔ یہی ہین جو عامر بن ابی ضرار برادر حارث پر غزوۂ مریسیع مین جھک پڑے تھے تاکہ انصار اسکو قتل نکرین عامر نے انصار مین سے ایک شخص کو تیر مارا تھا

(سیدنا) خراش (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ۔ بھائی ہین اسماء بن حارثہ کے۔ بغوی وغیرہ نے انکا ذکر کیا ہے کہ یہ آٹھ بھائی تھے سب اسلام لائے اور سب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل کی اور سب بیعۃ الرضوان مین شریک ہوے اُنکے نام یہ ہین۔ اسماء۔ ہند۔ خراش۔ ذویب۔ حمران۔ فضالہ۔ مالک۔ اِن سب کا نسب انکے بھائی اسماء کے نام مین گذر چکا ہی۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) خراش (رضی اللہ عنہ)

ابن صمہ بن عمرو بن جموح بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی بدر مین اور احد مین شریک تھے کلبی نے اور ابوعبید نے کہا ہی کہ بدر کے دن انکے ہمراہ کچھ سوار تھے احد کے دن انکے دس زخم لگے یہ انھین مشہور تیر اندازون مین تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

Marfat.com

(سیدنا) خراش (رضی اللہ عنہ)

کلبی ثم السلولی - انکا ذکر صحابہ مین کیا جاتا ہے - ابو عمر نے کہا ہے کہ مین انکو اسکے سوا کچھ نہین جانتا اور یہی خراش کے متعلق ذکر کی ہے اور کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ وہ خزاعی ہین - یہ کلام ابو عمر کا ہے - مین کہتا ہون کہ یہ خراش بیٹے ہین امیہ کے - اسمین کچھ شک نہین جس شخص نے نسب مین انکے پہلے نام کو دیکھا اسنے سمجھا کہ یہ کلبی ہین اور سلولی ہین اور خزاعی ہین پس مین نہین جانتا کہ ابو عمر پر یہ بات کیونکر مشتبہ رہی ہم نے خواش بن امیہ کے نام مین انکا تذکرہ طول کے ساتھ لکھا ہے واللہ اعلم -

(سیدنا) خراش (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک - ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ عسکری یعنی علی بن سعید نے انکو ذکر کیا ہے - محمد بن اسحاق نے عبداللہ بن بجرۂ سلمی سے اُنھون نے خراش بن مالک سے روایت کی ہے کہ اُنھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے پھر جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ اُس شخص کی امانت بہت بڑھی ہوئی جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شہرگ پر استرا لے کے کھڑا ہوا - انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا) خرباق (رضی اللہ عنہ)

سلمی - سعید بن بشیر نے قتادہ سے اُنھون نے محمد بن سیرین سے اُنھون نے خرباق سلمی سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز مین ایک مرتبہ دو رکعتین پڑھین تو خرباق سلمی نے آپ سے عرض کیا کہ آپ کو شک ہو گیا یا نماز مین قصر کر دیا گیا حضرت نے فرمایا نہ مجھے شک ہوا اور نہ نماز قصر کی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا ذوالیدین سچ کہتے ہین لوگون نے کہا ہان پھر آپ نے دو رکعتین پڑھین بعد اسکے سلام پھیرا پھر بیٹھے ہی بیٹھے دو سجدے کیے بعد اسکے سلام پھیرا - اس حدیث کو ہشام بن حسان نے ابن سیرین سے اُنھون نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے ذوالیدین کے نام مین اسکا ذکر آئیگا - خرباق کو کسی نے ذکر نہین کیا ہان محفوظ خرباق کا ذکر عمران بن حصین کی حدیث مین ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعت کے بعد سلام پھیر دیا تو ایک شخص کھڑے ہو گئے جنکے ہاتھ لمبے تھے انکا تذکرہ ذوالیدین کے نام مین ہوگا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) خرشہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث مرادی - قبیلۂ بنی زبید سے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکے گئے تھے فتح مصر مین شریک تھے ابو خرشہ یعنے عبداللہ بن حارث بن ربیعہ بن خرشہ انھین کی اولاد سے ہین - ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے انھون نے خرشہ بن حارث صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے کوئی شخص کسی ایسے شخص کے قتل مین شریک نہو جو روک کر قتل کیا جائے ایسا نہو کہ وہ مظلوم قتل کیا جاتا ہوا اور

ذوالیدین کے معنے دو ہاتھ والے انکے ہاتھ لمبے بہت تھے اسوجہ سے انکو ذوالیدین کہتے تھے ۱۲

اُن ظالمون پر عذاب نازل ہو جائے اور اُسکو بھی انکے ساتھ پہونچ جائے۔ اور ابن مندہ نے اس تذکرہ مین فتنہ مین قتال کی ممانعت نقل کی ہو۔ ہم انکا تذکرہ بعد اسکے لکھین گے۔ شاید ابن مندہ نے گمان کیا ہو کہ یہ حدیث خرشہ مرادی کی ہو حالانکہ یہ خرشہ محاربی کی ہو واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خرشہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حر محاربی یہ ابونعیم کا قول ہو اور ابو عمر نے کہا ہو کہ خرشہ بن حرفزاری اور بعض لوگ انکو ازدی کہتے ہین جمہر مین رہتے تھے۔ یہ بھائی ہین سلامہ بنت حرّ کے خرشہ یتیم تھے حضرت عمر کی تربیت مین تھے۔ انھون نے حضرت عمر اور ابوذر اور عبداللہ بن سلام سے روایت کی ہو۔ انسے تابعین کی ایک جماعت نے روایت کی ہو منجملہ اُنکے ربعی بن خراش اور مسیب بن رافع اور ابوزرعہ بن عمرو بن جریر وغیرہم ہین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف ایک حدیث فتنہ سے بچنے کی روایت کی ہو یہ ابو عمر کا قول ہو۔ اور ابونعیم نے فتنہ کی حدیث روایت کی ہو ہمین ابوبکر مسار بن عمر بن عویس نیار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالعباس احمد بن ابی غالب بن طلایہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم انماطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوطاہر مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن محمد بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین داؤد بن رشید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ ابن محمد ابی الزرقاء نے ثابت بن عجلان سے انھون نے ابوکثیر محاربی سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میرے بعد کچھ فتنے پیدا[1] ہونگے کہ اُسوقت سونے والا جاگنے والے سے بہتر ہوگا اور بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا پس جس شخص کو وہ زمانہ فتنہ ملے اسکو چاہیے کہ اپنی تلوار کسی پتھر سے توڑ ڈالے اور (اپنے گھر مین) لیٹ رہے یہانتک کہ وہ فتنہ فرو ہو جائے۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہو اور ان لوگون نے یہ حدیث انھین کے تذکرہ مین لکھی ہو مگر ابن مندہ نے اس حدیث کو خرشہ مرادی کے تذکرہ مین لکھا ہو ابن مندہ نے ان دونون کو ایک سمجھا ہو اور ابوموسی نے کہا ہو کہ ابن مندہ نے ان دونون کو ایک کر دیا ہو حالانکہ ظاہر یہ ہو کہ یہ دونون علیحدہ علیحدہ ہین اور ابو عمر نے یہ نہین بیان کیا کہ خرشہ سے فتنہ کی حدیث کس نے روایت کی ہو بلکہ اس راوی کو انھون نے اسکے بعد والے تذکرہ مین بیان کیا ہو اور اسکو انھون نے ایک تیسرا تذکرہ بنا دیا ہو انشاء اللہ تعالیٰ اسکی بحث وہین کی جاویگی۔

---

[1] یہ اشارہ ہو اُن فتنون کی طرف جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد پیدا ہوے ۱۲

Marfat.com

(سیدنا) خرشہ (رضی اللہ عنہ)

انسے ابو کثیر محاربی نے روایت کی ہے۔

مین کہتا ہون کہ یہ کلام ابو عمر کا ہی اور اسمین شک نہین کہ انسے اسمین وہم ہوگیا ہی کیونکہ ابو کثیر محاربی نے خرشہ بن حر سے فتنہ کی حدیث روایت کی ہی جسکی طرف ابو عمر نے خرشہ بن حر کے تذکرہ مین اشارہ کیا ہی پھر ابو عمر نے پہلے تذکرہ مین کہا ہی کہ وہ حمصی ہین اور اس تذکرہ مین کہا ہی کہ وہ شامی ہین ان سب باتون سے معلوم ہوا کہ یہ دونون ایک ہین واللہ اعلم۔

خریت

ابن راشد ناجی۔ سیف نے زید بن اسلم سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا خریت بن راشد ناجی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مکہ اور مدینہ کے درمیان مین ملے یہ بنی شامہ بن لوی کے وفد مین تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی باتین سنین اور قریش کی ایک جماعت کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ یہ لوگ تمھاری قوم کے ہین تم انکے یہان اترو زبیر نے بیان کیا ہی کہ خریت بن راشد جنگ جمل مین طلحہ اور زبیر کی طرف سے قبیلۂ مضر کے سردار تھے اور عبداللہ بن عامر خریت بن راشد کو نواح فارس مین کسی مقام کا حاکم بنا دیا تھا اُسکے بعد پھر یہ حضرت علی کی طرف ہوگئے مگر جب تحکیم[1] کا معاملہ پیش آیا تو یہ حضرت علی سے جدا ہوکر مخالفانہ فارس کی طرف چلے گئے حضرت علی نے انکی طرف ایک لشکر بھیجا اور لشکر پر معقل بن قیس اور زیاد بن خصفہ کو سردار بنایا بہت سے اہل عرب اور وہ نصرانی جنپر جزیہ مقرر تھا خریت کے ساتھ ہوگئے تھے خریت نے اہل عرب کو حکم دیا کہ وہ اپنی زکوٰۃ روک لین اور نصاریٰ کو حکم دیا کہ جزیہ روک لین وہان کچھ نصاریٰ مسلمان بھی ہوگئے تھے انھون نے جب یہ اختلاف دیکھا تو مرتد ہوگئے اور انھون نے بھی خریت کی اعانت کی پس ان سب لوگون نے اصحاب علی سے مقابلہ کیا اور انسے جنگ کی زیاد بن خصفہ نے ایک جھنڈا امان کا نصب کردیا اور ایک منادی کو حکم دیا کہ وہ اس بات کا اعلان کردے کہ جو شخص اس جھنڈے کے نیچے آجائیگا اُسکو امان ملجائیگی چنانچہ بہت سے لوگ خریت کے ساتھیون مین سے چلے گئے اور خریت کو شکست ہوئی اور خریت مقتول ہوگئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

[1] جنگ جمل مین بالآخر حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت معاویہ مین یہ طے ہوا کہ دو شخص حکم مقرر کیے جائین ایک انکی طرف کا اور ایک اُنکی طرف کا یہ دونون حکم جسکو خلیفہ مقرر کرین وہی خلیفہ ہو اسی معاملہ کو تحکیم کہتے ہین حضرت علی مرتضیٰ کی طرف سے ابو موسیٰ اور حضرت معاویہ کی طرف سے عمرو بن عاص حکم تھے حضرت علی کے ساتھ والے اس معاملہ سے بہت برہم ہوگئے تھے ۱۲

(سیدنا) خُرَیم (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن حارثہ بن لام بن عمرو بن ظریف بن عمرو بن ثمامہ بن مالک بن جدعاء بن ذہل بن رومان بن جندب ابن خارجہ بن سعد بن فطرہ بن طے طائی۔ کنیت انکی ابو لحاء رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے واپسی تبوک کے بعد ملے اور اسلام لائے۔ ہمین محمد بن عمر بن ابی عیسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب کوشیدی اور نوشیروان بن شیرزاد نے خبر دی یہ دونون کہتے تھے ہمین ابوبکر بن زیدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبدان بن احمد نے اور محمد بن موسی بن حماد بربری نے خبر دی وہ دونون کہتے تھے ہمین ابوالسکین زکریا بن یحیی بن عمرو بن حصین بن حمید بن منہب بن حارثہ بن خریم نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد کے چچا زخر بن حصن نے اپنے دادا حمید بن منہب بن حارثہ بن خریم سے انھون نے اپنے دادا خریم سے روایت کی کہ انھون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی مین اسوقت پہونچا جبکہ آپ تبوک سے لوٹے تھے مین مسلمان ہوگیا پھر مینے عباس بن عبدالمطلب کو یہ کہتے ہوے سنا کہ یارسول اللہ مین چاہتا ہون کہ کچھ مدح آپ کی بیان کرون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (بطور دعا کے) فرمایا کہ اللہ تمھارے مُنھ کو شکستہ نکرے پس عباس یہ اشعار پڑھنے لگے

اشعار

من[1] قبلها طبت فی الظلال وفی	مستودع حیث یخصف الورق	ثم ہبطت البلاد لا بشر انت
ولا مضغۃ ولا علق	بل نطفۃ ترکب السفین وقد	الجم نسرا واہلہ غرق
تنقل من صالب الی رحم	اذا مضی عالم بدا طبق	حتی احتوی بیتک المہیمن من
خندف علیاء تحتہا النطق	وانت لما ولدت اشرقت الار	ض وضاءت بنورک الافق
فنحن فی ذلک الضیاء وفی	النور وسبل الرشاد نخترق	

خریم کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ یہ حیرہ بیضا (نام مقام) میرے پیش نظر کر دیا گیا ہے اور یہ شیماء بنت نفیلہ ازدیہ ہے ایک سپید خچر پر سوار اور ایک سیاہ دوپٹہ اوڑھے ہوے مینے عرض کیا

---

[1] ترجمہ اس سے پہلے ہی آپ پاکیزہ تھے سایون مین ؛ اور جبکہ آپ اس امانت کی جگہ مین تھے جہان پتے چپکائے جاتے ہین ؛ پھر آپ دنیا مین تشریف لائے نہ بصورت بشریت اور نہ مضغہ یا علقہ بنکر ؛ بلکہ آپ نطفہ تھے کشتیون پر سوار ہوتے تھے اس نطفہ نے نسر (نامی بت) کو لگام دیدی تھی اور اسکے پوجنے والے سب غرق ہو گئے تھے ؛ آپ صلب سے رحم کی طرف منتقل ہوتے تھے ؛ جب ایک عالم گذر جاتا تھا تو دوسرا طبق پیدا ہو جاتا تھا ؛ یہانتک کہ آپکا مقدس گھر اُس رفتار سے گھر گیا جسکے نیچے آواز تھی ؛ آپ جب پیدا ہوے تو زمین روشن ہوگئی اور افق آپکے نور سے چمکنے لگے ؛ ہم اس روشنی اور نور مین ہین ؛ اور ہدایت کے خوشہ توڑ رہے ہین ؛ ۱۲

کہ یارسول اللہ اگرہم لوگ حیرہ مین جائین اور شیماء کو اسی حالت مین پائین جیسا کہ آپ نے بیان فرمایا ہو تو کیا وہ میری ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان وہ تمھاری ہوا سکے بعد پوری حدیث انھون نے ذکر کی خریم کہتے تھے کہ لین خالد بن ولید کے ساتھ قتال مرتدین مین شریک تہا ہم لوگ مقام حیرہ مین پہونچے جب ہم وہان داخل ہوے تو سب سے پہلے ہمکو شیماء بنت نفیلہ ملی اسی حالت مین جسطرح کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا تھا پس مینے اُسکو پکڑ لیا اور کہا کہ اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہبہ فرما دیا ہو پس خالد نے مجھے بلایا اور کہا کہ کیا تمھارے پاس گواہ ہو چنانچہ مین گواہ اُنکے پاس لے گیا وہ گواہ محمد بن مسلمہ انصاری اور محمد بن بشیر انصاری تھے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ محمد بن مسلمہ اور عبداللہ بن عمر تھے پس خالد نے شیماء کو میرے حوالہ کر دیا اور شیماء کا بھائی عبدالمسیح بن نفیلہ صلح کرنے کے لیے ہمارے پاس آیا اسنے مجھے کہا کہ شیماء کو میرے ہاتھ بیچڈالو مینکہا خدا کی قسم مین ایک ہزار سے کم مین اسکو نہ بیچونگا اسکے بھائی نے ایکہزار درہم مجھے دیے اور مینے شیماء کو اُسکے حوالہ کر دیا بعض لوگون نے مجھے کہا کہ اگر تم سو ہزار کہتے تو شیماء کا بھائی تمھین دیتا مینے کہا مین یہ نہ جانتا تھا کہ ایک ہزار سے بھی زیادہ کوئی عدد ہوتا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خریم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابن عبدان نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور کہا ہو کہ ہمسے محمد بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین حمید بن داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے مین خریم بن کعب بن خریم بن اوس بن زرعہ نے اپنے والد سے انھون نے انکے والد سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین ایک شخص حاضر ہوا اور اُسنے عرض کیا کہ یارسول اللہ مین بوڑھا ہو گیا ہون تمام اعمال اسلام کے ادا نہین کر سکتا لہذا مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو تمام اعمال کو جامع ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمھاری زبان اللہ عزوجل کے ذکر سے ہمیشہ تر رہنا چاہیے اس شخص نے عرض کیا کہ کیا یہ مجھکو کافی ہو آپ نے فرمایا ہان بلکہ کفایت سے بھی زیادہ ہو۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خریم (رضی اللہ عنہ)

ابن فاتک بن اخرم اور بعض لوگ کہتے ہین خریم بن اخرم بن شداد بن عمرو بن فاتک بن قلیب بن عمرو بن اسد ابن خزیمہ اسدی انکے والد اخرم کو لوگ فاتک کہتے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین کہ فاتک اخرم کے بیٹے تھے۔ خریم بن فاتک کی کنیت ابوکبیر ہو اور بعض لوگ کہتے ہین ابوایمن اسکے بیٹے کا نام ایمن بن خریم تھا۔ یہ اپنے بھائی

Marfat.com

سہرہ بن فاتک کے ہمراہ جنگ بدر مین شریک تھے اور بعض لوگون کا بیان ہی کہ یہ خریم اور انکے بیٹے ایمن دونون فتح مکہ مین مسلمان ہوے تھے مگر پہلا ہی قول صحیح ہی۔ بخاری وغیرہ نے اس روایت کی تصحیح کی ہی کہ خریم اور انکے بھائی سہرہ بن فاتک بدر مین شریک تھے اور یہی صحیح ہی انکا شمار اہل شام مین ہی اور بعض لوگ کہتے ہین اہل کوفہ مین مقام رقہ مین رہتے تھے۔ انسے معرور بن سوید اور شمر بن عطیہ اور ربیع بن عمیلہ اور حبیب بن نعمان اسدی نے روایت کی ہی۔ اسمعیل بن ابی خالد نے شعبی سے روایت کی ہی کہ مروان بن حکم نے ایمن بن خریم سے کہا کہ میرے ساتھ مرج راہط مین چلکر لڑو ایمن نے کہا کہ میرے باپ اور میرے چچا جنگ بدر مین شریک تھے ان دونون نے مجھے اہل اسلام سے لڑنے کی ممانعت کی ہی۔ ہمین عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ ابی جبر نے سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبدالرحمن بن مہدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے شیبان بن عبدالرحمن نے رکین بن ربیع سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے فلان بن عمیلہ سے انھون نے خریم بن فاتک اسدی سے روایت کرکے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی چار قسم کے ہین اور اعمال چھ قسم کے ہین آدمیون کی قسمین یہ ہین۔ دنیا[1] و آخرت دونون مین انکو فراخی دیجائے۔ صرف[2] دنیا مین فراخی ملے اور آخرت مین تنگی ہو۔ دنیا[3] مین تنگی ہو آخرت مین فراخی ہو۔ دنیا[4] و آخرت دونون مین بدبخت ہو۔ اور اعمال کی قسمین یہ ہین کچھ اعمال واجب[1] کرنے والے ہین کچھ اعمال برابر[2و3] سرابر ہوتے ہین کچھ اعمال دس[5] گنے ہوتے ہین کچھ سات[6] گنے ہوتے ہین پس واجب کرنے والے اعمال تو یہ ہین کہ جو کوئی بحالت اسلام مرجائے اور وہ خدا کے ساتھ شرک نکرتا ہو اسکے لیے جنت واجب ہو جاتی ہی اور جو شخص بحالت کفر مرجائے اُسکے لیے دوزخ واجب ہو جاتی ہی اور جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرے گو اُسپر عمل نکر سکے اللہ اس بات کو معلوم کرلیتا ہی کہ اسکے دل نے اس نیکی کا مضبوط ارادہ کرلیا ہی اور وہ اسپر راغب ہوا ہی تو وہ نیکی اسکے لیے لکھ لی جاتی ہی اور جو شخص کسی نیکی پر عمل کرتا ہی وہ اُسکے لیے دس گنی لکھی جاتی ہی اور جو شخص خدا کی راہ مین کچھ خرچ کرتا ہی اُسکو سات سو گنا ثواب ملتا ہی۔ اسرائیل نے ابو اسحاق سے انھون نے شمر بن عطیہ سے انھون نے خریم بن فاتک سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کیا اچھے آدمی تھے اگر تم مین دو باتین نہوتین مینے عرض کیا کہ وہ دونون باتین کون ہین حضرت نے فرمایا کہ تم اپنی تہ بند (ٹخنون سے) نیچی رکھتے ہو اور اپنے بال (بہت) بڑھاتے ہو مینے عرض کیا کہ بیشک (یہ دونون مجھ مین ہین) پھر انھون نے اپنے بال کٹوا دیے اور تہ بند اونچی باندھنے لگے انکی ایک حدیث دلائل نبوت مین داخل ہی انکے اسلام کا سبب مالک جنی کے بیان مین انشاء اللہ تعالی آئیگا۔ انسے ابن عباس نے

روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

باب الخاء والزاے

(سیدنا) خُزَاعی (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود اور بعض لوگ کہتے ہین اسود بن خزاعی اسلمی۔ انصار کے حلیف تھے ان لوگون مین سے ہین جو ابورافع کے قتل کے لیے گئے تھے اسود کے نام ہین انکا ذکر ہو چکا ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خزاعی (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد نہم بن عفیف بن سحیم بن ربیعہ بن عداد جنکو بعض عدی کہتے ہین ابن ثعلبہ بن ذویب بن سعد بن عدی ابن عثمان بن عمرو مزنی۔ عبد اللہ بن مغفل مزنی کے چچا ہین یہ قبیلۂ مزنیہ کے ایک بت کے دربان تھے جسکا نام نہم تھا انھون نے اس بت کو توڑ ڈالا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو گئے اسلام لائے اور یہ اشعار کہتے تھے

اشعار

ذہبت[1] الی نہم لاذبح عندہ ۔۔۔ عتیرۃ نسک کالذی کنت افعل ۔۔۔ فقلت لنفسی حین راجعت حزمہا

اہذا الہ ابکم لیس یعقل ۔۔۔ اتمت فدینی الیوم دین محمد ۔۔۔ الہ السماء الماجد المتفضل

پھر انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تمام قبیلۂ مزینہ کی طرف سے انھون نے بیعت کی۔ انکی قوم مین سے انکے ہمراہ دس آدمی آئے تھے بلال بن حارث عبد اللہ بن ذرہ ابو اسماء نعمان بن مقرن بشیر بن محتضر اور تمام قبیلۂ مزینہ کے لوگ مسلمان ہو گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا جھنڈا فتح کے دن انھین کو دیا یہ لوگ ہزار آدمی تھے یہ خزاعی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مال غنیمت پر قبضہ کرنے کے لیے مامور تھے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو

(سیدنا) خزامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن یعمر لیثی۔ زہری سے اسمین مختلف روایتین نقل کی گئی ہین بعض لوگ کہتے ہین خزامہ بن یعمر اپنے والد سے روایت کرتے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین ابوخزامہ بن زید بن حارث سے روایت ہو وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہین محمد بن عبد اللہ بیاضی نے کہا ہے کہ طلحہ بن یحیی نے یونس سے اسی طرح روایت کیا ہو

[1] ترجمہ مین نہم (نامی بت) کے پاس گیا۔ تاکہ اسکے پاس قربانی کا جانور ذبح کرون جسطرح مین کیا کرتا تھا۔ پھر اپنے دلمین کہا جب خوب غور کیا۔ کہ کیا یہی خدا ہو جو گونگا اور بیعقل ہو۔ اب مین یہان آگیا اور میرا دین محمد کا دین ہو۔ اس آسمانی خدا کا دین جو بزرگ اور بخشش کرنے والا ہو ۱۲

اور اسکے علاوہ اور اقوال بھی مروی ہین جو حارث بن سعد کے نام مین منقول ہوے - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھی ہی-

(سیدنا) خزرج (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو الحارث ایک مجہول شخص ہین - انکی حدیث مین کلام ہی انسے انکے بیٹے حارث نے روایت کی ہی کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب آپ نے ایک انصاری مرد کے سرہانے ملک الموت کو دیکھا تو فرمایا کہ اے ملک الموت میرے اس صحابی کے ساتھ نرمی کرا سلیے کہ یہ مومن ہی ملک الموت نے عرض کیا کہ اے محمد آپ خوش ہون اور اپنی آنکھون کو ٹھنڈا کرین مین ہر مومن کے ساتھ نرمی کرتا ہون اور ایک طویل حدیث ذکر کی ہی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی - اور ہمین یحیی بن محمود بن سعد ثقفی نے اجازۃً اپنی سند سے ابو بکر یعنے احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے اسحاق بن ابراہیم یعنے ابو یعقوب فلوسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین اسمعیل بن ابان ازدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عمرو بن ابی عمرو نے جعفر بن محمد سے انھون نے اپنے والد سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مینے حارث بن خزرج سے سنا وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور اسی طرح کی حدیث بیان کی -

(سیدنا) خزیمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن یزید بن اصرم - بنی نجار مین سے ہین - مسعود بن اوس کے بھائی ہین - انکا تذکرہ ابن فلیح نے موسی ابن عقبہ سے انھون نے زہری سے نقل کیا ہی کہ یہ بدر مین شریک تھے اور سلمہ نے محمد بن اسحاق سے اُن لوگون کے نام مین جو جسر کے دن مقتول ہوے خزیمہ بن اوس بن خزیمہ کا نام بھی نقل کیا ہی - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے مختصر لکھا ہی

(سیدنا) خزیمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن فاکہ بن ثعلبہ بن ساعدہ بن عامر بن غیان بن عامر بن خطمہ بن جشم بن مالک بن اوس انصاری اوسی ثم من بنی خطمہ - انکی والدہ کبشہ بنت اوس تھین جو قبیلۂ بنی ساعدہ سے تھین - کنیت انکی ابو عمارہ تھی انکا لقب ذو الشہادتین ہی - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی گواہی دو مردون کے برابر فرمائی تھی یہ اور عمیر بن عدی بن خرشہ بنی خطمہ کے بتون کو توڑا کرتے تھے بدر مین اور اسکے بعد کے تمام مشاہد مین شریک رہے فتح مکہ کے دن بنی خطمہ کا جھنڈا انھین کے ہاتھ مین تھا - جنگ جمل و صفین مین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے مگر قتال نہین کیا پھر جب جنگ صفین مین عمار بن یاسر شہید ہوے تو خزیمہ نے کہا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا ہی کہ عمار کو باغی گروہ قتل کریگا اُسکے بعد انھون نے اپنی تلوار کھینچ لی اور قتال کیا یہانتک کہ مقتول ہو گئے - واقعہ صفین ۳۷ھ مین ہوا تھا

Marfat.com

یہ ابو عمر کا قول ہو۔ ابو احمد حاکم نے کہا ہو کہ یہ غزوۂ احد مین بھی شریک تھے ابن قداح نے اسکو ذکر کیا ہو مگر اور اہل مغازی انکا احد مین شریک ہونا ثابت نہین کرتے ہان احد کے بعد کے تمام مشاہد مین شریک ہوے واللہ اعلم اسے انکے بیٹے عمارہ نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ سوا بن قیس فزاری سے مول لیا تھا سوا انکار کر گیا تو خزیمہ بن ثابت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے گواہی دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے پوچھا کہ تمنے کیسے گواہی دی حالانکہ (جب ہمنے اونٹ مول لیا ہو اسوقت) تم ہمارے ہمراہ نہ تھے خزیمہ نے کہا کہ جو کچھ آپ خدا کے یہان سے لائے ہین اسکی مینے تصدیق کر لی ہو اور مین معلوم کر چکا ہون کہ آپ سچ کے سوا کچھ نہین کہتے (پس مین آپکی اس بات کو بھی سچ سمجھا) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خزیمہ جسکے موافق یا مخالف گواہی دین تو صرف انھین کی گواہی کافی ہو۔ ہمین احمد بن عثمان بن ابی علی بن مہدی نے قراءۃ خبر دی اور حسین بن یوحن بن بوجیہ بن نعمان یمنی باوردی نے اذنا خبر دی یہ دونون کہتے تھے ہمسے ابو القاسم یعنے اسمعیل بن ابی الحسن علی بن حسین حمامی نیساپوری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ادیب ابو مسلم محمد بن علی بن محمد ابن حسین بن مہریزنجوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر محمد بن ابراہیم بن عاصم بن زاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین مامون بن ہارون بن طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو علی حسین بن عیسی بن حمدان مطلبی طائی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن نمیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہشام بن عروہ نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے عمرہ بنت خزیمہ نے عمارہ بن خزیمہ سے انھون نے اپنے والد خزیمہ بن ثابت سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے استنجا کی بابت پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ تین ڈھیلہ ہونا چاہیے جنمین کوئی ہڈی نہو۔ اور زہری نے ابن خزیمہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ انھون نے خواب مین دیکھا کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر سجدہ کیا ہو (اس خواب کو سنکر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے سامنے لیٹ گئے اور فرمایا کہ اپنے خواب کو سچا کر لو پس انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر سجدہ کیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خزیمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت یہ انصاری نہین ہین۔ بعض لوگ انکو خزیمہ بن حکیم کہتے ہین۔ ہمین ابو موسی یعنے محمد بن عمر بن ابی عیسی مدینی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حافظ ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن یعقوب خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عبد الرحمن بن عبد الصمد سلمی نے خبر دی جنکی کنیت ابو بکر تھی وہ کہتے تھے ہمسے ابو عمران حرانی نے یوسف

ابن یعقوب سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابن جریج نے عطاء سے انھون نے جابر بن عبداللہ سے روایت کرکے خبر دی کہ خزیمہ بن ثابت جو انصاری نہ تھے (قبل از بعثت) حضرت خدیجہ کے ایک قافلہ مین تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی انکے ہمراہ اسی قافلہ مین تھے خزیمہ نے کہا کہ اے محمد مین آپ مین چند خصلتین (نہایت عمدہ) دیکھتا ہون اور مین شہادت دیتا ہون کہ آپ ہی وہ نبی ہین جو سرزمین تھامہ سے پیدا ہونگے مین آپ پر ایمان لاتا ہون جب مین آپکے بعثت کی خبر سنونگا تو آپکے پاس حاضر ہونگا پھر یہ بہت دنون تک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین نہین آئے یہانتک کہ فتح مکہ کے دن یہ آپکے پاس آئے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دیکھا تو فرمایا مرحبا بالمہاجر الاول خزیمہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے اس امر سے کہ مین سب سے پہلے آپکے حضور مین حاضر ہو جاؤن درحالیکہ مین آپ پر ایمان رکھتا تھا آپکی نبوت کا منکر نہ تھا اور نہ بدعہد تھا قرآن پر یقین رکھتا تھا اور بتون کا منکر تھا اس بات نے روکا کہ آپکے بعد پے در پے قحط ہمپر پڑے اور انھون نے ایک طویل حدیث بیان کی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے اسی طرح لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کو ابو معشر اور عبید بن حکیم نے ابن جریج سے انھون نے زہری سے مرسلاً روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ خزیمہ بیٹے ہین حکیم سلمی ثم البہزی کے اور انھون نے منصور بن معتمر سے انھون نے قبیصہ بن خزیمہ بن حکیم سے روایت کیا ہے۔

(سیدنا) خزیمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جزی سلمی۔ صحابی ہین۔ بصرہ مین رہتے تھے۔ انسے انکے بھائی جبان بن جزی نے روایت کی ہے۔ ہمین اسمعیل بن عبداللہ بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسی سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو معاویہ نے اسمعیل بن مسلم نے عبدالکریم بن ابی امیہ سے انھون نے جبان بن جزی سے انھون نے اپنے بھائی خزیمہ بن جزی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کفتار کے کھانے کی بابت پوچھا آپنے فرمایا کہ بھیڑیے کو کوئی ایسا شخص کھاتا ہے جسمین کچھ بھلائی ہو۔ ترمذی نے کہا ہے کہ یہ عبدالکریم بن ابی امیہ وہی عبدالکریم بن قیس ہین وہ بیٹے ہین ابن ابی المخارق کے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ اسمین اعتراض ہے۔

(سیدنا) خزیمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جزی بن شہاب عبدی۔ قبیلۂ عبدالقیس سے ہین۔ انکا شمار اہل بصرہ مین ہے۔ انسے صرف ایک حدیث کفتار کی مروی ہے اسکی اسناد اور متن مین اختلاف ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے اور ابن مندہ

Marfat.com

اور ابو نعیم نے ایک حدیث کفار کے بارے مین روایت کی ہو جو خزیمہ بن جزی سلمی کے تذکرہ مین ہوا اور انھون نے اختلاف کا ذکر نہین کیا اور ابو عمر نے یہان اختلاف کو ذکر کیا ہو اور انکا تذکرہ نہین لکھا ہوا اور ان دونون کا قول قریب قریب صحیح ہو۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) **خزیمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث۔ اہل مصر سے ہین صحابی ہین۔ انسے یزید بن ابی حبیب نے روایت کی ہو انکی حدیث ابن لہیعہ نے یزید سے انھون نے خزیمہ سے روایت کی ہو۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) **خزیمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن حکیم سلمی بہزی۔ حضرت خدیجہ بنت خویلد کے سسرالی رشتہ دار تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی تجارت مین بصرہ کی طرف گئے تھے۔ انکی حدیث وجیہ بن نعمان نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا وجیہ سے انھون نے منصور سے انھون نے قبیصہ بن اسحاق خزاعی سے انھون نے خزیمہ بن حکیم سے روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔ یہ وہی ہین جنکا تذکرہ خزیمہ بن ثابت کے ذکر مین ہو چکا ہو ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **خزیمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن خرمہ بن عدی بن ابی بن غنم جنکا نام قوقل بن عوف بن غانم بن عوف بن خزرج ہو۔ قواقلہ مین سے ہین احد مین اور اُسکے بعد کے تمام مشاہد مین شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **خزیمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عاصم بن قطن بن عبداللہ بن عبادہ بن سعد بن عوف بن وائل بن قیس بن عوف بن عبد مناہ بن ادبن طابخہ عکلی۔ عکل نام ہو سعد اور حارث اور جشم اور علی فرزندان عوف بن وائل کا۔ عکل اُن لوگون کی دایہ کا نام تھا۔ خزیمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اپنے قوم کے اسلام کی خبر لے کے حاضر ہوے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے چہرہ پر ہاتھ پھیرا چنانچہ (اس ہاتھ کی برکت سے) مرتے وقت تک نوجوان رہے حضرت نے انکو ایک تحریر بھی لکھدی تھی جسمین اپنے جانشین کو (انکے ساتھ عمدہ برتاؤ کرنے کی) وصیت کی تھی اور حضرت نے انکو انکی قوم کے صدقات پر مقرر فرمایا تھا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور انھون نے انکا نسب نہین بیان کیا ابن کلبی نے انکا نسب بیان کیا ہم

(سیدنا) **خزیمہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن معمر انصاری خطمی۔ کنیت انکی ابو معمر۔ انسے محمد بن منکدر نے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا ایک

Marfat.com

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین زنا) سنکسار کی گئی لوگون نے کہا کہ اسکے تمام اعمال حبط ہوگئے یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہونچی تو آپ نے فرمایا کہ یہ سزا اسکے گناہون کا کفارہ ہوگئی اور وہ قیامت مین گنہگار مبعوث نہوگی - اس حدیث کو عبداللہ بن نافع زبیری مدنی نے اور معن بن عیسی آمدنی نے منکدر بن محمد بن منکدر سے انھون نے اپنے والد سے اسی طرح روایت کیا ہی - ابو عمر نے کہا ہی مین نہین جانتا کہ ابن منکدر کے سوا اور کسی نے اس حدیث کو انسے روایت کیا ہو اور اس حدیث کی سند مین بہت اضطراب ہی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

باب الخاء والشین والصاد

خشخاش (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث اور بعض لوگ کہتے ہین ابن مالک بن حارث اور بعض لوگ کہتے ہین خشخاش بن جناب بن حارث ابن اجبھ - لقب انکا مجفر بن کعب بن عنبر بن عمرو بن تمیم ہی تمیمی عنبری ہین - مولفۃ القلوب مین سے تھے انکی قوم کا دستور تھا کہ جب انمین سے کسی کے پاس ہزار اونٹ ہوجائے تو وہ ایک نر اونٹ کی آنکھ پھوڑ دیتا تھا اور اسکی سواری وغیرہ کو اپنے اوپر حرام کرلیتا تھا سو خشخاش اور انکے بیٹے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تھے یہ دونون اور نیز خشخاش کے دونون بیٹے تمیم اور عبید بھی صحابی ہین ہین ابو یاسر یعنے عبدالوہاب بن احمد نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ہشیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یونس بن عبید نے حصین بن ابی الحر سے انھون نے خشخاش عنبری سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا میرے ہمراہ میرا ایک بیٹا بھی تھا حضرت نے پوچھا کہ یہ تمھارا لڑکا ہی مینے عرض کیا کہ ہان آپنے فرمایا اسکا گناہ تمھارے اوپر نرکھا جائیگا اور تمھارا گناہ اسپر نرکھا جائیگا - احمد نے کہا ہی کہ ہشیم نے ایک دوسری مرتبہ بیان کیا کہ مجھے ایک خبر دینے والے نے حصین بن ابی الحر سے نقل کرکے خبر دی - اور عمرو بن عون واسطی اور یحیی حمانی اور سعید بن سلیمان نے ہشیم سے انھون نے یونس ابن عبید سے انھون نے حصین بن ابی الحر سے انھون نے خشخاش عنبری سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا الخ - اس حدیث کو اسمعیل بن سالم وغیرہ نے ہشیم سے انھون نے یونس سے انھون نے ولید بن مسلم سے انھون نے حصین سے انھون نے خشخاش سے روایت کیا ہی اور یہی صحیح ہی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

Marfat.com

(سیدنا) خشخاش (رضی اللہ عنہ)

یہ وہ ہین جنسے یوسف بن زہران نے روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ عبدان نے خلے بجمہ کے ساتھ کیا ہو حالانکہ اوپر حاے مہملہ کی رولیف مین گذر چکا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خشرم (رضی اللہ عنہ)

ابن جباب بن منذر بن جموح بن زید بن حارثہ بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی حدیبیہ مین شریک تھے اور اسمین بیعۃ الرضوان کی تھی۔ یہ کلبی کا قول ہی۔

(سیدنا) خصفہ (رضی اللہ عنہ)

یا ابن خصفہ۔ ایک مجہول شخص ہین انکی حدیث شعبہ نے یزید سے انھون نے مغیرہ بن عبداللہ حنفی سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مین اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین سے ایک شخص کے پاس بیٹھا ہوا تھا جنکا نام خصفہ یا ابن خصفہ تھا وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے طاقتور وہ شخص ہی جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھتا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

باب الخاء والطاء

(سیدنا) خطاب (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح قریشی جمحی۔ حاطب کے بھائی ہین انھون نے سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی تھی۔ انکا تذکرہ موسی بن عقبہ نے اور ابن اسحاق نے ان لوگون مین کیا ہو جنھون نے حبش کی طرف ہجرت کی تھی۔ انکے ساتھ انکی بی بی فکیہہ بنت یسار بھی تھین خطاب نے وہین بحالت اسلام وفات پائی اور انکی بی بی ان دو کشتیون مین سے کسی ایک پر سوار ہوکر مدینہ آئی تھین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے یہان کیا ہو مین کہتا ہون کہ ابوعمر نے انکا تذکرہ جاے مہملہ کے بیان مین کیا ہو اور یہی صحیح ہو۔ انکا تذکرہ عبدالغنی بن سعید نے اور دارقطنی نے اور ابن ماکولا نے بھی کیا ہو اور عرب کی عادت بھی تھی کہ وہ دو بھائیون کا نام اسی طرح رکھتے تھے ایک کا نام دوسرے کے نام سے مشتق کر لیتے تھے واللہ اعلم۔

(سیدنا) خطیم (رضی اللہ عنہ)

عبدان نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور کہا ہو مین نہین جانتا یہ صحابی ہین یا نہین۔ انھون نے بیان کیا ہو کہ رسول خدا

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مسجدون کی طرف اندھیری رات مین) پیادہ پا جانے والون کو بشارت دو۔ انکا تذکرہ حاے مہملہ کی ردیف مین ہوچکا ہی۔ الکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

باب الخاء والفاء

(سیدنا) خفاف (رضی اللہ عنہ)

ابن ایماء بن رحضہ بن خربہ بن خلاف بن حارثہ بن غفار۔ غفاری۔ انکے والد قبیلۂ غفار کے سردار تھے اور یہ خود بنی غفار کے امام اور اُنکے خطیب تھے۔ حدیبیہ مین شریک تھے اور بیعۃ الرضوان کی تھی۔ انکا شمار اہل مدینہ مین ہی انسے عبداللہ بن حارث اور حنظلہ بن علی اسدی اور خالد بن عبداللہ بن حرملہ اور انکے بیٹے حارث بن خفاف وغیرہم نے روایت کی ہی۔ بیان کیا جاتا ہی کہ یہ خفاف اور اُنکے والد اور اُنکے دادا رحضہ سب صحابی تھے اور مقام عمق من بنو غفار کے شہرون مین سے ہی رہتے تھے اور مدینہ مین اکثر آیا کرتے تھے۔ یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا جب ابوسفیان نے خفاف بن ایماء کی اسلام کی خبر سنی تو کہا کہ آج بنی کنانہ کا سردار بے دین ہوگیا۔ ہمین یحیی بن ابی الرجاء نے اور ابو یاسر بن ابی جبہ نے اپنی سند سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن ایوب اور قتیبہ اور ابن حجر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین اسمعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عمرو نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین خالد بن عبداللہ بن حرملہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حارث ابن خفاف نے اپنے والد خفاف بن ایماء سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا بعد اُسکے اپنا سر اُٹھایا اور فرمایا کہ غفار کو اللہ بخشے اور اسلم کو اللہ سلامت رکھے اور عُصیّہ نے اللہ اور اُسکے رسول کی نافرمانی کی ای اللہ لحیان پر لعنت کر اے اللہ رعل اور ذکوان پر لعنت کر بعد اُسکے آپ سجدہ مین گئے خفاف کہتے تھے کہ کفار پر لعنت اسی وجہ سے کہی جاتی ہی۔ الکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) خفاف (رضی اللہ عنہ)

ابن ندبہ۔ یہ انکی ماں کا نام ہی وہ بیٹی تھین ابان بن شیطان کی قبیلۂ بنی حارث بن کعب سے تھین انکے والد عمیر تھے کنیت انکی ابو خرشہ ہی صخر اور حسحاس اور معاویہ فرزندان عمرو بن حارث بن شرید کے چچازاد بھائی تھے۔ یہ خفاف مشہور شاعر تھے الکا رنگ بہت سیاہ تھا عرب کے سیاہ رنگ والون مین سے ایک یہ بھی تھے۔ کلبی نے کہا ہی کہ خفاف ابن عمیر بن حارث بن عمرو بن فرید بن رباح بن لقیط بن عصیہ بن خفاف بن امرء القیس بن بہثہ بن سلیم سلمی

Marfat.com

اُن لوگون مین سے تھے جو زمانہ ردّت مین اسلام پر ثابت قدم تھے قبیلۂ قیس کے سوارون اور شاعرون مین سے تھے۔ اصمعی نے کہا ہو کہ خفاف حُنَین مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور اور لوگون نے کہا ہو کہ فتح مکہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور بنی سلیم کا جھنڈا انھین کے ہاتھ مین تھا اور حنین اور طائف مین بھی شریک تھے ابو عبیدہ نے کہا ہو ہمسے ابو بلال سہم بن ابی العباس بن مرداس سلمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے معاویہ بن عمرو بن شرید برادر خنساء نے اور فزارہ نے ایک مرتبہ جہاد کیا اور اُنکے ہمراہ خفاف بن ندبہ بھی تھے پس ہاشم اور زید فرزندان حرملہ نے معاویہ کو گھیر لیا اور ایک شخص نے انکو باندھا اور دوسرے نے انپر حملہ کیا اور انکو قتل کر دیا پھر جب لوگون نے آواز دی کہ معاویہ مقتول ہو گئے تو خفاف نے کہا کہ اللہ مجھے ہلاک کر دے اگر مین یہان سے ہٹون جب تک کہ اسپر حملہ نہ کرالون پس مالک بن حمار نے جو بنی شمخ بن فزارہ کے سردار تھے انپر حملہ کیا اور انکو قتل کر دیا اور کہا ؎

ان[1] تک خیلی قد اصیب صمیمہا ٭ فعمدا علی عینی تیممت مالکا ٭٭٭ وقفت لہ علوی وفد خان صحبتی

لابنی مجدا اولاثار ہالکا ٭٭٭ اقول لہ والرمح ناظر متنہ ٭ تامل خفافا اننی انا ذلک

ابو عمر نے کہا ہو کہ انسے صرف ایک حدیث مروی ہو اسکے سوا اور کوئی حدیث انکی مین نہین جانتا وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا اور مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مجھے کیا حکم دیتے ہین مین کہان اترون کسی قریشی کے یہان یا کسی انصاری کے یہان یا قبیلۂ اسلم کے یہان یا قبیلۂ غفار کے یہان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے خفاف راستے سے پہلے رفیق کو تلاش کر لیا کرو تاکہ اگر کوئی حادثہ پیش آجائے تو وہ تمھاری مدد کرے اور تم اُسکی طرف محتاج ہو تو وہ تمھاری رفاقت کرے یہ خفاف حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے تک زندہ رہے۔

(سیدنا) خِفَاف (رضی اللہ عنہ)

ابن نضلہ بن عمرو بن بہدلہ ثقفی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بن کے گئے تھے انسے ذابل بن طفیل نے روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔ ابو نعیم نے اتنا اور زیادہ لکھا ہو کہا ہو کہ بعض متاخرین یعنے ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور جس قدر مینے انسے نقل کیا اس سے زیادہ انھون نے نہین لکھا انکی نہ کوئی روایت معلوم ہو نہ انکا کہین تذکرہ ہو۔

[1] ترجمہ اگر میرے سواروں مین سے منتخب منتخب لوگ شہید ہو گئے ٭ (تو ہو جائین) مینے مالک پر حملہ کرنیکا قصد کر لیا ہو ٭ مینے اپنی ہمت اُسکے لیے قائم کی ہو اُسے میری صحبت خیانت کی ہو ٭ تاکہ مین بزرگی کو قائم رکھون یا کسی ہلاک ہونیوالیکو پراگندہ کرون ٭ مین اسی سے کہونگا جب نیزہ اُسکی پشت پر پہونچ جائیگا ٭ کہ خفاف کو دیکھلے مین ہی ہون ۱۲

(سیدنا) **جفشیش** (رضی اللہ عنہ)

کندی۔ نام انکا معدان ہو اور کنیت انکی ابوالخیر ہو۔ جیم اور حاے مہملہ کی ردیف مین بھی انکا نام گذر چکا ہو یہی ہین جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ کیا آپ ہم مین سے نہین ہین الخ۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

باب الخاء واللام

(سیدنا) **خلاد** (رضی اللہ عنہ)

انصاری۔ کنیت انکی ابو عبدالرحمن۔ حارث بن ابی اسامہ نے عبدالعزیز بن ابان سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمین ولید بن عبداللہ بن جمیع نے عبدالرحمن بن خلاد سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ام ورقہ کو اجازت دیدی تھی کہ وہ اپنے گھر والون کی امامت کیا کرین انکا ایک موذن بھی تھا نیز اس حدیث کو حارث نے عبدالعزیز سے انھون نے ولید سے انھون نے عبدالرحمن سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے ام ورقہ سے روایت کیا ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (امامت کی) اجازت مانگی۔ اس حدیث کو وکیع نے ولید سے انھون نے اپنی دادی سے اور عبدالرحمن بن خلاد سے انھون نے ام ورقہ سے روایت کیا ہو اور باقی سب لوگون نے اس حدیث کو ولید سے انھون نے اپنی دادی سے روایت کیا ہو اور عبدالرحمن کا ذکر نہین کیا۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **خلاد** (رضی اللہ عنہ)

انصاری جنگ قریضہ مین شہید ہوے۔ ہمین منصور بن ابی الحسن طبری نے اپنی سند سے ابو یعلی یعنے احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو علی احمد بن ابراہیم موصلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین فرج ابن فضالہ نے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جنگ قریضہ مین انصار مین سے ایک شخص شہید ہوے جنکا نام خلاد تھا انکی ماں سے کہا گیا کہ اے ام خلاد۔ خلاد مقتول ہوگئے وہ منہ پر نقاب ڈالکر خلاد کا حال پوچھنے آئی تھین کسی نے اسسے کہا کہ خلاد مقتول ہوگئے تم ہمارے پاس نقاب ڈالکر آئی ہو خلاد کی والدہ نے کہا کہ اگر خلاد مقتول ہوگئے تو مین اپنے احباب کو تکلیف دینا نہین چاہتی یہ واقعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا گیا آپنے فرمایا کہ خلاد کو دو شہیدون کا ثواب ملیگا لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کیون آپنے فرمایا اسوجہ سے کہ انکو اہل کتاب سے

Marfat.com

قتل کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) خلاد (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن مالک بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق بن عامر بن زریق بن عبد بن حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج انصاری خزرجی ثم الزرقی یہ بھائی ہین رفاعہ بن رافع کے بدر مین شریک تھے انکی کنیت ابو یحیی تھی۔ رفاعہ بن یحیی نے معاذ بن رفاعہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین اور میرے بھائی خلاد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بدر مین ایک دبلے اونٹ پر سوار ہوکر گئے یہانتک کہ جب ہم مقام بدر مین پہونچے جو روحا کے پیچھے ہی تو ہمارا اونٹ بیٹھ گیا ہمکو گون نے کہا کہ یا اللہ اگر ہم مدینہ (اسی اونٹ پر) پہونچ جائین تو ہم تیرے لیے نذر کرتے ہین کہ اس اونٹ کو قربانی کر دینگے پس ہم اسی حال مین تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ہماری طرف ہوا آپنے پوچھا کہ تم دونون کا کیا حال ہی ہمنے آپ سے (سب حال) بیان کیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُتر پڑے اور آپنے وضو کیا بعد اسکے آپ نے اپنے غسالۂ وضو مین اپنا لعاب دہن ڈالدیا پھر آپ نے ہمین حکم دیا تو ہمنے اونٹ کا منھ آپکے سامنے پھیلا دیا آپنے وہ غسالہ اپنے وضو کا اونٹ کے منھ مین ڈالدیا اور کچھ اُسکے سر پر ڈالا پھر اُسکی گردن پر بعد اِسکے اُسکے شانے پر پھر اُسکے کوہان پر پھر اُسکے سرین پر پھر اُسکی دم پر بعد اسکے فرمایا کہ اے اللہ رافع اور خلاد کو (اسی سواری پر) لے چل پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے اور ہمنے بھی چلنے کا ارادہ کیا چنانچہ ہم بھی چلے (وہ اونٹ اسقدر تیز ہوگیا تھا کہ) ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو آدھی دور مین پالیا اور وہ اونٹ تمام قافلہ سے آگے رہتا تھا جب ہمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو آپ مسکرائے پھر ہم چلے یہانتک کہ مقام بدر مین پہونچ گئے جب ہم وادی بدر کے قریب پہونچے تو وہ اونٹ پھر بیٹھ گیا ہمنے کہا الحمد للہ پھر ہمنے اُسکو قربانی کر دیا اور اُسکا گوشت خیرات کر دیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ ابن کلبی نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہی اور کہا ہی کہ خلاد بدر کے دن شہید ہوے مگر اور کسی نے ایسا نہین کہا یہ بھی قریب اسی کے ہی جو ہمنے کہا۔ ابو عمر نے کہا لوگ کہتے ہین کہ انکی کوئی روایت بھی ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زندہ رہے۔

(سیدنا) خلاد (رضی اللہ عنہ)

زرقی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔ اور انھون نے اپنی سند سے عبد اللہ بن دینار سے انھون نے

Marfat.com

خلاد بن زرقی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جو شخص اہل مدینہ کو ڈرائے اُسکو اللہ عزوجل ڈرائے اور اُسپر اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی لعنت اللہ اُس سے کسی قسم کی عبادت وطاعت قبول نکریگا اسکو عطاء بن یسار نے خلاد بن سائب سے روایت کیا ہی اور بعض لوگ انکو سائب بن خلاد کہتے ہین یہ بنی حارث بن خزرج سے ہین - انکا تذکرہ سائب کے نام مین بھی آئیگا - ان خلاد کا تذکرہ ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہی حالانکہ یہ کچھ نہین ہی کیونکہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہی اگر ابو موسی نے خلاد زرقی کو مراد لیا ہی تو ابن مندہ نے انکا تذکرہ بھی لکھا ہی جو اوپر گذر چکا اور اگر خلاد بن سائب کو مراد لیا ہی تو وہ اب اس تذکرہ کے بعد آئیگا وہ اگرچہ زرقی نہین ہین مگر ابن مندہ نے انسے یہ حدیث روایت کی ہی کہ جو شخص اہل مدینہ کو ڈرائے الخ وہی حدیث جو زرقی کے تذکرہ مین گذر چکی اور ابو موسی کا یہ کہنا کہ یہ زرقی ہین صحیح نہین ہی واللہ اعلم - یا شاید لوگون نے انکے نسب مین اختلاف کیا ہو جس طرح اور لوگون کے نسب مین اختلاف کیا ہی حالانکہ یہ دونون ایک ہون -

(سیدنا) خلاد (رضی اللہ عنہ)

ابن سائب بن خلاد بن سوید بن ثعلبہ بن عمرو بن حارثہ بن امرء القیس بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج اکبر انصاری خزرجی ثم من بلحارث بن خزرج - انسے سائب اور عطاء بن یسار اور مطلب بن عبداللہ بن حنطب نے روایت کی ہی - محمد بن عبید نے اور سلیمان بن حرب نے حماد بن زید سے انھون نے یحیی بن سعید سے انھون نے مسلم بن ابی مریم سے انھون نے عطاء بن یسار سے انھون نے خلاد بن سائب بن خلاد سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اہل مدینہ کو ڈرائے اللہ اُسکو ڈرائے اور اُسپر اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی لعنت ہو اس سے اللہ تعالی کسی قسم کی عبادت وطاعت نہ قبول نہ فرمائے - اس حدیث کو عارم نے حماد بن زید سے انھون نے یحیی سے انھون نے مسلم سے انھون نے عطاء بن یسار سے روایت کیا ہی اور کہا ہی کہ سائب ابن خلاد سے یا خلاد بن سائب سے مروی ہی اور نیز اس حدیث کو حماد بن سلمہ نے یحیی بن سعید سے اپنی سند سے ما بعد روایت کیا ہی اور کہا ہی کہ سائب بن خلاد سے مروی ہی انھون نے اسمین شک نہین کیا سائب کے نام مین انکا تذکرہ کیا جائیگا اور ابن کلبی نے کہا ہی کہ انکا نام خلاد بن سوید بن ثعلبہ ہی اور انکا نسب بھی ابن کلبی نے ایسا ہی بیان کیا ہی جیسا ہمنے ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ یہ بدر مین شریک تھے اور انکے بیٹے سائب بن خلاد

Marfat.com

حضرت معاویہ کی طرف سے یمن کے عالم تھے۔ابن کلبی نے انکے نسب مین سائب کا نام نہین ذکر کیا شاید انھون نے انکے دادا کا تذکرہ لکھا ہو واللہ اعلم۔انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خلاد (رضی اللہ عنہ)

ابن سوید بن ثعلبہ۔انکا نسب خلاد بن سائب کے تذکرہ مین گذر چکا ہو کیونکہ یہ خلاد بقول بعض لوگون کے انکے دادا ہین اور ایک قول کے موافق انکے باپ ہین ابو عمر اور ابو نعیم نے ان دونون کو دو لکھا ہو ایک خلاد بن سائب ابن خلاد بن سوید اور دوسرے خلاد بن سوید اور ابو احمد عسکری نے ان دونون کو ایک کر دیا ہو اور کہا ہو کہ خلاد بن سوید جسکو بعض لوگ خلاد بن سائب بن ثعلبہ بھی کہتے ہین اور موافق اس نسب کے یہ خلاد بن سائب بن خلاد بن سوید کے تذکرہ مین گذر چکا یہ خلاد اُن خلاد کے دادا ہونگے واللہ اعلم۔یہ خلاد بیعت عقبہ مین اور بدر مین اور احد مین اور خندق مین شریک تھے اور جنگ قریظہ مین شہید ہوے انکے اوپر ایک پتھر کسی پہاڑ کے اوپر سے پھینکدیا گیا تھا اس سے انکا سر پھٹ گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انکو دو شہیدون کا ثواب ملیگا۔بعض لوگون کا بیان ہو کہ وہ پتھر انپر ایک عورت نے پھینکا تھا جسکا نام بنانہ تھا وہ قبیلہ قریظہ کی ایک عورت تھی پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کے ساتھ اس عورت کو بھی قتل کرادیا جبکہ اس قبیلہ کے تمام بالغ لوگ قتل کیے گئے کوئی عورت سوا اس عورت کے نہین قتل کی گئی۔مطلب بن عبد اللہ بن حنطب نے ابراہیم بن خلاد بن سوید سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا حضرت جبریل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے اور کہا کہ اے محمد آپ عجاج[1] شجاج بن جائیے۔انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو

مین کہتا ہون کہ ابو نعیم نے اس تذکرہ مین یہ نہین بیان کیا کہ یہ جنگ قریظہ مین شہید ہوئے اسکو صرف ابو عمر نے بیان کیا ہو۔ابو نعیم نے ایک دوسرا تذکرہ بھی لکھا ہو اور کہا ہو کہ خلاد انصاری جنکا ذکر ہو چکا ہو جنگ قریظہ مین شہید ہوے ابو نعیم نے انکو اُن خلاد کے علاوہ قرار دیا ہو حالانکہ یہ دونون ایک ہین صرف یہ ہو کہ ابو نعیم نے انکا نسب یہان نہین بیان کیا اور وہان بیان کر دیا ہو اور ابو عمر نے صرف دوسری تذکرہ لکھا ہو پہلے تذکرہ کو نہین لکھا اور ابن مندہ نے صرف پہلے ہی تذکرہ یعنے خلاد انصاری کو لکھا ہو یہ دونون وہم سے بچ گئے اور ابو موسی نے انکا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو حالانکہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہو صرف نسب نہین بیان کیا پس اگر صرف نسب نہ بیان کرنے کے سبب سے وہ استدراک کرتے ہین تو یہ چاہیے تھا کہ انکی کتاب کے

[1] عجاج کے معنی غبار آلود شجاج کے معنی قربانی کرنے والے مطلب یہ ہو کہ جو کیجیے جم مین یہ دونون صفتین حاصل ہون ۱۲

اکثر مقامات پر استدراک کرتے کیونکہ وہ نسب بہت کم بیان کرتے ہین۔جنگ قریظہ مین انکے شہید ہونے سے یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ انکے دونون بیٹے سائب اور ابراہیم بھی صحابی ہین۔

(سیدنا) خلاد (رضی اللہ عنہ)

والد ہین عبداللہ کے۔ابوموسی نے اپنی سند سے وکیع سے انھون نے سفیان بن عیینہ سے انھون نے ابن عجلان سے انھون نے یحیی بن عبداللہ بن خلاد سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ وہ مسجد مین داخل ہوے اور نماز پڑھی بعد اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے اور آپکے پاس بیٹھ گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ جاؤ نماز پڑھو اسلیے کہ تمنے نماز پڑھی۔اس سند مین اختلاف کیا گیا ہو عبداللہ بن محمد زہری نے ابن عیینہ سے انھون نے ابن عجلان سے انھون نے علی بن یحیی بن عبداللہ ابن خلاد سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ وہ مسجد مین گئے اور نماز پڑھی الخ اور عبدالجبار نے ابن عیینہ سے انھون نے ابن عجلان سے انھون نے انصار کے ایک شخص سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے روایت کیا ہو۔یہ حدیث رفاعہ بن رافع کی روایت سے مشہور ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) خلاد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن جموح بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن سارده بن یزید ابن جشم بن خزرج اکبر انصاری خزرجی سلمی ابن اسحاق نے کہا ہو کہ یہ بدر مین شریک تھے اور ابوعمر نے کہا ہو کہ خلاد اور اُنکے والد اور اُنکے بھائی معاذ اور ابوایمن اور معوذ یہ سب بدر مین شریک تھے۔خلاد احد کے دن شہید ہوے اور بعض لوگون کا بیان ہو کہ ابوایمن عمرو بن جموح کے غلام تھے انکے بیٹے نہ تھے اس بات مین کسی کا اختلاف نہین ہو کہ یہ خلاد بدر مین شریک تھے۔انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خلدہ (رضی اللہ عنہ)

انصاری زرقی۔دادا ہین عمر بن عبداللہ بن خلدہ کے۔انکی حدیث اسمعیل بن ابی اویس نے یحیی بن یزید ابن عبدالملک سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عمر بن عبداللہ بن خلدہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا خلدہ سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپنے فرمایا اے خلدہ میرے پاس کسی ایسے شخص کو لے آؤ جو میری اونٹنی کا دودھ دوہ دے پس خلدہ ایک شخص کو

لے آئے حضرت نے (اُس شخص سے) پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہی اُس شخص نے کہا حرب آپنے فرمایا تم جاؤ پھر ایک اور شخص آپکے پاس آیا اُس سے آپنے پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہی اُسنے کہا یعیش حضرت نے فرمایا ای یعیش تم اس اونٹنی کا دودھ دوہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **خلف** (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن عبد اللہ بن غفار غفاری معروف بہ آبی اللحم۔ چونکہ یہ تبون کے نام کا ذبیحہ نہ کھاتے تھے اس سبب سے آبی اللحم انکو کہتے ہین انکا نام یہی بتایا ہی۔

(سیدنا) **خلف** (رضی اللہ عنہ)

اسود کے والد ہین۔ محمد بن عبد الملک زنجویہ نے اور زہیر بن محمد نے عبد الرزاق سے انھون نے معمر سے انھون نے محمد بن جشم سے انھون نے محمد بن اسود بن خلف سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن کو (گود مین) لیا اور انکو پیار کیا بعد اُسکے لوگون کی طرف متوجہ ہوکر آپ نے فرمایا کہ اولاد[1] آدمی کو بخیل اور نامرد بنا دیتی ہی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی اور عبد اللہ ابن عثمان بن جشم نے محمد بن اسود بن خلف سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثین روایت کی ہین۔ مین نہین جانتا کہ یہ سند کیسی ہی۔ اس حدیث کو انکے علاوہ اور لوگون نے عبد الرزاق سے انھون نے معمر سے انھون نے ابن خیثم سے یعنے عبد اللہ بن محمد بن اسود سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہی اور یہی صحیح ہی۔

(سیدنا) **خلید** (رضی اللہ عنہ)

زہبری۔ عبدان نے کہا ہی کہ ہمسے احمد بن سیار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین موسی بن اسمعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حماد بن سلمہ نے حمید سے انھون نے بکر بن عبد اللہ سے روایت کرکے خبر دی کہ ایک شخص اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جنکا نام خلید تھا جو اہل مصر مین سے تھے مردون کو عورتون کے پیچھے کھڑا کرتے تھے اور عورتون کو امام کے قریب کھڑا کرتے تھے یعنے نماز جنازہ مین۔ نیز عبدان نے کہا کہ ہمین ابو موسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین خالد بن حارث نے حمید سے انھون نے بکر سے انھون نے مسلمہ بن مخلد سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ ایسا ہی کیا کرتے تھے اور وہ کہتے تھے کہ سے ابو موسی نے

[1] یعنی آدمی اولاد کے خیال سے مال کی حفاظت کرنے لگتا ہی اور نیز لڑائی وغیرہ مین بھی جانے سے رُکتا ہی ۱۲

Marfat.com

بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابن ابی عدی نے حمید سے انھون نے بکر سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **خلید** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن نعمان بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انکا شمار اہل بدر مین ہی۔ انکا تذکرہ عبدان نے لکھا ہی اور انھون نے کہا ہی کہ ابن فلیح نے زہری سے انھون نے خلیدہ بن قیس سے جو اُنکے غلام تھے انکا تذکرہ روایت کیا ہی۔ ابن شاہین نے بھی انکا ذکر لکھا ہی اور کہا ہی کہ موسی بن عقبہ نے اور ابو معشر نے کہا ہی کہ خلیدہ بزیادت ہاء۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہی اور ابو عمر نے بھی خلیدہ بزیادت ہاء لکھا ہی اور انکا نسب بیان کیا ہی جیسا کہ ہمنے ذکر کیا اور کہا ہی کہ یہ بدر مین شریک تھے اور کہا ہی کہ ابو موسی اور ابو معشر نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہی اور محمد بن اسحاق نے اور واقدی نے بیان کیا ہی کہ انکا نام خلید بن قیس ہی اور محمد بن عبد اللہ بن عمارہ نے خالد بن قیس لکھا ہی مگر اسمین کسی کا اختلاف نہین ہی کہ یہ جنگ بدر مین اور احد مین شریک تھے۔

(سیدنا) **خلیفہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن بشر۔ ابو موسی نے کہا ہی کہ ابو زکریا نے انکو ذکر کیا ہی اور انکی وہ حدیث روایت کی ہی جسکو ابو عبد اللہ ابن مندہ وغیرہ نے بشر بن ابی خلیفہ کے نام مین لکھا ہی مگر اس حدیث مین کوئی بات ایسی نہین ہی جو خلیفہ کے صحابی ہونے پر دلالت کرے

(سیدنا) **خلیفہ** (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو سہیل۔ سویّہ کے والد ہین۔ انکا ذکر اُن لوگون مین کیا گیا ہی جنکا نام محمد ہی اور انکا صحابی ہونا ثابت نہین انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) **خلیفہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن معلی۔ انصاری بیاضی۔ ابو نعیم نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہی اور ابن کلبی اور ابن شاہین نے کہا ہی کہ یہ بیٹے ہین عدی بن عمرو بن مالک بن عامر بن فُہیرہ بن عامر بن بیاضہ کے۔ بدر اور احد مین شریک تھے اور عبدان نے کہا ہی کہ معلی بیٹے ہین امیہ بن بیاضہ بن عامر بن زریق کے انھون نے انکا نسب ابن اسحاق سے نقل کیا ہی اور موسی بن عقبہ نے کہا ہی کہ یہ اُن لوگون مین ہین جو بدر اور احد مین شریک تھے اور عبید اللہ بن رافع نے اُن لوگون کے نام مین جو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت علی کے ہمراہ (لڑائیون مین) شریک رہے۔ خلیفہ بن عدی کا نام بھی بیان کیا ہی جو بنی بیاضہ مین سے تھے اور بدری تھے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم

Marfat.com

اور ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ انکا نام بعض لوگ علیفہ بھی کہتے ہین وہ اپنے مقام مین انشاء اللہ بیان کیا جائیگا

باب الخاء والمیم

(سیدنا) خمخام (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بکری - مجالد بن خمخام (خمخام کا نام مالک بن حارث بن خالد اسود ہی) نے روایت کی ہی وہ کہتے تھے کہ میرے والد خمخام بکر بن وائل کے وفد کے ہمراہ قبیلۂ اسد و س کے چار آدمیون کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ہجرت کرکے گئے تھے وہ چاردن آدمی یہ تھے - بشیر بن خصاصیہ اور فرات بن حیان اور عبد اللہ اسود اور یزید بن ظبیان خمخام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حنین مین شریک تھے - حضرت نے اُنکے ہمراہ ایک تحریر اُنکے خاندان بکر بن وائل کے مسلمانون کو بھیجی تھی بکر بن وائل ایک قوم ہی یمامہ مین یزید بن ظبیان کو کوئی شخص اُس خط کا پڑھنے والا نہ سوا ایک شخص کے جو قبیلۂ ربیعہ کی شاخ بنی ضبیعہ سے تھا اسی وجہ سے اُن لوگون مین بنی قاری کہنے لگے - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی

(سیدنا) خمیصہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابان عدانی - یہ وہی شخص ہین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر لیکر مدینہ سے عمان گئے تھے اور کہا تھا اے اہل عمان مین تمھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کی خبر دیتا ہون اور تمھین اطلاع دیتا ہون کہ لوگ (اس صدمہ سے) ایسا جوش کر رہے ہین جیسے دیگین جوش کرتی ہین یہ حدیث طویل ہی -

باب الخاء والنون

(سیدنا) خنافر (رضی اللہ عنہ)

ابن توأم حمیری - یہ حمیر کے کاہنون مین سے ایک کاہن تھے - پھر معاذ بن جبل کے ہاتھ پر یمن مین اسلام لائے - علامات نبوت مین انکی ایک عمدہ حدیث ہی مگر اسکی سند مین گفتگو ہی اور یہ صرف اسی حدیث سے پہچانے جاتے ہین انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی -

(سیدنا) خنیس (رضی اللہ عنہ)

ابن حذافہ بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی قرشی سہمی - یہ بھائی ہین عبد اللہ ابن حذافہ کے - اسلام کی طرف سبقت کرنے والون مین سے تھے انھون نے سرزمین حبش کی طرف ہجرت

Marfat.com

کی تھی اور بعد اسکے پھر مدینہ لوٹ آئے تھے - بدر مین اور احد مین شریک ہوے احد مین انکے کچھ زخم لگ گئے تھے انھین زخمون سے انکی وفات ہوگئی - نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے حضرت (ام المومنین) حفصہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے شوہر ہی تھے جب انکی وفات ہوگئی تو حضرت حفصہ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

خُنَیْس (سیدنا) (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد - انکا نام اشعر بن ربیعہ بن اصرم بن ضبیس بن حبشہ بن سلول بن کعب بن عمرو خزاعی کعبی کنیت انکی ابو صخر ہی - ابراہیم بن سعد اور سلمہ نے ابن اسحاق سے انکا نام خاے منقوطہ کے ساتھ نقل کیا ہی اور اور لوگ خنیس کہتے ہین حاے مہملہ اور شین معجمہ کے ساتھ - ہمنے بھی انکا ذکر اسی کی ردیف مین کیا ہی بعض لوگ کہتے ہین کہ خنیس انکے نسب مین ایک شخص ہین جنکا نام اشعر بن خالد بن حلیف بن منقذ بن ربیعہ بن اصرم ہی - یہ کلبی کا قول ہی ابو عمر نے بھی خُنَیْش کے نام مین انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہی - فتح مکہ کے دن یہ اور کرز بن جابر شہید ہوے یہ دونون پیرون کے درمیان مین کر لیا بعد اسکے وہ لڑے یہانتک کہ وہ بھی مقتول ہوگئے وہ رجز پڑھتے جاتے تھے اور کہتے تھے ؎

قد علمت صفرا من بنی فہر نقیۃ الوجہ نقیۃ الصدر لاضربن الیوم عن ابی صخر

خنیش کی کنیت ابو صخر ہی -

خُنَیْس (سیدنا) (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سائب بن عبادہ بن مالک بن اصلع بن عیسہ بن خراش بن حجبا - بنی کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف سے ہین انصاری ہین اوسی ہین - بیعۃ الرضوان مین اور اُسکے بعد کے تمام مشاہد مین شریک تھے اور شجعراق مین بھی موجود تھے - شہسوار تھے - انکا نام خنیس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا - انکا تذکرہ حافظ ابو موسی نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ ابو زکریا یعنے ابن مندہ نے انکا ذکر لکھا ہی اور اسکو کسی کی طرف منسوب نہین کیا -

خُنَیْس (سیدنا) (رضی اللہ عنہ)

غفاری - بعض لوگون نے کہا ہی کہ انکا نام ابو خنیس ہی - انسے ابراہیم بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ربی بیعہ نے روایت کی ہی وہ کہتے تھے کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ تھامہ مین تھے (رمضان کا مہینا تھا بعض صحابہ نے روزہ رکھا تھا) یہانتک کہ جب ہم مقام عسفان مین پہونچے تو آپکے بعض صحابہ آپکے پاس گئے

؎ ترجمہ مقام صفرا کے بنی فہر جانتے ہین کہ مین صاف چہرہ اور صاف دل ہون + آج ابو صخر کی طرف سے مین لڑونگا ۱۲

اور انھون نے کہا کہ ہمین بھوک کی شدت معلوم ہوتی ہو تو حضرت نے ہم لوگون کو ظہر کے وقت کھانا کھا لینے کی اجازت دی اور بعد اسکے انھون نے پوری حدیث ذکر کی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ ابو خنیس ہے اور خنیس وہم ہے -

باب الخاء والواو والیاء

(سیدنا) خوّات (رضی اللہ عنہ)

ابن جبیر بن نعمان بن امیہ بن امرء القیس - امرء القیس کا نام برک بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس ہے انصاری ہین اوسی ہین - کنیت انکی ابو عبداللہ ہو اور بعض لوگ کہتے ہین ابو صالح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سواروں مین سے ہین بدر مین ہے اور بقول بعض انکے بھائی عبداللہ بن جبیر بھی شریک تھے اور موسی بن عقبہ نے کہا ہو کہ خوات بن جبیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بدر کی طرف چلے جب مقام صفرا مین پہنچے تو انکی پنڈلی مین پتھر لگ گیا اس سبب سے یہ لوٹ آئے مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (مال غنیمت مین) انکا حصہ لگایا تھا اور ابن اسحاق نے کہا ہو کہ خوات بدر مین شریک نہ تھے مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا حصہ اصحاب بدر کے ساتھ لگایا تھا ابن کلبی نے بھی ایسا ہی کہا ہو - یہ ذات النحیین کے شوہر تھے - ذات النحیین ایک عورت تھی بنی تیم اللہ سے زمانۂ جاہلیت مین گھی بیچا کرتی تھی اہل عرب نے اسکو ضرب المثل کر دیا ہو کہتے ہین کہ فلان شخص ذات النحیین سے بھی زیادہ کام مین مشغول رہنے والا ہو قصہ اسکا مشہور ہو لہذا اسکو ذکر کرکے طول نہ دینگے - ہمین ابو موسی نے اجازۃً خبر دی اور احمد بن عثمان بن ابی علی نے قراءۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو موسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حافظ ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سلیمان بن احمد بن ایوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہیثم بن خالد مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین داؤد ابن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے جریر بن حازم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو غسان اہوازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین جراح بن مخلد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین وہب بن جریر نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے مینے زید بن اسلم کو یہ بیان کرتے ہوے سنا کہ خوات بن جُبَیر کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مقام مرالظہران مین اُترے وہ کہتے تھے مین اپنے خیمہ سے نکلا تو مینے کچھ عورتون کو دیکھا کہ وہ باتین کر رہی ہین وہ عورتین مجھے اچھی معلوم ہوئین مین لوٹ آیا اور مینے لباس نکالکر پہنا

Marfat.com

اور جاکے انھین عورتون کے ہمراہ بیٹھ گیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قبہ سے باہر نکلے جب مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو مین ڈر گیا اور بدحواس ہوگیا مینے کہا کہ یا رسول اللہ میرا ایک اونٹ بھاگ گیا ہو مین اُسکے پکڑنے کے لیے نکلا ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلے اور مین بھی آپکے پیچھے چلا پس آپنے اپنی چادر مجھے دی اور آپ پیلو (کے جنگل) مین گھس گئے اور قضاے حاجت فرائی اور وضو فرمایا جب آپ تشریف لائے تو آپ کی داڑھی سے آپکے سینے پر پانی ٹپک رہا تھا آپ نے فرمایا کہ اے ابو عبد اللہ اُس اونٹ کا کیا حال ہو اور اُسکے بعد ہم لوگون نے کوچ کیا پس آپ اثناے راہ مین جب کبھی مجھسے ملتے تھے فرماتے تھے السلام علیک اے ابو عبد اللہ وہ اونٹ بھاگ کر کیا ہوگیا جب مینے یہ حال دیکھا (کہ حضرت اصل بات میری سمجھ گئے) تو مین (بوجہ شرم کے) بہت دنون تک مدینہ مین پوشیدہ رہا اور مسجد شریف جانے سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھنے سے کنارہ کش رہا بہت دنون کے بعد مین مسجد مین گیا اور کھڑے ہوکر نماز پڑھنے لگا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی حجرہ سے باہر تشریف لائے اور آپنے دو رکعتین پڑھین مینے نماز مین خوب طول دیا تاکہ آپ چلے جائین اور مجھے چھوڑ دین مگر آپنے فرمایا کہ اے بندۂ خدا تو جسقدر چاہے طول دے مین یہان سے نہ جاؤنگا جب تک تو نماز ختم نکرے مینے اپنے دل مین کہا کہ آج مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عذر کرونگا اور آپ کا دل صاف کردونگا پس جب مین نماز ختم کرچکا تو آپنے فرمایا کہ السلام علیک اے ابو عبد اللہ وہ اونٹ بھاگ کر کیا ہوگیا مینے کہا قسم اسکی جسنے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہو وہ اونٹ جب سے مین اسلام لایا کبھی نہین بھاگا آپنے تین مرتبہ فرمایا کہ اللہ تمپر رحم کرے پھر آپ نے کچھ نہین کہا۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خوف کی نماز روایت کی ہو اور یہ حدیث بھی روایت کی ہو کہ جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کردے اُسکی تھوڑی مقدار بھی حرام ہو۔ انکی وفات مدینہ مین سنہ ۶۴ مین ہوئی اُسوقت انکی عمر ۸۴ برس کی تھی مہندی اور نیل کا خضاب لگایا کرتے تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خوط (رضی اللہ عنہ)

ابن مندہ نے کہا ہو کہ ابو مسعود نے عبد الرزاق سے انھون نے سفیان سے انھون نے عثمان بتی سے انھون نے عبد الحمید انصاری سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا خوط سے روایت کیا ہو کہ وہ مسلمان ہوگئے تھے مگر انکی بی بی مسلمان نہوئی تھین پس وہ دونون اپنے ایک چھوٹے بچے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے گئے (کہ یہ بچہ کسکو ملنا چاہیے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچہ کو اختیار دیا اور فرمایا کہ اے اللہ اسے ہدایت کر۔ پس وہ بچہ اپنے باپ کے پاس چلا گیا ابن مندہ نے کہا ہو کہ ابو مسعود نے ایسا ہی کہا ہو حالانکہ

اس حدیث کے راوی عبد الحمید بن جعفر بن عبد اللہ بن حکم بن رافع بن سنان الصاری ہین اور رافع ہی اسلام لائے تھے ابو نعیم نے کہا ہی کہ بعض متاخرین نے اپنے کسی شیخ سے انھون نے ابو مسعود سے روایت کی ہی اور اس روایت مین بیان کیا ہی کہ انھون نے اُنکے دادا خوط سے روایت کی ہی کہ وہ مسلمان ہوگئے تھے الخ اور کہا ہی کہ ابو مسعود نے اسی طرح کہا ہی یہ غلط ہوا وہم ہی اسکے روایت کرنے والے عبد الحمید بن جعفر بن عبد اللہ بن حکم ابن رافع بن سنان الصاری ہین اور انکے دادا یعنے رافع بن سنان اسلام لائے تھے خوط کا ذکر اس روایت مین بالکل بے اصل ہی - مین کہتا ہون کہ یہ اعتراض بالکل بے وجہ ہی ابو نعیم نے ابن مندہ کا وہی کلام نقل کیا ہی جسکو خود انھون نے ابو مسعود پر رد کر دیا ہی پس ابن مندہ پر اعتراض کرنیکی کوئی وجہ نہین وہ خود اسپر تنبیہ کر چکے ہین

(سیدنا) **خوط** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد العزی - بعض لوگ انکو حوط بھی کہتے ہین حاے مہملہ کے ساتھ - ابو نعیم نے انکو خاے معجمہ کی ردیف مین لکھا ہی اور اپنی سند کے ساتھ حسین معلم سے انھون نے ابن بریدہ سے انھون نے خوط بن عبد العزی سے روایت کی ہی کہ ایک جماعت قبیلہ مضر کی نکلی اور اُنکے قافلہ مین گھنٹی بج رہی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے اس قافلہ کے قریب نہین جاتے جسمین گھنٹی ہوتی ہی - انکا تذکرہ تینون نے حاے مہملہ کی ردیف مین کیا ہی ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا ذکر لکھا ہی اور کہا ہی کہ ابن شاہین نے اور ابو نعیم نے خاے معجمہ کی ردیف مین انکو ذکر کیا ہی اور ابو عبد اللہ نے حاے مہملہ کی ردیف مین انکو ذکر کیا ہی - انکا تذکرہ یہان ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی

(سیدنا) **خولی** (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس الانصاری - ابن جریج نے کہا ہی کہ یہ اُن لوگون مین ہین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مین حضرت علی اور حضرت فضل کے ساتھ اُترے تھے ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہی -

(سیدنا) **خولی** (رضی اللہ عنہ)

یہ خولی بیٹے ہین ابو خولی عجلی کے ابن ہشام نے ایسا ہی کہا ہی اور انکو عجل بن لجیم کی طرف منسوب کیا ہی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ جعفی ہین یہ قول ابن اسحاق وغیرہ کا ہی اور یہی صحیح ہی یہ بنی عدی بن کعب کے حلیف تھے پھر حضرت عمر کے والد خطاب کے حلیف ہوے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ خولی بیٹے ہین خولی کے مگر اکثر لوگون کا قول وہی ہی جو اوپر گذر چکا - ابو عمر نے انکا نسب بیان کیا ہی اور کہا ہی خولی بن ابی خولی بن عمرو بن خیثمہ بن حارث ابن معاویہ بن عوف بن سعد بن جعفی - اس نسب کے بعض حصہ مین ہشام کلبی نے اسکی مخالفت کی ہی اور کہا ہی

Marfat.com

کہ خولی اور ہلال اور عبد اللہ یہ سب بیٹے ہین ابی خولی بن عمرو بن زہیر بن خثیمہ بن ابی حمران کے ابو حمران کا نام حارث بن معاویہ بن حارث بن مالک بن عوف بن سعد بن عوف بن حزیم جعفی - یہ سب لوگ بدر مین شریک تھے واقدی نے اور ابو معشر نے کہا ہو کہ یہ اور انکے بیٹے بدر مین شریک تھے مگر ان دونون نے انکے بیٹے کا نام نہین لیا مگر محمد بن اسحاق نے کہا ہو کہ خولی بن ابی خولی بدر مین شریک تھے اور ہشام بن کلبی نے کہا ہو کہ خولی بن ابی خولی بدر مین شریک تھے اور اُنکے ہمراہ انکے دونون بھائی ہلال اور عبد اللہ بھی تھے - اور طبری نے کہا ہو کہ خولی بن ابی خولی بدر مین اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور حضرت عمر کی خلافت مین انھون نے وفات پائی - آن خولی سے ایک حدیث مروی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا تھا کہ فتنون کا ذکر کر کے آپنے انسے کہا کہ تم شام چلے جانا انھون نے کہا ہو کہ انکا تذکرہ تینون نے کیا ہو اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن مین شریک تھے مگر یہ وہم ہو آپکے دفن مین جو شریک تھے وہ اوس بن خولی تھے واللہ اعلم -

(سیدنا) خَوْلی (رضی اللہ عنہ)

انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو اور انسے انیس بن ضحاک کے والد ضحاک بن مخرمہ نے روایت کی ہو - ابن ابی حاتم نے انکا ذکر اسی طرح کیا ہو - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ مین نہین جانتا آیا یہ وہی ہین یا اُن دونون کے علاوہ ہین یا انھین مین سے ایک ہین جنکا ذکر اوپر ہو چکا -

(سیدنا) خُوَیْلِد (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بن منقذ بن ربیعہ خزاعی - بھائی ہین ام معبد کے اُنکے نسب مین اسکے علاوہ اور اقوال بھی ہین جو اوپر بیان ہو چکے ہین اور عاتکہ کے نام مین ذکر کیے جائینگے - انکے بھائی خُنَیس بن خالد نے روایت کی ہو اور اِن دونون کی بہن ام معبد خزاعیہ سے انکی حدیث کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ہجرت کرتے وقت) انکی طرف سے ہو کے گذرے تھے روایت کی گئی ہو اور عنقریب ہم انکے حالات انشاء اللہ تعالیٰ بیان کرینگے - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو -

(سیدنا) خویلد (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بن حرث بن زبید بن مخزوم بن صاہلہ بن کاہل بن حارث بن تمیم بن سعد بن ہذیل کنیت انکی ابو ذویب ہذلی مشہور شاعر ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اسلام لے آئے تھے مگر آپکو دیکھا نہین یہ ابو عمر نے کنیت کے باب مین لکھا ہو - اور ابو موسی نے کہا ہو کہ وفد ثقیف کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین

حاضر ہوے تھے۔ انسے انس بن زہیر نے ایک حدیث روایت کی ہو جسکو ابو مسعود نے ذکر کیا ہو یہان انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور عقریب کنیت کے باب مین انکا ذکر کیا جائیگا۔

(سیدنا) خویلد ضمری (رضی اللہ عنہ)

انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا تھا۔ اور ابو سفیان کو بدر کے قافلہ مین دیکھا تھا۔ اسکو ابراہیم بن منذر خزامی نے عبدالعزیز بن ابی ثابت سے انھون نے عثمان بن سعید ضمری سے انھون نے اپنے والد خویلد سے اسی طرح روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خویلد (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عقرب بیٹے ہین خالد بن بکیر بن عمرو بن خماس بن عُریج بن بکر بن کنانہ بن خزیمہ کے کنانی ہین عُریجی ہین۔ عریج بھائی ہین لیث بن بکر بن عبد مناہ کے وہ دادا تھے ابو نوفل بن ابی عمرو بن ابی عقرب کے یہ لوگ عریج کے خاندان سے ہین انکی کچھ اولاد مدینہ مین بھی ہو مکہ مین انکا قیام تھا اور انکی اولاد بصرہ مین رہتی تھی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور اسکو ابن شاہین سے نقل کیا ہو۔

(سیدنا) خویلد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو انصاری سلمی۔ بنی سلمہ کے خاندان سے ہین سیدری ہین۔ محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع نے اُن لوگون کے نام مین جو حضرت علی کے ہمراہ (اُنکی لڑائیون مین) شریک تھے خویلد بن عمرو انصاری بدری کا نام بھی بیان کیا ہو جو بنی سلمہ مین سے تھے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو۔

سیدنا خویلد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن صخر بن عبد العزی بن معاویہ بن محترش بن عمرو بن مازن بن عدی بن عمرو بن ربیعہ۔ کنیت انکی ابو شریح خزاعی۔ انکے نام مین اختلاف ہو بعض لوگ کعب بن عمرو کہتے ہین اور بعض لوگ عمر بن خویلد اور بعض لوگ ہانی مگر زیادہ مشہور خویلد ہو۔ مدینہ مین آکے رہے تھے اور قبل فتح مکہ کے اسلام لائے تھے مدینہ مین ۶۸ھ مین وفات پائی انکا ذکر کنیت کے باب مین انشاء اللہ تعالی کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) خیبری (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان طائی۔ یہ وہی ہین جو حاتم طائی کے یہان گئے تھے حاتم نے انکی ہجو کی تھی جسکا جواب انھون نے اِن اشعار مین دیا تھا جنکا ایک شعر یہ ہو ؎

انا الخبری وانت امرؤ[1] ظلوم العشیرۃ حسادہا

عمرو بن شمر جعفی نے حارثہ بن نویرہ بن حارث طائی سے انھون نے اپنے دادا سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے خبری بن نعمان سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) ہمارے پہاڑ اجار (نامی) کو دیکھا تو فرمایا کہ اجاروالون کا کیا حال ہو اجاروالے بھوکے رہین اللہ اُنکے پہاڑ کو مثل قلعہ کے بنادے پھر ہم لوگ اسلام لائے اور آپکو زکوٰۃ دی پس آپ راضی ہوکر تشریف لے گئے مگر یہ جو آپنے فرمایا تھا کہ اجاوالے بھوکے رہین اس سے بد دعا مقصود نہ تھی یہ آپنے صرف اہل عرب کے محاورے کے مطابق ایک لفظ کہدی تھی اب ہم اللہ کا شکر کرتے ہین ہمنے اسوقت سے ابتک کبھی زکوٰۃ دینے مین کوتاہی نہین کی۔ انکا تذکرہ ابوا حمد عسکری نے لکھا ہی۔

(سیدنا) خیثمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن مالک بن کعب بن نجاط بن غنم انصاری اوسی۔ والدہین سعد بن خیثمہ کے انکا ذکر اور انکا نسب انکے بیٹے کے نام مین آئیگا۔ خیثمہ احد کے دن شہید ہوے انکو ہبیرہ بن ابی وہب مخزومی نے قتل کیا تھا۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) خیر (رضی اللہ عنہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اسلام لائے تھے اور آپکے پاس گئے تھے۔ بعض لوگ کہتے ہین انکا نام عبد خیر تھا۔ سبل بن عبد الملک بن سلع نے اپنے والد سے انھون نے عبد خیر سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے عبد خیر سے کہا اے ابو عمارہ مین آپکا جسم بہت توانا دیکھتا ہون آپکی عمر کسقدر ہی انھون نے کہا ای میرے بھتیجے میری عمر ایک سو بیس برس کی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو

حرف الدال المہملہ

(سیدنا) داذویہ (رضی اللہ عنہ)

یہ اُن تین آدمیون مین سے ایک ہین جو اسود عنسی کے پاس گئے تھے جس نے صنعاء مین نبوت کا دعوی کیا تھا اور اُسکو ان لوگون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین قتل کر دیا تھا ان لوگون کے نام یہ ہین قیس بن مکشوح

[1] ترجمہ۔ مین خبری ہون اور تو ایک معمولی شخص ہو! قبیلہ پر جو شخص حسد کرے وہ ظالم ہو ۱۲

داذویہ فیروز دیلمی یہ تینون آدمی زندہ رہے یہانتک کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی توقیس بن مکشوح دوبارہ مرتد ہوگئے اور ایک جماعت اسود عنسی کے اصحاب کی لوگون کو قیس کی طرف بلاتی تھی چنانچہ لوگ جب قیس کے پاس گئے تو اہل صنعار نے انکو بہت ڈرایا اور قیس فیروز اور داذویہ کے پاس گئے اور انسے اسود کے اصحاب کے معاملہ مین مشورہ اور رائے طلب کی مخفی مکر اور فریب کی نظر سے وہ دونون انسے مطمئن ہوگئے قیس نے ان دونون کی دعوت کی پس جب داذویہ انکے پاس گئے تو قیس نے انکو قتل کردیا اور فیروز جو انکے پاس گئے تو انھون نے ایک عورت کو یہ کہتے ہوے سنا کہ یہ بھی قتل کردیے جائینگے جس طرح اُنکے ساتھی قتل کیے گئے پس فیروز آہستہ آہستہ لوٹ آئے راستے مین انکو خشنش بن شہر ملے وہ بھی اُنکے ساتھ خولان کے پہاڑون مین چلے گئے قیس تمام صنعار کے مالک ہوگئے تھے فیروز نے حضرت ابوبکر صدیق کو خط لکھا اور انسے مدد طلب کی حضرت ابوبکر صدیق نے انکی مدد کی پس سب لوگون نے قیس سے مقابلہ کیا اور انسے لڑے اور انکو شکست دی قیس گرفتار کرکے حضرت ابوبکر صدیق کے پاس بھیجدیے گئے حضرت ابوبکر صدیق نے انکو بہت سرزنش اور ملامت کی انھون نے ان تمام باتون سے انکار کیا پس حضرت ابوبکر نے انکا قصور معاف کردیا انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) دارم (رضی اللہ عنہ)

بن ابی دارم حبشی۔ انکی حدیث کی سند مین اعتراض ہی۔ انسے اُنکے بیٹے اشعث بن دارم نے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے پانچ طبقے ہین ہر طبقہ چالیس برس تک رہیگا پہلے طبقہ مین مین ہون اور میرے اصحاب ہین جو اہل علم ویقین ہین چالیس برس تک رہینگے اور دوسرا طبقہ اہل تقوی کا ہی جو اسّی برس تک رہیگا اور تیسرا طبقہ صلہ رحم کرنے والون اور باہم رحم کرنے والون کا ہی یہ طبقہ ایک سو برس تک رہیگا اور چوتھا طبقہ قطع رحم اور ظلم کرنے والون کا ہی یہ طبقہ ایک سو ساٹھ برس تک رہیگا اور پانچوان طبقہ ہرج مرج اور قیل قال والون کا ہی یہ طبقہ دوسو برس تک رہیگا آدمی کو چاہیے کہ اپنے نفس کی حفاظت کرے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی اور ابو عمر نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہی اور کہا ہی کہ دارم تمیمی انسے بیٹے اشعث نے روایت کی ہی اور اسی حدیث کو مختصر کرکے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) داود (رضی اللہ عنہ)

ابن بلال بن بلیل اور بعض لوگ کہتے ہین ابن اجیحہ اور بعض لوگ کہتے ہین انکا نام یسار ہی۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہی اور بعض لوگ کہتے ہین انکا نام بلال بن بلال ہی۔ اور ابو عمر نے کہا ہی کہ انکا نام داؤد بن بلال ابن اجیحہ بن

Marfat.com

جلاح ہو کنیت انکی ابولیلی ہو والد ہین عبدالرحمن بن ابی لیلی کے اور ابن کلبی نے کہا ہو کہ ابولیلی کا نام یسار بن بلیل بن بلال ہو۔ انصار کے غلام تھے اور انھین مین داخل ہو گئے تھے لیکن ابولیلی کے والد تو انکا نام داود بن بلال بن ماحیہ ابن جلاح بن حریش بن حجبا بن عوف بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس ہو انصاری ہین اوسی ہین انکے بیٹے عبدالرحمن کا یہ مرتبہ تھا کہ جب فقہا طلب کیے جاتے تو وہ بھی اُنکے ساتھ طلب کیے جاتے تھے اور جب اشراف لوگ بلائے جاتے تو وہ بھی اُنکے ہمراہ بلائے جاتے اس سے معلوم ہوتا ہو کہ یہ غلام نہ تھے کیونکہ غلام اس درجہ بزرگ نہ تھے عنقریب انکا تذکرہ کنیت کے باب مین اور لیے کی ردیف مین انشاء اللہ تعالیٰ کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو

(سیدنا) دحیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خلیفہ بن فروہ بن فضالہ بن زید بن امرء القیس بن خزرج بن عامر بن بکر بن عامر اکبر بن عوف بن بکر بن عوف بن عذرہ بن زیدلات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ کلبی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہین احد مین اور اُسکے بعد کے تمام مشاہد مین شریک ہوے کبھی کبھی جبریل انھین کی شکل مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کرتے تھے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قاصد بنا کے قیصر کی طرف ۶ھ ہجری زمانہ صلح مین بھیجا تھا قیصر ان کے اوپر ایمان لایا مگر وہان کے علما[1] نے انکار کیا دحیہ نے یہ سب حال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپنے فرمایا کہ اللہ اسکی سلطنت کو قائم رکھے۔ انسے شعبی نے اور عبداللہ بن شداد بن ہاد اور منصور کلبی اور خالد بن یزید ابن معاویہ نے روایت کی ہو۔ ہمین اسمعیل بن عبیداللہ بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسی ترمذی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابن ابی زائدہ نے حسن بن عیاش سے انھون نے ابواسحاق شیبانی سے انھون نے شعبی سے انھون نے مغیرہ سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ دحیہ کلبی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دو موزے ہدیۃً دیے حضرت نے انکو پہن لیا۔ ہمین ابواحمد عبدالوہاب بن علی بن علی نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن سرح نے اور احمد بن سعید ہمدانی نے بیان کیا یہ دونون کہتے تھے ہمسے ابن وہب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابن لہیعہ نے موسی بن جبیر سے روایت کرکے خبر دی کہ عبیداللہ بن عباس نے انسے بیان کیا انھون نے خالد بن یزید بن معاویہ سے انھون نے دحیہ کلبی سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قبطی چادرین آئین حضرت نے ایک انمین سے مجھے بھی دی تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

[1] یعنے قیصر روم نے جب ایمان ظاہر کیا تو مسیحی علما نے اُسکو منع کیا ۱۲

Marfat.com

(سیدنا) دخان (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابوشعبہ ہذلی۔ نہ انکا دیکھنا ثابت ہی اور نہ صحابی ہونا۔ انکی حدیث کی سند مین وہم ہوگیا ہی۔ ابوامیہ یعنے محمد بن ابراہیم نے عباس بن فضل بصری سے انھون نے ہذیل بن مسعود باہلی سے انھون نے شعبہ بن دخان ہذلی سے انھون نے اپنے والد سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شعر عرب مین ایک کلام موزون ہی اسکے ذریعہ سے لوگون کی مجلس مزین کی جاسکتی ہی۔ اور حارث بن ابی اسامہ نے عباس بن فضل سے انھون نے ہذیل بن مسعود باہلی سے انھون نے محمد بن شعبہ بن دخان سے انھون نے اہل یمن کے ایک شخص سے انھون نے قبیلۂ ہذیل کے ایک شخص سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی روایت کی ہی اور یہی صحیح ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) درہم (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابوزیاد۔ ابن خزیمہ نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی۔ محمد بن یحیی قطعی نے ابوایوب یعنے یحیی بن میمون قرشی سے انھون نے درہم بن زیاد بن درہم سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے روایت کی ہی کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہندی کا خضاب لگاؤ وہ تمھارے جمال اور شباب اور قوت باہ کو زیادہ کردیگا۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) درہم (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابومعاویہ۔ سلیمان بن حرب نے محمد بن طلحہ سے انھون نے معاویہ بن درہم سے روایت کی ہی کہ درہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ مین آپکے پاس آیا ہون تاکہ آپ سے جہاد مین مدد طلب کرون حضرت نے فرمایا کہ کیا تمھاری ماں ہی انھون نے کہا ہان حضرت نے فرمایا تو انکی خدمت کو لازم کرلو۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہی

(سیدنا) دعامہ (رضی اللہ عنہا)

ابن عزیز بن عمرو بن ربیعہ بن عمران بن حارث سدوسی۔ والد بن قتادہ کے عمرو بن علی نے انکا نسب بیان کیا ہی انکا صحابی ہونا صحیح نہین۔ محمد بن جامع عطار نے عیسی بن میمون سے انھون نے قتادہ بن دعامہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بخار دنیا مین اللہ کا قیدخانہ ہی اور مومن کو دوزخ (کے عذاب سے) اسی قدر حصہ ملتا ہی اس حدیث کو محمد بن جامع نے اسیطرح روایت کیا ہی اور انھون نے یہی کہا ہی کہ قتادہ بن دعامہ اپنے والد سے روایت کرتے ہین اور سلیمان شاہ کوفی نے

Marfat.com

عبیس سے انھون نے قتادہ سے انھون نے انس سے اسکو روایت کیا ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) دعثور (رضی اللہ عنہ)

بن حارث غطفانی - ابوسعید نقاش نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی - واقدی نے محمد بن زیاد بن ابی ہنیدہ سے انھون نے زید بن ابی عتاب سے انھون نے عبداللہ بن رافع بن خدیج سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے ہمنی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ انمار مین سے جب اعراب نے آپکے آنے کی خبر سنی تو وہ پہاڑ کی چوٹیون پر چڑھ گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مقام ذی امر مین پہونچ گئے اور وہین آپنے لشکر کو مقیم کیا اور آپ کسی ضرورت کے لیے تشریف لے گئے ہان پانی برسنے لگا آپکے دونون کپڑے تر ہوگئے پس آپنے خشک ہونے کے لیے اُنکو ایک درخت پر پھیلا دیا غطفان (نامی ایک شخص) نے دعثور بن حارث سے کہا جو قبیلہ کے سردار اور بہت بہادر تھے کہ محمد اسوقت اپنے صحاب سے علیحدہ ہین اور اس سے زیادہ تنہائی مین کسی وقت تم انکو نہین پا سکتے پس دعثور نے ایک تیز تلوار اُٹھالی اور پہاڑ سے اُترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لیٹے ہوے تھے اپنے کپڑون کے سوکھنے کے منتظر تھے پس یکایک آپنے دیکھا کہ دعثور بن حارث تلوار لیے ہوے آپکے سر مبارک کے پاس کھڑے ہین اور کہتے ہین کہ ای محمد اب آپکو مجھسے کون بچا سکتا ہی - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل اور جبریل نے اُنکے سینے مین دھکا دیا کہ تلوار اُنکے ہاتھ سے گر گئی پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار اُٹھالی اور اُنکے سر کے قریب جاکے کھڑے ہوے اور فرمایا کہ اب تمکو مجھسے کون بچا سکتا ہی دعثور نے کہا کوئی نہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُٹھ اور اپنے کام سے جا جب دعثور اُٹھ کے چلے تو کہنے لگے کہ آپ مجھسے بہتر ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین بہ نسبت تیرے اسکا زیادہ مستحق ہون پھر دعثور اپنی قوم کے پاس لوٹ کر گئے تو ان لوگون نے کہا خدا کی قسم جیسی نادانی تمنے آج کی ایسی ہمنے کبھی نہین دیکھی تم اُنکے سر پر تلوار لیے کے کھڑے ہو گئے (اور کچھ نہ کیا) دعثور نے کہا واللہ مین اپر حملہ نکر سکا اور بعد اسکے قصہ پورا بیان کیا اسکے بعد دعثور مسلمان ہو گئے - ابوموسی نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور کہا ہی کہ ابوسعید نقاش نے انکا ذکر اسی طرح کیا ہی حالانکہ یہ واقعہ عورث بن حارث کی طرف زیادہ مشہور ہی - ان دونون ناموں مین کبھی تصحیف بھی ہو جاتی ہی انکے اسلام لانے کا تذکرہ صرف اسی روایت مین ہی - ابواحمد عسکری نے بھی انکا ذکر اسی طرح لکھا ہی جس طرح ابوسعید نقاش نے لکھا ہی اور انھون نے بھی انکا نام دعثور بتایا ہی واللہ اعلم -

(سیدنا) دغفل (رضی اللہ عنہ)

بن حنظلہ شیبانی - عربا کے نسب کے ماہر تھے - بنی عمرو بن عوف بن شیبان سے تھے مدوسی ذہلی مین سے حسن بصری

Marfat.com

اور ابن سیرین نے روایت کی ہو انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہو- احمد بن حنبل نے کہا ہو کہ مین دغفل کو صحابی نہین سمجھتا احمد بخاری نے کہا ہو کہ دغفل کے متعلق یہ نہین معلوم کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا ہمین ابو الربیع سلیمان بن ابی البرکات محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نصر احمد بن عبد الباقی ابن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم نصر بن احمد مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو یعلی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو ہشام رفاعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے معاویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے قتادہ سے انھون نے حسن سے انھون نے دغفل سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے پینسٹھ ۶۵ برس کی عمر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور نیز قتادہ نے حسن سے انھون نے دغفل سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپ فرماتے تھے نصاری پر پہلے رمضان کے روزے فرض تھے پھر انکا ایک بادشاہ بیمار ہوا اور اُسنے کہا کہ اگر اللہ مجھے شفا دیگا تو مین سات روزے اور زیادہ کرونگا پھر ایک بادشاہ اور اُسکے بعد ہوا وہ گوشت کھایا کرتا تھا اسکے منہ مین درد پیدا ہوا تو اُسنے نذر مانی کہ اگر اللہ اسکو شفا دیگا تو وہ دس دن کے روزے اور بڑھا دیگا پھر اُسکے بعد ایک بادشاہ اور ہوا اور اُسنے کہا کہ ہم ان تین دن کا روزہ ترک نکرینگے اور ہم ربیع کے زمانے مین روزہ رکھا کرینگے چنانچہ اُسنے ایسا ہی کیا پس پورے پچاس دن کے روزے ہوگئے - اور عبد اللہ بن بریدہ نے روایت کی ہو کہ معاویہ بن ابی سفیان نے دغفل کو بلایا اور اُنسے اہل عرب کے حالات اور لوگون کے نسب اور نجوم کے بابت سوال کیا تو معلوم ہوا کہ وہ بڑے عالم شخص ہین پھر ابو سفیان نے کہا کہ اے دغفل یہ باتین تمنے کہان سے یاد کین دغفل نے کہا کہ سمجھدار طالب اور پوچھنے والی زبان سے علم کی آفت نسیان ہو (مجھے خدا نے نسیان سے محفوظ رکھا ہو) معاویہ نے کہا یزید کے پاس جاؤ اور اُسکو لوگون کے نسب اور نجوم اور عربیت سکھا دو - کلبی نے انکا نسب بیان کیا ہو اور کہا ہو کہ دغفل بیٹے ہین حنظلہ بن یزید بن عبدہ بن عبد اللہ بن ربیعہ بن عمرو بن شیبان بن ذہل بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر ابن وائل کے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو =

لیکن کہتا ہون کہ لوگون نے انکو شیبانی لکھا ہو اور شیبانی جب مطلق بولا جاتا ہو تو اس سے شیبان بن ثعلبہ بن عکابہ مراد ہوتے ہین اسکے چچا کو بھی شیبان کہتے ہین اور انکی اولاد کو بھی شیبان کہتے ہین انکو ذہلی بھی کہتے ہین اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ یہ سدوسی ہین نبی عمرو بن شیبان سے اور سدوس اور عمرو دونون بیٹے ہین شیبان بن ذہل کے پھر کیونکر ممکن ہو کہ یہ سدوسی ہون اور بنی عمرو سے ہون اور حنظلہ جو انکے والد ہین نبی عمرو بن شیبان سے ہون بی سدوس سے نہون واللہ اعلم - اور ابو عمر نے انکو سدوسی لکھا ہو اور کچھ نہین لکھا - بعض لوگون کا بیان ہو کہ یہ قتال خوارج کے زمانے مین ملک فارس مین دراب کرد غرق

(سیدنا) دفنہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ایاس بن عمرو۔ انصاری۔ بدر مین شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہی اور انھون نے واقدی کی روایت مین بیان کیا ہی کہ وہ ابن ایاس بن عمرو بن غنم انصاری بدر اور احد اور خندق مین شریک تھے ابوعمر نے انکو دو کر دیا ہے حالانکہ یہ دونون ایک ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) دکین (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید خثعمی۔ بعض لوگ انکو مزنی کہتے ہین۔ ہمین ابو یاسر عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے وکیع سے انھون نے اسمعیل بن ابی خالد سے انھون نے قیس بن ابی حازم سے انھون نے دکین بن سعید خثعمی سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے جلوگ چار سو چالیس سوار تھے ہم لوگ آپ سے کھانے کی چیزین مانگنے گئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر جاؤ اور انکو دیدو حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس صرف اسی قدر ہی جو مجھکو اور ایک لڑکی کو چار مہینے تک کافی ہو سکے آپنے فرمایا جاؤ اور ان لوگون کو دیدو پس حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ مینے سنا اور مین تابعدار ہون وہ کہتے تھے پھر حضرت عمر اُٹھے اور ہم لوگ بھی انکے ساتھ چلے پس وہ ہمین ایک کوٹھے پر لے گئے حضرت عمر نے ایک کنجی نکالی اور دروازہ کھولا دکین کہتے تھے کہ اُس کوٹھے مین چھوہارے بھرے ہوے تھے جیسے لونی چیز تہ بتہ جمائی گئی ہو حضرت عمر نے کہا تم لوگ لینا شروع کرو پس ہم مین سے ہر شخص نے اپنی ضرورت کے موافق جسقدر اسنے چاہا لیا پھر سب سے آخر مین مین گیا تو مینے دیکھا کہ وہ چھوہارے اُسی طرح بھرے ہوے ہین گویا ہمنے اُسمین سے ایک چھوہارا بھی کم نہین کیا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) دلجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس۔ انکا صحابی ہونا ثابت نہین۔ انکی حدیث مسیب بن واضح نے ابن مبارک سے انھون نے سلیمان تیمی سے انھون نے ابوتمیمہ سے انھون نے دلجہ بن قیس سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مجھسے حکم غفاری نے کہا کہ کیا تمکو معلوم ہی جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دُبّاء[1] اور حنتم اور نقیر (کے استعمال) سے منع فرمایا تھا مینے کہا ہان مین اسکا گواہ ہون۔ اس حدیث کو ایک جماعت نے ابن مبارک سے انھون نے تیمی سے انھون نے ابوتمیمہ سے انھون نے دلجہ سے روایت کیا ہی کہ ایک شخص نے حکم غفاری سے کہا الخ اور اسی حدیث کو ذکر کیا ہی اسی طرح یحیی قطان وغیرہ نے

[1] ان سب الفاظ کی تفسیر اوپر گذر چکی ہی انکے استعمال سے ممانعت اسی وجہ سے فرمائی کہ ان ظروف مین شراب کا استعمال ہوتا تھا ۱۲۔

Marfat.com

تمیمی سے روایت کیا ہی اور یہی صحیح ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) دلیم (رضی اللہ عنہ)

انکا تذکرہ حسن بن سفیان نے وحدان مین صحابہ کے ضمن مین کیا ہی اور انھون نے اپنی سند سے ابن لہیعہ سے انھون نے یزید بن ابی حبیب سے انھون نے ابوالخیر سے روایت کی ہی کہ انھون نے ایک شخص سے جنکا نام دلیم تھا نقل کرکے بیان کیا کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُکُرکہ کی بابت پوچھا اور بیان کیا کہ وہ ایک قسم کی شراب ہی جو گیہون سے بنائی جاتی ہی حضرت نے اس سے منع فرمایا اسی طرح اس حدیث کو ابن لہیعہ نے روایت کیا ہی اور ابن اسحاق اور عبدالحمید بن جعفر نے یزید سے روایت کیا ہی اور ان دونون نے کہا ہی کہ انکا صحیح نام دلیم ہی۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہی

(سیدنا) دھر (رضی اللہ عنہ)

ابن اخرم بن مالک بن امیہ بن نقطہ بن خزیمہ بن مالک بن سلامان بن اسلم بن افصیٰ۔ اسلمی۔ والدین نصر بن دھر کے بیدھلون صحابی ہین۔ بخاری نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی۔ انکی کوئی روایت معلوم نہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہی

(سیدنا) دَوس (رضی اللہ عنہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ انکا ذکر اُس حدیث مین ہی جسکو محمد بن سلیمان حرانی نے وحشی بن حرب بن وحشی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان کو لکھ بھیجا وہ مکہ مین تھے کہ لشکر مکہ کی طرف روانہ ہو چکا اور مینے تمھارے پاس دوس غلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا اور انکو حکم دیا ہی کہ وہ جھنڈا لے کے تمھارے سامنے رہین اور خالد بن ولید کو بھی تمھارے پاس بھیجا ہی تاکہ تم روانہ ہو جاؤ اس حدیث کو صدقہ بن خالد نے وحشی بن حرب سے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہی اور اسمین دوس کا ذکر نہین کیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی اور ابونعیم نے کہا ہی کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامون مین دوس کو نہین جانتے اسمین بعض لوگون سے وہم ہو گیا ہی وہ سمجھے ہین کہ دوس کسی شخص کا نام ہی حالانکہ یہ قبیلہ کا نام ہی لہذا انھون نے انکو اُن لوگون کے ذیل مین ذکر کیا جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی۔

(سیدنا) دَوْمی (رضی اللہ عنہ)

وائل کے ساتھ۔ یہ دومی بیٹے ہین قیس کے بنی ذہل بن خزرج بن زیدلات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ سے ہین۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بن کے حاضر ہوے تھے حضرت نے انکو ایک جھنڈا دیا تھا اور قبیلہ کلب کے

سلہ بعض لوگ کہتے ہین کہ سکرکہ جینا کی شراب کو کہتے ہین ۱۲

جسقدر لوگون نے آپسے بیعت کی تھی انپر انکو سردار بنا دیا تھا انکا ذکر امیر ابو نصر نے جمہرہ سے نقل کیا ہی انکا نسب وہی ہی جو قبیلۂ قضاعہ کا ہے۔

(سیدنا) دیلم (رضی اللہ عنہ)

ابن فیروز حمیری جشانی۔ بعض لوگ کہتے ہین انکا نام فیروز ہی اور دیلم انکا لقب ہی اور یہ فیروز بیٹے ہین یسع بن سعد بن ذی حیات بن مسعود بن غن بن شحر بن ہوشع بن موہب بن سعد بن جبل بن نمران بن حارث بن خیران کے اور خیران کا نام حبشان بن وائل بن رعین رعینی ہی۔ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ دیلم بیٹے ہین ہوشع بن سعد بن ذی خباب بن مسعود بن غن کے اس نام کو بعض لوگ غین کے ساتھ کہتے ہین اور بعض لوگ عین کے ساتھ۔ یہ پہلے شخص ہین جو حضرت معاذ کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بن کے گئے تھے۔ فتح مصر مین شریک تھے۔ یہ ابو سعید بن یونس کا قول ہی اور انھون نے انکا نسب رعین تک پہونچایا ہی۔ انسے انکے دونون بیٹون ضحاک اور عبد اللہ اور ابو الخیر مرثد ابن عبد اللہ وغیرہم نے روایت کی ہی۔ یہ اُن لوگون مین تھے جنسے اسود عنسی کذاب کے قتل مین یمن مین بہت کار نمایان ظاہر ہوے اور انھین نے اُسکو قتل کیا اسود جب قتل کیا گیا تو دیلم اسکا لے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ حضرت ابو بکر کے پاس آئے تھے۔ ہمین ابو احمد عبد الوہاب بن علی بن علی امین نے اپنی سند سے ابو داؤد سے روایت کی ہی وہ کہتے تھے ہمسے عیسی بن محمد نے ضمرہ سے انھون نے یحیی بن ابی عمرو شیبانی سے انھون نے عبد اللہ بن دیلمی سے انھون نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے اور ہمنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ جانتے ہین کہ ہم کون ہین اور کہان آئے ہین اور کسکے پاس آئے ہین آپ نے فرمایا (ہان مین جانتا ہون) تم اللہ اور اُسکے رسول کے پاس آئے ہو پھر ہم لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمارے یہان انگور بہت پیدا ہوتے ہین ہم انکو کیا کرین آپ نے فرمایا تم انکو خشک کر کے زبیب بنا لو ہم لوگون نے کہا پھر زبیب کو کیا کرین آپنے فرمایا اسکو صبح کے وقت بھگو دو اور شام کو پی لو اور شام کو بھگو و اور صبح کے وقت پی لو اور مشک مین بھگو و مٹکون مین نہ بھگو و کیونکہ مٹکے مین بھگونے ہے اگر زیادہ دیر تک بھیگتا رہیگا تو سرکہ بن جائیگا۔ فیروز دیلمی سے اسی طرح مروی ہی اور ابو الخیر نے ابو خراش رعینی سے انھون نے دیلمی سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مین جب مسلمان ہوا تو میرے نکاح مین دو بہنین تھین پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا آپنے فرمایا کہ انمین سے ایک کو طلاق دیدو انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح لکھا ہی اور ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہی اور کہا ہی کہ دیلم حمیری جشانی بیٹے ہین ابو دیلم کے بعض لوگ انکو دیلم بن فیروز کہتے ہین اور بعض لوگ دیلم بن ہوشع کہتے ہین یہ حمیر بن سباء کے

Marfat.com

اولاد سے ہین صحابی ہین مصر مین رہتے تھے انسے صرف ایک حدیث پینے کی چیزون کی بابت مروی ہو۔ انسے اہل مصر نے روایت کی ہو۔ جین عبد الوہاب بن علی صوفی نے اپنی سند سے ابو داؤد سجستانی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ہناد نے عبدہ سے انھون نے محمد بن اسحاق سے انھون نے یزید بن ابی حبیب سے انھون نے مرثد بن عبد اللہ یزنی سے انھون نے دیلم حمیری سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہا کہ یا رسول اللہ مین ایک سرد ملک مین رہتا ہون اور بہت محنت کے کام کرتا ہون ہم لوگ گیہون کی شراب بناتے ہین اور محنت کے کام کرنے کیواسطے اسسے قوت حاصل کرتے ہین اور برودت کو بھی دفع کرتے ہین حضرت نے فرمایا کیا وہ نشہ پیدا کرتی ہو مینے کہا ہان آپنے فرمایا تو اس سے بچو مینے کہا کہ لوگ اسکو نہ چھوڑینگے آپنے فرمایا کہ اگر لوگ اسکو نہ چھوڑین تو اُنسے لڑو اور بعض لوگ کہتے ہین کہ دیلم بن ہوشع دیلم حمیری کے علاوہ ہین مگر یہ صحیح نہین ہو۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض لوگون نے جو کہا ہو کہ اسود کذاب کو انھین نے قتل کیا ہو یہ غلط ہو اسود کو فیروز دیلمی نے قتل کیا تھا وہ اہل فارس مین سے تھے اہل عرب مین سے نہ تھے جب اسود کذاب مقتول ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی کے خبر مل گئی آپ مرض وفات مین بتلا تھے آپنے لوگون کو اسکی خبر دی پھر اسکی خوشخبری مدینہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آئی یہ پہلی بشارت تھی جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی۔

(سیدنا) دیلمی (رضی اللہ عنہ)

انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ ہمارے اصحاب نے انکا ذکر کیا ہو یہ دیلم مشہور ہین بعض لوگ کہتے ہین انکا نام فیروز ہو اور اکثر حدیث مین اسی طرح آتا ہو۔ یہ عبارت ابو موسی کی ہو اسمین استدراک کچھ بھی نہین ہو کیونکہ ابن مندہ نے بھی انکو اسی طرح کیا ہو جو اوپر گذر چکا۔

(سیدنا) دینار (رضی اللہ عنہ)

انصاری۔ والد ابن عدی بن ثابت بن دینار کے۔ یحیی بن معین نے انکا نام دینار بتایا ہو اور لوگون نے کہا ہو کہ انکا نام قیس خطمی ہو۔ انکی حدیث عدی بن ثابت بن دینار نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا دینار سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپنے فرمایا نماز مین قے۔ نکسیر۔ چھینک۔ نیند۔ حیض۔ جمائی کا آجانا شیطان کی طرف سے ہو اور اسی سند سے مروی ہو کہ استحاضہ والی عورت اپنے حیض کے زمانے مین نماز چھوڑ دے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لیے وضو کرے اور ہر ورہ رکھے اور نماز پڑھا کرے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ انکی حدیث جو مستحاضہ کے بارے مین مروی ہو اسکو لوگ ضعیف کہتے ہین اور انکی حدیث جو قے اور نکسیر کے بارے مین ہو اسکی سند صحیح نہین

Marfat.com

(سیدنا) دینار (رضی اللہ عنہ)

والد ہین عمرو بن دینار کے - ابو موسی نے کہا ہے کہ عبدان نے انکا تذکرہ صحابہ مین کیا ہے اور انکی کوئی حدیث نہین لکھی -

حرف الذال المعجمۃ

(سیدنا) ذابل (رضی اللہ عنہ)

ابن طفیل بن عمرو سدوسی - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے - انکی حدیث انکی بیٹی جمیعہ نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مسجد مین بیٹھے تھے کہ خفاف بن نضلہ بن بہدلہ ثقفی آپکے پاس آئے یہ ایک طویل حدیث ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے -

(سیدنا) ذباب (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عمرو بن معاویہ بن حارث بن ربیعہ بن ملال بن انس اللہ بن سعد عشیرہ - ابن شاہین نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے اور ابو عبد اللہ بن مندہ نے دلائل النبوۃ مین انکو ذکر کیا ہے یحیی بن ہانی بن عروہ مرادی نے ابو خیثمہ یعنی عبد الرحمن ابن سبرہ جعفی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ قبیلہ سعد العشیرہ کا ایک بت تھا جسکو لوگ قراض کہتے تھے لوگ اسکی تعظیم کیا کرتے تھے مین بت کے خادم ایک شخص قبیلہ انس اللہ بن سعد العشیرہ مین سے تھے کہ جنکا نام ابن رقیبہ یا ابن وقشہ تھا عبد الرحمن بن ابی سبرہ کہتے تھے مجھسے ذباب بن حارث نے جو قبیلہ انس اللہ کے ایک شخص تھے بیان کیا کہ ابن رقیبہ یا ابن وقشہ کے پاس ایک جن آیا کرتا تھا اور جو واقعات ہوتے تھے انکی خبر ابن رقیبہ کو دیا کرتا تھا ایک روز وہ جن آیا اور اُسنے کوئی خبر ابن رقیبہ سے بیان کی ابن رقیبہ نے میری طرف دیکھا اور کہا یا ذباب یا ذباب اسمع العجب العجاب بعث محمد بالکتاب یدعو بمکۃ فلا یجاب مینے پوچھا کہ یہ کیسی خبر ہے ابن رقیبہ نے کہا مین نہین جانتا مجھسے ایسا ہی بیان کیا گیا ہے پھر تھوڑے ہی دن گذرے تھے کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی خبر سنی اور مین اسلام لے آیا اور اُس بت کے پاس جاکے مینے اُسے توڑ ڈالا بعد اُسکے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا اور مینے اسلام ظاہر کیا ذباب نے اس بارے مین چند اشعار بھی کہے تھے

تبعت رسول اللہ اذ جاء بالہدی ۔ وخلفت قراضا بدار ہوان
شددت علیہ شدۃ فکسرتہ ۔ کان لم یکن والدہر ذو حدثان

لہ ترجمہ ای ذباب ای ذباب ایک تعجب کی بات سنو محمد کتاب کے ساتھ بھیجے گئے وہ مکہ مین دعوت دین کر رہے مگر انکی بات نہین مانی جاتی ۱۲ ترجمہ مینے رسول اللہ کی پیروی کی جب وہ ہدایت لائے اور قراض نامی بت کو ذلت کے مقام مین چھوڑ دیا مینے اسپر سختی کی اور اسکو توڑ ڈالا گویا کہ وہ تھا ہی نہین اور زمانہ تو متغیر ہوتا ہی رہتا ہے ۱۲

Marfat.com

یہ اشعار اس سے زیادہ ہین - انکا تذکرہ ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہی

(سیدنا) ذرع (رضی اللہ عنہ)

کینیت انکی ابو طلحہ خولانی - طبرانی نے انکو ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہی - خماد بن سلمہ نے ابو سنان یعنے عیسی سے انھون نے ابو طلحہ خولانی سے جنکا نام ذرع تھا روایت کی ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے (عنقریب) لشکر (اسلام) کے چار حصہ ہو جائینگے پس تم لوگ ملک شام مین چلے جانا اسلیے کہ اللہ نے میرے لیے شام مین ذمہ داری کر لی ہی - ابو احمد حاکم نے کہا ہی کہ ابو طلحہ خولانی ان لوگون مین ہین جنکا نام مشہور نہین وہ تابعی ہین اور عمیر بن سعد سے روایت کرتے ہین - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) ذفافہ (رضی اللہ عنہ)

انکا ذکر ثعلبہ بن عبد الرحمن کی حدیث مین ہی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ دونون صحابی ہین ہمنے انکو ثعلبہ بن عبد الرحمن کے نام مین ذکر کیا ہی مگر اور لوگون نے انکو ذکر نہین کیا -

(سیدنا) ذکوان (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگ انکو طہمان کہتے ہین - بنی امیہ کے غلام تھے - انکی حدیث عبد الرزاق کے پاس ہی انھون نے عمر بن حوشب سے انھون نے اسمعیل بن امیہ سے انھون نے اپنے دادا سے روایت کیا ہی کہ وہ کہتے تھے ہمارا ایک غلام تھا جسکو لوگ ذکوان یا طہمان کہتے تھے اسکا کچھ حصہ آزاد اور ایک حدیث انھون نے مرفوعا روایت کی ہی - ابو عمر نے کہا ہی مین سمجھتا ہون کہ یہ وہی ہین جنسے حبیب بن ابی ثابت نے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اسنے کہا کہ یا رسول اللہ مین کوئی نیک کام کرتا ہون اور لوگون کو اسکی خبر ہو جاتی ہی تو مجھے اچھا معلوم ہوتا ہی آپنے فرمایا تمکو دوہرا ثواب ملیگا پوشیدہ عبادت کرنیکا بھی اور ظاہر عبادت کرنیکا بھی انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی

(سیدنا) ذکوان (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے بعض لوگ انکو طہمان کہتے ہین اور بعض لوگ مہران کہتے ہین - عطا بن سائب نے کہا ہی کہ مین ابو جعفر (امام باقر) کے پاس کچھ لے کے گیا انھون نے کہا مین تمھین ایک خاتون کا پتہ دیتا ہون جو ہمارے ہی خاندان سے یعنے علی بن ابی طالب کی اولاد سے ہین چنانچہ مین اُنکے پاس گیا انھون نے کہا مجھسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام نے بیان کیا جنکا نام ذکوان یا طہمان تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ذکوان صدقہ نہ میرے لیے حلال ہی اور نہ میرے اہلبیت کے لیے اور بیشک قوم کا غلام بھی انھین مین سے

Marfat.com

انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ذکوان (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد قیس بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق انصاری خزرجی ثم الزرقی۔ کنیت انکی ابو السبع ہی انکا تذکرہ انشاء اللہ کنیت کے باب مین کیا جائیگا بیعت عقبہ اولی وثانیہ مین شریک تھے۔ پھر مدینہ سے ہجرت کرکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مکہ گئے اُسوقت آپ مکہ ہی مین تھے انکو لوگ انصاری مہاجری کہتے تھے۔ غزوۂ بدر مین شریک تھے اور احد کے دن شہید ہوے۔ انکو ابو الحکم بن اخنس بن شریق نے قتل کیا تھا پھر حکم پر حضرت علی بن ابی طالب نے حملہ کیا وہ گھوڑے پر سوار تھا حضرت علی نے اُسکے پیر مین تلوار ماری اُسکا پیر نصف ران سے کٹ گیا پھر حضرت علی نے اسکو مار ڈالا واقدی نے عبد الرحمن بن عبد العزیز سے انھون نے خبیب بن عبد الرحمن انصاری سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا اسعد بن زرارہ اور ذکوان بن عبد قیس دونون عتبہ بن ربیعہ کے پاس جارہے تھے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعثت کی خبر سنی پس آپ کے پاس گئے آپنے اُنپر اسلام کو پیش کیا اور اُنکو قرآن پڑھکے سنایا یہ دونون مسلمان ہوگئے اور پھر عتبہ کے پاس نہ گئے بعد اُسکے یہ مدینہ لوٹ آئے پس یہ سب سے پہلے شخص ہین جو مسلمان ہوکر مدینہ آئے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ذکوان (رضی اللہ عنہ)

ابن یامین بن عمیر بن کعب نضیری۔ بنی نضیر مین سے ہین۔ ابن اسحاق نے کہا ہی کہ یامین بن عمیر ابو لیلیٰ اور عبد اللہ ابن منقذ سے ملے یہ دونون رو رہے تھے یامین نے پوچھا کہ تم دونون کیون روتے ہو انھون نے کہا ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (جہاد مین جانے کے لیے) سواری مانگنے گئے تھے مگر آپکے پاس ہمنے کوئی سواری نہ دیکھی جسپر آپ ہمین سوار کرتے اور ہمارے پاس بھی اسقدر (سرمایہ) نہین ہی کہ ہم (اپنے صرف سے) آپکے ساتھ جاسکین یہ واقعہ غزوۂ تبوک کا ہی پس یامین نے اِن دونون کو ایک اونٹ دیا اور بہت سے چھوہارے زاد راہ کے لیے دیے۔ انکا تذکرہ ابو علی نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ جہاد کی مدد مسلمان ہی کرتا ہی (اس سے معلوم ہوا کہ یامین مسلمان تھے پس انکا صحابی ہونا ثابت ہوگیا)

(سیدنا) ذکوان (رضی اللہ عنہ)

انصار کے موالی ہین۔ ہمین منصور بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ فقیہ نے اپنی سند سے ابو یعلیٰ موصلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے جعفر بن مہران سباک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبد الاعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن اسحاق نے حرام بن عثمان سے انھون نے محمود بن عبد الرحمن بن عمرو بن جموح سے انھون نے جابر بن عبد اللہ سے

Marfat.com

روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم لوگ ایک گائے کے پیچھے چلے تاکہ بالاشتراک اُسپر سوار ہون وہ گائے بھاگی اور اُسنے ہمین سوار نہونے دیا پس ایک غلام ہمارا جسکا نام ذکوان تھا تلوار لے کے ہاتھ مین آیا وہ گائے بھاگ رہی تھی ذکوان نے اُسکی گردن مین تلوار ماری تلوار سے اُسکی گردن کٹ گئی اور وہ گر پڑی ہم اُسکو ذبح نکر سکے پس ہم اور عبداللہ بن ثابت بن جذع گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے اور ہمنے آپ سے اُس گائے کی کیفیت بیان کی حضرت نے فرمایا اسکا گوشت کھاؤ۔ ان جانورون مین سے جب کوئی تمھارے قابو سے نکل جائے تو اُسکو اسی طرح رو کو جسطرح وحشی جانورون کو روکتے ہو (یعنے شکار کرلو)۔

(سیدنا) ذہین (رضی اللہ عنہ)

ابن قرظم بن جعیل بن قنات بن قومی بن بقلل بن عبدی بن امری مری۔ مہرہ بن حیدان کی اولاد سے ہین۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد بن کے آئے تھے چونکہ یہ بہت دور دراز راہ سے آئے تھے اسلیے حضرت انکی بہت خاطر کرتے تھے یہ سرزمین شحر سے آئے تھے جب یہ لوٹ کے جانے لگے تو حضرت نے انکو سوار می دی اور ایک تحریر انکو لکھدی وہ تحریر اُنکے خاندان مین رہی۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔ امیر ابن ماکولا نے کہا ہے کہ دارقطنی نے بیان کیا ہے کہ قرظم قاف کے ساتھ بھی ہے اور فے کے ساتھ بھی ہے۔ اور قباث قاف اور بے کے ساتھ ہے قاف مفتوح بھی پڑھا گیا ہے اور مکسور بھی پڑھا گیا ہے۔

(سیدنا) ذُوالاُذُنَین (رضی اللہ عنہ)

انکو عدان نے ذکر کیا ہے۔ مراد اس سے حضرت انس بن مالک ہین انسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اے ذوالاذنین[1]۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے اسی طرح مختصر لکھا ہے حالانکہ یہ کچھ نہین ہے کیونکہ حضرت انس اس لفظ کے ساتھ مشہور نہین ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف مذاق کے طور پر انکو ذوالاذنین کہا تھا ورنہ نہ یہ انکا نام ہے اور نہ لقب ہے

(سیدنا) ذُوالاَصَابِع (رضی اللہ عنہ)

تمیمی۔ بعض لوگ انکو خزاعی کہتے ہین اور بعض لوگ جہنی کہتے ہین۔ بیت المقدس مین رہتے تھے۔ ہمین عبدالوہاب ابن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے ابوصالح یعنے حکم بن موسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین صمرہ بن ربیعہ نے عثمان بن عطاء سے انھون نے ابوعمران سے انھون نے ذوالاصابع سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمنے (ایک مرتبہ) عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم اگر اس مصیبت مین

[1] ذوالاذنین کے معنی دو کان والا لہذا ظرافت کے طور پر یہ کلمہ فرمایا تھا۔ حضرت ظرافت مین بھی جھوٹ نہ بولتے تھے ۱۲

بیلا کیے جائین کہ آپکے بعد زندہ رکھے جائین تو آپ ہمین کہان جانیکا حکم دیتے ہین حضرت نے فرمایا تم بیت المقدس چلے جانا امید ہو کہ وہان تمھاری کچھ اولاد ہوگی جو اس مسجد مین آمد رفت کریگی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ذُوالبِجَادَین (رضی اللہ عنہ)

انکا نام عبد اللہ ہو۔ عبدان وغیرہ نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور اکثر حدیثون مین اسی طرح آیا ہو انکا نام نہین آتا عبدان نے لکھا ہو کہ انکو ذوالبجادین اس سبب سے کہتے ہین کہ جب انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ کر جانیکا ارادہ کیا تو انکی والدہ نے ایک بجاد یعنے چادر کے دو ٹکڑے کر دیے تھے انھون نے ایک ٹکڑے کو بطور تہ بند کے باندھ لیا اور دوسرے کو بطور چادر کے اوڑھ لیا۔ انکی وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین غزوۂ تبوک کے ایام مین ہوگئی تھی اور انکو رات ہی کے وقت آپنے دفن کیا تھا۔ عین کی ردیف مین انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالے اس سے زیادہ آئیگا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ذُوجَدَن (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حبش سے بہتر آدمی آئے تھے انمین ذوجدن بھی تھے۔ ابونعیم نے ایسا ہی کہا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہو انکا نام ذو وجن ہی۔ انشاء اللہ تعالی اپنے مقام مین انکا تذکرہ کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) ذوالجوشن (رضی اللہ عنہ)

ضبابی۔ والد ہین شمر بن ذی الجوشن کے۔ اِنکے نام مین اختلاف ہی۔ بعض لوگ کہتے ہین اوس بن اعور جو اوپر گذر چکا اور بعض لوگ کہتے ہین انکا نام شرحبیل بن اعور بن عمرو بن معاویہ ہی۔ انکا نام ضباب بن کلاب بن ربیعہ بن عامر ابن صعصعہ عامری کلابی ثم الضبابی۔ انکو ذوالجوشن اسوجہ سے کہتے ہین کہ انکا سینہ اُبھرا ہوا تھا۔ شاعر تھے خوش کلام تھے نیکوکار تھے۔ انکے اشعار بہت عمدہ عمدہ ہین جنمین وہ اپنے بھائی صمیل کا مرثیہ انھون نے کہا ہی۔ کوفہ مین رہتے تھے۔ ہمین ابو الفرج بن ابی الرجاء ثقفی نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عیسی بن یونس بن ابی اسحاق سبیعی نے اپنے والد سے انھون نے اُسکے دادا ذی الجوشن ضبابی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بعد اسکے کہ آپ غزوۂ بدر سے فارغ ہوے اپنے گھوڑے کا ایک بچہ جسکا نام قرحا تھا لے گیا اپنے عرض کیا کہ یا محمد مین آپکے پاس قرحا (نامی) گھوڑے کا بچہ لایا ہون حضرت نے فرمایا مجھے اسکی ضرورت نہین ہے اگر تم چاہو کہ مین اسکے عوض مین تمھین بدر کی لوٹی ہوئی عمدہ عمدہ زرہین دیدون تو مین ایسا نہین کرسکتا ذی الجوشن نے

کہا مین وہ زر ہین طلوگا مجھے اُنکی ضرورت نہین ہو پھر آپنے فرمایا کہ ای ذی الجوشن تم اسلام کیون نہین لاتے تاکہ تم اس امت کے روا سلمین مین سے ہو جاؤ ذوالجوشن کہتے تھے مینے کہا مین اسلام نہ لاؤنگا حضرت نے پوچھا کہ کیون وہ کہتے تھے مینے جواب دیا کہ اس سبب سے کہ مینے آپکی قوم کو دیکھا کہ وہ آپ کے دشمن ہین حضرت نے فرمایا تمکو انکی لڑائیون کی حالت معلوم ہوئی مینے کہا ہان حضرت نے فرمایا پھر تم کب ہدایت پاؤگے مینے عرض کیا جب آپ کعبہ پر غالب آجائینگے (یعنے فتح مکہ کرلینگے) اور وہان رہنے لگینگے حضرت نے فرمایا اگر تم زندہ رہو گے تو امید ہو کہ یہ بھی دیکھ لوگے بعد اسکے آپنے فرمایا کہ ای بلال اس شخص کی تھیلیان لے لو اور انمین عجوہ (نامی چھوہارے) بھرو پس جب مین واپس ہو کر چلا تو حضرت نے فرمایا کہ یہ بنی عامر کے عمدہ سوارون مین سے ہے ذوالجوشن کہتے تھے کہ مین اپنے گھر والون کے ساتھ مقام عودہ مین تھا کہ یکایک ایک سوار آیا مینے کہا کہ تو کہان سے آتا ہو اُسنے کہا مکہ سے مینے کہا کیا خبر ہو اُسنے کہا خدا کی قسم محمد وہان غالب آگئے اور وہان مقیم ہین مینے (اپنے دل مین) کہا کہ میری مان مجھے روئے اگر مین اب اتنی تاخیر کے بعد اسلام لاؤن پھر مینے حضرت سے مقام حیرہ کی درخواست کی آپنے مجھے معافی مین دیدیا بعض لوگون کا بیان ہو کہ ابو اسحاق نے اسے نہین سنا بلکہ انھون نے انکی حدیث اسکے بیٹے شمر بن ذی الجوشن سے سنی ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ذوحوشب (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تھے مگر آپکو دیکھا نہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر طور پر ذوالکلاع کے نام مین لکھا ہو۔

ذُوالخُوَیصِرَہ

تمیمی۔ ہین ابو عبداللہ محمد بن محمد بن سرایا بن علی نے اور ابو الفرج واسطی نے اور مسمار بن ابی بکر وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند سے محمد بن اسمعیل بخاری سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا ہمسے عبدالرحمن بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ولید نے اوزاعی سے انھون نے زہری سے انھون نے ابو سلمہ اور ضحاک سے انھون نے ابو سعید خدری سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کچھ تقسیم کر رہے تھے ذوالخویصرہ نے جو بنی تمیم مین سے ایک شخص تھے کہا کہ یا رسول اللہ انصاف کیجیے حضرت نے فرمایا تیری خرابی ہو اگر مین نہ انصاف کرونگا تو کون انصاف کریگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے اجازت دیجیے تو مین اس منافق کی گردن مارون حضرت نے فرمایا نہین اس شخص کے کچھ ساتھ والے ہین جنکے نماز

روزے کے سامنے فرما پنے فاروزے وغیرہ کچھوے وغیرہ سے اس طرح نکلتے ہیں جس طرح تیر شکار سے نکلتا ہے
اور اسکی گانسی کی جڑ تک پہنچتا ہے اور اسکے پیکان کو دیکھو تو اسمین کچھ لگیگا اور اسکی ڈنڈی کو دیکھو تو اسمین کچھ
نہ لگیگا مگر وہ لہو اور خون سے ہوے ہیں یہ لوگ اسوقت ظاہر ہونگے جب لوگون مین باہم اختلاف پیدا ہوجائیگا
اور کی نشانی یہ ہوگی کہ انکے دونون پستانون مین ایک پستان عورت کے پستان کے مثل ہوگا اور دوسرا
ہلتا ہوا گوشت کے ٹکڑے کے مثل ہوگا وہ
دیتا ہون کہ میں نے خود حضرت جعفر سے سنا جب انھون نے ان لوگون سے جو انکے پاس بیٹھے تھے جنکے
شمار کی ہمت نہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرمائی تھی حمد بن عثمان بن ابی العاص نے
جو زہری کی روایت سے بیان کرتے تھے کہ انھون سے عبداللہ بن عامر بن
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی عبدالرزاق نے خبر دی تھی معمر نے زہری سے انھون نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے
انھون نے ابوسعید خدری سے روایت کرکے خبر دی تھی کہ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کر رہے تھے حضرت ابن عباس کہتے تھے کہ ذوالخویصرہ بنی تمیم کا ایک شخص تھا اور حنین کے دن تھا کہ یکایک ذوالخویصرہ نے
آکے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ انصاف کیجئے
حضرت نے فرمایا تیری خرابی ہو اگر میں انصاف نہ کرونگا تو کون انصاف کریگا اسکے بعد انھون نے پوری واقعہ بیان کیا
جو اوپر گذر چکا پس اس روایت سے معلوم ہوا کہ ذوالخویصرہ کا نام حرقوص بن زہیر تھا باقی علم حرقوص کے
نام مین اسکے باقی حالات گذر چکے۔

(سیدنا) ذوالخویصرہ رضی اللہ عنہ

یمانی۔ عمرو بن عثمان نے سفیان بن عیینہ سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا ذوالخویصرہ یمانی مسجد مین رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے سامنے آئے وہ وحشی جنگلی لوگون مین سے تھے پس جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو آتے ہوے
دیکھ تو فرمایا کہ یہ وہ شخص ہے جسنے مسجد مین پیشاب کیا تھا پھر جب وہ آگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوے
تو کہا کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپکو جنت مین داخل کرے اور ہمارے سوا کسی کو داخل نکرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ تو نے ایک وسیع چیز کو تنگ کر دیا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ گئے اور وہ شخص مسجد کے اندر آیا اور پیشاب
کھولکر مسجد مین اسنے پیشاب کر دیا لوگ اسپر چڑھ گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے کہنے کے بعد کہ یہ ذکر

Marfat.com

شخص ہو جسنے مسجد مین پیشاب کیا تھا تعجب کرنے لگے پس جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کی گفتگو سنی تو آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ ٹھیر جاؤ لوگون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اس شخص نے مسجد مین پیشاب کر دیا ہے آپنے فرمایا نرمی کرو اسکو تعلیم کرو پھر آپنے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ ایک ڈول پانی لے آئے اور اُسکے پیشاب کرنے کی جگہ پر بہادے - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) ذُوخیوان (رضی اللہ عنہ)

ہمدانی شعبی نے عامر بن شہر سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا ملک یعنی ذوخیوان جب اسلام لائے تو انسے کسی نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور انسے اپنے لیے اور اپنے مال کے لیے امان لے لو انکا ایک گاؤن تھا جسمین اُنکے غلام رہتے تھے پس یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور کہا کہ یا رسول اللہ مالک بن مرارہ رہاوی ہمارے پاس اسلام کی دعوت دینے کو آئے پس ہم مسلمان ہو گئے میری ایک زمین ہے جسمین غلام رہتے ہین لہذا آپ میرے لیے کوئی تحریر لکھدیجیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین تحریر لکھدی (جسکی عبارت یہ تھی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ لعلک ذی خیوان ان کان صادقا فی ارضہ ومالہ ورقیقہ فلہ الامان وذمۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ تحریر مالک بن سعید کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تھی عبدان نے کہا ہے کہ مالک کا نام غلط ہے صحیح خلدہ ہے - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) ذوودجن (رضی اللہ عنہ)

وحشی بن اسحاق بن وحشی بن حرب بن وحشی اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا وحشی بن حرب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حبش سے بہتر آدمی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے جنمین ذوودجن بھی تھے حضرت نے ان لوگون سے فرمایا کہ تم اپنا نسب بیان کرو تو ذوہدم نے چند اشعار کہے جو اُنکے نام مین انشاء اللہ تعالی آئینگے - ان سب لوگون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اُٹھائی - انکا شمار اہل حبش مین ہے - انکا تذکرہ ابن مندہ نے اسی طرح لکھا ہے اور ابو نعیم نے انکا نام دودجن تقدیم جیم لکھا ہے جو اوپر گذر چکا - یہ دونون ایک ہین واللہ اعلم -

(سیدنا) ذوالزوائد (رضی اللہ عنہ)

جہنی - صحابی ہین - انکا شمار اہل مدینہ مین ہے - ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے کہا ہے کہ سب سے پہلے جسنے نماز چاشت

بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ کی طرف سے ملک یعنی ذی خیوان کے نام یہ تحریر ہے کہ اگر یہ اپنی زمین اور اپنے مال اور اپنے غلامون کی بابت سچے ہون تو اُنکے لیے امان ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذمہ داری ہے ۱۲

پڑھی وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص تھے جنکا نام ذوالزائد تھا۔ ہمیں ابو احمد عبدالوہاب بن علی بن سکینہ نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ہشام بن عمار بن سلیمان بن مطیر نے جو دمشق کے رہنے والے تھے اپنے والد سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے مجمع الوداع میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے لوگوں کو کچھ باتوں کا حکم دیا اور کچھ باتوں سے منع فرمایا بعد اسکے آپنے فرمایا کہ کیا میں تبلیغ کرچکا لوگوں نے کہا خدایا ہاں آپنے فرمایا کہ اللہ گواہ رہ پھر آپنے فرمایا کہ جب اہل قریش بحلفت کے لئے جھگڑیں تو ہر فریق مثل رشوت کے لئے گئے تو اس وقت اس فریق کو چھوڑ دینا کسی نے کہا کہ یہ حدیث بیان کرنیوالے وہ شخص ہیں تو لوگوں نے کہا کہ ذوالزوائد ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ذوالاصابع ہیں جنکا ذکر اوپر ہوچکا مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ ذوالاصابع بہت متقدم ہیں رہتے تھے اور یہ مدینہ میں رہتے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ذوالاصابع ہی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ اسکا ذکر اسکے بعد ہوگا بعضوں نے لکھا ہے

(سیدنا) ذوالشمالین (رضی اللہ عنہ)

انکا نام عمیر بن عبدعمرو بن نضلہ بن عمرو بن غبشان بن سبیرہ بن عمرو بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ ہے اور کہا گیا ہے کہ غبشان کا نام حارث بن عبدعمرو بن عمرو بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ ہے بنی سہم کے بعض لوگوں نے غالب بن فہر کی اولاد سے قرار دیا ہے وہ بھائی تھے خزاعہ کے۔ یہ اسلام لائے اور غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور اسی میں شہید ہوئے انکو اسامہ جشمی نے قتل کیا تھا۔ اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ انکا نام ذوالشمالین بن عبدعمرو بن نضلہ بن غبشان ہے۔ اور زہری نے کہا ہے کہ یہ خزاعی ہیں یہ ذوالیدین نہیں ہیں جنکا ذکر نماز کی سہو میں ہوا کیونکہ ذوالشمالین غزوۂ بدر میں شہید ہوگئے تھے اور نماز کے سہو میں حضرت ابوہریرہ بھی شریک تھے جنکا اسلام بدر کے بعد سال ربعہ ہوا اسکی بحث انشاء اللہ تعالیٰ ذوالیدین کے نام میں آئیگی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذوالشمالین (رضی اللہ عنہ)

انکا نام عمیر بن عبدعمرو بن نضلہ بن عمرو بن غبشان بن سبیرہ بن عمرو بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ ہے اور کہا گیا ہے کہ غبشان کا نام حارث بن عبدعمرو بن عمرو بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ ہے بنی سہم کے بعض لوگوں نے غالب بن فہر کی اولاد سے قرار دیا ہے وہ بھائی تھے خزاعہ کے۔ یہ اسلام لائے اور غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور اسی میں شہید ہوئے انکو اسامہ جشمی نے قتل کیا تھا۔ اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ انکا نام ذوالشمالین بن عبدعمرو بن نضلہ بن غبشان ہے۔ اور زہری نے کہا ہے کہ یہ خزاعی ہیں یہ ذوالیدین نہیں ہیں جنکا ذکر نماز کی سہو میں ہوا کیونکہ ذوالشمالین غزوۂ بدر میں شہید ہوگئے تھے اور نماز کے سہو میں حضرت ابوہریرہ بھی شریک تھے جنکا اسلام بدر کے بعد سال ربعہ ہوا اسکی بحث انشاء اللہ تعالیٰ ذوالیدین کے نام میں آئیگی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذوالظلیم (رضی اللہ عنہ)

انکا نام عوسجہ بن ظلم ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں ظلیم بضم ظا ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے اور بعض لوگوں نے انکے والد کا نام ظلمہ بسر ظا کہا ہے مگر فتحہ صحیح ہے۔ انکے پاس بنو ذوالبکاء کے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حریث بن عبداللہ کو بھیجا تھا تاکہ اسود حنفی سے لڑنے میں یہ مدد دیں یہ دونوں اپنی قوم میں رئیس تھے ذوظلیم جنگ صفین میں حضرت معاویہ کے ساتھ شریک ہوئے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے مگر ابوعمر کے کلام سے کوئی ایسی بات نہیں ہے جو انکے صحابی ہونے پر دلالت کرے صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسلام لے آئے تھے۔

Marfat.com

(سیدنا) ذو عمرو (رضی اللہ عنہ)

یہ اہل یمن مین سے ایک شخص ہین ذوالکلاع کے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تھے یہ دونون مسلمان ہوگئے تھے اور ان دونون کے ساتھ جریر بن عبداللہ بجلی بھی تھے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین دونون کے پاس اسود عنسی کے قتل کے لیے بھیجا تھا۔ اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ یہ جریر بھی اُنکے ہمراہ مسلمان ہوکے یمن مین صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے اور وہ قاصد جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے پاس بھیجا تھا جریر بن عبداللہ انصاری تھے پس وہ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جب یہ لوگ اثناے راہ مین تھے تو ذو عمرو نے جریر سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی مجھے انکی وفات کا حال معلوم ہوگیا ہے جریر کہتے تھے کہ اُسی حال مین مجھکو کچھ سوار دکھائی دیے مینے انسے پوچھا تو انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور ابوبکر خلیفہ بنالے گئے ہین ذو عمرو نے کہا کہ اے جریر تم بڑے نیک لوگ ہو اور تم بزرگی پر ہو اور ہمیشہ بہتری پر رہوگے جب تک تمھاری یہ حالت رہیگی کہ جب ایک سردار تمھارا فوت ہو جائے تو دوسرے کو سردار بنالو اور جب تلوار پر نوبت پہونچ جائیگی تو پھر تم بھی بادشاہ ہو جاؤگے جس طرح بادشاہ لوگ خوش ہوتے ہین اسی طرح تم بھی خوش ہوگے اور جس طرح بادشاہ لوگ غضبناک ہوتے ہین اسی طرح تم بھی غضبناک ہوگے پھر ذوالکلاع اور ذو عمرو دونون نے جریر سے کہا کہ تم خلیفہ سے ہمارا اسلام کہدینا اور اب ہم پھر آئینگے یہ کہکے دونون لوٹ گئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ذوالغُرّہ (رضی اللہ عنہ)

جہنی۔ اور بعض لوگ انکو طائی کہتے ہین اور بعض لوگ ہلالی کہتے ہین۔ انکا نام یعیش ہے ہین ابو یاسر بن ابی حبہ اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے عمرو بن محمد ناقد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبیدہ بن حمید ضبی نے عبداللہ بن عبداللہ رازی سے انھون نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے انھون نے ذی غرہ سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ایک اعرابی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا وہ اکثر سفر مین رہتا تھا اُسنے کہا کہ یارسول اللہ کبھی نماز کا وقت ہمین اونٹون کے باندھنے کی جگہ مین آجاتا ہے تو کیا ہم اس مقام مین نماز پڑھ لین آپ نے فرمایا نہین پھر اُسنے کہا کہ کیا اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کرنا پڑتا ہے آپ نے فرمایا ہان[1] پھر اُسنے پوچھا کہ کیا ہم بکریون کے باندھنے کی جگہ مین نماز پڑھ لین آپنے فرمایا نہین پھر اُسنے پوچھا کہ کیا بکری کا گوشت

[1] حنفیہ اس حدیث کو منسوخ کہتے ہین اُنکے نزدیک کسی چیز کے کھانے پینے سے وضو نہین جاتا ۱۲

کھانے سے وضو کرنا پڑتا ہو آپ نے فرمایا نہین - اس حدیث کو عباد بن عوام نے حجاج بن ارطاۃ سے انھون نے عبداللہ بن عبداللہ سے انھون نے عبدالرحمن سے انھون نے اسید بن حضیر سے یا براء سے اسی طرح روایت کیا ہو - ابو نعیم نے کہا ہو بعض لوگون کا بیان ہو کہ حضرت براء کے چہرہ مین سپید داغ یا اور اسی قسم کی کوئی بیماری تھی اسوجہ سے لوگ انکو ذوالغرہ کہتے تھے - اور ابن ماکولا نے کہا ہو کہ بعض اہل علم نے بیان کیا ہو کہ حضرت براء ہی کو لوگ ذوالغرہ کہتے تھے بوجہ اسکے کہ انکے چہرہ مین سپید داغ تھا مگر میرے نزدیک اسمین کلام ہو کیونکہ حضرت براء نہ طائی تھے اور نہ بلالی اور نہ جہنی - اور اس حدیث کو محمد بن عمران بن ابی لیلی نے اپنے والد سے انھون نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے انھون نے یعیش جہنی سے جنکا مشہور نام ذوالغرۃ تھا روایت کی ہو کہ ایک اعرابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اونٹنی کے باندھنے کے مقامات مین نماز پڑھنے کی بابت پوچھا پھر انھون نے اسی طرح کی حدیث ذکر کی - اور اس حدیث کو اعمش نے عبداللہ بن عبیداللہ سے انھون نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے انھون نے براء بن عازب سے روایت کیا ہو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) ذوالغصہ (رضی اللہ عنہ)

نام انکا حصین بن یزید بن شداد بن قتاث بن سلمہ بن وہب بن عبداللہ بن ربیعہ بن حارث بن کعب بن عمرو بن علہ ابن جلد بن مالک بن اود حارثی جنکو لوگ ذوالغصہ کہتے ہین بوجہ ایک گلٹی کے جو انکے حلق مین تھی انکی بات صاف سمجھ مین نہ آتی تھی - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بن کے آئے تھے - انکا تذکرہ ابو عمر نے ابن کلبی سے نقل کیا ہو - مین کہتا ہون کہ ابو عمر نے ابن کلبی سے نقل کیا ہو مگر ابن کلبی نے انکا وفد بن کے آنا نہین بیان کیا انھون نے صرف اسقدر لکھا ہو کہ یہ سو برس تک بنی حارث کے سردار رہے - یحیی بن سعید کی اولاد مین انھین کی نسل کی وجہ سے غصہ (یعنے گلے مین گلٹی) پیدا ہو گیا تھا بان ابن کلبی نے انکے بیٹے قیس بن حصین کا صحابی ہونا بیان کیا ہو وہ عنقریب اپنے مقام مین ذکر کیا جائیگا

(سیدنا) ذوقرنات (رضی اللہ عنہ)

انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہو - انسے یونس بن میسرہ بن حلیس نے کچھ مقطوع حدیثین روایت کی ہین - انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہو -

(سیدنا) ذوالکلاع (رضی اللہ عنہ)

انکا نام اسمیفع بن ناکور ہو اور بعض لوگ کہتے ہین ایفع اور بعض لوگ کہتے ہین سمیفع - یہ حمیری ہین کنیت انکی ابو شرحبیل ہو اور بعض لوگ کہتے ہین ابو شراحیل - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اسلام لے آئے تھے - ابن لہیعہ نے

Marfat.com

کعب بن علقمہ سے انھون نے حسان بن کلیب حمیری سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے مینے ذوالکلاع حمیری سے سنا وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ترک کو نہ چھیڑو جب تک وہ تمھین نہ چھیڑین - یہ اپنی قوم مین رئیس تھے انکی اطاعت کی جاتی تھی - انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسود عنسی کے قتل مین مدد دینے کے لیے لکھا تھا اور جریر بن عبداللہ بجلی کو اور بقول بعض جابر بن عبداللہ کو قاصد بنا کے بھیجا تھا مگر صحیح پہلا قول ہو ذی عمرو کے نام مین یہ قصہ گذر چکا ہو - پھر ذوالکلاع شام کی طرف چلے گئے اور وہین مقیم تھے جب فتنہ کا زمانہ آیا تو جنگ صفین کا سامان انھین نے کیا (یہ حضرت معاویہ کی طرف تھے) اسی جنگ مین یہ شہید ہوے - بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ حضرت معاویہ انکے مقتول ہونے سے بہت خوش ہوے اس وجہ سے کہ ذوالکلاع کو جب یہ خبر ملی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار بن یاسر کے حق مین فرمایا ہو کہ انکو باغی گروہ قتل کریگا (اور عمار حضرت علی کی طرف تھے) تو انھون نے حضرت معاویہ اور عمرو بن عاص سے کہا کہ ہم علی اور عمار سے کس طرح لڑ سکتے ہین تو ان لوگون نے انکو یہ جواب دیا کہ حضرت عمار ہماری ہی طرف آجائینگے اور وہ ہماری طرف سے لڑینگے - پھر جب ذوالکلاع شہید ہو گئے اور اُنکے بعد عمار شہید ہوے تو حضرت معاویہ نے کہا کہ اگر ذوالکلاع زندہ ہوتے (اور انکے سامنے عمار شہید ہوتے) تو یہ نصف لوگون کو لیکر حضرت علی کی طرف چلے جاتے اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ ذوالکلاع نے حضرت معاویہ سے اسوجہ سے اختلاف کیا تھا کہ انکے نزدیک ثابت ہو گیا تھا کہ حضرت علی حضرت عثمان کے خون سے بالکل بری ہین - ابو عمر نے کہا ہو مین ذوالکلاع کو صحابی نہین جانتا پس وہ حضرت کی حیات مین اسلام لا چکے تھے اور آپکے متبع تھے - مجھے انکی کوئی روایت معلوم نہین سوا اسکے جو عمرو سے اور عوف ابن مالک سے انھون نے روایت کی ہو - جب ذوالکلاع مقتول ہوے تو اُنکے بیٹے شرحبیل نے اشعث بن قیس کے پاس آدمی بھیجا اور اپنے والد کی لاش مانگی اشعث نے کہا مین خوف کرتا ہون کہ امیر المومنین مجھے بدگمان ہو جائینگے لہذا تم سعید بن قیس ہمدانی کے پاس جاؤ وہ لشکر کے داہنی جانب مین ہین حضرت معاویہ نے اہل شام کو حضرت علی کے لشکر مین داخل ہونے سے منع کر دیا تھا تاکہ کچھ فساد نہ پیدا ہو پس ذوالکلاع کے بیٹے حضرت معاویہ کے پاس گئے اور انسے حضرت علی کے لشکر مین سعید بن قیس کے پاس جانیکی اجازت مانگی حضرت معاویہ نے اجازت دیدی پس وہ سعید کے پاس گئے سعید نے انکو اجازت دی کہ اپنے باپ کی لاش لے جائین چنانچہ یہ لے آئے - ذوالکلاع کو اشتر نخعی نے قتل کیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ حریث بن جابر نے ابو میسرہ یعنے عمرو بن شرحبیل ہمدانی سے مروی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے حضرت عمار بن یاسر اور حضرت ذوالکلاع کو خواب مین دیکھا بہت سفید کپڑے پہنے ہوے باغ کی روش پر کھڑے تھے مینے کہا کہ تم تو آپس مین ایک دوسرے سے لڑے تھے ان لوگون نے کہا ہان مگر ہمنے اللہ کو

Marfat.com

بہت وسیع المغفرت پایا میںنے پوچھا کہ اہل نہروان یعنے خوارج کا کیا حال ہی تو مجھسے کہا گیا کہ وہ بڑی معصیت مین ہین ذوالکلاع نے چار ہزار گھرانے (غلامون کے) آزاد کیے تھے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ دس ہزار واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ذُواللِّحیَہ (رضی اللہ عنہ)

کلابی۔ نام انکا شریح بن عامر بن عوف بن کعب بن ابی بکر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ہی۔ صحابی ہین ہمین عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یحییٰ بن معین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو عبیدہ یعنے حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبدالعزیز بن مسلم نے یزید بن ابی منصور سے انھون نے ذوالللحیہ کلابی سے روایت کرکے خبر دی کہ انھون نے کہا یارسول اللہ ہم اس حدیث مین عمل کر رہے ہین کہ نئی باتین ہوا کرتی ہین یا اس حالت مین کہ تمام باتین (روز ازل مین) لکھی جا چکی ہین آپنے فرمایا اس حالت مین کہ لکھی جا چکی ہین انھون نے کہا پھر ہم اب کس لیے عمل کرین آپنے فرمایا عمل کرو اس لیے کہ ہر شخص اسی چیز کی توفیق پاتا ہی جس لیے وہ پیدا کیا گیا ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ذوواللسانین (رضی اللہ عنہ)

انکا نام مولہ بن کنیف ہی۔ بسبب فصیح ہونے کے انکو ذواللسانین کہتے تھے (ذواللسانین کے معنی دو زبان والے) یہ عبدان کا قول ہی انکا تذکرہ میم کی ردیف مین کیا گیا ہی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ذو مخبر (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگ انکو ذو مخمر کہتے ہین اوزاعی کے نزدیک انکا نام مخمر ہی۔ بھتیجے ہین نجاشی شاہ حبش کے۔ انکا شمار اہل شام مین ہی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے۔ انسے ابو حی موذن نے اور جبیر بن نفیر نے اور عباس بن عبدالرحمن نے اور ابو الزاہریہ نے اور عمرو بن عبداللہ حضرمی نے روایت کی ہی۔ جریر بن عثمان نے راشد بن سعد مقرابی سے انھون نے ابو حی موذن سے انھون نے ذی مخمر سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ معاملہ (خلافت کا) قبیلۂ حمیر مین تھا مگر اب اللہ نے اسکو قریش مین قائم کر دیا ہی۔ ذو مخمر اُن لوگون مین سے تھے جو حبش سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے یہ بہتر آدمی تھے۔ ذو مخمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنا اختیار کیا تھا وہ آپکی خدمت کیا کرتے تھے اسی وجہ سے بعض لوگون نے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامون مین شمار کیا ہی۔ ہمین ابو محمد عبدالوہاب بن علی امین صوفی نے اپنی سند سے ابو داؤد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبید بن ابی الوزیر نے بیان کیا

Marfat.com

وہ کہتے تھے ہمین مبشر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حریز بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یزید بن صبح نے ذی مخبر حبشی سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے روایت کرکے بیان کیا ہو وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہلکا سا) وضو کیا جس سے مٹی بھی نہین بھیگی (یعنی بہت کیچڑ نہین ہوئی) پھر آپنے بلال کو حکم دیا انھون نے اذان کہی بعد اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر دو رکعت نماز اطمینان کے ساتھ پڑھی آپنے حضرت بلال سے فرمایا کہ نماز کو قائم کرو بعد اسکے آپنے نماز پڑھائی کسی قسم کی عجلت آپکو نہ تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ذو مران (رضی اللہ عنہ)

انکا نام عمیر ہمدانی ہو۔ مجالد نے شعبی سے انھون نے عامر بن شہر سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمیر ذی مران کو اور قبیلۂ ہمدان کے اُن لوگون کو جو مسلمان ہوگئے تھے خط لکھا تھا جسکی ابتدا سلام علیکم سے تھی پھر انھون نے پورا مضمون خط کا بیان کیا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہو اور سب لوگون نے انکا ذکر عین کی ردیف مین لکھا ہو۔

(سیدنا) ذو مناحب (رضی اللہ عنہ)

ابن مندہ نے اپنی سند سے وحشی بن حرب بن وحشی تک روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بہتر آدمی حبش کے آئے تھے منجملہ اُنکے ذو مخبر اور ذو مہدم اور ذو مناخب اور ذو وجن بھی تھے حضرت نے انسے فرمایا کہ تم لوگ اپنا نسب بیان کرو اسکے بعد انھون نے پوری حدیث بیان کی ان سب لوگون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اُٹھائی تھی۔ انکا شمار اہل حبش مین ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہو اور انھون نے انکا نام مناحب لکھا ہو اور ابو نعیم نے بھی انکا ذکر لکھا ہو اور انھون نے منادح لکھا ہو یہ دونون ایک ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) ذو منادح (رضی اللہ عنہ)

حبش سے جو بہتر آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تھے انمین ذو مہدم اور ذو منادح بھی تھے۔ یہ ابو نعیم کا قول ہو اور ابن مندہ نے انکا نام ذو مناحب لکھا ہو یہ دونون ایک ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) ذو مہدم (رضی اللہ عنہ)

اوپر بیان ہو چکا ہو کہ حبش سے جو لوگ آئے تھے انمین ذو مہدم اور ذو مخبر اور ذو جدن وغیرہم بھی تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ تم لوگ اپنا نسب بیان کرو تو ذو مہدم نے کہا ؎

علی عہد ذی القرنین کانت سیوفنا[1] صوادم یفلقن الحدید المذکرا وہو وابونا سید الناس کلہم

[1] ترجمہ ذو القرنین کے زمانے مین ہماری تلوارین بدتیز تھین کہ سخت لوہے کو کاٹ ڈالتی تھین ۔ وہ ذریعہ ہے والا تھے جو سب لوگون کے سردار تھے

وفی زمن[1] الاحقاف عزا ومفخرا فمن کان یعمی عن ابیہ فانما وجدنا ابانا العذلی المذکرا

یہ سب لوگ صحابی تھے سرزمین حبش مین رہتے تھے واللہ اعلم۔

(سیدنا) ذوالیدین (رضی اللہ عنہ)

انکا نام خرباق تھا قبیلۂ بنی سلیم سے تھے ناحیہ مدینہ مین مقام ذی خشب مین رہتے تھے یہ ذوالشمالین نہین ہین ذوالشمالین خزاعی تھے بنی زہرہ کے حلیف تھے بدر کے دن شہید ہوے تھے ہمنے انکا ذکر لکھا ہے اور ذوالیدین زندہ رہے یہانتک کہ اُنسے متاخرین تابعین نے روایت کی ہے حضرت ابوہریرہ اُسوقت موجود تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مین سہو ہوگیا تھا اور ذوالیدین نے عرض کیا تھا کہ نماز مین قصر ہوگیا یا آپ بھول گئے حضرت ابوہریرہ سے بسند صحیح مروی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمین نماز پڑھائی اور ہم اس حالت مین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھ رہے تھے اور ہمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز ظہر یا عصر کی پڑھائی تو ذوالیدین نے آپ سے عرض کیا الی آخر الحدیث اور حضرت ابوہریرہ خیبر کے سال بدر کے بہت دنون بعد اسلام لائے ذوالشمالین اُسوقت نہ تھے زہری باوجود عالم مغازی ہونے کے یہ کہتے ہین کہ یہ وہی ذوالشمالین ہین جو بدر مین شہید ہوگئے تھے اور یہ کہ ذوالشمالین کا قصہ بدر سے پہلے کا ہے بدر کے بعد تو تمام امور مضبوط ہوگئے تھے۔ ہمین ابو یاسر عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین معدی بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے شعیب بن مطیر نے اپنے والد مطیر سے روایت کرکے خبر دی اور مطیر اُسوقت موجود تھے انکے بات کی تصدیق کرتے تھے شعیب نے کہا کہ اے باپ تمنے مجھسے بیان کیا تھا کہ ذوالیدین نے تمکو ذی خشب کا پتہ دیا تھا اور تمسے بیان کیا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو نماز پڑھائی اور دو رکعت کے بعد آپنے نماز کو ختم کر دیا پھر جلد باز لوگ چلے گئے اور یہ کہنے لگے کہ نماز مین قصر ہوگیا مگر ابوبکر و عمر آپکے ہمراہ رہے اور ذوالیدین آپکے پاس پہونچے اور انھون نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا نماز مین قصر ہوگیا یا آپ بھول گئے ہین حضرت نے فرمایا نہ نماز مین قصر ہوا ہے اور نہ مین بھولا ہون بعد اسکے آپ ابوبکر و عمر کی طرف متوجہ ہوے اور فرمایا کہ ذوالیدین کیا کہتے ہین ان دونون نے کہا کہ یا رسول اللہ سچ کہتے ہین پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لوٹ آئے اور سب لوگ جمع ہوے پھر آپنے دو رکعت نماز اور پڑھی بعد اُسکے سجدۂ سہو[2] کیا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ذوالیدین وہ ذوالشمالین نہین ہین جو بدر مین مقتول

[1] اور زمانا احقاف مین صاحب عزت و فخر تھے جو شخص اپنے باپ دادا کو چھپائے (وہ چھپائے) ہمنے تو اپنے باپ کو ضائع ہیرا اور بہادر پایا ۱۲ [2] حنیفہ کے نزدیک ایسی حالت مین جبکہ بعد سلام کے مانین کر چکا ہو سجدۂ سہو کافی نہین نماز کا اعادہ کرنا چاہیے یہ حدیث شروع اسلام کی ہے آخر مین منسوخ ہوگئی تھی ۱۲

Marfat.com

ہو گئے تھے کیونکہ مطیر بہت بعد مین اسلام لائے ہین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نہین پایا - انکا تذکرہ تیمون نے لکھا ہی -

(سیدنا) ذویزن (رضی اللہ عنہ)

نام انکا مالک بن مرارہ رہاوی - انکو زرعہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تھا بادشاہان حمیر کا خط لے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تھے جب آپ تبوک سے لوٹے اور حارث بن عبد کلال اور نعمان اور بعض لوگ کہتے ہین رعین اور ہمدان کے اسلام کی خبر بھی لائے تھے اور یہ کہ ان لوگون نے شرک اور اہل شرک کو چھوڑ دیا ہی پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی یزن کے ہمراہ یہ تحریر لکھکے بھیجی تھی اما بعد فانی احمد الیکم اللہ الذی لا الہ الا ہو اما بعد فقد وقع بنا رسولکم مقفلنا من ارض الروم فلقینا بالمدینۃ فبلغ ما ارسلتم وخبرنا قبلکم وانبانا باسلامکم وقتلکم المشرکین وان اللہ عز وجل قد ہداکم بہدایتہ ان اصلحتم واطعتم اللہ ورسولہ واقمتم الصلوۃ وآتیتم الزکوۃ واعطیتم من المغانم خمس اللہ تعالی وسہم نبیہ وصفیہ وذکر القصۃ بطولہا فی الزکوۃ وغیرہا[1] انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی اور اسکو عبدان سے نقل کیا ہی -

(سیدنا) ذواب (رضی اللہ عنہ)

انکا تذکرہ ابو الفتح محمد بن حسین ازدی موصلی نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ یہ صحابی ہین حسن (بصری) نے انس بن مالک سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک شخص ذواب نامی کا گذر ہوا اور اسنے کہا السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ ورضوانہ حضرت انس کہتے تھے کہ ذواب نے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے کس طریقہ سے مجھے سلام کیا اس طرح آپ اپنے کسی صحابی کو نہین کرتے حضرت نے فرمایا کہ یہ بات مانع نہین ہی سلام تو کئی درجہ ثواب لیکر لوٹتا ہی - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) ذولہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عوقلہ یمانی - حافظ ابو ذکریا ابن مندہ نے انکا تذکرہ انکے دادا ابو عبد اللہ پر استدراک کرنے کے لیے کیا ہے اور انھون نے اپنی سند سے ہدبہ بن خالد سے انھون نے حماد بن سلمہ سے انھون نے ثابت سے انھون نے حضرت انس سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے یمن سے کچھ لوگ آئے جنمین ایک شخص ذولہ بن عوقلہ یمانی تھے وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو گئے اور انھون نے پوچھا کہ یا رسول اللہ سب لوگون سے زیادہ خلق اور خلقت مین

---

[1] ترجمہ - اما بعد مین اس اللہ کی تعریف کرتا ہون جسکے سوا کوئی معبود نہین بعد اسکے واضح ہو کہ تمہارا قاصد ہمارے پاس پہنچا جب ہم سرزمین روم (یعنی غزوہ تبوک) سے لوٹے وہ ہمین مدینہ مین ملا جو پیغام تم نے بھیجا تھا وہ اور تمہارے یہان کی خبرین سنے ہمین پہونچائین اور تمہارے اسلام کی اور تمہارے قتل کرنے مشرکین کی خبر ہمین دی اور اللہ عز وجل نے اپنی ہدایت سے ہمین راہ دکھائی بشرطیکہ تم نیکوکاری کرو اور اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرو اور نماز پڑھتے رہو اور زکوۃ دیتے رہو اور غنیمت مین سے پانچوان حصہ اللہ کا اور اسکے برگزیدہ نبی کا دیتے رہو پھر آپنے مفصل حال زکوۃ کا تحریر فرمایا ۱۲

Marfat.com

کون ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ذولہ ہین اور مجھے اسپر کچھ فخر نہین ذولہ نے عرض کیا کہ آپکے بعد سب سے افضل کون ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ذولہ آسمان نے سایہ نہین ڈالا اور زمین نے نہین گھیرا اور نہ عورتون نے جنا کسی ایسے شخص کو جو میرے بعد سب سے افضل ہو سوا ابوبکر صدیق کے ذولہ نے عرض کیا پھر کون آپنے فرمایا عمر بن خطاب ذولہ نے کہا پھر کون آپنے فرمایا عثمان بن عفان ذولہ نے کہا پھر کون آپنے فرمایا پھر علی بن ابی طالب اور انھون نے ایک حدیث طلحہ اور زبیر اور عبدالرحمن بن عوف اور ابوعبیدہ بن جراح کی فضیلت مین بھی ذکر کی اور یہ کہ جنت مین انکے لیے کیسے مدارج ہین - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) ذُوَیب (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ اسلمی - بھائی ہین اسمار کے - انکا ذکر خراش کے تذکرہ مین ہو چکا ہی - انکا تذکرہ ابوموسی نے مختصر لکھا ہی -

(سیدنا) ذُوَیب (رضی اللہ عنہ)

ابن حلحلہ - اور بعض لوگ کہتے ہین ذویب بن قبیصہ ابوقبیصہ بن ذویب خزاعی اور بعض لوگ کہتے ہین ذویب بن حبیب بن حلحلہ بن عمرو بن کلیب بن اصرم بن عبداللہ بن قمیر بن حبشہ بن سلول بن کعب بن عمرو بن ربیعہ یہ عمرو بن ربیعہ لحی بن حارثہ بن عمرو خزاعی کعبی تھے ابوعمر نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہی اور ابن کلبی نے کہا ہی کہ یہ ذویب بن حلحلہ ہی اور انھون نے مثل ابوعمر کے ذکر کیا ہی کہ انکے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانور رہتے تھے حضرت اُنھین کے ہمراہ قربانی کے جانور بھیجتے تھے اور انھین حکم دیتے تھے کہ جب انمین سے کوئی قبل اپنے مقام مین پہونچنے کے ہلاک ہونے لگے تو اُسکو قربانی کردین اور لوگون کو اُسکا گوشت دیدین - ہمین ابوالفرج بن محمود بن سعد اصفہانی نے اور ابویاسر بن ابی جبہ نے اپنی سند سے مسلم بن حجاج تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے ابوغسان مسمعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبدالاعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سعید نے قتادہ سے انھون نے سنان بن سلمہ سے انھون نے ابن عباس سے روایت کرکے بیان کیا کہ انسے ذویب ابوقبیصہ بیان کرتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے ہمراہ قربانی کے جانور (مکہ) بھیجا کرتے تھے اور فرما دیتے تھے کہ اگر انمین سے کوئی قبل اپنے مقام پر پہونچنے کے ہلاک ہونے لگے تو تم اُسکو قربانی کردو اور اُسکے نعل کو اُسکے خون مین سرخ کردو اور اُسکے منھ پر بھی اسکا نشان کردو اور خود اُسمین سے کچھ نہ کھاؤ اور نہ تمھارے ساتھ والون مین سے کوئی کھائے - یہ فتح مکہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے مقام قدید مین رہتے تھے مدینہ مین بھی انکا ایک گھر تھا - حضرت معاویہ کے زمانے تک زندہ رہے - ابن معین نے کہا ہی کہ ذویب قبیصہ کے والد صحابی ہین اور انھون نے روایت بھی کی ہی - اور ابوحاتم رازی نے ذویب بن حبیب

Marfat.com

ذویب بن حلحلہ کے علاوہ لکھا ہو اور کہا ہو کہ ذویب بن حبیب خزاعی بنی مالک بن افصی کی اولاد مین سے ایک شخص تھے اسلم ابن افصیٰ کے بھائی تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانورانکے پاس رہتے تھے انسے ابن عباس نے روایت کی جو اُسکے بعد انھون نے کہا ہو کہ ذویب بن حلحلہ بن عمرو خزاعی بنی قمیر مین سے ایک شخص ہین فتح مکہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے یہ قبیصہ بن ذویب کے والد ہین انسے ابن عباس نے روایت کی ہو۔ جس شخص نے ان ذویب کو دو آدمی بنادیا ہو وہ غلطی پر ہو حق وہی ہو جو ہمنے ذکر کیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانورون کی بابت یہ بھی روایت کی گئی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ناجیہ خزاعی کے ساتھ بھیجا تھا انکا بھی تذکرہ انکے باپ مین انشاء اللہ تعالیٰ ہوگا۔

(سیدنا) ذویب (رضی اللہ عنہ)

ابن شعثم عنبری۔ کنیت انکی ابو رجیح۔ بصرہ مین رہتے تھے اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تین جہاد کیے تھے عقیلی نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ انکے نام مین نون ہو اور ابن ابی حاتم نے کہا ہو کہ انکا نام ذویب بن شعثم میم کے ساتھ ہو انکا مشہور نام کلاح ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے آپنے پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہو انھون نے کہا کہ کلاح آپنے فرمایا کہ تمھارا نام ذویب ہو انکے گیسو دراز تھے۔ یہ بیٹے ہین شعثم بن قرط بن جناب بن حارث بن خزیمہ بن عدی بن جندب بن عنبر بن عمرو بن تمیم تمیمی ثم عنبری انکی اولاد نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہو۔ انسے انکے بیٹے رویح نے روایت کی ہو کہ حضرت عائشہ نے کہلا بھیجا رسول اللہ مین ایک غلام اولاد اسمعیل مین سے چاہتی ہون انسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انتظار کرو کل قبیلہ عنبر کی فئی آئیگی چنانچہ جب قبیلہ عنبر کی فئی آئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ انمین سے چار غلام صبیح اور ملیح لے لو اور انمین سے کسی کا سر نہ چھپاؤ پس مینے رویح کو لے لیا اور اپنے چچا کے بیٹے سمرہ کو اور اپنے چچا کے بیٹے رحب کو اور اپنے ماموں کے بیٹے زہیب کو لے لیا بعد اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے سرون پر ہاتھ پھیرا اور انکے لیے برکت کی دعا مانگی پھر فرمایا کہ اے عائشہ یہ لوگ اولاد اسمعیل سے ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو

(سیدنا) ذویب (رضی اللہ عنہ)

ابن کلیب بن ربیعہ خولانی۔ یہ سب سے پہلے شخص ہین جو اہل یمن مین سے اسلام لائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبد اللہ رکھا تھا اسود عنسی نے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرنے کے جرم مین آگ مین ڈالدیا تھا مگر آگ نے کچھ بھی مضرت انکو نہ پہونچائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ واقعہ اپنے اصحاب سے بیان فرمایا یہ شبیہ ہین ابراہیم خلیل صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حدیث کو ابن وہب نے ابن لہیعہ سے روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو مگر ابو موسی نے کہا ہو کہ

Marfat.com

مین یہ نہین جانتا کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی ہان ایک مرسل حدیث مین انکے اسلام کا ذکر کیا گیا ہی اور اس آزمایش کا جسمین اللہ نے انکو مبتلا فرمایا تھا۔ اسکو ابن لہیعہ نے روایت کیا ہی۔

حرف الراء۔ باب الراء مع الف

(سیدنا) راشد (رضی اللہ عنہ)

ابن حبیش۔ انکو احمد بن حنبل اور محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے صحابہ مین ذکر کیا ہی اور انکا شمار اہل شام مین ہی انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہی۔ ہین ابو یاسر بن ابی جبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے محمد بن بکیر سے انھون نے سعید بن ابی عَرُوبہ سے انھون نے قتادہ سے انھون نے مسلم بن یسار سے انھون نے ابوالاشعث صنعانی سے انھون نے راشد بن حبش سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عبادہ بن صامت کے پاس انکی بیماری مین عیادت کے لیے تشریف لے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے صحابہ سے) پوچھا کہ تم جانتے ہو کہ میری امت مین شہید کون لوگ ہین سب لوگون نے سکوت کیا عبادہ نے کہا کہ مجھے تکیہ لگا کے بٹھا دو لوگون نے انکو بٹھا دیا تو عبادہ نے کہا کہ وہ شخص جو صبر کرے اور امیدوار ثواب ہو سوا خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس صورت مین تو میری امت مین شہدا بہت کم ہو جائینگے (سنو) قتل فی سبیل اللہ بھی شہادت ہی اور طاعون بھی شہادت ہی اور غرق بھی شہادت ہی اور پیٹ کا مرض بھی شہادت ہی اور نفاس بھی شہادت ہی اسکا بچہ اُسے جنت مین لیجائیگا اور اس حدیث مین ابوالعوام خادم بیت المقدس نے اسقدر اور زیادہ روایت کیا ہی کہ جل جانا بھی شہادت ہی اور مرض سل بھی شہادت ہی۔ اس حدیث کو شیبان بن عبدالرحمن نے قتادہ سے روایت کیا ہی اور کہا ہی کہ وہ راشد سے وہ عبادہ سے روایت کرتے ہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہی کہ تابعی ہین شامی ہین۔

(سیدنا) راشد (رضی اللہ عنہ)

ابن حفص اور بعض لوگ کہتے ہین ابن عبد ربہ سلمی۔ کنیت انکی ابو اثبلہ۔ مسلم بن حجاج نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی انکا نام پہلے ظالم تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام راشد رکھا۔ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہی انھون نے کہا غاوی ہن ظالم حضرت نے فرمایا نہین تم راشد بن عبداللہ ہو یہ بنی سلیم کے اُس بت کے خادم تھے جسکا نام سواع تھا۔ انسے انکی اولاد نے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے وہ بت جسکا نام سواع تھا

معلاۃ مین تھا اور انھون نے اپنے اسلام کا اور اس بت کے توڑنیکا قصہ بیان کیا اور کہا کہ میرا نام ظالم تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام راشد رکھا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا اور بتون کی طرف اشارہ فرمایا اور وہ اپنے مُنھ کے بل اوندھے گر پڑے تو راشد نے یہ اشعار کہے ؎

قالت[1] ہلم الی الحدیث فقلت لا — یابی علیک اللہ والاسلام — لو ما شہدت محمدا و قبیلہ
بالفتح حین تکسر الاصنام — لرایت نور اللہ اضحی ساطعا — والشرک یغشی وجہہ الاظلام

انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) راشد (رضی اللہ عنہ)

ابن شہاب بن عمرو۔ بنی غیلان بن عمرو بن دعمی بن ایاد سے ہین ایادی ہین۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد بنکے آئے تھے انکا نام قرضاب تھا حضرت نے انکا نام راشد رکھا۔ یہ کلبی کا قول ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن بدیل بن ورقاء خزاعی۔ انکا نسب انکے والد کے ذکر مین گذر چکا ہے۔ بیر معونہ کے دن شہید ہوے یہ اور انکے بھائی عبداللہ اور عبدالرحمن اور سلمہ سب صحابی ہین۔ ہمین عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس سے انھون نے محمد بن اسحاق بن یسار سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے مغیرہ بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام اور عبداللہ ابن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن معتق یموت کو اپنے چالیس صحابہ کے ہمراہ بھیجا تھا جنمین بن صمہ اور حرام بن ملحان اور عروہ بن اسماء بن صلت اور رافع بن بدیل بن ورقاء خزاعی بھی تھے اور انھون نے انکے قتل کا پورا واقعہ بیان کیا ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے انکے نام مین تصحیف کردی ہے صحیح نام انکا نافع ہے اسمین کسی کا اختلاف نہین ہے ابن رواحہ نے انھین کے متعلق ایک شعر کہا ہے ؎

رحم[2] اللہ نافع بن بدیل — رحمۃ المبتغی ثواب الجہاد

اسی پر تمام اصحاب مغازی و تاریخ کا اتفاق ہے۔ حق اس مین ابونعیم کی طرف ہے ابن مندہ کو اسمین وہم ہو گیا ہے۔

---

[1] ترجمہ میری معشوقہ نے کہا کہ او باتین کرین مینے کہا نہین ۔ اللہ اور اسلام اس سے انکار کرتے ہین ۔ اگر تو محمد کو اور انکے اصحاب کو دیکھتی ۔ فتح مکہ مین جب انھون نے بتون کو توڑا ۔ تو یقیناً تو خدا کے نور کو روشن اور چمکنے والا دیکھتی ۔ اور شرک کو دیکھتی کہ اسکے چہرہ کو تاریکیان چھپائے ہوے ہین ۱۲

[2] ترجمہ۔ اللہ نافع بن بدیل پر رحمت کرے ۔ ایسی رحمت جو ثواب جہاد کے طلبگار پر ہوتی ہے ۱۲۔

Marfat.com

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

مولیٰ ہین بدیل بن ورقاء خزاعی کے۔ صحابی ہین۔ ابن اسحاق نے کہا ہو کہ جب قبیلۂ خزاعہ کے لوگ مکہ مین داخل ہوے تو وہ سب بدیل بن ورقاء خزاعی اور انکے ایک غلام کے گھر مین جنکا نام رافع تھا پناہ گزین ہوے تھے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ مجھے عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن بشیر سلمی۔ انسے انکے بیٹے بشیر نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آگ ظاہر ہوگی جو لوگون کو میدان حشر کی طرف ہانک لیجائیگی وہ آگ وہان مضطرب ہوگی۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو ابیہی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ انکا ذکر عبد اللہ بن عمرو بن عاص کی حدیث مین ہو کہ رافع سعید بن عاص بن امیہ اور انکے شرکاء کے غلام تھے ہر شخص نے انکو بقدر اپنے اپنے حصہ کے آزاد کر دیا سو ایک آدمی کے پاس یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اس سے سفارش کرانے کے لیے آئے چنانچہ اس شخص نے اپنا حصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدیا اور آپنے انکو آزاد کر دیا اسی وجہ سے یہ کہا کرتے تھے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہون۔ ان رافع کی کنیت ابو ابیہی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چھوہارے کھائے تھے۔ انکا شمار اہل مصر مین ہو۔ بکر بن سوادہ نے اپنے ایک شیخ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے یہ بات رافع بن ثابت سے سنی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض متاخرین سے اسمین وہم ہوگیا ہو صحیح نام انکا رُوَیفع بن ثابت ہو۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن جعدبہ انصاری ہین مدری ہین۔ عروہ بن زبیر نے انکو لوگون مین ذکر کیا ہو جو جنگ بدر مین شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو الجعد۔ سالم بن ابی الجعد اور انکے بھائیون کے والد ہین۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور لوگون نے

انکو کنیت کے باب مین ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حادیؔ تھے انکا تذکرہ اسلم کے نام مین ہوچکا ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن سواد بن زید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار واقدی نے انکے دادا کا نام سواد لکھا ہی اور کہا ہی کہ وہ بیٹے تھے عمارہ کے وہ بیٹے تھے اسود بن زید بن ثعلبہ کے۔ رافع بدر مین اور احد مین اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت مین انھون نے وفات پائی انکو زہری وغیرہ نے شرکاے بدر مین ذکر کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

بن خدیج بن رافع بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی حارثی۔ ابونعیم اور ابوعمر نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہی اور ابن کلبی نے انکا نسب بیان کیا ہی اور کہا ہی کہ رافع بن خدیج ابن رافع بن عدی بن زید بن عمرو بن زید بن جشم انھون نے زید ثانی اور عمر کا نام بڑھا دیا ہی واللہ اعلم۔ کنیت انکی ابوعبداللہ ہی اور بعض لوگ کہتے ہین ابوخدیج۔ انکی والدہ جلیمہ بنت عروہ بن مسعود بن سنان بن عامر بن عدی بن امیہ بن بیاضہ تھین انھون نے بدر مین جانے کے لیے اپنے آپکو پیش کیا تھا مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کم سن ہونے کے سبب سے انکو واپس کر دیا تھا اور غزوۂ احد کے دن اجازت دیدی تھی پس یہ احد مین اور خندق مین اور اکثر مشاہد مین شریک ہوے احد کے دن ایک تیر اُنکے چنبر گردن مین لگ گیا تھا انھون نے تیر کو نکال لیا اور گانسی اُسکی رہگئی وہ تمام عمر نہین نکلی انسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن مین تمھارے لیے شہادت دونگا۔ انکا زخم عبدالملک بن مروان کے زمانے مین کھل گیا پس سنہ ۸۶ مین بعمر ۸۶ سال انکی وفات ہوگئی۔ یہ اپنی قوم کے سردار تھے انسے منجملہ صحابہ کے ابن عمر اور محمود بن لبید سائب بن یزید اور اسید بن ظہیر نے اور منجملہ تابعین کے مجاہد اور عطاء اور شعبی اور انکے پوتے عباید بن رفاعہ ابن رافع اور عمرہ بنت عبدالرحمن وغیرہم نے روایت کی ہی۔ ہمین احمد بن عثمان بن ابی علی بن مہدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم اسمعیل بن ابی الحسن علی بن حسین حمامی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابومسلم محمد بن علی بن مہریز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر بن زاوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین مامون بن ہارون طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین

سلہ حادی حدا پڑھنے والے کو کہتے ہین۔ حالت سفر مین اونٹون کو تیز کرنے کے لیے کچھ اشعار شتربان پڑھا کرتے تھے اسیکو حدا کہتے ہین ۱۲

Marfat.com

ابو علی حسین بن عیسیٰ البسطامی طائی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن نمیر اور یعلیٰ بن عبید نے محمد بن اسحاق سے انھون نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انھون نے محمود بن لبید سے انھون نے رافع بن خدیج سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ فجر کی نماز روشنی پھیل جانے کے بعد پڑھا کرو اسمین زیادہ ثواب ہو اور ہمین ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ اسلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر بن عیاش نے ابو حصین سے انھون نے مجاہد سے انھون نے رافع بن خدیج سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے کام سے منع فرمایا جو ہمارے لیے نافع تھا جب ہم مین سے کسی کے پاس زمین ہوتی تھی تو وہ یہ کرتا تھا کہ اسکی کچھ پیداوار کے عوض مین یا روپیہ کے عوض مین کسی دوسرے کو دیدیتا تھا حضرت نے فرمایا کہ جب تمھارے کسی کے پاس زمین ہو تو چاہیے کہ وہ اپنے بھائی کو مفت دیدے یا خود اسکی زراعت کرے۔ یہ حدیث اسی طرح روایت کی جاتی ہو جس طرح ہمنے ذکر کیا اور روایت کیا گیا ہو کہ رافع اپنے چچا سے اسکی روایت کرتے ہین اور نیز رافع سے روایت کیا گیا ہو کہ وہ اپنے چچا ظہیر بن رافع سے روایت کرتے ہین۔ جب انکی وفات ہوئی تو حضرت ابن عمر ان کے جنازے مین گئے لوگون نے عصر کے بعد تک تاخیر کر دی تھی تو حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اپنے صاحب پر نماز پڑھ لو قبل اسکے کہ آفتاب غروب ہو۔ انکی اولاد مدینہ اور بغداد مین تھی زرد خضاب لگایا کرتے تھے اور موچھون کو منڈاتے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن رفاعہ بن رافع بن مالک بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق۔ انصاری خزرجی زرقی۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہین ہو اور جو حدیث کسب حجام کے بارے مین انسے مروی ہو اسکی اسناد مین غلطی ہو واللہ اعلم۔ ہمین عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب بغدادی نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ہاشم بن قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عکرمہ یعنے ابن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے طارق بن عبدالرحمن قرشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رافع بن رفاعہ مجلس انصار مین گئے اور کہا کہ ہمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی چیز سے ممانعت فرما دی ہو جو ہمارے لیے آسان تھی ہمین زمین کے کرایہ سے اور حجامت کی کمائی سے ممانعت کر دی ہو اور ہمین یہ حکم دیا ہو کہ اس قسم کی کمائی ہم اپنے مویشیون کو کھلادین اور ہمین لونڈی کی کمائی سے منع کر دیا ہو سوا اسکے جو وہ اپنے ہاتھ سے کام کر دے اور آپنے اپنی انگلی سے اشارہ کیا کہ جیسے روٹی پکا دینا یا کاتنا یا نقش بنانا واللہ اعلم۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن زید اور بعض لوگ کہتے ہین ابن یزید بن کرز بن سکن بن زعوراء بن عبد الاشہل الانصاری الاوسی الاشہلی ابن اسحاق نے اور واقدی نے اور ابو معشر نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہی۔ عبد اللہ بن عمارہ نے کہا ہی کہ بنی زعوراء مین سکن نام کا کوئی شخص نہ تھا ہان سکن نام کا امرء القیس بن زید بن عبد الاشہل مین ایک شخص تھا۔ یہ رافع بدر مین شریک تھے اور احد مین شہید ہوے اور بعض لوگون کا بیان ہی کہ ۳ھ ہجری مین انکی وفات ہوئی بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ بدر مین سعید بن زید کے اونٹ پر سوار ہو کے گئے تھے۔ رافع کے نسب مین محمد بن اسحاق نے بھی ہشام ابن کلبی کی موافقت کی ہی۔ انکا ذکر رافع بن یزید کے نام مین بھی انشاء اللہ تعالیٰ آئیگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد۔ ابن شاہین نے انکا تذکرہ صحابہ مین لکھا ہی اور کہا ہی کہ ہمسے محمد بن یوسف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین بکر بن احمد شعرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن محمد بن عیسیٰ بغدادی نے حمص مین خبر دی وہ کہتے تھے کہ رافع بن سعد انصاری نے محمد بن زیاد الہانی اور عبد الرحمن بن جبیر بن نہیر سے نقل کر کے حدیث بیان کی کنیت انکی ابو الحسن ہی۔ ابو موسی نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

غلام ہین سعد کے۔ مدینہ مین رہتے تھے۔ ابو نعیم نے کہا ہی کہ بخاری نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی ہمین ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حافظ ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عمرو بن حمدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن سفیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن علی بن شقیق نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ میرے والد بیان کرتے تھے کہ ہمین ابو حمزہ نے عبد الکریم بن ابی المخارق سے انھون نے مسور بن مخرمہ سے انھون نے رافع غلام سعد سے روایت کر کے خبر دی کہ انھون نے اپنا ایک مکان اپنے ایک پروسی کو دکھلایا اور کہا کہ یہ مکان مین تمکو چار ہزار مین دیدونگا حالانکہ اسکے چھ ہزار مجکو ملتے ہین کیونکہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا کہ پروسی اپنے پروس کے مکان کا زیادہ حقدار ہی۔ ابو موسی نے کہا مین رافع غلام سعد کو نہین جانتا اور مجھے خیال ہوتا ہی کہ شاید یہ حدیث وہی ہی جو ہمین بہت سندون سے سفیان بن عیینہ سے پہونچی ہی کہ انھون نے ابراہیم بن میسرہ سے انھون نے عمر بن شرید سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے کہ مسور بن مخرمہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا کہ سعد بن ابی وقاص کے پاس چلو چنانچہ مین اُنکے ہمراہ چلا پس ابو رافع آئے اور انھون نے ان سے کہا کہ تم

Marfat.com

انکو یعنی سعد کو کیون کہتے کہ مجھسے میرا گھر جو اُنکے احاطہ کے اندر ہو مول لے لین اور مین چار سو دینار سے زیادہ انسے نلونگا یا انھون نے کہا کہ بیشت لونگا یا کہا کہ بدفعات لونگا ابورافع نے یہ بھی کہا کہ خدا کی قسم مین اس مکان کو پانچسو دینار نقد مین بھی نہ بیچتا اگر مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا کہ آپ فرماتے تھے پروسی اپنے پروس والے مکان کا زیادہ حقدار ہی - انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن سنان - کنیت انکی ابوالحکم - انصاری ہین اوسی ہین - عبدالحمید بن جعفر بن عبدالحکم بن رافع بن سنان کے جدامجد ہین - ہمین ابواحمد عبدالوہاب بن علی امین نے اپنی سند سے ابوداؤد سجستانی سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن موسی رازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبدالحمید بن جعفر نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا رافع بن سنان انصاری سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ مسلمان ہوگئے اور انکی بی بی نے اسلام سے انکار کیا اور اُسنے یہ چاہا کہ اپنی بیٹی کو (رافع سے) لے لے لہذا وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی اور کہنے لگی کہ یارسول اللہ یہ میری بیٹی ہی اسکا دودھ چھوٹ چکا ہی اور رافع نے کہا یارسول اللہ یہ میری بیٹی ہی (مجھے ملنی چاہیے) پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رافع سے فرمایا کہ ایک طرف تم بیٹھ جاؤ اور عورت سے کہا کہ ایک طرف تو بیٹھ جا اور لڑکی کو آپنے دونون کے درمیان مین بٹھلایا پھر آپنے فرمایا کہ تم دونون اسکو بلاؤ چنانچہ دونون نے اسکو بلایا لڑکی ماں کیطرف جھکی تھی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ اسکو ہدایت کر پس وہ اپنے باپ کے پاس چلی گئی رافع نے اُسکو لیلیا اس حدیث کو ثوری نے اور حماد بن زید نے اور یزید بن زریع نے اور ابوعاصم نے اسی طرح روایت کیا ہی اور علی ابن عراب نے اور عیسی بن یونس نے عبدالحمید بن جعفر سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا رافع سے روایت کیا ہی اور ہشیم نے عبدالحمید بن جعفر سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مجھسے میرے والد اور نیز اور کئی لوگون نے بیان کیا کہ ابوالحکم اسلام لائے تھے الخ اور اس حدیث کو عثمان بتی نے عبدالحمید بن جعفر سے انھون نے اپنے دادا خوط سے روایت کیا ہی خوط کا ذکر ہو چکا ہی یہ وہم ہی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن رافع بن عدی بن زید بن امیہ بن زید انصاری قواقلہ کے حلیف تھے - قواقلہ کہتے ہین غنم بن عوف ابن عمرو بن حوف بن خزرج کی اولاد کو اور غنم کو قوقل کہتے ہین - بعض لوگون نے کہا ہی کہ یہ بدر مین شریک تھے اور احد اور اُسکے بعد کے مشاہد مین انکا شریک ہونا متفق علیہ ہی جنگ یمامہ مین شہید ہوے - انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہی -

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن زید بن عامر بن عمرو بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی - احد مین شریک تھے - یہ اور انکے بھائی عبداللہ بن سہل حمراء الاسد کی طرف گئے تھے یہ دونون زخمی ہو گئے تھے اور انکے پاس سواری بھی نہ تھی - غزوۂ خندق مین شریک تھے اور عبداللہ اُسی دن شہید ہوے اور رافع کی وفات کا وقت معلوم نہین ہوا یہ ابوعمر کا قول تھا اور ابونعیم نے کہا ہو کہ یہ رافع بن زید انصاری ہین اور بعض لوگ انکو ابن یزید کہتے ہین اور انھون نے موسی بن عقبہ سے انھون نے ابن شہاب سے شرکاے بدر کے نامون مین انصار کے خاندان اوس کے قبیلہ بنی نبیت کی شاخ بنی عبدالاشہل سے رافع بن سہل کا نام بھی لکھا ہو جنکو بعض لوگ رافع بن یزید کہتے ہین اور انھون نے عروہ سے شرکاے بدر کے نامون مین انصار کے خاندان بنی زعورا بن عبدالاشہل سے رافع بن یزید کا نام نقل کیا ہو - انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن ظہیر یا خضیر - اسی طرح شک کے ساتھ مروی ہو مگر یہ صحیح نہین ہو صحابہ مین رافع بن ظہیر یا رافع بن خضیر نام کا کوئی شخص نہین ہو ہان صحابہ مین ایک شخص ظہیر بن رافع ہین جو رافع بن خدیج کے چچا تھے انکا تذکرہ انکے نام مین انشاء اللہ تعالی کیا جائیگا انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ وہ حدیث جسکی وجہ سے یہ وہم اور غلطی واقع ہوئی اسکو عبداللہ بن جعفر ان نے عبدالحمید بن جعفر سے روایت کیا ہو وہ کہتے تھے کہ مجھسے میرے والد نے رافع بن ظہیر یا ابن خضیر سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گئے اور انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کے کرایہ دینے سے منع فرمایا ہو اور فرمایا ہو کہ اسکو تم خود بولو یا اُسے چھوڑ دو ابوعمر نے کہا ہو کہ یہ حدیث رافع بن خدیج کی ہو مین نہین سمجھتا کہ یہ غلطی کہان سے ہوگئی کیونکہ یہ نام بھی صاف ہو اور ابن مندہ نے انس بن ظہیر انصاری کے تذکرہ مین لکھا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رافع بن خدیج کو احد کے دن کم سن ہونے کے باعث سے نہین لیا تو رافع ابن ظہیر بن رافع بن ظہیر بن رافع نے کہا کہ میرا بھتیجا تیر انداز ہو پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین اجازت دیدی یہ حدیث اگر صحیح ہو تو اس سے اس بات کی تائید ہوگی کہ یہ رافع صحابی ہین واللہ اعلم -

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن مجدج اور بعض لوگ انکو ابن مجدع کہتے ہین ابن جذیم بن حارث بن نعیلہ بن ملیل بن ضمرہ بن بکر بن عبدمناہ بن کنانہ کنانی ضمری - یہ بھائی ہین حکم بن عمرو غفاری کے اور قبیلہ غفار سے نہین ہین یہ دونون بھائی نعیلہ کے خاندان سے ہین

Marfat.com

جو غفاری کے بھائی تھے مگر یہ دونون غفار کی طرف منسوب کیے گئے ہین - بصرہ مین رہتے تھے - ہمین عمر بن محمد بن طبرزد وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طالب یعنی محمد بن محمد بزاز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن یحیی بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عاصم بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سلیمان بن مغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی الحکم غفاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے دادا نے رافع بن عمرو غفاری سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مین بچہ تھا انصار کے درختون پر ڈھیلہ پھیکا کرتا تھا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی گئی کہ یہان ایک لڑکا ہی وہ چھوہارے کے درختون پر ڈھیلے پھیکا کرتا ہی پس لوگ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے گئے آپنے فرمایا کہ اے لڑکے تو درختون پر ڈھیلے کیون پھیکتا ہی مینے کہا چھوہارے کھانے کے لیے آپنے فرمایا ڈھیلے نہ پھیکا کرو درخت کے نیچے جو گرے ہون اُنکو کھا لیا کرو پھر آپنے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ اے اللہ اسکا پیٹ بھر دے - انسے عبد اللہ بن صامت نے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد میری امت مین کچھ لوگ ایسے ہونگے جو قرآن کی تلاوت کرینگے مگر قرآن اُنکے حلقوم کے نیچے نہ اتریگا وہ دین سے اس طرح نکل جائینگے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہی الی آخر الحدیث

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن ہلال مزنی - یہ اور انکے بھائی عائذ بن عمرو مزنی دونون صحابی ہین دونون بصرہ مین رہتے تھے - ابن رافع سے عمرو بن سلیم مزنی نے اور ہلال بن عامر مزنی نے روایت کی ہی - ابو عمر نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہی اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ رافع بن عمرو بن عویم بن زید بن رواحہ بن زید بن عدی مزنی انسے عمرو بن سلیم نے اور ہلال بن عامر نے روایت کی ہی انکا شمار اہل بصرہ مین ہی - ہلال بن عامر کوفی نے رافع بن عمرو سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپنے قربانی کے دن ایک سفید خچر پر یا اونٹ پر سوار ہوکر خطبہ پڑھا جبکہ دن چڑھ گیا تھا اور لوگ کچھ کھڑے تھے کچھ بیٹھے تھے مینے اپنا ہاتھ اپنے والد کے ہاتھ سے چھڑا لیا اور مین لوگون کو چیرتا ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچا اور مینے اپنا ہاتھ آپکی جوتی اور پیر کے درمیان مین رکھدیا آپنے فرمایا کہ (کیا) رافع (تم ہو) ابتک مجھے اپنے ہاتھ مین آپکے پیرون کی ٹھنڈک محسوس ہو رہی ہی (یعنے وہ کیفیت ابتک میرے پیش نظر ہی) ہمین ابو یاسر بن ابی حیہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد بن حنبل سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحیی قطان نے مشعل یعنے ابن عمر واسیدی سے انھون نے عمرو بن سلیم مزنی سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے یعنے رافع بن عمرو مزنی کو یہ کہتے ہوے سنا کہ مینے رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور مین اُسوقت مین بچہ تھا کہ آپ فرماتے تھے عجوہ اور شجرہ جنت کے درختون مین سے ہین اس حدیث کو ابن مہدی اور عبد الصمد نے مشعل سے اسی طرح روایت کیا ہی مگر عبد الصمد نے اپنی حدیث مین کہا ہی کہ عجوہ اور صخرہ یا مجوہ اور شجرہ جنت کے درختون مین سے ہین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر - انکا شمار اہل شام مین ہی - ابراہیم بن عیلہ نے ابو الزاہریہ یعنی جدیر بن کعب سے انھون نے رافع بن عمیر سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل نے داؤد علیہ السّلام کو حکم دیا کہ میرے لیے زمین مین ایک گھر بناؤ مگر داؤد قبل اس گھر کے جسکا حکم انھین دیا گیا تھا ایک گھر اپنے لیے بنا لیا پس اللہ نے انپر وحی بھیجی کہ اے داؤد تمنے اپنا گھر میرے گھر سے پہلے بنا لیا حضرت داؤد نے کہا ہان ای میرے پروردگار تو نے ایسا ہی فرمایا تھا اُس قصہ مین جو تو نے ایک بادشاہ کا ذکر کیا تھا بعد اُسکے انھون نے مسجد کی تعمیر شروع کی جب قنات کی دیوار پوری ہو چکی تو دو تہائی اسکی گر گئین انھون نے اللہ عزوجل سے اسکی شکایت کی اللہ نے فرمایا یہ نہین ہو سکتا کہ تم میرا گھر بناؤ حضرت داؤد نے عرض کیا کہ ای میرے پروردگار یہ کیون اللہ نے فرمایا اس لیے کہ تمھارے ہاتھ سے خون بہت ہوے ہین حضرت داؤد نے کہا کہ ای میرے پروردگار کیا وہ خون تیری محبت مین اور تیری مرضی کے موافق نہین ہوے اللہ تعالی نے فرمایا کہ ہان مگر وہ (مقتولین) بھی میرے بندے ہین اور مجھے اُنپر بھی رحم آتا ہی پس یہ بات حضرت داود علیہ السّلام پر بہت شاق گذری پس اللہ نے انپر وحی بھیجی کہ تم رنجیدہ نہو مین اس گھر کی عمارت تمھارے بیٹے سلیمان کے ہاتھ پر پوری کرونگا جب داؤد علیہ السّلام کی وفات ہو گئی تو سلیمان علیہ السّلام نے اس گھر کی تعمیر شروع کی جب اُسکی عمارت تمام ہو گئی تو انھون نے قربانیان کین اور تمام بنی اسرائیل کو جمع کیا اللہ نے انپر وحی بھیجی کہ مین تمھاری خوشی اپنے گھر کے بننے سے دیکھ رہا ہون پس اب تم مجھسے (جو چاہو) مانگو مین تمھین دونگا سلیمان علیہ السّلام نے کہا مین تجھسے تین باتین مانگتا ہون ایسا حکم (مجھے سکھا دے) جو تیرے حکم کے موافق ہوا کرے اور ایسی سلطنت (مجھے دے) جو میرے بعد پھر کسی کو نہ ملے اور جو شخص اس گھر مین صرف نماز پڑھنے کے لیے آئے وہ اپنے گناہون سے اس طرح نکل جائے جیسے اُسدن تھا جبکہ اسکی ماں نے اُسکو جنا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو باتین تو انکو دیدی گئین اور مین امید کرتا ہون کہ تیسری بات بھی انکی منظور ہوئی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر - اور بعض لوگ انکو رافع بن عمرو بھی کہتے ہین یہ رافع بیٹے ہین ابو رافع طائی کے ابن کلبی نے انکا نسب بیان

Marfat.com

کیا ہی اور کہا ہی کہ رافع بن عمیرہ بن جابر بن حارثہ بن عمرو۔ عمرو کا نام حدرجان بن مخضب بن حرمز بن لبید بن سنبس بن معاویہ بن جرول بن ثعل بن عمرو بن غوث بن طی طائی سنبسی۔ کنیت انکی ابو الحسن جب حضرت خالد بن ولید عراق سے شام گئے تھے تو اُنکے راہبر یہی تھے خشکی مین انکو پانچ دن مین یہ مسافت قطع کرادی تھی انھین کے حق مین یہ اشعار کہے تھے **اشعار**

لله در رافع انی اهتدی ۔۔۔ فوز من قرا قرا الی السری
خمسا اذا ما صارها الجیش بکی ۔۔۔ ما سار من قبله انس یری

قبیلۂ طی کے لوگون نے کہا ہے کہ یہی ہین جنسے بھیڑیے نے گفتگو کی تھی۔ یہ زمانۂ جاہلیت مین ٹھگ تھے بھیڑیے نے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کی ہدایت کی تھی ابن اسحاق نے کہا ہی کہ رافع بن عمیرہ طائی کی نسبت قبیلۂ طی کے لوگون کا قول ہی کہ یہی ہین جنسے بھیڑیے نے گفتگو کی تھی یہ اپنی بکریان چرا رہے تھے بھیڑیے نے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہدایت کی رافع نے اُسکے متعلق یہ اشعار کہے تھے **اشعار**

رعیت الضان احمیها بکلبی ۔۔۔ من اللست الحفی وکل ذئب ۔۔۔ ولما ان سمعت الذئب نادی
یبشرنی باحمد من قریب ۔۔۔ سعیت الیه قد شمرت ثوبی ۔۔۔ علی الساقین قاصده الرکیب
فالفیت النبی یقول قولا ۔۔۔ صدوقا لیس بالقول الکذوب ۔۔۔ فبشرنی بقول الحق حتی
تبینت الشریعة للمنیب ۔۔۔ وابصرت الضیاء یضئ حولی ۔۔۔ امامی ان سعیت ومن جنوبی

یہ رافع غزوۂ ذات السلاسل مین شریک تھے اور اسمین حضرت ابو بکر صدیق کے ساتھ رہے اور انکا قصہ مشہور ہی سنہ ۲۳ھ مین حضرت عمر بن خطاب سے پہلے انکی وفات ہوئی۔ انسے طارق بن شہاب نے اور شعبی نے روایت کی ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن عشرہ۔ ابو موسی نے کہا ہی کہ ابو عبد اللہ یعنے ابن مندہ نے انکا تذکرہ تاریخ مین لکھا ہی اور معرفۃ الصحابہ مین نہین لکھا ہی

۱؎ ترجمہ اللہ رافع کو ثواب دے کہ انھون نے کس طرح رہبری کی ؛ قرا قرے سری تک لیگئے ؛ پانچ دن مین کہ اگر اس راہ سے لشکر جائے تو رونے سے ؛ انسے پہلے کوئی آدمی اس راہ سے نہین گیا ؛ ۱۲ ۲؎ ترجمہ مین اپنی بکریان چرا رہا تھا کہ ایک بھیڑیے کے ذریعہ سے انکی حفاظت کرتا تھا ہر ٹھگ اور بھیڑیے سے ؛ جب میں نے بھیڑیے کو سنا کہ اُس نے آواز دی ؛ اور مجھے احمد کی بشارت سنائی کہ وہ یہان سے قریب ہین ؛ پس مین آپ کے پاس بڑی ستعدی سے سوار ہو کر گیا ؛ میں نے نبی کو اس حال مین پایا کہ وہ بہت سچی بات کہتے ہین جو جھوٹی نہین ہوتی مجھے انھون نے سچی بشارت دی ؛ یہانتک کہ اس طلبگار پر شریعت کھل گئی ؛ اور میں نے روشنی کو اپنے گرد دیکھا ؛ اور جب مین چلتا ہون تو میرے آگے اور میرے پہلو مین ہوتی ہے ؛ ۱۲

مین کہتا ہون شاید ابن مندہ نے انکا تذکرہ رافع بن عنجرہ کے تذکرہ مین لکھا ہو کیونکہ انھون نے رافع بن عنجرہ کے تذکرہ مین کہا ہو کہ بعض لوگون نے کہا ہو کہ انکا نام رافع بن عنترہ ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن عنجرہ بعض لوگ انکو عنجدہ کہتے ہین۔ انصاری ہین اوسی ہین بنی امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف ابن مالک بن اوس سے ہین۔ بدر مین اور احد مین اور خندق مین شریک تھے۔ عنجدہ انکی والدہ کا نام تھا ابن ہشام اور ابن اسحاق کا قول ہو اور انکے والد کا نام عبد الحارث ہو اور ابو معشر نے کہا ہو کہ انکا نام عامر بن عنجدہ ہو اور بعض لوگ کہتے ہین رافع بن عنترہ ابن اسحاق نے انکا نام اسی طرح لکھا ہو اور کہا ہو کہ انھون نے کوئی اولاد نہین چھوڑی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

غزیہ بن عمرو کے غلام تھے۔ احد کے دن شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

قرظی۔ عبد الملک بن عمیر نے رافع قرظی سے جو بنی زنباع شاخ بنی قریضہ کے ایک شخص تھے روایت کی ہو کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے اور حضرت نے انھین ایک تحریر بھی لکھدی تھی کہ انکو کوئی شخص ضرر نہ پہونچائے سوا اسکے کہ یہ خود اپنے آپکو ضرر پہونچالین۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن عجلان بن عمرو بن دمر بن زریق بن عامر بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج انصاری خزرجی زرقی کنیت انکی ابو مالک ہو اور بعض لوگ کہتے ہین کہ کنیت انکی ابو رفاعہ ہو۔ سردار تھے عقبی ہین یعنے بیعت عقبہ اولی وثانیہ مین شریک تھے بدری ہین بنی زریق کے سردار تھے۔ موسی بن عقبہ نے کہا ہو کہ یہ بدر مین شریک تھے مگر ابن اسحاق نے شرکاے بدر مین انکو ذکر نہین کیا ہان انکے دونوں بیٹون رفاعہ اور خلاد کو ذکر کیا ہو لیکن وہ دونون سردار نہ تھے اور سعد بن عبد الحمید بن جعفر نے کہا ہو کہ رافع بن مالک چھ[1] سردارون مین بھی تھے اور بارہ مین بھی تھے اور ستر مین بھی تھے احد کے دن شہید ہوے اور ابو عمر نے کہا ہو کہ چھ سردار تو سب کے سب قتل کر دیے گئے تھے یہ رافع اور معاذ بن عفرا قبیلہ خزرج مین سب سے پہلے اسلام لائے تھے یہ ابو نعیم کا قول ہو اور انھون نے کہا ہو کہ ابن اسحاق نے

[1] مطلب یہ ہو کہ تین مرتبہ جسقدر انصار بیعت کو آئے یہ ان سب مین تھے ۱۲

بیان کیا ہو کہ رافع سب سے پہلے شخص ہین جو سورۂ یوسف لے کے مدینہ آئے تھے۔ انسے اُنکے بیٹے رفاعہ بن رافع نے روایت کی ہو کہ جبریل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انھون نے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ لوگون مین اہل بدر کا کیا مرتبہ ہو حضرت نے فرمایا وہ ہماری امت کے بزرگ لوگون مین ہین جبریل نے کہا اسی طرح جو فرشتے بدر مین شریک تھے (انکا مرتبہ ہم مین ہو) ہمین ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ وہ کہتے تھے مجھے عاصم بن عمر بن قتادہ نے اپنی قوم کے شیوخ سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے قبیلۂ خزرج کے چھ انصار سے مکہ مین ملاقات ہوئی اور وہ لوگ آپکے ہمراہ بیٹھے تو آپنے انھین اللہ عزوجل کی طرف بلایا اور اُنپر اسلام کو پیش کیا اور انھین قرآن پڑھ کے سنایا اور انھین نصیحت کی وہ کہتے تھے کہ ان لوگون مین زریق بن عامر کے خاندان سے رافع بن مالک بن عجلان بن عمرو ابن عامر بن زریق بن عامر بن عبد حارثہ بن ثعلبہ بھی تھے جب یہ لوگ مدینہ مین لوٹ کر آئے تو انھون نے اپنی قوم سے اسلام کا ذکر کیا اور انھین اسلام کی ترغیب دی پس اسلام انمین شائع ہوا کوئی گھر انصار کے گھرون مین سے ایسا نہ تھا جسمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہوتا ہو یہانتک کہ آیندہ سال موسم حج مین انصار مین سے بارہ شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مقام عقبہ مین (اسی کا نام عقبہ اولی ہو) ملے اور انھون نے آپسے عورتون کی ایسی[1] بیعت کی یہ واقعہ فرضیت جہاد سے پہلے کا ہو اسکے بعد عقبہ ثانیہ ہوا اسمین ستر انصار تھے ان سب نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جنس اور روم (غرض تمام کفار) سے جہاد کرنے پر بیعت کی حضرت نے ان سب لوگون سے اپنے پروردگار کے عہد لیے اور انسے وعدہ کیا کہ اگر وہ ان عہدون کو پورا کرینگے تو انھین جنت ملے گی اِن لوگون کے سردار رافع بن مالک تھے بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہجرت کرکے گئے تھے اور آپکے ساتھ مکہ مین رہتے تھے جب سورۂ طہ نازل ہوئی تو اسکو انھون نے لکھا اور اسکو لیکر مدینہ آئے اور بنی زریق کو پڑھکر سنایا یہ ابن اسحاق کا قول ہے اور ابن مندہ نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہو کہ رافع غزوۂ بدر مین شریک تھے اور ابو عمر نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہو کہ وہ غزوۂ بدر مین نہ تھے اسمین شک نہین کہ ابو عمر نے یا اسطہ مغازی بکائی یا سلمہ بن فضل کے ابن اسحاق سے نقل کیا ہو اور ان دونون کی روایت مین ابن اسحاق نے انکا ذکر شرکاے بدر مین نہین کیا اسکو یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہو۔ ہمین عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے نقل کرکے خبر دی کہ انصار کے خاندان بنی عجلان بن عمرو

[1] یعنی بیعت مین عورتون سے جو اقرار لیے جاتے ہین کہ شرک نکرنا زنا نکرنا وغیرہ وغیرہ اسی قسم کے اقرار انسے بھی لیے گئے ۱۲

Marfat.com

ابن عامر بن زریق سے رافع بن مالک بن عجلان غزوۂ بدر مین شریک تھے اور اُنکے علاوہ اور لوگون کا بھی ذکر کیا ہو واللہ اعلم - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک - رفاعہ بن رافع کے والد ہین - کنیت انکی ابو مالک ہو - انکا تذکرہ ابو موسی نے ابو حفص بن شاہین سے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہو اور انھون نے سعید بن عبد الحمید بن جعفر انصاری سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رافع بن مالک ان چھ سرداروں مین بھی تھے اور بارہ سرداروں مین بھی تھے اور ستر سرداھون مین سے بھی تھے یہ بھی اور معاذ بن عفراء بھی اور محمد بن یزید نے اپنے راویون سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے کہ رافع بن مالک بارہ سرداروں مین سے تھے اور اُن ستر آدمیون مین سے بھی تھے جو بیعت عقبہ مین شریک ہوے تھے غزوۂ بدر مین شریک نہ تھے ہان انکے دونون بیٹے رفاعہ اور خلاد شریک تھے - ابو جعفر نے اپنی سند سے محمد بن سعد سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رافع بن مالک زرقی جنکی کنیت ابو مالک ہو عقبی تھے بدری تھے احد کے دن شہید ہوے اسکے کوئی روایت محفوظ نہین - مین کہتا ہون کہ ابو موسی نے اس سند پر اکتفا کرنے کے لیے لکھا ہو یہ رافع بن مالک وہی ہین جنکا ذکر اس سے پہلے ہوا مین نہین جانتا کہ اس سند پر یہ بات کیونکر مشتبہ رہی شاید انھون نے اس تذکرہ مین دیکھا کہ وہ بدر مین شریک نہ تھے انھون نے انکو دو سمجھ لیا ہو علما نے اس قسم کی باتون مین بہت اختلاف کیا ہو بلکہ ایک ہی شخص کے بارے مین ایک ہی عالم سے مختلف اقوال منقول ہین منجملہ انکے رافع بن مالک کی بھی یہی حالت ہو بعض راوی ابن اسحاق سے نقل کرتے ہین کہ بدر مین شریک تھے اور بعض نے نہین نقل کیا اور جسقدر باتین ابو موسی نے اس تذکرہ مین لکھی ہین کہ یہ چھ سرداران مین ہین اور بارہ سرداروں مین ہین اور ستر سرداروں مین ہین اور یہ کہ یہ زرقی ہین اور نقیب ہین یہ سب باتین پہلے تذکرہ مین گذر چکین اور یہ دونون ایک ہین اسمین کچھ شبہ نہین واللہ اعلم

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن معلی بن لوذان بن حارثہ بن عدی بن زید بن ثعلبہ بن زید مناہ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم ابن خزرج ابو عمر نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہو اور ہشام کلبی نے کہا ہو کہ لوذان بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عدی ابن مالک بن زید مناہ بن حبیب - پھر دونون اس بات پر متفق ہین کہ یہ بدر مین شریک تھے اور اسی دن شہید ہوے انکو عکرمہ بن ابی جہل نے قتل کیا تھا اور موسی بن عقبہ نے کہا ہو کہ رافع بن معلی اور اُنکے بھائی ہلال بن معلی بدر مین شریک تھے یہ ابو عمر کا قول ہوا اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ ابن اسحاق نے اور عروہ نے شہداے بدر کے نامون مین رافع بن معلی بن لوذان انصار کے خاندان بنی حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج سے لکھا ہو اور ابن شہاب زہری نے

Marfat.com

شہداے بدر کے نامون مین انصار کے خاندان اوس کی شاخ بنی زریق سے رافع بن معلی کا نام لکھا ہی - ابو عمر نے کہا ہی کہ بعض لوگون کا خیال ہی کہ انکا نام ابو سعید بن معلیٰ ہی جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سورۂ فاتحہ کی بابت روایت کی ہی کہ ایسی سورت نہ تورات مین نازل ہوئی اور نہ انجیل مین ابو عمر نے کہا ہی کہ یہ قول وہم ہی یہ رافع ابو سعید نہین ہین - ابو سعید سے عبید بن حنین نے روایت کی ہی ان دونون مین بڑا فرق ہی ابو سعید بن معلی کا نام حارث بن نفیع ہی خلیفہ نے ایسا ہی بیان کیا ہی ابو عمر کا کلام ختم ہو گیا - اور ابن مندہ نے انکا تذکرہ نہین کیا جو بدر مین شہید ہوے اور ابن شہاب نے جو کہا ہی کہ انصار کے خاندان اوس کی شاخ بنی زریق رافع بن معلی بدر مین شہید ہوے تھے اسمین اعتراض ہی کیونکہ بنی زریق خزرج کی شاخ ہی بالاتفاق اوس کی شاخ نہین ہی - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی مگر ابو موسی نے انکی نسبت کہا ہی کہ بعض لوگون کا قول ہی کہ یہ بنی عبد بن حارثہ سے ہین جو شخص اس بات کو دیکھتا ہی وہ سمجھتا ہی کہ یہ اختلاف ہی حالانکہ یہ اختلاف نہین ہی کیونکہ زریق بیٹے ہین عبد حارثہ کے ہان اگر وہ کہتے کہ بنی حبیب بن عبد حارثہ سے تو بہتر ہوتا جیسا کہ پہلے نسب مین گذر چکا واللہ اعلم

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن معلیٰ کنیت انکی ابو سعید - انصاری ہین اور بعض لوگ کہتے ہین کہ انکا نام حارث ہی ہمنے انکا تذکرہ حاے مہملہ کی ردیف مین کیا ہی انسے انکے بیٹے سعید اور عبید بن حنین نے روایت کی ہی ابن مندہ نے کہا ہی کہ انکے اور انکے ساتھیون کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی تھی ان[1] الذین تولوا منکم یوم التقی الجمعان انما استزلہم الشیطان الایہ انھون نے اپنی سند سے ابو صالح سے انھون نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے یہ آیت حضرت عثمانؓ اور ابو حذیفہ بن عتبہ اور رافع بن معلی انصاری اور خارجہ بن زید کے حق مین نازل ہوئی ہی یہ لوگ میدان جنگ سے ہٹ گئے تھے اور حفص بن عاصم نے ابو سعید بن معلی سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر میری طرف ہوا مین نماز پڑھ رہا تھا حضرت نے مجھے بلایا جب مین نماز پڑھ چکا تو گیا حضرت نے فرمایا تم فوراً کیون نہ آئے کیا تمنے نہین سنا کہ اللہ فرماتا ہی استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم[2] انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی مگر ابو عمر نے انکا تذکرہ کنیت کے باب مین اور حارث کے نام مین لکھا ہی اور کہا ہی کہ صحیح نام انکا حارث ہی واللہ اعلم -

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن مکیث بن عمرو بن جراد بن یربوع بن طحبل بن عدی بن ربعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ جہنی حدیبیہ مین شریک تھے

---

[1] ترجمہ بیشک تم مین جو لوگ جنگ کے دن ہٹ گئے تھے انکو شیطان نے ہٹا دیا تھا اس آیت مین واقعہ احد کیطرف اشارہ ہی کہ اسمین بعض صحابہ سے لغزش ہو گئی تھی مگر اللہ جل شانہ نے انھین قرآن مین معافی کا پروانہ بھی دیدیا ہی ۱۲ [2] اللہ اور رسول کی بات مانو جب وہ تمکو ایسی بات کے لیے بلائین جسمین تمھاری زندگی ہی ۱۲

Marfat.com

یہ بھائی ہین جندب بن مکیث کے۔ حجاز مین رہتے تھے۔ ہمین ابوالفضل بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ مخزومی نے اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین معمر نے عثمان بن زفر سے انھون نے رافع بن مکیث کے کسی بیٹے سے انھون نے رافع بن مکیث سے روایت کرکے خبر دی اور وہ حدیبیہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوش خلقی باعث برکت ہو اور کج اخلاقی سبب نحوست ہو اس حدیث کو عبدالرزاق نے اور ابن مبارک نے اور ہشام بن یوسف نے اور عبدالمجید بن ابی داؤد نے معمر سے انھون نے عثمان ابن زفر سے اسی طرح روایت کیا ہو اور اسکو بقیہ نے عثمان بن زفر جہنی سے روایت کیا ہو کہ وہ کہتے تھے مجھسے محمد ابن خالد بن رافع بن مکیث نے اپنے چچا ہلال بن رافع سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ رافع قبیلۂ جہینہ سے تھے حدیبیہ مین شریک تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن زید بن لبید بن خداش بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار۔ احد مین شریک تھے انکی کوئی اولاد نہ تھی۔ اسکو عثمانی نے عدوی سے نقل کیا ہو۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید ثقفی۔ انکا شمار اہل بصرہ مین ہو۔ ابوبکر ہذلی نے حسن بن ابی الحسن بصری سے انھون نے رافع سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان سرخ رنگ کو دوست رکھتا ہو پس تم سرخ رنگ کے استعمال سے بچو اور ایسے لباس سے بچو جو دکھاوے کا ہو۔ اس حدیث کو قتادہ نے حسن سے انھون نے عبدالرحمن بن یزید بن رافع سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) رافع (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن سکن بن کرز بن زعور ابن عبدالاشہل انصاری اوسی ثم الاشہلی۔ بدر مین شریک تھے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہو رافع بن زید کے بیان مین انکا تذکرہ اس سے زیادہ ہو چکا ہو۔

باب الراء والباء

(سیدنا) رباح (رضی اللہ عنہ)

اسود۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے۔ رنگ انکا سیاہ تھا۔ کبھی کبھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دربانی

Marfat.com

کیا کرتے تھے یہی تھے جنھون نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لیے آپکے پاس جانے کی اجازت مانگی تھی جبکہ آپنے اپنی بی بیون سے علیحدہ ہوکر بالاخانہ مین اقامت فرمائی تھی بلال اور سلمہ بن اکوع نے کہا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام تھے انکا نام رباح تھا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) رباح (رضی اللہ عنہ)

بنی حجبا کے غلام تھے۔ احد مین شریک تھے۔ عروہ نے اور ابن شہاب نے اور ابن اسحاق نے کہا ہی کہ جنگ یمامہ مین شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہی اور ابوعمر نے کہا ہی کہ مین انکو حارث بن مالک کا غلام سمجھتا ہون۔ جنکا ذکر آگے آئیگا۔

(سیدنا) رباح (رضی اللہ عنہ)

حارث بن مالک انصاری کے غلام تھے جنگ یمامہ مین شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) رباح (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع بعض لوگ انکو ابن ربیعہ بھی کہتے ہین مگر ربیع زیادہ مشہور ہی ربیع بیٹے تھے صیفی بن رباح بن حارث بن مخاشن ابن معاویہ بن شریف بن جروہ بن اسید بن عمرو بن تمیم۔ بھائی تھے حنظلہ بن ربیع کاتب اسیدی کے یہ اہل مدینہ مین سے ہین بصرہ مین رہتے تھے اِنسے انکے بیٹے کے بیٹے مرفع بن صیفی بن رباح زرویت کی ہی یہی ہین جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ یارسول اللہ یہود و نصاریٰ کے یہان ایک دن (جسمین وہ خوشی کرتے ہین ہے) کاش ہمارے لیے بھی کوئی دن مقرر ہوجاتا پس سورۂ جمعہ نازل ہوئی۔ ہمین ابوالحسن علی بن عبداللہ بن ابی جرادہ سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالفتح عبداللہ بن اسمعیل بن احمد بن ابی عیسی الجلی الحلبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالحسن علی بن محمد بن احمد فقیہ معروف بابن طیوری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابومحمد عبداللہ بن حصین بن عبدالرحمن صابونی نے شہر حلب مین خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن وہب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبدالرحمن ابن ابی الزناد نے اپنے والد ابوالزناد سے انھون نے مرقع سے انھون نے اپنے دادا رباح بن ربیع سے جو حنظلہ کاتب کے بھائی تھے نقل کرکے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسی جہاد مین تشریف لے گئے تھے اور مقدمہ لشکر مین خالد ابن ولید تھے وہ کہتے تھے کہ رباح کا اور نیز اور اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک عورت پر ہوا جسکو مقدمہ لشکر مین سے کسی نے قتل کیا تھا یہ لوگ کھڑے ہوکر اُسے دیکھنے لگے اور اُسکے حسن سے تعجب کرتے تھے یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار تشریف لائے تو یہ لوگ ہٹ گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

Marfat.com

یہ عورت تو لڑتی نہ تھی (یہ کیون قتل کی گئی) بعد اسکے آپنے لوگون کی طرف دیکھا اور ایک شخص سے فرمایا کہ خالد بن ولید سے جاکر کہدے کہ عورتون اور بچون اور بوڑھون کو ہرگز قتل نکرین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) رباح (رضی اللہ عنہ)

حضرت ام سلمہ کے غلام تھے - ابن عباس کے غلام کریب نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہی کہ وہ کہتی تھین ہمارا ایک غلام تھا جسکا نام رباح تھا اُسنے (ایک مرتبہ) سجدہ مین پھونکا تو اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای رباح کیا تمھین معلوم نہین کہ جس نے پھونکا اُس نے گویا کلام کیا اس حدیث کو حماد بن سلمہ نے ابو حمزہ سے انھون نے ابو صالح سے انھون نے ام سلمہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے غلام سے جنکا نام رباح تھا فرمایا تھا کہ ای رباح سجدے مین اپنے چہرہ کو خاک آلود رہنے دو (خاک کو صاف نکرو) اور اس حدیث کو احمد بن ابی طیبہ نے عنبسہ بن ازہر سے انھون نے سلمہ بن اکوع سے روایت کیا ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) رباح (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عبدہ - انسے انکے بیٹے عبدہ نے روایت کی ہی - انکا نسب نہین بیان کیا گیا - یہ اہل شام مین سے ہین انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ بعض متاخرین نے انکو ذکر کیا ہی اور انکی کوئی حدیث نہین لکھی اور مینے بعض نسخون مین اس سے زیادہ دیکھا ہی - ابن مندہ نے کہا ہی کہ ہمین حسن بن ابی الحسن عسکری نے مصر مین خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن ابراہیم انماطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ادریس بن یونس بن راشد نے عبد الکریم بن مالک جزری سے انھون نے عبدہ بن رباح سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جو شخص لوگون سے ملنے کے لیے دربان مقرر کریگا اسکے اور آگ کے درمیان مین حجاب نہوگا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) رباح (رضی اللہ عنہ)

ابن قصیر لخمی - نبی قشیب کے خاندان سے ہین - مصری ہین - موسی بن علی بن رباح کے دادا ہین - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا مگر حضرت ابو بکر کے زمانے مین ایمان لائے جب حاطب بن ابی بلتعہ حضرت ابو بکر کی طرف سے مقوقس کے پاس قاصد بنکر گئے تھے وہ انھین کے یہان مقام برکوت مین جو مصر کا ایک قریہ تھا فروکش ہوے تھے - موسی بن علی بن رباح نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے پوچھا کہ تمھارے یہان کیا پیدا ہوا انھون نے کہا کہ عنقریب ہونے چاہتا ہی یا لڑکا یا لڑکی

حضرت نے فرمایا (اچھا بتاؤ) وہ کسکے مشابہ ہوگا انھون نے کہا یا اپنی ماں کے یا اپنے باپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ کہو نطفہ جب رحم مین قرار پاتا ہی تو اللہ تمام اُن لوگون کی صورتین جو اُسکے اور آدم کے درمیان مین ہین حاضر کردیتا ہی کیا تمنے اس آیت کو نہین پڑھا فی ای صورۃ ماشاء رکبک اور موسی نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب مصر فتح ہوجائیگا پس تم وہان کے منافع حاصل کرنا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) رباح (رضی اللہ عنہ)

ابن معترف اور طبری نے کہا ہی کہ یہ رباح بیٹے ہین عمرو بن معترف بن جوان بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر بن مالک ابن نصر بن کنانہ کے قرشی ہین فہری ہین بعض لوگون کا قول ہی کہ معترف کا نام وہیب تھا۔ رباح صحابی مجھے فتح مکہ کے دن اسلام لائے۔ عبدالرحمن بن عوف کے ساتھ تجارت مین شریک رہتے تھے۔ عبداللہ بن رباح فقیہ مشہور کے والد ہین غنا بالصبیین[1] انکو مہارت تھی کسی سفر مین عبدالرحمن کے ساتھ تھے انھون نے بلند آواز سے گانا شروع کیا تو عبدالرحمن نے کہا کہ یہ کیا ہے رباح نے کہا اسمین کچھ حرج نہین اس سے ہم اپنا دل بہلاتے ہین اور راستہ کٹ جاتا ہی عبدالرحمن[2] نے کہا اگر تمکو یہی منظور ہی تو ضرار بن خطاب کے اشعار پڑھو پس انھون نے ضرار کے اشعار پڑھنا شروع کیے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے ضرار بن خطاب۔ بنی محارب بن فہر مین سے ایک شخص تھے۔

(سیدنا) رتیس (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن حصن بن خرشہ بن حبیہ بن عمرو بن مالک بن امان بن عمرو بن ربیعہ بن جرول بن ثعل بن عمرو بن غوث بن طی طائی ثعلی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بن کے آئے تھے۔ طبری نے کہا ہی کہ قبیلہ طی سے جو لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بن کے آئے تھے انمین سے رتبس بن عامر بن حصن بن خرشہ بھی تھے انکو حضرت نے ایک تحریر لکھدی تھی۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ربعی (رضی اللہ عنہ)

ابن خراش۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے مختصر لکھا ہی اور کہا ہی کہ انھون نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا یہ صحابہ سے روایت کرتے ہین

(سیدنا) ربعی (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن زید بن حارثہ بن جد بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بن جبل بن عمرو بن جشم بن ودم بن ذبیان بن

---

[1] ترجمہ جس صورت مین چاہا اللہ نے اس لطفہ کو مخلوق کیا ۱۲ [2] نصب ایک قسم کے گانے کا نام ہی ۱۲ [3] حضرت عبدالرحمن بن عوف عشرہ مبشرہ مین سے ہین اور جلیل القدر صحابی ہین گانے پر انکا متعجب ہونا اسپر دلیل ہی کہ صحابہ اسکو ناجائز جانتے تھے ۱۲

Marfat.com

ہمیم بن ذہل بن ہنی بن بلی بلوی - بنی عمرو بن عوف انصاری کے حلیف تھے - بدر مین شریک تھے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ ربعی بیٹے ہین ابورافع کے یہ ابوعمر کا اور ابن کلبی کا قول ہو - اور ابونعیم اور ابوموسی نے کہا ہو کہ ربعی بیٹے ہین رافع انصاری کے بدری ہین اور ان دونون نے کہا ہو کہ محمد بن عبداللہ بن ابی رافع نے اُن لوگون کے نام مین جنھون نے حضرت علی کے ہمراہ اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین سے شرک تھے ربعی بن رافع کا نام بھی روایت کیا ہو - کہ وہ بنی عمرو بن عوف سے ہین مطلب یہ ہو کہ بنی عمرو بن عوف سے انکی حلف ہو ورنہ خاندان کے اعتبار سے تو یہ بلوی ہین سانکا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) ربعی (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ربعی - بدری ہین - ابونعیم نے کہا ہو کہ یہ بیٹے ہین رافع انصاری کے - انھون نے اپنی سند سے ابن شہاب سے اُن لوگون کے نام مین جو اوس کی شاخ بنی عجلان سے بدر مین شریک تھے ربعی بن رافع کا نام روایت کیا ہو - اور یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے اُن لوگون کے نام مین جو اوس کے خاندان بنی عجلان سے بدر مین شریک تھے ربعی بن رافع ابن حارثہ بن زید بن حارثہ بن جد بن عجلان کا نام روایت کیا ہو - انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہو - مین کہتا ہون کہ ابونعیم نے اور انکی تبعیت مین ابوموسی نے اس تذکرہ کو اور اس پہلے والے تذکرہ کو لکھا ہو اور ان دونون نے پہلے نام کا نسب نہین بیان کیا بلکہ یہ کہدیا ہو کہ وہ ربعی بیٹے ہین رافع کے اور عبیداللہ بن ابی رافع سے روایت نقل کی ہو کہ وہ حضرت علی کے ہمراہ شریک تھے اور ان دونون نے یہ بھی لکھا ہو کہ وہ بدری ہین اگر وہ دونون نامون کا نسب بیان کردیتے تو معلوم ہو جاتا کہ وہ دونون ایک ہین اور یہ کہ ربعی کے والد کا نام رافع ہو جسکا ذکر پہلے نام مین ہوا انھون نے پہلے نام مین تو باپ کا نام لکھا ہو اور دوسرے نام مین صرف کنیت لکھی ہو اگر دونون تذکرون کو ملا کے ایک کردیتے تو بہتر ہوتا اور جس شخص کو وہ نسب معلوم ہو جائیگا جو ہمنے پہلے تذکرہ مین ابوعمرو بن کلبی سے نقل کیا ہو وہ سمجھ لیگا کہ یہ دونون ایک ہین اور وہ بدری ہین -

(سیدنا) ربعی (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو - انصاری - بدر مین شریک تھے اور عبیداللہ بن ابی رافع نے کہا ہو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ربعی بن عمرو بدری شریک تھے - انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے مختصر لکھا ہو -

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

انصاری زرقی - ہین یحیی بن محمود بن سعد اصفہانی نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک تک ساخبرنی

Marfat.com

وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے جریر نے عبدالملک بن عمیر سے انھون نے ربیع انصاری سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبر انصاری کے بھتیجے کی عیادت کو تشریف لے گئے انکے گھر والے انکے لیے رو رہے تھے اُنکے چچا کے بیٹے نے کہا کہ رونے سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ندو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک یہ زندہ ہین عورتون کو رونے دو ہان جب انتقال ہو جائے اُسوقت چپ ہو جائین - اور موسی بن عبدالملک بن عمیر نے اپنے والد سے روایت کی ہو اور کہا ہو کہ بنی زریق کے ایک شخص سے روایت ہو اور انکا نام نہین بتایا اور اس حدیث کو داؤد طائی نے عبدالملک سے انھون نے جیرون عتیک سے اسی طرح روایت کیا ہو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

انصاری - انسے انکی بیٹی ام سعد نے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلقی موجب نحوست ہو اور عورتون کی اطاعت موجب ندامت ہو اور خوش خلقی موجب برکت ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن ایاس بن عمرو بن غنم بن امیہ بن لوذان بن غنم بن عوف بن خزرج - جنگ بدر مین شریک تھے - یہ موسی بن عقبہ کا قول ہو انھون نے ابن شہاب سے نقل کیا ہو - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

جرمی - کنیت انکی ابو سوادہ - سلمہ بن رجاء نے سلم بن عبدالرحمن جرمی سے انھون نے سوادہ بن ربیع سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین اور میرے والد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے حضرت نے ہمین کچھ اونٹ دلیے جانیکا حکم دیا اور (میرے والد سے) فرمایا کہ تم اپنے بیٹون سے کہو کہ اپنے ناخون ترشوا ڈالا کرین تاکہ جب مویشیون کا دودھ دوہین تو اُنکے تھن زخمی نہون - اس حدیث کو کئی آدمیون نے سلم بن عبدالرحمن سے روایت کیا ہو اور سوا سلمہ بن رجاء کے یہ کسی نے نہین کہا کہ مین اور میرے والد دونون گئے تھے - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو - بعض لوگون نے ان ربیع کا تذکرہ ابو سوادہ کے نام مین لکھا ہو وہ یہی ہین۔

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن عوف بن قنان بن انف الناقہ - انکا نام جعفر بن قریع بن عوف بن کعب بن سعد بن زید مناہ بن تمیم ہی شاعر تھے اور بڑے نامور شاعرون مین سے تھے - کنیت انکی ابو یزید ہو - یہی ہین جنکو لوگ مخبل سعدی کہتے ہین

Marfat.com

ابو علی یعنے زکریا بن ہارون بن زکریا ہجری نے اپنے نوادر مین بیان کیا ہو کہ یہ صحابی ہین اور انھون نے ہجرت بھی کی ہو انکا خیال ہو کہ یہ بنی شماس بن لدی بن الف الناقہ سے ہین - اور ابن درید نے کہا ہو کہ مخبل کا نام ربیعہ ہو واللہ اعلم انکا تذکرہ انمین سے کسی نے نہین لکھا -

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن زیاد بن ربیع حارثی - بنی حارث بن کعب سے ہین - انکا نسب ابو عمر نے اسی طرح بیان کیا ہو اور لوگون نے کہا ہو کہ یہ ربیع بیٹے ہین زیاد بن انس بن دیان کے - انکا نام یزید بن قطن بن زیاد بن حارث بن مالک بن ربیعہ ابن کعب بن حارث بن کعب حارثی یہ نسب ابو فراس نے بیان کیا ہو - اس نسب کی بنا پر یہ عبد الحجر بن عبد المدان کے چچا کے بیٹے ہونگے اور انکا نام عمرو بن دیان ہوگا دیان کا نام یزید ہوگا اور حارث بیٹے ہونگے کعب بن مذحج کے ربیع صحابی ہین - یہ وہی ہین کہ جب حضرت عمر نے فرمایا کہ مجھے کوئی ایسا شخص بتاؤ کہ جب وہ قوم پر حاکم بنایا جائے تو اس طرح رہے کہ گویا وہ حاکم نہین ہو اور جب وہ قوم پر حاکم نہو تو اسی طرح رہے کہ گویا وہ اس طرح حاکم ہو لوگون نے کہا کہ ہم ربیع بن زیاد حارثی کے سوا اور کسی کو ایسا نہین جانتے حضرت عمر نے کہا ہان تم سچ کہتے ہو - بہت نیک اور متواضع تھے انکو حضرت ابو موسی نے جنگ مناذر واقع ۱۷ھ ہجری مین اپنا خلیفہ بنایا تھا اُس جنگ کو انھون نے لڑکر فتح کیا اور کافرون کو قتل کیا اور قید کیا انکے بھائی مہاجر بن زیاد اسی جنگ مین شہید ہوے - حضرت معاویہ نے انکو سجستان کا حاکم بنایا اللہ نے انکو ترک پر غالب کیا اور یہ وہان حاکم رہے یہانتک کہ مغیرہ بن شعبہ کی وفات ہوئی پس حضرت معاویہ نے زیاد بن ابیہ کو کوفہ اور بصرہ کا حاکم بنایا اور ربیع بن زیاد حارثی کو وہان سے معزول کر دیا اور خراسان کا حاکم بنایا انھون نے بلخ مین جہاد کیا یہ زیاد کو خط نہ لکھتے تھے مگر کسی ضرورت سے خواہ کسی منفعت کے لیے یا دفع مضرت کے لیے جب یہ کسی جہاد مین ہوتے تھے تو انکی سواری اُنکے پاس والے کی سواری سے آگے نہ رہتی تھی اور نہ انکا گھٹنا کسی کے گھٹنے سے مس کرتا تھا - مطرف بن شخیر نے اور حفصہ بنت سیرین نے انسے اور انھون نے ابی بن کعب سے اور کعب احبار سے روایت کی ہو انکی کوئی مُسند حدیث معلوم نہین حسن بصری انکے منشی تھے - ابن حبیب نے کہا ہو کہ زیاد بن ابیہ نے ان ربیع بن زیاد کو لکھا تھا کہ امیر المومنین معاویہ کی تحریر آئی ہو وہ تمکو حکم دیتے ہین کہ سونے چاندی کو مال غنیمت مین سے علیحدہ کر لو اور اسکے سوا اور چیزون کو تقسیم کر دیا کرو حضرت ربیع نے جواب لکھا کہ مجھے خدا کا حکم امیر المومنین کے حکم سے پہلے مل چکا ہو (لہذا مین امیر المومنین کا حکم نہین مانتا) اور انھون نے لوگون مین اعلان کر دیا کہ اپنی غنیمتین لے لو پھر انھون نے خمس نکال لیا اور باقی تمام مسلمانون پر تقسیم کر دیا اور اللہ تعالی سے دعا کی کہ انکو موت نصیب کرے

پس ایک ہفتہ بھی نہین گذرا کہ انکی وفات ہوگئی - اوپر بیان ہوچکا ہی کہ یہ قول حکم بن عمرو غفاری کا ہی اور ربیع بن زیاد کا تو یہ واقعہ ہی کہ جب انکو حجر بن عدی کے قتل ہونیکی خبر ملی تو انھون نے کہا کہ ای اللہ اگر ربیع کے لیے تیرے یہان کچھ بھلائی ہو تو اُسے اٹھالے پس یہ اپنے مقام سے اُٹھنے نہین پائے کہ انکی وفات ہوگئی - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی -

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن زیاد - اور بعض لوگ کہتے ہین انکا نام ربیعہ بن زید ہی اور بعض لوگ ابن یزید کہتے ہین سلمی ہین - انسے ابکر زبیر نے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا اس حال مین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلے جارہے تھے کہ آپنے ایک قریشی جوان کو دیکھا کہ وہ سب سے علیحدہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا یہ فلان شخص نہین ہین لوگون نے کہا ہان آپنے فرمایا تو انکو بلاؤ (چنانچہ وہ بلائے گئے) تو انسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا وجہ ہی کہ تم راہ سے علیحدہ ہوا انھون نے کہا مین غبار سے بچتا ہون آپنے فرمایا تو تم علیحدہ مت رہو قسم اسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہی کہ یہ غبار جنت[1] کا ہی - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی اور ابو موسی نے کہا ہی کہ ابن مندہ نے ربیعہ کے نام مین انکا ذکر لکھا ہی -

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن حارث بن عروہ بن عبد رزاح بن ظفر انصاری اوسی - ثم الظفری - احد مین شریک تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن قارب عبسی - عبید اللہ بن قاسم بن حاتم بن عقبہ بن عبد الرحمن بن مالک بن عنبسہ بن عبد اللہ بن ربیع بن قارب نے روایت کی ہی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے اپنے دادا کے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ انکے والد ربیع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بن کے گئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام ربیع رکھا اور انکو ایک چادر دی اور ایک اونٹنی سواری کے لیے دی - انکا تذکرہ ابو علی غسانی نے کیا ہی -

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب انصاری - یہ وہم ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ نے مختصر لکھا ہی -

(سیدنا) ربیع (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن بیاف - بھائی ہین حارث بن نعمان بن بیاف انصاری کے - احد مین شریک تھے - انکا تذکرہ اشیری نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہی -

[1] یعنے یہ غبار چونکہ راہ جہاد کا ہی لہذا پسندیدۂ خدا ہی اور موجب حصول جنت ہی ۱۲

Marfat.com

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

بزیادت ہاء۔ یہ ربیعہ اخرم ثقفی ہین۔ ابو معشر نے یزید بن رومان سے اور محمد بن کعب قرظی اور مقبری سے انھون نے حضرت ابوہریرہ سے اور نیز اور سندون سے وفود کے ذکر مین روایت کی ہو کہ وہ لوگ کہتے تھے قبیلہ ثقیف کے وفد مین بنی مالک بن حارث مین سے ایک شخص تھے جنکا نام ربیعہ اخرم تھا انکو جذام تھا لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کے بیعت کرتے جب ربیعہ کے بیعت کرنیکی نوبت آئی تو حضرت نے انسے فرمایا کہ ہمنے تمسے بیعت کرلی[1] پس یہ لوٹ آئے اور بنی مالک کہتے ہین کہ ربیعہ کو جذام نہ تھا بلکہ زمانہ جاہلیت مین انکی انگلیان کٹ گئی تھین۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اکثم بن سنجرہ بن عمرو بن بکیر بن عامر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ اسدی۔ بنی امیہ کے حلیف تھے۔ ابونعیم نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہی اور ابو عمر نے بھی ایسا ہی نسب لکھا ہی مگر انھون نے کہا ہی کہ (انکے دادا کے والد کا نام) عمرو ابن لغیر بن عامر (ہی) کئی صحیح نسخون مین مینے ایسا ہی دیکھا ہی۔ کنیت انکی ابو یزید بہت پستہ قامت اور کم رو تھے۔ بدر مین شریک تھے۔ یہ ابن اسحاق کا اور موسی بن عقبہ کا قول ہی تیس برس کی عمر مین احد مین شریک ہوے تھے اور خندق اور حدیبیہ مین بھی شریک تھے۔ خیبر مین شریک تھے انکو حارث یہودی نے نطاۃ مین جو خیبر کے قلعون مین سے ایک قلعہ (کا نام) ہی ابن اسحاق کہ یہ قبیلہ بنی اسد بن خزیمہ کے اُن بارہ آدمیون مین تھے جو بدر مین شریک تھے۔ ہمین ابو حفص عمر بن معمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہبۃ اللہ بن محمد بن عبد الواحد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو یحیی زعفرانی یعنے جعفر بن محمد بن حسن رازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عمر بن علی بن ابی بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن ربیعہ قریشی نے یحیی بن سعید سے انھون نے سعید بن مسیب سے انھون نے ربیعہ بن اکثم سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عرض مین مسواک کیا کرتے تھے اور پانی چوس کر پیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس طرح بہت خوش گوار اور خوش مزہ ہوتا ہی ابو عمر نے کہا ہی کہ اس قول پر کوئی اعتبار نہین کیونکہ سعید بن مسیب کے نیچے جسقدر راوی ہین وہ سب غیر معتبر ہین اور ضعیف ہین اور سعید بن مسیب نے ربیعہ کو نہ دیکھا نہ انکا زمانہ پایا کیونکہ سعید بن مسیب حضرت عمر رض کے زمانے مین پیدا ہوے تھے اور ربیعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی مین شہید ہو گئے تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ بن خلف جمحی۔ انکی حدیث یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے روایت کی ہی وہ کہتے ہین عبید اللہ بن احمد بن

[1] یہ پرہیز آپکا محض امت کی تعلیم کیلیے تھا کہ اگر کسیکو لوگون کیساتھ اختلاط کرنیکے وہ مرض پیدا ہو جائیگا تو وہ خیال کریگا کہ یہ مریض کے اختلاط کے باعث سے پیدا ہو گیا ہی حالانکہ شریعت نے اسکی نفی فرمائی ہی ۱۲

علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا مجھسے یحیی بن عباد ابن عبداللہ بن عبداللہ بن زبیر نے اپنے والد عباد سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ربیعہ بن امیہ بن خلف جمحی وہی شخص ہین جو عرفہ (نوین ذیحجہ) کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی گردن کے نیچے کھڑے ہوکر بلند آواز سے چلائے تھے یہ بلند آواز تھے لہذا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا تھا کہ چلاّ کے کہو اے لوگو یہ کون مہینا ہو چنانچہ انھون نے چلاّ کے کہا لوگون نے جواب دیا ہان (ہم جانتے ہین) یہ ماہ حرام ہو حضرت نے فرمایا (اب یہ چلاّ کے کہو کہ) پس اللہ نے تمپر تمھارے خون اور تمھارے مال قیامت تک اسی طرح حرام ہین جس طرح اس مہینے مین اور اسکے بعد پوری حدیث ذکر کی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث کنیت انکی ابوارویٰ۔ دوسی ہین۔ بعض لوگ انکا نام عبید بن حارث کہتے ہین۔ طبرانی نے توانکو اسی باب مین ذکر کیا ہو۔ ابوعمر اور ابوموسی نے انکا تذکرہ لکھا ہو مگر ابوعمر نے انکا نسب نہین بیان کیا صرف یہ کہا ہو کہ ربیعہ دوسی جو اپنی کنیت سے مشہور ہین اکابر صحابہ مین سے ہین انسے ابوواقد لیثی نے اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے روایت کی ہو کنیت کے باب مین انشاء اللہ تعالیٰ انکا ذکر ہوگا۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف قریشی ہاشمی کنیت انکی ابوادوی۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے انکی والدہ غرہ بنت قیس بن طریف ہین۔ طریف حارث بن فہر کے بیٹے تھے یہ ربیعہ ابوسفیان بن حارث کے بھائی تھے اور اپنے چچا عباس بن عبدالمطلب سے کئی برس بڑے تھے یہ وہی ہین جنکی نسبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا تھا کہ آگاہ رہو زمانۂ جاہلیت مین جسقدر خون ہوے یا جو فخر و غرور کی باتین تھین وہ سب میرے قدم کے نیچے ہین (یعنے مین انکو معاف کرتا ہون) اور سب سے پہلا خون جسکو مین معاف کرتا ہون ربیعہ بن حارث کا خون ہو اسکا سبب یہ تھا کہ زمانۂ جاہلیت مین ربیعہ کا ایک بیٹا آدم قتل کردیا گیا تھا یہ قول زبیر کا ہو اور بعض لوگ کہتے ہین کہ اسکا نام تمام تھا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خون کا قصاص اسلام مین ناجائز کردیا اور ربیعہ کا اسمین کوئی حق نہین قائم کیا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ ربیعہ کے اُس بیٹے کا نام جو کہ مقتول ہوا ایاس تھا اور جس شخص نے اسکا نام آدم بتایا ہو اُس نے غلطی کی ہو تمہی ہین جنکی نسبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ربیعہ کیا اچھا آدمی ہو کاش وہ اپنے بال بتروادیتا اور اپنا لباس اونچا کردیتا اس حدیث کو سہل بن حنظلیہ خریم بن فاتک اسدی کے تذکرہ مین روایت کرتے ہین یہ ربیعہ تجارت مین

Marfat.com

حضرت عثمان کے شریک تھے - انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے غنیمت سے سو وسق دیے تھے - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثین روایت کی ہین منجملہ انکے ایک یہ ہی کہ صدقہ لوگون کا میل ہی - انسے انکے بیٹے عبدالمطلب نے روایت کی ہی - ربیعہ کی وفات ۲۳ھ مین بعہد خلافت عمر بن خطاب مدینہ مین ہوئی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی اور ابوموسی نے انکا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہی حالانکہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ پورا لکھا ہی پھر استدراک کرنے مین کیا فائدہ تھا

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جیش - قبیلۂ احمس سے ہین - یہ حضرت جریر کی طرف سے قاصد بنکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ذی الخلصہ کے گرادینے کی خبر لے کے آئے تھے - انکا تذکرہ ابن شاہین نے لکھا ہی جریر کی طرف سے جو شخص قاصد بن کے آئے تھے اُنکے نام مین لوگون نے اختلاف کیا ہی بعض لوگ انکو حصین بن ربیعہ طائی کہتے ہین اور بعض لوگ ابوارطاۃ - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی خرشہ بن عمرو بن ربیعہ بن حارث بن حبیب بن جذیمہ بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی قریشی عامری - فتح مکہ کے اسلام لائے تھے اور جنگ یمامہ مین شہید ہوے - انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہی -

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خویلد بن سلمہ بن ہلال بن عائذ بن کلب بن عمرو بن لوی بن رہم بن معاویہ بن اسلم بن احمس بن غوث بن انمار - بزرگ آدمی تھے - انکو ابن شاہین نے ذکر کیا ہی - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رفیع بن اہبان بن ثعلبہ بن ضبیعہ بن ربیعہ بن یربوع بن سمال بن عوف بن امرءالقیس بن بہثہ بن سلیم - انکو لوگ ابن الدغنہ کہتے تھے دغنہ انکی والدہ کا نام تھا اسی نام سے یہ مشہور ہین بعض لوگ کہتے ہین کہ انکا نام لدغہ تھا حنین مین شریک ہوے اور بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بنی تمیم کے وفد کے ہمراہ آئے - یہ ابوعمر کا قول ہی درید بن صمہ کے قاتل یہی ہین - ہمین عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مشرکون کو جب حنین کے دن ہزیمت ہوئی اُسوقت ربیعہ بن رفیع بن دہبان سلمی نے درید بن صمہ کو پایا پس اسکے اونٹ کی نکیل پکڑلی وہ انکو عورت سمجھتا تھا اسوجہ سے کہ یہ اُسوقت پوشیدہ لباس مین تھے پھر انھون نے اسکے اونٹ کو بٹھلایا تو معلوم ہوا کہ وہ بہت بوڑھا ہی کہ اسکو نوعمر لوگ پہچان نہین سکتے - درید نے انسے پوچھا کہ تم کیا چاہتے ہو ربیعہ نے کہا مین تجھے قتل کرونگا درید نے پوچھا کہ تم کون ہو انھون نے کہا مین ربیعہ بن رفیع سلمی ہون

Marfat.com

بعد اسکے انھون نے اپنی تلوار سے اُسکو مارا مگر وہ کارگر نہوئی تو درید نے کہا کہ تیری مان نے تجھے بہت بڑے ہتھیار دیے میری یہ تلوار پیچھے سے نکال لے اور اس سے مجھے مار اور ہڈیون سے اوپر اور دماغ سے نیچے مار مین لوگون کو اسی طرح قتل کیا کرتا تھا اور جب تو اپنی مان کے پاس جانا تو اس سے بیان کر دینا کہ مینے درید بن صمہ کو قتل کیا ہی کیونکہ خدا کی قسم بہت دن ایسے آئے ہین کہ تیرے خاندان کی عورتین اسکے بارے مین ممانعت کرتی تھین پھر انھون نے اسکو قتل کر دیا۔ بنی سلیم کہتے تھے کہ ربیعہ کہتے تھے جب مین نے اسکو قتل کیا تو اسکا بدن کھل گیا دیکھا تو اُسکے سرین اور دونون رانین کاغذ کی طرح چکنی ہو رہی تھین انپر بال نہ تھے۔ یہ کیفیت گھوڑے کی سواری کے باعث سے پیدا ہوئی تھی پھر جب ربیعہ اپنی مان کے پاس لوٹ کر آئے اور انسے درید کے قتل کی خبر بیان کی تو انھون نے کہا درید نے تمھاری ماؤن کو تین مرتبہ آزاد کیا تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی اور ابو موسی نے انکا تذکرہ نہین لکھا شاید انھون نے انکو ربیعہ بن رفیع عنبری سمجھا جنکا تذکرہ ابن مندہ لکھ چکے ہین یا انکو اس تذکرہ پر واقفیت نہین ہوئی۔ ابو عمر نے انکا نسب ثعلبہ تک پہونچایا ہی اور باقی نسب ابن کلبی اور حبیب سے نقل منقول ہی مگر ان دونون نے کہا ہی کہ یہ ربیع بیٹے ہین ربیعہ بن رفیع بن امیان کے یہ وہی ہین جنھون نے درید بن صمہ کو قتل کیا تھا اور عنبری ایک دوسرے شخص ہین جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بنی تمیم کے وفد کے ہمراہ آئے تھے۔ ابو عمر نے انکی والدہ کا نام دغنہ کہا ہی اور اور لوگ لدغہ کہتے ہین ابن ہشام نے بھی ایسا ہی کہا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رفیع عنبری۔ حضرت عائشہ کی حدیث مین انکا ذکر ہو کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ میرے اوپر اولاد اسمٰعیل مین سے ایک غلام کا آزاد کرنا واجب ہو حضرت نے فرمایا بنی عمرو کے قیدی میرے پاس آئینگے مین تمکو انمین سے ایک شخص دیدونگا تم اُسے آزاد کر دینا چنانچہ جب وہ قیدی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے جنمین ربیعہ بن رفیع اور سبرہ بن عمرو بھی تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔ اور ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا ذکر لکھا ہی اور کہا ہو کہ انکا نام ربیعہ بن رفیع ہی انکا ذکر اعور بن بشامہ کی حدیث مین ہی۔ اگر ابو موسی نہ کہتے کہ انکا ذکر اعور بن بشامہ کی حدیث مین ہی تو یہ گمان ہوتا کہ انھون نے ربیعہ سلمی کا ذکر لکھا ہی کیونکہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ نہین لکھا اور نہ ابو نعیم نے لکھا ہی ان دونون نے انھین ربیعہ عنبری کا ذکر لکھا ہی پس ابو موسی نے وہ تذکرہ چھوڑ دیا جسکو ذکر کرنا چاہیے تھا اور وہ تذکرہ لکھا جسکو نہ لکھنا چاہیے تھا۔ انکا نسب انھین سے کسی نے نہین بیان کیا جس سے ان ربیعہ اور ربیعہ سلمی کے درمیان مین فرق معلوم ہو جاتا اور ہم انکا نسب ذکر کرتے ہین۔ یہ ربیعہ بیٹے ہین رفیع بن سلمہ بن

Marfat.com

محلم بن صلاۃ بن عُبدہ بن عدی بن جندب بن عنبر کے۔ انکو ابن حبیب نے اور ابن کلبی نے ذکر کیا ہو اور ان دونون نے کہا ہو کہ ربیعہ بھی ان لوگون مین سے ایک تھے جو حجرون[1] کے پیچھے سے آواز دیا کرتے تھے۔ ابن حبیب اور ابن کلبی نے انکے والد کا نام رقیع قاف کے ساتھ لکھا ہو اور کہا ہو کہ وہ پانی جو مکہ اور بصرہ کے راستہ مین ہو انھین کی طرف منسوب کرکے رقیعی کہا جاتا ہے واللہ اعلم

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رواء عنسی۔ عبد العزیز بن ابی بکر بن محمد نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ ربیعہ بن رواء عنسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے آپ طعام شب نوش فرما رہے تھے حضرت نے انھین بھی کھانے کے لیے بلایا چنانچہ انھون نے بھی کھایا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ تم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دو انھون نے کلمہ طیبہ پڑھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رغبت سے پڑھتے ہو یا خوف سے ربیعہ نے کہا رغبت تو خدا کی قسم آپکے اختیار مین نہین ہو رہ گیا خوف تو (اسکی بھی کوئی وجہ نہین ہو کیونکہ) خدا کی قسم ہم ایسے شہر مین رہتے ہین جہان آپکا لشکر نہین پہونچ سکتا بلکہ مجھے خوف (آخرت) دلایا گیا لہذا مین خائف ہو گیا اور مجھسے کہا گیا کہ ایمان لا مین ایمان لے آیا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبیلہ عنس مین بہت خوش بیان لوگ ہوتے ہین پھر انھون نے وہان قیام کیا اور برابر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آمد و رفت رکھتے جب یہ رخصت ہونے لگے تو انسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمکو (اثناے راہ مین) اپنے آخری وقت کا کچھ علم ہو جائے تو کسی گانون والون کے پاس چلے جانا چنانچہ انکو کچھ آثار معلوم ہوے تو یہ ایک گانون والون کے پاس چلے گئے وہین انھون نے وفات پائی۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن روح عنسی مدنی۔ انسے محمد بن عمرو بن حزم نے اسی طرح روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو میرا خیال یہ ہو کہ یہ وہ نہین ہین جنکا ذکر گذر چکا کیونکہ انسے محمد مدنی نے روایت کی ہو اور پہلے ربیعہ اپنے ملک یمن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی مین چلے گئے تھے اور اثناے راہ مین انکی وفات ہو گئی تھی واللہ اعلم۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زیاد۔ اور بعض لوگ انکو ابن ابی یزید سلمی۔ اور بعض لوگ کہتے ہین انکا نام ربیع ہو انھون نے روایت کی ہو کہ خدائی راہ کا غبار جنت کی خاک ہے۔ اس حدیث کی سند مین گفتگو ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہو

[1] کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جبکہ آپ ازواج مطہرات کے حجرون مین ہوتے تھے حجرون کے پیچھے سے پکارا کرتے تھے یہ انتظار نکرتے تھے کہ حضرت خود تو باہر تشریف لائینگے چونکہ یہ ایک قسم کی بے ادبی تھی لہذا اللہ تعالی نے منع فرمایا [illegible] فرمائی۔ ان الذین ینادونک من وراء الحجرات اکثرہم لا یعقلون یعنے بیشک جو لوگ (اے نبی) آپ کو حجرون کے پیچھے سے آواز دیتے ہین انمین اکثر بے عقل ۱۲

Marfat.com

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد اسلمی - کنیت انکی ابو فراس - یہ بخاری کا قول ہی - اور انھون نے کہا ہی کہ مین انکو صحابی سمجھتا ہون حجازی ہین

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سکین کنیت انکی ابو رویحہ قرعی - انکا شمار اہل فلسطین مین ہی انسے انکے بیٹے عبد الجبار نے روایت کی ہی کہ یہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا آپنے مجھے ایک سفید جھنڈا باندھ دیا تھا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شرحبیل بن حسنہ - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا - فتح مصر مین شریک تھے - انسے انکے بیٹے جعفر نے روایت کی ہی - ابن مندہ نے کہا ہی کہ یہ مجھسے ابو سعید بن یونس نے بیان کیا ہی - اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ قائم کرکے لکھا ہی کہ انکا ذکر مخبل نے ابو سعید بن یونس سے روایت کیا ہی کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا - انسے انکے بیٹے جعفر نے روایت کی ہی پس انھون نے ابن مندہ کے کلام کا بغیر کسی زیادتی کمی کے اعادہ کرلیا ہی اور نہ اسمین کوئی غلطی نکالی ہی حالانکہ وہ ابن مندہ کے ساتھ اکثر ایسا کیا کرتے ہین - مین نہین سمجھتا کہ یہ کیون آیا اسوجہ سے کہ انکی نقل پر ابو نعیم کو اعتماد نہین یا اور کسی سبب سے حالانکہ ابن مندہ ایک معتبر حافظ (حدیث) ہین ابو نعیم نے بھی اپنی کتابون مین کئی جگہ انکا معتبر اور حافظ ہونا بیان کیا ہی اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ ربیعہ نے مصر مین کچھ زمین لے لی تھی اور عمرو بن عاص کیطرف سے یکون حاکم تھے

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن سجاد - انکا شمار اہل فلسطین مین ہی - یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہی اور ابو عمر نے کہا ہی کہ ربیعہ بن عامر بن ہادی ازدی جنکو لوگ اسدی بھی کہتے ہین اور بعض لوگ انکو دیلی کہتے ہین یعنے ربیعہ بن عباد کے خاندان سے ہمین عبد الوہاب ابن ہبۃ اللہ بن عبد الوہاب نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابراہیم بن اسحاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن مبارک نے یحیی بن حسان سے جو بیت المقدس کے رہنے والے اور ایک بڑی عمر کے شیخ تھے نہایت اچھی سمجھ کے آدمی تھے انھون نے ربیعہ بن عامر سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ یا ذو الجلال والاکرام کا ورد کیا کرو

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عباد - اور بعض لوگ کہتے ہین خود انھین کا نام عباد ہی اور بعض لوگ کہتے ہین عبّاد بتشدید مگر عین کا کسرہ زیادہ مشہور ہی یہ بنی جویل بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ سے ہین مدنی ہین - انسے ابن منکدر نے اور ابو الزناد نے اور [illegible]

Marfat.com

اسلم نے روایت کی ہو۔ جین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے مصعب بن عبداللہ زبیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عبدالعزیز یعنے ابن محمد بن ابی عبید نے ابن ابی ذئب سے انھون نے سعید بن خالد قارظی سے انھون نے ربیعہ بن عباد دیلی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے ابولہب کو عکاظ (نام بازار مدینہ) مین دیکھا کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے یہ کہتا ہوا چلا جارہا تھا کہ ای لوگو یہ شخص گمراہ ہوگیا ہو کہین تمکو تمھارے باپ دادا کے معبودون سے گمراہ نکردے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُس سے بھاگتے تھے وہ آپکے پیچھے دوڑتا تھا ہم سب لوگ ابولہب کے ساتھ ہوتے تھے ہم اُسوقت "کے تھے گویا مین اب بھی اُس واقعہ کو دیکھ رہا ہون ایک شخص تھے جو پھر کے دیکھتے جاتے تھے انکے گیسو دراز تھے سب لوگون سے زیادہ گورے اور سب سے زیادہ جمیل تھے مینے کہا کہ یہ کون ہین لوگون نے کہا محمد بن عبداللہ مینے کہا وہ کون شخص ہو جو انکو پتھر ار رہا ہو لوگون نے کہا اُنکا چچا ابولہب۔ ربیعہ نے بڑی عمر پائی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے عباد کے تلفظ مین تین قسم کے اقوال لکھے ہین اور ابوعمر نے صرف بکسر عین وتخفیف اور بفتح عین وتشدید با لکھا ہو اور ابن ماکولا نے تو کسر کے سوا کچھ نہین لکھا اور کہا ہو کہ مدینہ مین بعہد ولید بن عبدالملک انکی وفات ہوئی۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن نوفل بن اسعد بن ناشب بن سبد بن رزام بن مازن بن ثعلبہ بن سعد بن ذبیان بن لغیض بن ریث ابن غطفان غطفانی ذبیانی۔ یہی ہین جو خالد بن ولید کو قتال مرتدین کے زمانے مین بعہد خلافت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ غطفان مین لے گئے تھے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہو۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن ہدیر بن عبدالعزی بن عامر بن حارث بن حارثہ بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی قریشی تیمی۔ لوگ کہتے ہین کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین پیدا ہو چکے تھے انھون نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہو۔ انکا شمار تابعین کے اعلی طبقہ مین ہو۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن ربیعہ تیمی۔ انکا شمار اہل کوفہ مین ہو۔ انکی حدیث عثمان بن حکیم نے ربیعہ بن عثمان سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا ہمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام منی مین مسجد خیف مین نماز پڑھائی بعد اسکے خطبہ پڑھا اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا کہ اللہ اُس مرد کو تر و تازہ رکھے جو میری بات کو سنکر یاد رکھے اور اُسکو اُن لوگون تک

پہونچا دے جنھون نے نہین سنا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عمیر بن عوف بن عقدہ بن غیرہ بن عوف بن ثقیف ثقفی - مختار بن ابی عبید بن مسعود کے چچا ہین انکے اور حبیب اور مسعود اور عبد یالیل کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی تھی وان تتبم فلکم رؤس اموالکم انکا تذکرہ ابن مندہ و ابونعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن یسار بن عوف بن جراد بن یربوع بن طحبل بن عدی بن ربعہ بن رشدان جہنی - بنی نجار کے حلیف تھے - غسانی نے انکا ذکر ابن کلبی سے اسی طرح نقل کیا ہی مگر مجھے جہانتک یاد ہی ودیعہ ہی شاید یہ اُنکے بھائی ہون واللہ اعلم

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبدان کندی - بعض لوگ انکو حضرمی کہتے ہین - انھین نے امرء القیس سے انکی زمین کی بابت جھگڑا کیا تھا - علقمہ بن وائل نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا امرء القیس نے اور ربیعہ بن عبدان نے باہم ایک زمین کی بابت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جھگڑا کیا تھا اسکے بعد انھون نے پوری حدیث ذکر کی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی عبدان بفتح عین وسکون یاے تحتانیہ ہی اور عبدالغنی نے کہا ہی کہ یہ لفظ عِبدان ہی بکسر عین و باے موحدہ - ان لوگون نے الکا نسب نہین بیان کیا یہ ربیعہ بیٹے ہین عبدان بن ذی العرف بن وائل بن ذی طواف حضرمی کے فتح مصر مین شریک تھے صحابی ہین یہ ابو یونس کا قول ہی -

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن انعار - بعض لوگ انکو ربیعہ بن عمرو کہتے ہین مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہی یہ جرشی ہین شمار انکا اہل شام مین ہی - انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہی - دادا ہین ہشام بن الغاز بن ربیعہ کے - حضرت معاویہ کے زمانے مین لوگون کو فتوی دیا کرتے تھے فقیہ تھے انسے عطیہ بن قیس نے اور حارث بن یزید نے اور علی بن رباح نے اور بشیر بن کعب نے اور انکے بیٹے انعار بن ربیعہ نے روایت کی ہی - ابن لہیعہ نے حارث بن یزید سے انھون نے ربیعہ جرشی سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (شریعت پر) مستقیم رہو کیا اچھی بات ہی اگر تم مستقیم رہو اور وضو کی حفاظت رکھو اور تمھارے اعمال مین سب سے بہتر عمل نماز ہی رج راہط کے واقعہ مین مقتول ہوے ۶۴ھ مین مروان بن حکم اور ضحاک بن قیس فہری کے درمیان مین سفیر تھے - ابن ابی حاتم نے کہا ہی کہ ربیعہ بن عمرو جرشی کو بعض لوگ صحابی کہتے ہین مگر وہ صحابی نہین ہین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

Marfat.com

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فراس - انسے زیاد بن نعیم نے روایت کی ہو انکا شمار اہل مصر مین ہو ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے انکا ذکر کیا ہو اور انھون نے کہا ہو کہ یہ صحابہ مین سے ہین انکی حدیث ابن لہیعہ سے مروی ہو انھون نے بکر بن سوادہ سے انھون نے زیاد بن نعیم سے انھون نے ربیعہ بن فراس سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مینے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے (آیندہ زمانے مین) ایک قبیلہ چلیگا اور اُس مکان مین پہونچیگا جسکی اہل عجم تعظیم کرتے ہین پھر وہ اُسکا مال لے لینگے اُسکے بعد اہل افریقہ تمپر تاخت کرینگے یہانتک کہ اُنکی تلوارین نیل مین اتر نگی (یعنی سمجھ پر وہ تاخت کرینگے) انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فضل بن حبیب بن زید بن تمیم انصاری - احد کے دن شہید ہوے - یہ عروہ کا قول ہو اور انھون نے کہا ہو کہ یہ بنی معاویہ ابن عوف سے ہین - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

قرشی - انکا نسب نہین بیان کیا گیا - انکی حدیث عطاء بن سائب نے ابن ربیعہ سے انھون نے اپنے والد سے جو قریش کے ایک شخص تھے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات مین مشرکون کے ساتھ کھڑا ہوا دیکھا تھا پھر اسلام کے بعد بھی مینے آپکو عرفات مین اُسی مقام پر کھڑا ہوا دیکھا اللہ تعالے نے آپکو یہ رتبہ دیا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس عدوانی - محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع نے انکا تذکرہ اُن صحابہ مین کیا ہو جو حضرت علی کے ہمراہ شریک تھے - یہ عدوان بن عمرو بن قیس غیلان کے خاندان سے تھے - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب بن مالک بن نعیم کنیت انکی ابو فراس اسلمی ہین - انکا شمار اہل حجاز مین ہو - انسے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے اور حنظلہ بن عمرو اسلمی نے اور ابو عمران جونی نے روایت کی ہو - ہمین ابو اسحاق ابراہیم بن محمد نے اور اسمعیل بن عبید اللہ نے اور عبید اللہ بن علی نے اپنی سند سے ابو عیسی ترمذی مکہ خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسحاق بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین نضر بن شمیل نے اور وہب بن جریر نے اور ابو عامر عقدی نے اور عبد الصمد بن عبد الوارث نے خبر دی

وہ کہتے تھے ہمسے ہشام دستوائی نے یحیی بن ابی کثیر سے انھون نے ابوسلمہ سے انھون نے ربیعہ بن کعب اسلمی سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مین شب کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر رہا کرتا تھا اور آپکو وضو کیلیے پانی دیا کرتا تھا مین آپکو بہت دیر تک سمع اللہ لمن حمدہ کہتا ہوا سنتا تھا پھر بہت دیر تک الحمد للہ رب العالمین کہتا ہوا سنتا تھا۔ انھین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی تھی کہ جنت مین آپ مجھے اپنے ساتھ رکھیے گا اور حضرت نے انسے فرمایا تھا کہ اس بات مین کثرت سجود کے ساتھ تم میری مدد کرو۔ اہل صفہ مین سے تھے سفر اور حضر مین حضرت کے ہمراہ رہتے تھے بہت قدیم الصحبت ہین۔ آپکے بعد بھی انکی عمر بہت ہوئی یہانتک کہ واقعہ حرہ کے بعد ۶۳ھ مین انھون نے وفات پائی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

کلابی۔ انکی حدیث ابومسلم کجی نے سلیمان بن داؤد سے انھون نے سعید بن جشم ہلالی سے انھون نے ربیعہ بنت عیاض کلابیہ سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مجھسے ربیعہ کلابی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپنے وضو کیا اور پورا وضو کیا۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ سنن کشی مین ایسا ہی لکھا ہے۔ اس حدیث کو یحیی حمانی نے سعید سے انھون نے ربیعہ بنت عیاض کلابیہ سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتی تھین میرے دادا عبیدہ بن عمرو کلابی نے مجھسے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپنے وضو کیا۔ اس حدیث کو کئی راویون نے سعید سے اسی طرح روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن لقیط۔ ابوالحسن عسکری نے انکو افراد مین ذکر کیا ہے لیث بن سعید نے یزید بن ابی حبیب سے انھون نے ربیعہ بن لقیط سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جب حاکم روم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آیا تو اسنے حضرت سے ایک گھوڑا مانگا آپنے اُسے دیدیا تو کچھ لوگون نے کہا کہ خدا کا دشمن اور آپکا دشمن (آپنے اُسے کیون دیا) حضرت نے فرمایا عنقریب اُسے مرد مسلم لے لیگا چنانچہ مینے جنگ داثن کے دن اُسے غنیمت مین لے لیا۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ ربیعہ بن حوالہ وغیرہ سے روایت کرتے ہین۔ انکا صحابی ہونا معلوم نہین۔

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن لہیعہ حضرمی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حضرموت کے وفد کے ساتھ آئے تھے یہ سب لوگ اسلام لائے انسے اسکے بیٹے فہد نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا اور اپنے مال کی زکاۃ آپکو دی

Marfat.com

آپنے مجھے ایک تحریر لکھدی (جسکا عنوان یہ تھا) بسم اللہ الرحمن الرحیم لربیعۃ بن لہیعۃ - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی-

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک - کنیت انکی ابواسید - انصاری ساعدی - ابن اسحاق نے محمد بن خالد انصاری سے انھون نے ابواسید سے جنکا نام ربیعہ بن مالک تھا روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بقیع غرقد (جنۃ البقیع) مین تشریف لے گئے تو دیکھا کہ ایک بھیڑیا پیر پھیلائے ہوے بیٹھا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اویس (نامی بھیڑیا) ہی کچھ کھانیکو مانگتا ہی لوگون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ جو آپکی راے ہو آپنے فرمایا پورے گلہ سے دس لوگون نے کہا یارسول اللہ یہ بہت ہی پس اُس سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ تو انسے چھین لیا کر - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ اس حدیث مین انکا نام ربیعہ بتایا گیا ہی مگر مشہور نام انکا مالک بن ربیعہ ہی - لوگون نے انکا تذکرہ میم کی ردیف مین کیا ہی -

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک - حبیب کے بھائی ہین اسید بن ابی ایاس کے نام مین انکا تذکرہ کیا گیا ہی - ابوموسی نے انکا تذکرہ اسیطرح لکھا ہی

(سیدنا) ربیعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن وقاص - انکی حدیث مین اعتراض ہی - انکی حدیث حسن نے ابان سے انھون نے انس بن مالک سے انھون نے ربیعہ بن وقاص سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپنے فرمایا تین مقامات ایسے ہین کہ انمین دعا رد نہین ہوتی جو شخص[1] جنگل مین ہو جہان اسکو کوئی نہ[2] دیکھتا ہو وہان وہ کھڑا ہو کے نماز پڑھنے لگے تو اللہ عزوجل اپنے فرشتون سے فرماتا ہی کہ مین اپنے اس بندے کو دیکھتا ہون کہ وہ اس بات کا یقین رکھتا ہی کہ اُسکا کوئی پروردگار ہی پس دیکھو[3] کیا مانگتا ہی فرشتے کہتے ہین کہ اے ہمارے پروردگار تیری ہی رضامندی اور تیری مغفرت مانگتا ہی اللہ فرماتا ہی گواہ رہو مینے اسے بخشدیا اور[4] وہ شخص جسکے ساتھ ایک گروہ ہو اور اسکے ساتھ والے (میدان جنگ مین اُسے تنہا چھوڑکر) بھاگ جائین اور وہ اپنی جگہ قائم رہے تو اللہ فرشتون سے فرماتا ہی کہ دیکھو میرا بندہ کیا مانگتا ہی فرشتے کہتے ہین کہ اے میرے پروردگار یہ شخص اپنی جان تیرے لیے دیتا ہی تیری رضامندی چاہتا ہی اللہ فرماتا ہی کہ گواہ رہو مینے اُسے بخشدیا اور[5] وہ شخص جو آخر شب مین اُٹھتا ہی اور نماز پڑھتا ہی اللہ فرشتون سے فرماتا ہی کہ گواہ رہو مینے اسے بخشدیا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی -

---

[1] اس سے اور نیز بہت سی حدیثون سے معلوم ہوا کہ خلوت کی دعا زیادہ مقبول ہوتی ہی ۱۲

[2] اللہ عزوجل جب کسی سے کوئی بات پوچھے تو اسکا یہ مطلب نہین ہوتا کہ معاذاللہ وہ اس بات سے ناواقف ہی ۱۲

باب الراء والجیم

(سیدنا) رجاء (رضی اللہ عنہ)

ابن جلاس - صحابہ کے بعض تذکرہ نویسون نے انکا ذکر لکھا ہو - انکی حدیث عبد الرحمن بن عمرو بن جبلہ نے ام بلج سے انھون نے ام جلاس سے انھون نے اپنے والد رجاء بن جلاس سے روایت کی ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپکے بعد خلیفہ کون ہوگا آپنے فرمایا ابوبکر - یہ سند ضعیف ہو ایسی سندون کا اعتبار نہین کیا جاتا - انکا تذکرہ ابو عمر نے یہان لکھا ہو اور انھون نے دوبارہ اس حدیث کو زید بن جلاس سے روایت کیا ہو ان دونون مین سے ایک وہم ہو واللہ اعلم

(سیدنا) رجاء (رضی اللہ عنہ)

غنوی - صحابی ہین بصرہ مین رہتے تھے جنگ جمل مین انکا ہاتھ زخمی ہوگیا تھا انسے سلامہ بنت جعد نے روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو اللہ اپنی کتاب کے حافظ ہونے کی نعمت عطا کرے اور وہ یہ سمجھے کہ اس سے زیادہ کسی کو نعمت دی گئی ہو اُسنے سب سے بڑی نعمت کی تحقیر کی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو - اور ابو عمر نے کہا ہو کہ انکی حدیث صحیح نہین - انسے روایت کرنے والا سلامہ کو بتایا جاتا ہو مگر ابن مندہ اور ابو عمر نے ساکنہ کو بتایا ہو اور ان دونون نے یہ حدیث روایت کی ہو کہ جو شخص قرآن کے ذریعہ سے شفا نہ طلب کرے اللہ اسکو شفا ندے اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ رجاء ایک عورت تھین صحابیہ تھین -

(سیدنا) رجاء (رضی اللہ عنہ)

کنیت ابو یزید - انسے انکے بیٹے یزید بن رجاء نے روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو تھوڑی سی فقہ[1] بہت سی عبادت سے افضل ہو - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو -

باب الراء والحاء والخاء

(سیدنا) رُحضہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حریہ غفاری - ایماء کے والد ہین اور خفاف بن ایما کے دادا ہین ہمنے ان دونون کو ذکر کیا ہو - مقام غیقہ مین جو بنی غفار کی زمین مین ہو رہتے تھے بعض لوگون نے کہا ہو کہ یہ بھی صحابی ہین اور انکے بیٹے اور پوتے خفاف بن ایماء بن رحضہ بھی

[1] فقہ سے مراد دین کی سمجھ اور قوت اجتہاد یہ ہے کہ کتاب وسنت کے معانی سمجھ سکے اور آپسے مسائل نکال سکے ۱۲

صحابی ہین - انکا تذکرہ غسانی نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہی-

(سیدنا) رُحَیل (رضی اللہ عنہ)

جُہنی - زہیر بن معاویہ کے خاندان سے ہین - انکی حدیث ابوجعفر سے اور حارث بن مسلم سے جو زہیر کے چچا کے بیٹے ہین مروی ہی وہ کہتے تھے کہ رحیل جہنی اور سوید جعفی مسلمان ہوکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے یہ اُسوقت پہونچے جب لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کرکے مٹی ہاتھون سے ہاتھ جھاڑ رہے تھے - یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہی اور ابوعمر نے کہا ہی کہ رحیل کی حدیث زہیر بن معاویہ نے اسعر بن رحیل سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی اور اس حدیث کو زہیر بن معاویہ نے اپنے والد سے انھون نے اسعر سے بھی روایت کیا ہی - اور انھون نے کہا ہی کہ سوید حضرت عمرؓ کے یہان آکے رہے تھے اور رحیل حضرت بلال کے یہان -

(سیدنا) رُحَیلہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ بن خالد بن ثعلبہ بن عامر بن بیاضہ بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج خزرجی بیاضی - بدر مین شریک تھے - یہ ابن شہاب اور ابن اسحاق کا قول ہی انکا تذکرہ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہی اور ابوعمر نے اتنی روایت زیادہ کی ہی کہ ابن اسحاق نے انکا نام رجیلہ جیم کے ساتھ کہا ہی اور ابن اسحاق نے رحیلہ حاے مہملہ کے ساتھ کہا ہی اور ابن عقبہ نے کہا ہی کہ رخیلہ خاے منقوطہ کے ساتھ ہی ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے بھی اسی طرح نقل کیا ہی اور دارقطنی نے بھی ایسا ہی لکھا ہی اور ابونعیم نے جیم کی ردیف مین انکا نام جبلہ بن خالد بن ثعلبہ انصاری بیاضی لکھا ہی وہ بھی ہین ہمنے ان دونون کو بیان کردیا اور اصل حال بھی بتادیا والحمد للہ رب العالمین -

باب الراء والدال

(سیدنا) رُوَیج (رضی اللہ عنہ)

ابن ذویب بن شعثم بن قرط بن مناف بن حارث تیمی عنبری - حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے - انکے بیٹے عبداللہ بن رویج نے اپنے والد رویج سے انھون نے اپنے والد ذویب سے روایت کی ہی کہ حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ بن اولاد اسمٰعیل مین سے ایک غلام کو آزاد کرنا چاہتی ہون پس جب قبیلہ عنبر کی فے آئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان مین سے چار غلامون کو لے لو چنانچہ انھون نے میرے دادا رویج اور میرے چچا سمرہ کو اور میرے چچازاد بھائی حی اور عیر سے ماموں ذویب کو لے لیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کے سرون پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ یہ لوگ

اولاد اسمعیل علیہ السّلام سے ہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

باب الراء والزاے والسین

(سیدنا) رزین (رضی اللہ عنہ)

ابن انس سُلمی۔ انکا شمار بصرہ کے اعراب مین ہی۔ ہمین ابوالفضل بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ فقیہ نے اپنی سند سے ابویعلی یعنے احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابووائل یعنے خالد بن محمد بصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین فہد بن عوف نے بنی عامر کے مکان مین خبر دی وہ کہتے تھے ہمین نائل بن مطرف بن رزین بن انس سلمی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے میرے دادا رزین بن انس سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جب اللہ عزوجل نے اسلام کو غالب کر دیا تو ہمارا ایک کنوان تھا ہمین خوف ہوا کہ کہین ہمارے آس پاس والے اسپر قبضہ نکرلین پس مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا اور مینے کہا کہ یا رسول اللہ ہمارا ایک کنوان ہی اور مجھے اس بات کا خوف ہی کہ آس پاس کے لوگ کہین اُسپر بجبر قبضہ نکرلین تو آپنے مجھے ایک تحریر لکھدی جسکا مضمون یہ تھا من[1] محمد رسول اللہ اما بعد فان لہم بئرہم ان کان صادقا ولہم دارہم ان کان صادقا یہ کہتے تھے کہ پھر ہمنے مدینہ کے جس قاضی کے سامنے یہ مقدمہ پیش کیا اُسنے یہی فیصلہ کیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) رزین (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن سلمہ بن ربیعہ بن حارث بن سعد بن عوف بن یزید بن بکیر بن عمیرہ بن علی بن جسر بن محارب بن خصفہ بن قیس غیلان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بن کے گئے تھے۔ انکی حدیث دارقطنی نے بیان کی ہی۔

(سیدنا) رسیم (رضی اللہ عنہ)

ہجری اور بعض لوگ انکو عبدی کہتے ہین۔ یہ عبدی ہین اہل ہجر مین سے۔ یحیی بن غسان تیمی نے ابن رسیم سے انھون نے اپنے والد سے جو اہل ہجر مین سے ایک شخص تھے اور فقیہ تھے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین ایک وفد کے ہمراہ کچھ صدقہ لے کے گئے تھے حضرت نے ان لوگون کو ان[2] ظروف مین نبیذ کے استعمال سے منع فرمایا پس یہ لوگ جب اپنے ملک مین لوٹ کر گئے انکا ملک تھامہ کی سرزمین مین تھا گرم ملک تھا وہان کی آب و ہوا انکو ناموافق ہوئی پس یہ دوسرے سال آپکے پاس لوٹکر آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ آپنے ہمین ان ظروف کے استعمال سے

---

[1] ترجمہ محمد رسول اللہ کی طرف سے (یہ خط ہی) اما بعد یہ لوگ اپنے کنوین کے مالک ہین بشرطیکہ یہ سچے ہون اور وہ لوگ اپنے گھر کے مالک ہین بشرطیکہ یہ سچے ہون ۱۲

[2] یہ ظروف وہی ہین نقیر اور دبا اور حنتم جنکا ذکر متعدد مقامات مین اوپر ہو چکا ہی چونکہ اسمین شراب پیجاتی تھی اس سبب سے حضرت نے انکے استعمال سے منع فرمایا تھا

نے فرمایا تھا لہذا ہمنے انکو ترک کردیا مگر یہ بات ہمیر بہت شاق گذری آپنے فرمایا کہ اچھا جاؤ اور پیو جس چیز مین چاہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ محمد بن نقطہ کا قول ہی کہ رسیم مین رے مضموم اور سین مفتوح ہی انھون نے ابونعیم کے خط سے اسیطرح نقل کیا ہی اور امیر ابونصر نے کہا ہی کہ رسیم بفتح راء وکسر سین وسکون یا ء ہی۔ یہ رسیم صحابی ہین انسے انکے بیٹے نے ایک حدیث روایت کی ہی اسکو یحیی بن غسان تیمی نے ابن رسیم سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہی اور انھون نے کہا ہی کہ دارقطنی نے کہا ہی کہ انسے عطاء بن سائب نے روایت کی ہی مگر عطاء کی حدیث مجھے نہین ملی اور مین امید کرتا ہون کہ یہ وہم نہوگا حالانکہ انھون نے بیان کیا ہی کہ اسمین وہم ہوگیا ہی۔

باب الراء والشین

(سیدنا) رشدان (رضی اللہ عنہ)

جہنی۔ انکا نام زمانۂ جاہلیت مین غیان تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام رشدان رکھا ابونعیم نے انکے تذکرہ مین کہا ہی کہ بعض متاخرین نے ایک حدیث ابن ابی اویس سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے وہب بن عمرو بن مسلم بن سعد بن وہب جہنی سے نقل کی ہی کہ انکے والد نے اُنکے دادا سے نقل کرکے انھین خبر دی کہ زمانہ جاہلیت مین انکا نام غیان تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام غیان رکھا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ اور ابوعمر نے کہا ہی کہ رشدان ایک مجہول شخص ہین بعض لوگون نے اُن صحابہ مین ذکر کیا ہی جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی مین کہتا ہون کہ انکا ذکر کرنا بالکل بے اصل ہی اور ابونعیم اور ابوعمر کا قول اسپہ دلالت کرتا ہی۔ مین خیال کرتا ہون کہ بعض راویون سے اسمین وہم ہوگیا ہی۔ قبیلۂ جہینہ کی صحیح خبر یہ ہی کہ اُنکے وفد جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تو انمین سے بعض لوگ غیان بن قیس بن جہینہ کے قبیلہ سے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو انھون نے کہا بنی غیان آپنے فرمایا نہین تم بنی رشدان ہو پس یہی نام انکے خاندان کا مشہور ہوگیا واللہ اعلم۔

(سیدنا) رشید (رضی اللہ عنہ)

ہجری۔ بعض لوگ انکو فارسی کہتے ہین۔ انصار کے خاندان اوس کی شاخ بنی معاویہ سے تھے ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہی کہ انکا صحابی ہونا ثابت نہین۔ ابوعمر نے کہا ہی کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ احد مین شریک تھے حضرت نے انکی کنیت ابوعبداللہ رکھی تھی واقدی نے غزوۂ احد کے بیان مین لکھا ہی کہ رشید بنی معاویہ فارسی کے غلام تھے مشرکین مین سے بنی کنانہ کے خاندان کے ایک شخص سے جو لوہے مین غرق تھا انھون نے مقابلہ کیا وہ (بطور رجز کے) کہہ رہا تھا کہ مین

Marfat.com

عویف کا بیٹا ہون (پہلے) اس مشرک کے مقابلہ مین بعد مولی حاطب گئے اس مشرک نے انکو ایک ہاتھ ایسا مارا کہ اُنکے دو ٹکڑے کر دیے پس رشید اُسکے سامنے گئے اور انھون نے اُسکے شانے پر تلوار ماری انکی تلوار نے زرہ کو کاٹکر اُسکے جسم کے دو ٹکڑے کر دیے اور رشید یہ کہتے تھے کہ اس (میرے بے پناہ حملہ) کو لے اور مین غلام فارسی ہون اور رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم اسکو دیکھ رہے تھے اور سن رہے تھے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمنے یہ کیون نہ کہا کہ مَین غلام انصاری ہون اُسکے بعد رشید کا بھائی (جو مشرک تھا) کتے کی طرح دوڑتا ہوا آیا ابن عویف کہتے تھے کہ رشید نے اُسکے سر پر تلوار ماری اُسکے سر پر خود تھا انکی تلوار نے اسکا خود پھاڑ ڈالا اور یہ کہنے لگے کہ اسکو لے اور مین غلام انصاری ہون پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا کہ ای ابو عبداللہ تمنے بہت اچھا کہا پس اسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی کنیت ابو عبداللہ رکھی انکی کوئی اولاد نہ تھی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) رشید (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک - کنیت ابو عمیرہ سعدی تمیمی - انکا شمار اہل کوفہ مین ہے - ہمین ابو الفرج بن ابی الرجاء ثقفی نے اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے اسید بن عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن رجاء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین معروف بن واصل نے حفصہ بنت طلق سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتی تھین ابو عُمیرہ یعنے رشید بن مالک کہتے تھے کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ ایک شخص ایک طبق چھوہارے کا آپکے پاس لایا آپنے اُس سے پوچھا کہ یہ کیا ہے ہدیہ یا صدقہ اُس شخص نے کہا صدقہ آپنے فرمایا تو اسکو ان لوگون کے سامنے رکھدے رشید کہتے تھے کہ حضرت حسن (ابن فاطمہ بنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم) اُس زمانے مین کم سن تھے انھون نے ایک چھوہارا لیکر اپنے منھ مین رکھ لیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو دیکھ لیا پس آپنے اُنکے منھ مین اُنگلی ڈالکر چھوہارے کو نکالکر پھینکدیا بعد اُسکے فرمایا کہ ہم آل محمد صدقہ نہین کھاتے - اس حدیث کو ابن نمیر نے اور عبدالصمد بن نعمان نے اور عبداللہ بن سجار نے اور عمرو بن مرزوق وغیرہم نے معروف بن واصل سے اسیطرح روایت کیا ہے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے اور ابو عمر نے انکو تمیمی قرار دیا ہے اور ابن ماکولا نے مزنی قرار دیا ہے اور ابو احمد عسکری نے انکو اسدی لکھا ہے قبیلۂ اسد بن خزیمہ سے اور کہا ہے کہ یہ معروف بن واصل کے دادا ہین

باب الراء مع العین

(سیدنا) ربعی (رضی اللہ عنہ)

سحیمی - طبرانی نے کہا ہے کہ یہ سحیمی ہین انھون نے تصحیف کر دی صحیح لفظ سحیمی ہے - بعض لوگ انکو عرنی کہتے ہین - یہ سحیم کے قبیلے سے

ہین جو عزنیہ کی ایک شاخ ہی۔ بعض لوگ انکو ربعی بھی کہتے ہین یہ کچھ بھی نہین ہی۔ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر خط لکھکر بھیجا تھا انھون نے اس ٹکڑے کو اپنے ڈول مین پیوند لگالیا تھا انکی بیٹی نے انسے کہا مین سمجھتی ہون کہ تمپر کوئی مصیبت آنی چاہتی ہی تمنے سردار عرب کے خط کو لیکر اپنے ڈول مین پیوند لگایا انکی بیٹی کا نکاح نبی ہلال کے قبیلہ مین ہوا تھا وہ اسلام لے آئی تھین۔ (تھوڑے دنون کے بعد) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ سوارون کو قبیلۂ سحیمہ کی طرف بھیجا اُن سوارون نے انکی اولاد کو اور اُنکے مال کو لے لیا اور یہ تنہا بچکر برہنہ نکل گئے پھر یہ بھی مسلمان ہوگئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے اور کہا کہ (یا رسول اللہ اب مین مسلمان ہوگیا ہون لہذا) میرے گھر والے اور میرا مال اور میری اولاد (جو) لوٹ کر لائی گئی ہین (مجھے واپس دی جائین) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مال تو تقسیم ہوچکا اگر تقسیم ہونے سے پہلے تم پہونچ جاتے تو تمھین اسکے حقدار تھے ہان تمھاری اولاد تو اسے بلال انکو ساتھ لے جاؤ اور انکی اولاد انکے حوالہ کردو چنانچہ حضرت بلال انکو ساتھ لے گئے اور انکے بیٹے سے پوچھا کہ تم انکو پہچانتے ہو اُسنے کہا ہان پس حضرت بلال نے انکا لڑکا انکے حوالے کردیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

باب الراء والفاء

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس۔ انصاری ثم من بنی زعورا ابن عبد الاشہل۔ احد کے دن شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہی اور اسکو عروہ بن زبیر سے روایت کیا ہی۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

بدری۔ ہمین عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر بن احمد بن عبد القاہر نے اپنی سند سے ابو داؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے اسمعیل بن جعفر مدینی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحییٰ بن علی بن خلاد نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے انھون نے رفاعہ بدری سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین بیٹھے ہوے تھے اور ہم اُنکے پاس تھے کہ ایک شخص آیا شاید وہ بدوی تھا وہ مسجد مین داخل ہوا اور اُسنے نماز پڑھی اور بہت جلد نماز پڑھی پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آیا اور آپکو سلام کیا آپنے فرمایا وعلیک (السلام) اپنی نماز کا اعادہ کر اسلیے کہ تو نے (درحقیقت) نماز نہین پڑھی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ یہ رفاعہ رافع زرقی کے بیٹے ہین بدر مین شریک تھے لوگون نے انکا ذکر کیا ہی۔

Marfat.com

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابوت انصاری۔ داود بن ابی ہند نے قیس بن سعد سے روایت کی ہو کہ (زمانۂ جاہلیت سے یہ دستور چلا آتا تھا کہ) لوگ جب احرام باندھ چکتے تھے تو کسی باغ مین اسکے دروازہ کی طرف سے جاتے تھے نہ کسی مکان مین (بلکہ پیچھے سے دیوار پر چڑھ کے کود تے تھے) پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب ایک مکان مین تشریف لے گئے رفاعہ بن ثابوت نامی ایک انصاری تھے وہ دیوار پر چڑھکر رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے پھر جب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے دروازے سے باہر نکلے تو یہ بھی دروازے سے نکل آئے تو لوگون نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ شخص بدکار ہو گھر کے دروازے سے نکل آیا حالانکہ یہ احرام باندھے ہوے ہو تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے کہا کہ کس چیز نے تمھین اس بات پر آمادہ کیا انھون نے کہا کہ یا رسولخدا آپ اس سے نکلے لہذا مین بھی اس سے نکلا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین تو قریشی ہون رفاعہ نے کہا دین تو ہمارا اور آپکا ایک ہے یہ کہتے تھے کہ پھر اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی ولیس البر بان تاتوا البیوت من ظہورہا الایہ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ قیس بن جبیر نے ایسا ہی بیان کیا اور یہ بھی کہا ہو کہ مین نہین جانتا انکا نام قیس بن جبیر ہو یا قیس بن جبیر

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن رفاعہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم۔ یہ بنی عفراء مین سے ایک شخص ہین موافق قول ابن اسحاق کے بدر مین شریک تھے مگر واقدی نے کہا ہو کہ یہ ہمارے نزدیک ثابت نہین ہو اور انکے بنی عفراء مین سے ہونیکا بھی انکار کیا ہو اور اور لوگون نے بھی انکے بنی عفراء سے ہونے اور نیز بدری ہونیسے انکار کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن عفراء۔ معاذ بن عفراء انصاری کے بھتیجے ہین۔ انکی حدیث انکے بیٹے معاذ سے مروی ہو اسکو زید بن حباب نے ہشام بن ہارون سے انھون نے رفاعہ سے روایت کیا ہو۔ اور ابوزید نے یعنے سعید بن ربیع نے شعبہ سے انھون نے حصین سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے کہ ایک شخص نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنکا نام رفاعہ تھا نماز پڑھی انھون نے تکبیر تحریمہ کے بعد یہ دعا پڑھی اللھم لک الحمد کلہ ولک الخلق کلہ والیک یرجع الامر کلہ علانیتہ وسرہ اس حدیث کو ابن عدی نے شعبہ سے موقوفا روایت کیا ہو اور اسکو عقدی نے شعبہ سے انھون نے حصین سے روایت کیا ہو کہ انھون نے کہا مجھے عبداللہ بن شداد بن ہاد سے سنا وہ کہتے تھے کہ انھون نے ایک شخص کو اصحاب

---

[1] ترجمہ یہ کونسی نیکی کی بات نہین ہو کہ تم گھرون مین انکی چھتون کے اوپر سے آؤ ۱۲

[2] اے اللہ ہر طرح کی تعریف تیرے ہی لیے ہو اور تمام مخلوق تیری ہی ہے اور سب کام آشکارا ہون یا پنہان تیری ہی طرف لوٹتے ہین ۱۲

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جنکا نام رفاعہ بن رافع تھا یہ کہتے ہوے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے تو اسی طرح کہتے تھے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح لکھا ہی اور ان لوگون نے انکا نام رفاعہ بن رافع کے علاوہ اور کچھ نہین بتایا پس مین نہین جانتا کہ یہ کیونکر معلوم ہوا کہ یہ عفراء کے پوتے ہین کیونکہ صحابہ مین رفاعہ بن رافع کے علاوہ اور لوگ بھی ہین واللہ اعلم - یہ حدیث رفاعہ بن رافع بن مالک زرقی سے منقول ہی بخاری نے اپنی صحیح مین اس حدیث کو اسی سند کے ساتھ عبداللہ بن شداد سے روایت کیا ہی کہ انھون نے کہا مینے رفاعہ بن رافع انصاری کو دیکھا وہ بدر مین شریک تھے اور اہل بدر مین رفاعہ بن رافع بن عفراء کوئی شخص نہین ہی اور یہ قول کہ انکی حدیث انکے بیٹے معاذ روایت کرتے ہین اسی کی تائید کرتا ہی کہ یہ زرقی ہین کیونکہ معاذ رفاعہ زرقی ہی کے بیٹے کا نام ہی -

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن مالک بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق - انصاری خزرجی زرقی - کنیت انکی ابو معاذ انکی والدہ ام مالک بنت ابی بن سلول تھین جو ہین تھین عبداللہ بن ابی سردار منافقین کی - بیعت عقبہ مین شریک تھے اور عروہ اور موسی ابن عقبہ اور ابن اسحاق نے کہا ہی کہ یہ اُن لوگون مین ہین جو بدر اور احد اور خندق اور بیعۃ الرضوان اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور اُنکے بھائی خلاد اور مالک بھی بدر مین شریک تھے - ہمین ابو الفضل عبداللہ بن ابی نصر طوسی نے اپنی سند سے ابو داؤد طیالسی سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسمعیل ابن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین یحیی بن علی بن یحیی بن خلاد نے اپنے والد سے انھون نے اپنے چچا رفاعہ ابن رافع سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے اس حال مین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن مسجد مین تھے اور ہم لوگ آپکے ساتھ تھے کہ ایک شخص آیا شاید وہ بدوی تھا اُسنے نماز پڑھی اور بہت جلد پڑھ لی بعد نماز ختم کرنے کے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپنے سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ جا پھر نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہین پڑھی ایسا ہی اُسنے دو یا تین مرتبہ کیا ہر مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتا تھا اور آپ فرماتے تھے جا پھر نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہین پڑھی اُس شخص نے کہا آپ مجھے دیکھ لیجیے یا (یہ کہا کہ) مجھے تعلیم کر دیجیے کیونکہ مین ایک بشر ہون بشر سے خطا و صواب دونون ہوتے ہین آپنے فرمایا ہان جب تم نماز کا ارادہ کرو تو وضو کرو جس طرح کہ اللہ نے تمکو حکم دیا ہی پھر شہادتین پڑھ کر کھڑے ہو جاؤ اور تکبیر تحریمہ کہہ (کر ہاتھ باندھ) لو پھر اگر تمھارے پاس قرآن ہو تو اُسکو پڑھو ورنہ اللہ کی حمد و ثنا اور اُسکی تکبیر تہلیل کرو اور اُسکے بعد رکوع مین جاؤ اور اطمینان سے رکوع کرو پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ بعد اُسکے سجدہ کرو پھر بیٹھ جاؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر کھڑے ہو جب تم ایسا کروگے تو تمھاری نماز

Marfat.com

پوری[1] ہو جائیگی اور اگر اسمین سے کوئی بات کم کردوگے تو تمھاری نماز ناقص ہو جائیگی پس یہ حکم صحابہ کو بہت آسان معلوم ہوا اور ہمین ابوالفرج محمد بن عبد الرحمن واسطی اور مسمار بن ابی بکر اور محمد بن محمد بن سرایا اور ابو عبداللہ حسین بن فنا خسرو تکریتی نے اپنی سند سے امام محمد بن اسمعیل بخاری تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے جریر نے یحییٰ بن سعید سے انھون نے معاذ بن رفاعہ بن رافع زرقی سے انھون نے اپنے والد سے نقل کرکے بیان کیا اُنکے والد اہل بدر مین سے تھے وہ کہتے تھے کہ جبریل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انھون نے کہا کہ آپ اہل بدر کو اپنے مین کیسا سمجھتے ہین حضرت نے فرمایا بزرگ ترین اہل اسلام مین یا اور کوئی لفظ اسی قسم کی فرمائی حضرت جبریل نے کہا اسی طرح جو فرشتے بدر مین شریک تھے (انکو ہم لوگ افضل سمجھتے ہین) رفاعہ جنگ جمل مین حضرت علی مرتضی کے ہمراہ تھے اور جنگ صفین مین بھی۔ شعبی نے کہا ہو کہ جب طلحہ اور زبیر بصرہ کی طرف گئے تو ام فضل بنت حارث یعنے زوجۂ عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہم نے حضرت علی کو اُنکی خبر لکھ کے بھیجی حضرت علی نے فرمایا بڑے تعجب کی بات ہو لوگون نے عثمان پر حملہ کیا اور انکو قتل کردیا اور انھون نے مجھسے بغیر جبر کے بیعت کی اور طلحہ اور زبیر نے بھی بیعت کی اب وہ لشکر لے کے عراق کی طرف گئے پس (حضرت علی مرتضی سے مخاطب ہوکر) رفاعہ بن رافع زرقی نے کہا کہ جب اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے اُٹھایا تو ہم سمجھے تھے کہ ہم لوگ (یعنے انصار) اس امر (خلافت) کے زیادہ حقدار ہین کیونکہ ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی اور ہمارا مرتبہ دین مین بڑا تھا مگر تمنے (اے مہاجرین) کہا کہ ہم مہاجرین اولین ہین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست اور عزیز ہین ہم تمھین اللہ کی یاد دلاتے ہین کہ تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جانشینی مین ہم سے مزاحمت نکرو پس معاملہ خلافت ہمنے تمھارے لیے چھوڑ دیا اور تم اس سے خوب واقف ہو اور اسکی وجہ کچھ اور نہ تھی سوا اسکے کہ ہمنے دیکھا حق پر عمل ہو رہا ہو اور کتاب اللہ کی پیروی کی جاتی ہو اور سنت رسول قائم ہو تو ہم راضی ہو گئے اور بھلا اسکے سوا اور کیا چاہیے تھا اب ہمنے آپ سے بیعت کی اور ہمنے رجوع نہین کیا اب آپ سے اُن لوگون نے مخالفت کی ہو جنسے آپ بہتر ہین اور بہ نسبت انکے زیادہ پسندیدہ ہین پس آپ ہمین اپنے حکم سے مطلع فرمائیے اسی اثنا مین حجاج بن غزیہ انصاری آئے اور انھون نے کہا کہ اے امیر المومنین اس معاملہ کا تدارک اس سے پہلے کرنا چاہیے کہ وقت ہاتھ سے نکل جائے میری جان کو (کبھی) چین نہ نصیب ہو اگر مین موت کا خوف کرون اے گروہ انصار امیر المومنین کی بھی مدد کرو جس طرح تمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی تھی واللہ آخر کو اس سے نسبت ہوتی ہو ہان مگر اوّل بہت افضل تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

[1] یعنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرنے مین بہ نسبت امیر المومنین کی مدد کرنے کے زیادہ ثواب تھا۔

مین کہتا ہون کہ ابو موسی نے اس حدیث کو رفاعہ بدری کے تذکرہ مین لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ رفاعہ بیٹے ہین رافع زرقی کے پھر دوبارہ انکا تذکرہ لکھنے کی کیا ضرورت تھی صرف فرق یہ ہو کہ اس تذکرہ مین راوی نے انکا نسب نہین بیان کیا اس سے یہ اور نہو جائینگے حدیث ایک سند ایک۔

(سیدنا) **رفاعہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن زنبر۔ صحابی ہین۔ یہ ابن ماکولا کا قول ہو۔ زنبر زے اور نون اور بائے موحدہ کے ساتھ ہو اور اسکے آخر مین رے ہو

(سیدنا) **رفاعہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن عامر بن سواد بن کعب۔ انکا نام ظفر بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس ہو انصاری ہین اوسی ہین ظفری ہین قتادہ بن نعمان بن زید کے چچا ہین۔ یہی ہین جنکے ہتھیار اور کھانے کی چیزین بنی ابیرق نے چرائی تھین ہمین اسمعیل بن عبداللہ بن علی وغیرہ نے خبر دی یہ لوگ اپنی سند سے محمد بن عیسی ترمذی سے نقل کرتے تھے کہ انھون نے کہا ہمسے حسن بن احمد بن ابی شعیث یعنی ابو مسلم حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین محمد بن مسلمہ حرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن اسحاق نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا قتادہ بن نعمان سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کچھ لوگ ہم مین تھے جنکو بنی ابیرق کہتے تھے ان لوگون کا نام بشر اور مبشر تھا بشیر ایک منافق شخص تھا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو مین اشعار کہا کرتا تھا اور وہ اشعار کسی عرب کو دیتا تھا جب اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن شعرون کو سنتے تھے تو کہتے تھے کہ خدا کی قسم یہ اشعار سوا اس خبیث کے اور کوئی نہین کہتا۔ یہ لوگ (یعنے بشر اور بشیر اور مبشر) بہت محتاج اور فاقہ مست لوگ تھے زمانہ جاہلیت مین بھی اور زمانہ اسلام مین بھی۔ مدینہ مین لوگون کی غذا چھوہارے اور جَو تھی اور جب کسی کے پاس کچھ مال زیادہ ہوتا اور شام کی طرف سے کچھ پہاڑی لوگ (گیہون وغیرہ لیکر) آجاتے تھے تو وہ انسے غلہ مول لے لیتا تھا اسکو خاص اپنے لیے رکھتا تھا اور گھر والون کے لیے وہی چھوہارے اور جَو پس (اسی دستور کے موافق) وہ پہاڑی لوگ جو آئے تو میرے چچا رفاعہ بن زید نے ایک بوجھ گیہون انسے مول لیے اور انکو اپنے بالاخانہ مین رکھ لیا اُنکے بالاخانہ مین کچھ ہتھیار بھی تھے پس رات کے وقت کچھ لوگون نے چھاپہ مارا اور بالاخانہ مین نقب دیکر ہتھیار اور گیہون نکال لیے جب صبح ہوئی تو میرے چچا رفاعہ میرے پاس آئے اور انھون نے کہا کہ اے میرے بھتیجے آج شب کو ہمپر چھاپہ مارا ہمارے بالاخانہ مین نقب لگائی گئی اور ہمارا غلہ اور ہمارے ہتھیار اُٹھ گئے پس ہم لوگون نے گھرون کو ڈھونڈھا کچھ لوگون نے ہمسے کہا کہ ہمنے بنی ابیرق کو دیکھا کہ انھون نے آج شب کو آگ روشن کی تھی اور ہم سمجھتے ہین کہ انھون نے تمھارے یہان سے کچھ غلہ لاکر پکایا تھا قتادہ کہتے ہین پھر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

Marfat.com

حضور مین گیا اور مینے کہا کہ ہم مین سے کچھ لوگون نے جو ظالم لوگ ہین میرے چچا رفاعہ بن زید کے مکان پر چھاپہ مارا انکے بالاخانہ مین نقب لگائی اور انکے ہتھیار اور انکا غلہ لے لیا پس اب خواہش یہ ہی کہ وہ ہمارے ہتھیار ہمکو واپس کردین رہگیا غلہ اُسکی ہمکو حاجت نہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا مین اسکے لیے کہونگا جب بنی ابیرق نے اس معاملہ کو سنا تو وہ اپنون مین سے ایک شخص کے پاس جسکا نام اسیر بن عروہ تھا گئے اور اُس سے سب واقعہ بیان کیا اُس محلہ کے بہت لوگ جمع ہوے اور ان سب نے کہا کہ یا رسول اللہ قتادہ بن نعمان اور اُنکے چچا ہم مین سے کچھ لوگون کو جو اہل اسلام ہین چوری کی تہمت لگاتے ہین قتادہ کہتے ہین کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا تو آپنے فرمایا کہ تمنے ایسے لوگون کو جنکے اسلام اور نیکبختی کے حالات مجھسے بیان کیے گئے ہین چوری کی تہمت لگائی ہی قتادہ کہتے ہین پس مین لوٹ آیا اور مین اس بات کو دوست رکھتا تھا کہ کاش مین اپنا کچھ مال (اپنے چچا کو) دیدیتا مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کو نہ کہتا پھر مینے اپنے چچا سے اسکو بیان کیا تو انھون نے کہا اللہ سے مدد کی امید ہی اسکے بعد اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اے نبی ہمنے سچائی کے ساتھ کتاب تمپر نازل کی ہی تاکہ لوگون کے درمیان مین اسکے موافق فیصلہ کرو جو اللہ نے تمھین دکھایا ہی اور خیانت کرنے والون (یعنے بنی ابیرق) کے حمایتی نہ بنو (اور جو کچھ تمنے قتادہ بن نعمان کو کہا اسکی بابت) اللہ سے استغفار کرو۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہی۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن وہب جذامی ثم الضبیبی۔ بنی ضبیب سے ہین۔ بعض اہل حدیث ایسا ہی کہتے ہین مگر علماے نسب کہتے ہین کہ ضبیبی سے مراد ضبیبہ بن جذام کی اولاد ہی۔ صلح حدیبیہ کے زمانے مین خیبر سے پہلے اپنی قوم کے کچھ لوگون کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تھے اور اسلام لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو انکی قوم پر سردار کیا تھا ان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تحریر انکی قوم کو لکھدی تھی (جسکا مضمون یہ ہی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا کتاب من محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرفاعۃ بن زید انی بعثتہ الی قومہ عامۃ ومن دخل فیہم یدعوہم الی اللہ والی رسولہ فمن اقبل ففی حزب اللہ ومن ادبر فلہ امان شہرین جب رفاعہ اپنی قوم کے پاس (اس تحریر کو لیکر) گئے تو انسب نے مان لیا اور اسلام لئے آئے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سموال۔ اور بعض لوگ کہتے ہین رفاعہ بن رفاعہ قرظی۔ خاندان بنی قریظہ سے ہین صفیہ بنت حیی بن اخطب

لہ ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے جو رفاعہ بن زید کو دی جاتی ہی مین نے انکو انکی تمام قوم کیطرف اور نیز ان لوگون کیطرف جو انکی قوم مین شامل ہوگئے ہین بھیجا ہی تاکہ یہ انکو اللہ اور اسکے رسول کیطرف بلائین جو شخص انکی بات مان لے وہ اللہ کے گروہ سے ہی اور جو نہ مانے اسکو دو مہینے کی مہلت ہی۔

ام المومنین کے مامون ہین کیونکہ اُنکی والدہ بَرّہ بنت سموال تھین - یہی ہین جنھون نے اپنی بی بی کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین تین طلاقین دی تھین پھر عبدالرحمن بن زبیر نے اُنسے نکاح کیا اور قبل دخول کے اُنکو طلاق دیدی پھر انھون نے رفاعہ کے پاس جانیکا ارادہ کیا تو متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم انسے پوچھا اور انھون نے بیان کیا کہ عبدالرحمن نے انکو مس نہین کیا حضرت نے فرمایا تو پھر تم رفاعہ کے پاس نہین جاسکتی ہو جب تک کہ تم کسی اور شخص (سے نکاح کرکے اس) کا مزہ نہ چکھو - عورت کا نام تمیمہ بنت وہب تھا قعنبی نے انکا نام یہی بتایا ہی اور بعض لوگ انکا نام کچھ اور کہتے ہین - ابوعمر اور ابن مندہ نے رفاعہ سے اسی تذکرہ مین نقل کیا ہی کہ یہ آیت ولقد وصلنا لہم القول لعلہم یذکرون میرے اور میرے دس ساتھیون کے حق مین نازل ہوئی تھی - مگر ابونعیم نے اس حدیث کو ایک دوسرے تذکرہ مین لکھا ہی یہ رفاعہ بیٹے ہین قریظہ کے - انکا تذکرہ انشاء اللہ آئیگا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبدالمنذر بن رفاعہ بن دینار - انصاری عقبی بدری - ابونعیم نے اور ابوموسی نے اپنی سند سے عروہ سے اُن لوگون کے نام مین جو انصار کے خاندان بنی ظفر سے بیعت عقبہ مین شریک تھے رفاعہ بن عبدالمنذر بن رفاعہ بن دینار بن زید ابن امیہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف کا نام روایت کیا ہی - یہ بدر مین شریک تھے اور ابونعیم اور ابوموسی نے ابن شہاب سے بھی اُن لوگون کے نام مین جو انصار کے خاندان اوس کی قبیلہ بنی عمرو بن عوف کی شاخ بنی امیہ بن زید سے بدر مین شریک تھے رفاعہ بن عبدالمنذر کا نام بھی لکھا ہی - انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہی اور ابوموسی نے کہا ہی کہ ابونعیم نے ایک مستقل تذکرہ مین ابولبابہ سے انکا ذکر لکھا ہی اور ابوزکریا یعنے ابن مندہ نے بھی انکی پیروی کی ہی ان دونون مین فرق صرف اسوجہ سے کیا گیا ہی کہ ابولبابہ کی نسبت کہا گیا ہی کہ وہ بدر مین شریک نہ تھے کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب بدر کی طرف جانے لگے تو آپنے اثنائے راہ سے انکو واپس کردیا تھا اور مدینہ پر انکو حاکم کردیا تھا مگر مال غنیمت مین آپنے اُنکا حصہ قائم کیا تھا - یہ وہی شخص ہین جنکا ذکر اس تذکرہ مین ہوا عروہ بن زبیر نے اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہی کہ یہ بدر مین شریک تھے شاید جو لوگ انکو شریک بدر کہتے ہین وہ اسوجہ سے کہ جب انکو بدر کی غنیمت مین حصہ اور اُسکی شرکت کا ثواب ملا تو یہ مثل اُن لوگون کے ہوگئے جو بدر مین شریک تھے واللہ اعلم -

مین کہتا ہون کہ حق ابوموسی کی طرف ہے یہ دونون شخص ایک ہی ہین موافق قول اس شخص کے جو ابولبابہ کا نام رافع کہتا ہی اور سیاق نسب بھی اسی پر دلالت کرتا ہی کیونکہ ابولبابہ کا نام رفاعہ بن عبدالمنذر بن زنبر بن زید بن امیہ بن زید بن مالک

لہ ترجمہ ہم نے ان لوگون کیلئے ملی ہوئی باتین بیان کی ہین تاکہ یہ نصیحت مانین ۱۲

Marfat.com

ابن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس ہی یہی وہ نسب ہی جسکو ابن مندہ اور ابونعیم نے اس تذکرہ مین بیان کیا ہی صرف یہ فرق ہی کہ انھون نے زبر کی لفظ کو جو اس نسب مین واقع ہی تصحیف کرکے دینار لکھدیا ہی یہ غلطی اس وجہ سے ہوئی کہ بعضے لوگ دینار کو بغیر الف کے (اس طرح دینر) لکھتے ہین پس یہ نسب صحیح ہی اور یہ دونون ایک ہین - ان دونون تذکرون مین کوئی اختلاف نسب نہین ہی سوا اس ایک لفظ کے اور نیز ابونعیم نے عروہ سے شرکاے بدر کے نامون مین بی ظفر کے خاندان سے ظاہر بن عبد المنذر کا نام لکھا ہی اور انھون نے بھی ویسا ہی نسب بیان کیا ہی جیسا ہم پہلے ذکر کر چکے اُس نسب مین ظفر کی لونڈی نحیص مین ہی ظفر کا ذکر کرنا اسمین وہم ہی - اور ابوموسی نے ابولبابہ کا نام رفاعہ بیان کیا ہی - اور ابن کلبی نے رفاعہ ابن عبد المنذر بن زنبر کو ابولبابہ کا بھائی قرار دیا ہی اور بشیر بن عبد المنذر کا بھی بھائی لکھا ہی اور یہ لکھا ہی کہ رفاعہ اور بشیر دونون بدر مین شریک تھے اور دونون نے جنگ کی تھی رفاعہ تو بچ گئے اور بشیر بدر مین شہید ہوگئے اور انھون نے لکھا ہی کہ ابولبابہ کا نام بشیر تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اثناے راہ سے مدینہ کا حاکم بنا کے واپس کردیا تھا اس سے اُن لوگون کے قول کی تائید ہوتی ہی جو رفاعہ اور ابولبابہ کو دو شخص کہتے ہین رفاعہ تو خود بدر مین شریک تھے اور انکے بھائی ابولبابہ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کی غنیمت اور اسکے ثواب مین شریک کرلیا تھا لہذا وہ بھی مثل اُن لوگون کے ہوگئے جو بدر مین شریک تھے - میرے نزدیک کلبی کا قول بہت عمدہ ہی اُس سے تمام اقوال مختلفہ مین توافق ہوجاتا ہی اور اسمین شک نہین کہ ابونعیم نے اپنا قول طبرانی سے نقل کیا اور طبرانی ایک امام عالم مضبوط علم والے تھے اور عروہ اور ابن شہاب کا یہ کہنا کہ یہ بدر مین شریک تھے مجاز ہوگا نہ حقیقت انھون نے طرف اسوجہ سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مال غنیمت اور ثواب مین شریک کرلیا تھا ابن اسحاق کے کلام سے بھی ابن کلبی کی موافقت ظاہر ہوتی ہی کیونکہ انھون نے اُن انصار کے نام مین جو بدر مین شریک تھے لکھا ہی کہ بنی امیہ بن زید بن مالک بن عوف کے خاندان سے بشیر بن عبد المنذر اور رفاعہ بن عبد المنذر تھے رفاعہ کی کوئی اولاد نہ تھی اور عبید بن ابی عبید بھی تھے پھر انھون نے کہا ہی کہ لوگ کہتے ہین کہ ابولبابہ بن عبد المنذر اور حارث بن حاطب کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے راہ سے واپس کردیا تھا اس عبارت سے معلوم ہوتا ہی کہ کلبی کی طرح انھون نے ابولبابہ کو رفاعہ کے علاوہ کہا ہی یہ روایت یونس کی تھی اور ابن ہشام نے بھی ابن اسحاق سے بشر اور رفاعہ اور ابولبابہ کا ذکر اسی طرح روایت کیا ہی اور انھون نے اور لوگون کا نام بھی ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ یہ سب نو آدمی تھے اور یہ سب لوگ بشر اور رفاعہ اور ابولبابہ کے ہمراہ تھے یہ قول بھی کلبی کے موافق ہی اس سے ظاہر ہوگیا کہ حق وہی ہی جو ابونعیم کہتے ہین مگر جو لوگ ابولبابہ ہی کا نام رفاعہ کہتے ہین انکے قول کی بنا پر ابونعیم کا قول حق نہوگا مگر یہ لوگ بہت کم ہین - انکا تذکرہ بشیر کے نام مین ہوچکا ہی اور کنیت کے باب مین بھی انشاء اللہ آئیگا

الحاصل دینار کا نام انکے نسب مین غلط ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ۵ المنذر بن زنبر بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ کنیت انکی ابولبابہ انصاری ہین اوسی ہین۔ اپنی کنیت ہی سے مشہور ہین انکے نام مین اختلاف ہو بعض لوگ کہتے ہین رافع اور بعض لوگ کہتے ہین بشیر ہم انکا تذکرہ بے کی ردیف مین کر چکے ہین اس سے پہلے والے تذکرہ مین اسکی بحث ہو چکی ہو ہم انشاء اللہ کنیت کے باب مین بھی انکا ذکر کرینگے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بدر کی طرف گئے تھے آپنے انکو مقام روحا سے انکو مدینہ کا حاکم بنا کے واپس کر دیا اور انکو بدر کی غنیمت اور ثواب مین شریک کر لیا تھا انسے ابن عمر اور عبدالرحمن بن یزید اور ابوبکر بن عمرو بن حزم اور سعید بن مسیب اور سلیمان اغر اور عبدالرحمن بن کعب بن مالک وغیرہم نے روایت کی ہے یہ وہی ہین جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کی طرف بھیجا تھا جبکہ آپنے بنی قریظہ کا محاصرہ فرمایا تھا۔ ہمین ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے محمد بن اسحاق تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد اسحاق بن یسار نے معبد بن کعب ابن مالک سلمی سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ بنی قریظہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلا بھیجا کہ ہمارے پاس ابولبابہ بن عبدالمنذر کو بھیجدیجیے [یہ لوگ قبیلۂ اوس کے حلیف تھے] تاکہ ہم انسے اپنے معاملہ مین مشورہ کر لین پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بھیجدیا چنانچہ یہ جب وہان پہونچے اور اُن لوگون نے انکو دیکھا تو مرد بھی انکی طرف اُٹھ کے آئے اور عورتین اور بچے بھی روتے ہوے آئے انکو ان لوگون پر رحم آگیا اُن لوگون نے کہا کہ اے ابولبابہ کیا تم یہ رائے دیتے ہو کہ ہم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حکم پر (قلعہ سے) اتر آئین انھون نے (زبان سے تو) کہا کہ ہان اور ہاتھ سے اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا یعنے قتل کر دیے جاؤ گے ابولبابہ کہتے تھے کہ خدا کی قسم میرے پیر تھرتھرانے لگے جب مجھے معلوم ہوا کہ مینے اللہ اور اُسکے رسول کی خیانت کی پھر ابولبابہ بالا بالا چلے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہین آئے یہانتک کہ انھون نے اپنے کو مسجد اقدس کے ایک ستون سے باندھ دیا اور کہا کہ مین یہان سے نہ ہٹونگا تا وقتیکہ میری اس خطا کو نہ معاف فرما دے اور انھون نے اللہ سے عہد کیا کہ بنی قریظہ کے پاس اب کبھی نہ جائینگے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو انکے حال کی خبر ہوئی اور انکے جانے مین دیر ہوئی تو آپنے فرمایا کہ اگر وہ میرے پاس چلے آتے تو مین اُنکے لیے استغفار کرتا مگر اب انھون نے ایسا کیا (یعنے مسجد کے ستون سے اپنے کو باندھ دیا ہی) تو مین انکو ہرگز نہ کھولونگا تا وقتیکہ اللہ انکی توبہ نہ قبول کرے ابن اسحاق کہتے تھے کہ مجھسے زید بن عبداللہ بن قسیط نے بیان کیا کہ ابولبابہ کی توبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اسوقت آپ حضرت ام سلمہ کے مکان مین تھے حضرت ام سلمہ

Marfat.com

کہتی ہین مینے صبح کے وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مسکراتے ہوے دیکھا تو مینے پوچھا کہ آپ کیون مسکراتے ہین خدا آپکو مسکراتا ہوا رکھے آپنے فرمایا ابولبابہ کی توبہ قبول ہوگئی پھر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز صبح کے لیے تشریف لے گئے تو آپنے انکو کھول دیا۔ مسجد مین انکے بندھنے کا ایک سبب اور بھی کینت کے باب مین آئیگا کیونکہ اسمین لوگون کا اختلاف ہو۔ ابن اسحاق نے کہا ہو کہ ابولبابہ نے کوئی اولاد نہین چھوڑی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عرابہ۔ اور بعض لوگ عرادہ کہتے ہین۔ جہنی ہین اور بعض لوگ عذری کہتے ہین۔ کینت انکی ابو خزامہ۔ انسے عطاء بن یسار مدنی نے روایت کی ہو انکا شمار اہل حجاز مین ہو ہلال بن ابی میمونہ نے عطاء بن یسار سے انھون نے رفاعہ بن عرابہ جہنی سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ جب تہائی شب گذر جاتی ہو تو اللہ عزوجل آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہو وہ کون ہو جو مجھسے دعا کرے تاکہ مین قبول کرون وہ کون ہو جو مجھسے مانگے مین اسکو دون وہ کون ہو جو مجھسے استغفار کرے مین اسکو بخشدون صبح تک یہی کیفیت رہتی ہو ہمین عبداللہ بن احمد بن ابی نصر خطیب نے اپنی سند سے ابو داؤد یعنے سلیمان بن داؤد طیالسی سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمسے ہشام دستوائی نے یحیی بن ابی کثیر سے انھون نے ہلال بن ابی میمونہ سے انھون نے عطاء بن یسار سے انھون نے رفاعہ بن عرابہ جہنی سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے یہانتک کہ جب مقام کدید یا قدید مین پہونچے تو کچھ لوگون نے (پہلے سے پہلے) اپنے گھر پہونچنے کی آپ سے اجازت طلب کی آپنے انکو اجازت دیدی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو جہنی بدر مین اور احد مین شریک تھے۔ یہ ابو معشر کا قول ہی کسی نے انکی موافقت نہین کی اور ابن اسحاق اور واقدی اور تمام اہل سیر نے کہا ہی کہ انکا نام رویعہ بن عمرو بن یسار بن عوفی بن جراد بن طحیل بن عدی بن ربیعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ ہی جہنی ہین۔ انصار کے خاندان بنی نجار کے حلیف تھے بدر اور احد مین شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن زید بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک بن سالم بن غنم بن عوف بن خزرج انصاری خزرجی سالمی۔ بیعت عقبہ اور بدر مین شریک تھے اور احد کے دن شہید ہوے کینت انکی ابو الولید ہو مگر مشہور ابن ابی الولید کے ساتھ ہین اسلیے

Marfat.com

کہ انکے دادا زید بن عمرو کی کنیت بھی ابوالولید تھی یہ ابو عمر کا قول ہی۔ اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ رفاعہ بن عمرو بن نوفل بن عبداللہ ابن سنان احد کے دن شہید ہوے بیعت عقبہ مین اور غزوۂ بدر مین شریک تھے یہ قول موسی بن عقبہ سے مروی ہی انھون نے ابن شہاب سے روایت کیا ہی اور انھون نے کہا ہی کہ یہ احد کے دن شہید ہوے اور انھون نے اپنی سند سے عروہ بن زبیر سے اُن لوگون کے نام مین جو بدر مین اور بیعت عقبہ مین شریک تھے رفاعہ بن عمرو بن قیس بن ثعلبہ بن سالم بن غنم بن عوف بن خزرج کا نام بھی روایت کیا ہی یہ ہجرت کرکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تھے۔ ابن مندہ نے انکا نسب نہین بیان کیا انھون نے مختصر ذکر انکا لکھا ہی اور کہا ہی کہ رفاعہ بن عمرو انصاری احد کے دن شہید ہوے یہ ابن اسحاق سے مروی ہی۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قرظہ۔ قرظی۔ ہمین حافظ ابو موسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب کوشیدی اور نوشیروان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر بن زیدہ نے خبر دی نیز ابو موسی کہتے تھے کہ ہمین ابو علی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم نے خبر دی یہ دونون کہتے تھے ہمین سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن احمد بن حنبل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن حجاج شامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین حماد بن سلمہ بن زیدہ نے طبرانی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حضرمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عثمان بن ابی شیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسود بن عامر شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حماد بن سلمہ نے عمرو بن دینار سے انھون نے یحیی بن جعدہ سے روایت کرکے خبر دی کہ رفاعہ قرظی اور حضرمی کی روایت مین ہی کہ رفاعہ بن قرظہ نے کہا یہ آیت دس آدمیون کے حق مین نازل ہوئی تھی کہ انمین سے ایک مین بھی ہون ولقد وصلنا لہم القول لعلہم یتذکرون[1] انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی اور ابو موسی نے کہا ہی کہ ابن مندہ نے رفاعہ بن سموال کے نام مین انکا ذکر لکھا ہی اور طبرانی نے دونون کے درمیان مین فرق کیا ہے۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بشیر بن حارث انصاری ظفری۔ احد مین اپنے والد بشیر کے ساتھ شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسروح۔ اور بعض لوگ انکو رفاعہ بن مشمرخ کہتے ہین۔ اسدی ہین قبیلۂ بنی اسد بن خزیمہ سے بنی عبد شمس کے

[1] ترجمہ ہمنے ان لوگون کے لیے متصل باتین بیان کی ہین تاکہ یہ نصیحت حاصل کرین ۱۲

حلیف تھے خیبر کے دن شہید ہوے - انکا تذکرہ تینون نے کیا ہی-

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن وقش - اور بعض لوگ کہتے ہین ابن قیس مگر زیادہ مشہور وقش ہی ابن رعیہ بن زعور ابن عبدالاشہل انصاری اشہلی - احد کے دن شہید ہوے بہت بوڑھے تھے - ثابت بن وقش کے بھائی تھے دونون احد مین شہید ہوے تھے رفاعہ کو خالد بن ولید نے قتل کیا تھا اس وقت خالد بن ولید مسلمان نہ تھے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی اور ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کیا ہی اور کہا ہی کہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ انکے بھائی ثابت بن وقش کے نام مین کیا ہی مگر استدراک کی کوئی وجہ نہین اسلیے کہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ انکے بھائی کے تذکرہ سے علحدہ کیا ہی اور انھون نے کہا ہی کہ ہمین عبیداللہ ابن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھون نے ابن اسحاق سے اُن انصار کے نام مین جو احد کے دن شہید ہوے رفاعہ بن وقش کا نام روایت کیا ہی اور انکو انکے بھائی ثابت کے بعد ذکر کیا ہی واللہ اعلم-

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب بن عتیک - بکیر بن معروف نے مقاتل بن حبان سے اللہ تعالی کے قول فان طلقہا[1] فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ کی تفسیر مین روایت کیا ہی کہ یہ آیت عائشہ بنت عبدالرحمن بن عتیک نضیری کے حق مین نازل ہوئی تھی وہ رفاعہ بن وہب بن عتیک کے نکاح مین تھین یہ انکے چچا کے بیٹے بھی تھے رفاعہ نے عائشہ کو طلاق بائن (یعنے مغلظہ) دی عائشہ نے انکے بعد عبدالرحمن بن زبیر قرظی سے نکاح کیا جب عبدالرحمن نے انکو طلاق دی تو یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئین اور کہا کہ یا نبی اللہ میرے شوہر نے مجھے قبل اسکے کہ وہ مجھے ہاتھ لگائین طلاق دیدی ہی پس اب مین اپنے چچا کے بیٹے یعنے اپنے پہلے شوہر کے پاس پھر جانا چاہتی ہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ نہین ہوسکتا تاوقتیکہ دوسرا شوہر تمسے ہمبستر نہو تھوڑے دنون کے بعد پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئین اور انھون نے کہا کہ یا رسول اللہ میرے دوسرے شوہر نے مجھسے ہمبستری کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمنے اپنے پہلے قول کی تکذیب کردی لہذا مین تمھاری آخری بات کی بھی تصدیق نکرونگا پھر عائشہ نے کچھ دنون توقف کیا یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی پس وہ حضرت ابوبکر کے پاس گئین اور انسے کہا کہ یا خلیفہ رسول اللہ مین اپنے پہلے شوہر کے پاس پھر جانا چاہتی ہون کیونکہ دوسرے شوہر نے مجھسے ہمبستری کی تھی حضرت ابوبکر نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا جب انھون نے تمسے کہا تھا اور اُس وقت بھی موجود تھا جب تم دوبارہ اُنکے پاس گئی ہو

[1] ترجمہ پھر اگر اسکو طلاق دے تو وہ عورت بعد اسکے اس طلاق دینے والے کے لیے حلال نہین ہوسکتی یہانتک کہ کسی اور شخص کے ساتھ نکاح کرے -

Marfat.com

اور مجھے معلوم ہی جو کچھ انھون نے تمسے فرمایا تھا لہذا تم اپنے پہلے شوہر کے پاس نہین جاسکتی ہو پھر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی تو وہ حضرت عمر بن خطاب کے پاس گئین حضرت عمر نے فرمایا کہ اب تم میرے پاس آؤگی تو مین تمھین سنگسار کردونگا۔ انھین عائشہ کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی تھی فان طلقہا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ یعنی فیجامعہا انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ اس قصہ کو ابوعبداللہ یعنے ابن مندہ نے رفاعہ بن سموال کے نام مین لکھا ہی اور ابن شاہین نے ان دونون کے درمیان مین فرق کیا ہی مگر ظاہر یہ ہی کہ یہ دونون ایک ہین اور اس عورت کا نام بعض لوگ کہتے ہین تمیمہ تھا اور بعض لوگ کہتے ہین سہیمہ بعض لوگ کہتے ہین امیمہ یا رمیصاء یا غمیصاء یا عائشہ واللہ اعلم

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن یثربی۔ کنیت ابورمثہ۔ تمیمی ہین۔ قبیلہ تیم الرباب سے تھین۔ یہ ابونعیم کا قول ہی اور ابوعمر اور ابن مندہ نے کہا ہی کہ یہ تمیمی ہین یعنے قبیلہ تیم الرباب سے تھین۔ یہ ابونعیم کا قول ہی اور ابوعمر اور ابن مندہ نے کہا ہی کہ یہ تمیمی ہین یعنی قبیلہ تمیم سے۔ انکا شمار اہل کوفہ مین ہی اور بعض لوگ ابورمثہ کا نام حبیب کہتے ہین۔ انکا ذکر اوپر ہوچکا ہی۔ یہ احمد بن حنبل کا قول ہی اور یحیی بن معین نے کہا ہی کہ انکا نام یثربی بن عوف ہی اور بعض لوگ خشخاش کہتے ہین۔ عبیداللہ بن ایاد بن لقیط نے اپنے والد سے انھون نے ابورمثہ سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مین اپنے والد کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا جب ہم لوگ آپکے پاس پہونچے تو آپنے میرے والد سے فرمایا کہ یہ تمھارا بیٹا ہی میرے والد نے کہا ہان قسم رب کعبہ کی مین اسکی شہادت دیتا ہون پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے (بدو وجہ) اپنے والد کے ساتھ میرے مشابہ ہونے کے سبب سے اور میرے والد کے قسم کھانیکی وجہ سے بعد اسکے آپنے فرمایا کہ آگاہ رہو اسکا گناہ تمھارے ذمہ نرکھا جائیگا اور نہ تمھارا گناہ اسکے ذمہ رکھا جائیگا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولا تزر وازرۃ وزر اخری پھر میرے والد نے ایک لہسن کا سا داغ آپکے دونون شانون کے درمیان مین دیکھا تو میرے والد نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مین طبیب ہون کیا مین اسکا علاج نکردون حضرت نے فرمایا کہ طبیب ہی نے اسکو قائم کیا ہی (یہ داغ نہ تھا بلکہ مہر نبوت تھی) اس حدیث کو عبدالملک بن عمیر شیبانی نے اور ثوری نے اور مسعودی نے اور علی بن صالح نے ایاد بن لقیط سے روایت کیا ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا۔ یہ اصحاب شجرہ سے ہین۔ عبدالکریم یعنے ابوامیہ نے ابوعبیدہ بن رفاعہ سے انھون نے اپنے

سلہ صفحہ گذشتہ مین اس آیت کا ترجمہ ہوچکا ہی ۱۲ سلہ ترجمہ کوئی شخص کسی دوسرے کے گناہ کا بار نہ اٹھائیگا ۱۲

Marfat.com

والد سے روایت کی جو وہ اصحاب شجرہ سے تھے کہ انھون نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو تکبیر پڑھتے اور تین بار فرماتے ہلال[1] خیر ورشد آمنت بخالقک انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہی اور انھون نے کہا ہی کہ ابو نعیم نے رفاعہ ابن رافع کے تذکرہ مین انکا حال لکھا ہی مگر رفاعہ بن رافع کا کوئی بیٹا ابو عبیدہ نام ہم نہین جانتے ہان انکا ایک بیٹا عبید بن رفاعہ ہی اور ظاہر یہ ہی کہ یہ اور ہین واللہ اعلم۔

مین کہتا ہون کہ اس حدیث کو امیر ابو نصر نے یحیی بن ابی کثیر سے انھون نے عبد الرحمن بن خضیر ہنالی سے انھون نے عمرو بن دینار سے انھون نے عبید بن رفاعہ سے انھون نے اپنے والد سے جو اصحاب شجرہ مین سے تھے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے اللھم اہلہ علینا بالامن والایمان[2]۔ محمد بن ابراہیم شافعی نے کدیمی سے انھون نے یحیی سے اسی طرح روایت کیا ہی اور انھون نے کہا ہی کہ اسکو احمد بن محمد بن زیاد قطان نے کدیمی سے روایت کیا ہی اور انھون نے (بجاے عبد الرحمن بن خضیر کے) عبید الرحمن بن حصین کہا ہی اور نیز ابن مالک قطیعی نے جو اسکو کدیمی سے روایت کیا ہی تو انھون نے حصین لکھا ہی اور کہا ہی کہ صحیح خضیر ہی یہ روایت بھی ابو نعیم کے قول کی تائید کرتی ہی۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) رفاعہ (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا۔ انسے ابو سلمہ نے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) حکم دیا تھا کہ مین لوگون مین یہ اعلان کردون کہ کوئی شخص مُقَیَّر (نامی ظرف) مین نبیذ نہ بنائے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح لکھا ہی۔

(سیدنا) رُفَیع (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو العالیہ ریاحی۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا بعض لوگون نے کہا ہی کہ انکا نام زیاد بن فیروز تھا بنی ریاح کے غلام تھے۔ یہ ابو نعیم کا قول ہی۔ ابو خلدہ بن خالد بن دینار نے کہا ہی کہ مینے ابو العالیہ ریاحی سے پوچھا کہ کیا تمنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی انھون نے کہا نہین مین آپکی وفات کے دو برس بعد یا تین برس بعد گیا تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

مین کہتا ہون کہ ابو نعیم کا یہ کہنا کہ ابو العالیہ کا نام زیاد ہی وہم ہی ہے زیاد بن فیروز ایک دوسرے شخص ہین یہ دونون کبار تابعین مین ہین کنیت انکی بھی ابو العالیہ ہی اور نام انکا براء ہی وہ ابو العالیہ ریاحی کے علاوہ ہین۔ واللہ اعلم

---

[1] ترجمہ نیکی اور بھلائی کا چاند ہی (اے چاند) مین تیرے خالق پر ایمان لایا ہون [2] ترجمہ اے اللہ اس چاند کو سلامتی اور ایمان کے ساتھ ہمارے اوپر طلوع کر

باب الراء مع القاف

(سیدنا) رقاد (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ عقیلی - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا - یعلی ابن اشدق نے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے ہمنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب کو دیکھا جنمین سے ایک رقاد بن ربیعہ تھے وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمسے سو بکریون[1] مین ایک بکری (زکوۃ کی) لیتے تھے اگر اس سے بھی زیادہ ہوتین تو دو بکریان اور انھون نے اونٹ کا بھی ذکر کیا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) رُقَیبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عَقیبہ - یا عقیبہ بن رقیبہ - اسی طرح شک کے ساتھ مروی ہو - یہ ایک مجہول شخص ہین - یزید بن حبیبہ نے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رقیبہ بن عقیبہ یا عقیبہ بن رقیبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین رجب کے آخری تاریخ مین رخصت ہونیکو گئے حضرت نے پوچھا کہان جاتے ہو انھون نے کہا سفر کا ارادہ رکھتا ہون آپنے فرمایا کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تمھاری تجارت کا نفع جاتا رہے اور تم نقصان تمھاری تجارت کی برکت بھی جاتی رہے - انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین یہنین چاہتا آپنے فرمایا تو ابھی ٹھیرو یہانتک کہ چاند نکل آئے اور دوشنبہ[2] کے دن یا پنجشنبہ کے دن سفر کرنا اور صبح کے وقت تاریکی مین کوچ کر دیا کرنا کیونکہ اسوقت اللہ کی طرف سے مسافرون پر کچھ فرشتے موکل ہوتے ہین - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) رُقَیم (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن ثعلبہ بن زید بن لوذان بن معاویہ - کنیت انکی ابو ثابت انصاری ہین اوسی ہین ابو نعیم اور ابن مندہ نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہو اور ابن کلبی اور ابن حبیب نے کہا ہو کہ یہ رقیم بیٹے ہین ثابت بن ثعلبہ بن اکال بن حارث ابن امیہ بن معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کے انصاری ہین اوسی ہین ثم المعاوی - یہ نعمان بن اکال کے قبیلہ سے ہین انکو ابو سفیان بن حرب نے قید کیا تھا یہ حج یا عمرہ کے ارادہ سے جا رہے پھر ابو سفیان نے انکے عوض مین بیٹے اپنے عمرو بن ابی سفیان کو لیا - یہ رقیم غزوہ طائف مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شہید ہوے یہ ابن اسحاق اور عروہ اور ابن شہاب کا قول ہو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

---

[1] بکریون کیلئے زکوۃ کا نصاب چالیس تا یعنے چالیس بکرے مین ایک بکری زکوۃ کی دینا پڑتی تھی ہی زکوۃ سو تک رہتی تھی ۱۲

[2] معلوم ہوا کہ شروع ماہ مین دوشنبہ اور پنجشنبہ کے دن سفر کرنا بہتر ہے اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ اور دن منحوس ہین ۱۲

Marfat.com

باب الراء والکاف

(سیدنا) رُکانہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ قریشی مطلبی - انکے والد کو لوگ عبد یزید خالص کہتے تھے کیونکہ انکے نسب مین کچھ آمیزش نہ تھی اُنکی والدہ شفاء بنت ہاشم بن عبد مناف تھین اور اُنکے باپ ہاشم بن مطلب تھے یہ رکانہ وہی ہین جنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کشتی کی تھی اور انکو آپنے دو مرتبہ یا تین مرتبہ پٹک دیا تھا یہ قریش کے زیادہ قوت والون مین تھے - فتح مکہ مین اسلام لائے تھے یہی ہین جنھون نے اپنی بی بی سہیمہ بنت عویمر کو مدینہ مین طلاق دی تھی - ہمین ابو اسحاق ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسی ترمذی تک خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمسے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے قبیصہ نے جریر بن حازم سے انھون نے زبیر بن سعید سے انھون نے عبد اللہ بن یزید بن رکانہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا اور مینے کہا کہ یا رسول اللہ مینے اپنی عورت کو البتہ طلاق دی ہی آپنے فرمایا تمنے اس سے کیا مراد لیا ہی انھون نے کہا آپنے فرمایا یہ تو اللہ ہی نے فرمایا ہی اللہ ہی نے فرمایا ہی اللہ ہی نے فرمایا ہی جو تمنے مراد لیا وہی ٹھیک ہی (یعنے طلاق واقع ہو گی) انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثین روایت کی ہین انمین سے ایک حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کشتی کرنیکی ہی انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی تھی کہ آپ مجھے کوئی معجزہ دکھائیے تو مین اسلام لاؤن وہان سے قریب ایک درخت تھا جسکی شاخین بہت بڑی بڑی تھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس درخت کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ خدا کے حکم سے ادھر آجا پس وہ درخت دو حصون پر منقسم ہو گیا اور نصف حصہ اسکا مع شاخون کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چلا آیا رکانہ نے کہا آپنے مجھے بڑی بات دکھائی اب اسکو حکم دیجیے کہ پھر لوٹ جائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنسے عہد لیا کہ اگر مین اسکو حکم دون اور یہ پھر لوٹ جائے تو تم اسلام لے آنا پس آپنے اُسے حکم دیا وہ لوٹ گیا اور اپنے دوسرے حصہ سے جا کر مل گیا مگر یہ اسوقت اسلام نہ لائے اُسکے بعد اسلام لائے اور مدینہ کی سکونت اختیار کی انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی غنیمت سے تیس وسق دیے تھے انکی حدیث یہ بھی ہی کہ آپنے فرمایا ہر دین کا ایک خلق ہوتا ہی اور اس دین کا حلق حیا ہی - رکانہ کی وفات حضرت عثمان کی خلافت مین ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہین ۴۲ھ مین ہوئی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

Marfat.com

(سیدنا) رکانہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو محمد ہی - انکا نسب نہین بیان کیا گیا - ابن مندہ نے کہا ہی کہ ابن ابی داؤد نے انکے اور پہلے رکانہ کے درمیان مین فرق کیا ہی اور ابن مندہ نے کہا ہی کہ مین ان دونون کو ایک سمجھتا ہون اور انھون نے اپنی سند سے جعفر بن محمد بن رکانہ سے انھون نے اپنے والد رکانہ سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کشتی لی تو آپنے مجھے گرا دیا - ابو نعیم نے کہا ہی کہ بعض متاخرین نے ان دونون رکانہ کے درمیان مین فرق کیا ہی مگر مین ان دونون کو ایک سمجھتا ہون اسمین ابن مندہ پر اعتراض نہین ہو سکتا کیونکہ ابن مندہ نے فرق کا قول ابن ابی داؤد کی طرف منسوب کیا ہی اور خود کہدیا ہی کہ مین ان دونون کو ایک سمجھتا ہون پس اسپر کیا اعتراض ہو سکتا ہی انکا تذکرہ ابن مندہ و ابو نعیم نے کیا ہی

(سیدنا) رکیب (رضی اللہ عنہ)

مصری - انکا نسب نہین بیان کیا گیا یہ ایک مجہول شخص ہین - انکا صحابی ہونا معلوم نہین یہ ابن مندہ کا قول ہی اور ابو عمر نے کہا ہی کہ یہ کندی ہین انکی ایک حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی مگر صحابہ مین یہ مشہور نہین ہین لیکن لوگون نے انکا ذکر صحابہ مین کیا ہی - انسے نصیح عنسی نے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے خوشخبری ہو اُس شخص کو جو بغیر کسی بات کی کمی کے فروتنی کرے اور بغیر غریبی کے اپنے کو کم درجہ سمجھے اور جو مال اُسنے جمع کیا ہو اُسکو خرچ کر دے مگر نہ کسی گناہ کے کام مین اور کمزور اور مسکین لوگون پر رحم کرے اور اہل[1] فقہ و حکمت سے ملے خوشخبری ہو اُس شخص کو جسکی کمائی پاک ہو اور اُسکی خصلت عمدہ ہو اور لوگون کو اپنے شر سے محفوظ رکھے خوشخبری ہو اُس شخص کو جو اپنے علم پر عمل کرے اور حاجت سے زیادہ جسقدر مال ہو اُسکو خرچ کر دے اور ضرورت سے زیادہ بات نکرے ہمین ابو یاسر عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبد الوہاب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسن یعنے علی بن محمد بن حسین بن حسنون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد احمد بن علی بن حسن وقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین قاضی ابو القاسم ابن حسن بن علی بن منذر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو صفوان برذعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر بن ابی الدنیا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین مہدی بن حفص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسمعیل بن عیاش نے مطعم ابن مقدام سے انھون نے عنبسہ بن سعید کلاعی سے انھون نے نصیح عنسی سے انھون نے رکیب مصری سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوشخبری ہو اُس شخص کو جو اپنا حاجت سے زیادہ مال خرچ کر دے اور ضرورت سے زیادہ بات نکرے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

[1] اہل فقہ سے وہ لوگ مراد ہین جو احکام شرعیہ کتاب و سنت سے اخذ کر سکتے ہون اور اہل حکمت سے اشارہ ارباب باطن کی طرف نکلتا ہی ۱۱

باب الراء والواو

(سیدنا) رَوح (رضی اللہ عنہ)

ابن زنباع بن روح بن سلامہ بن صداد بن حدیدہ بن امیہ بن امرء القیس بن حمانہ بن وائل بن مالک بن زید مناہ بن اقصیٰ بن سعد بن ربیل بن ایاس بن حرام بن جذام کنیت انکی ابوزرعہ جذامی - ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہی کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہین انکے والد زنباع نے البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی ابوعمر نے کہا ہی کہ احمد بن زہیر نے بیان کیا ہی کہ جن لوگون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی انمین قبیلۂ جذام سے روح بن زنباع اور روح کے ایک غلام بھی ہین جنکا نام حبیب ہی - احمد بن زہیر نے روح کی کوئی حدیث نہین ذکر کی وہ صرف یہ روایت کرتے ہین کہ اُنکے والد زنباع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے تھے روح کا صحابی ہونا ثابت نہین اور مسلم بن حجاج نے اسماء وکنیٰ مین لکھا ہی کہ ابوزرعہ یعنے روح بن زنباع جذامی صحابی ہین - اور ابن ابی حاتم اور اسکے والد نے انکو تابعین مین ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ انھون نے عُبادہ بن صامت سے روایت کی ہی - انسے شرحبیل ابن مسلم نے اور یحیی بن ابی عمرو شیبانی نے اور عُبادہ بن نسی نے روایت کی ہی ابوعمر نے کہا ہی کہ مین انکو صحابی نہین سمجھتا اور انکی روایت یہی صرف صحابہ سے ہی منجملہ انکے تمیم داری اور عُبادہ بن صامت ہین انھون نے تمیم سے ایک حدیث فی سبیل اللہ گھوڑون کی تیار کرنے مین روایت کی ہی ہمنے اُس حدیث کو تمیم کے تذکرہ مین لکھا ہی - یہ روح عبدالملک ابن مروان (بادشاہ شام) کے یہان بہت مقرب تھے عبدالملک کہتے تھے کہ روح مین اہل شام کی عبادت اور اہل عراق کی عقلمندی اور اہل حجاز کی فقہ جمع ہی - روایت ہی کہ روح کا ایک کھیت ولید بن عبدالملک کے کھیت کے پاس تھا انکے مختارون نے ولید کے مختارون کی شکایت اِنسے کی روح نے وہ شکایت ولید سے ظاہر کی ولید نے کچھ توجہ نہ کی تو روح نے عبدالملک بن مروان سے اُس شکایت کو ولید کے سامنے بیان کیا عبدالملک نے کہا کہ اے ولید یہ شکایت کیسی ہی ولید نے کہا یا امیر المومنین یہ شخص جھوٹ بولتا ہی روح نے کہا واللہ میرا مخالف زیادہ جھوٹ بولنے والا ہی ولید نے کہا تمھارے خیالات بہت تیز ہو رہے ہین روح نے کہا ہان سب سے پہلی تیزی تو صفین[1] مین ظاہر ہوئی اور آخری تیزی مرج راہط مین ظاہر ہوئی یہ کہکر غصہ کی حالت مین روح وہان سے اُٹھ آئے پھر عبدالملک نے ولید سے کہا کہ مین تجھکو اپنے حق کا واسطہ دلاتا ہون جو تجھپر ہی کہ تو روح کے پاس جا

[1] صفین اُس لڑائی کا نام ہی جو مفسدون نے حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان مین کرادی تھی ۱۲

Marfat.com

اور انکو راضی کرلے اور اپنا کھیت انکو دیدے چنانچہ ولید روح سے ملنے گیا روح کو اطلاع دی گئی کہ ولی عہد ملنے آیا ہی تو وہ پیشوائی کے لیے باہر آئے پھر ولید نے اپنا کھیت انکو دیدیا روح نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ ایمان یمن مین ہی قبیلۂ جذام کے پہاڑون تک - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) روح (رضی اللہ عنہ)

ابن سیار یا سیار بن روح - مسلم بن زیاد قریشی نے روایت کی ہی کہ مینے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین سے چار شخصون کو دیکھا ہی انس بن مالک کو اور فضالہ بن عبید کو اور روح بن سیار یا سیار بن روح کو اور ابو الطفیل کو یہ سب لوگ عمامہ باندھتے تھے اور اسکا شملہ پیچھے چھوڑ دیتے تھے اور انکے کپڑے ٹخنون تک رہتے تھے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) رومان (رضی اللہ عنہ)

رومی - انھین کا لقب سفینہ ہی - حضرت ام سلمہ کے غلام تھے مگر آزادی کا حق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا بلخ کے قیدیون مین انکے نام مین اختلاف کیا گیا ہی بعض لوگ رومان کہتے ہین بعض اور کچھ کہتے ہین سفینہ کے نام مین انکا ذکر آئیگا - ابو نعیم نے کہا ہی کہ یہ بلخ کے قیدیون مین تھے اور روم کی طرف انکو نسبت دی ہی مگر روم اور بلخ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین مفتوح نہوے تھے پھر وہان سے قیدی کس طرح آتے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) رومان (رضی اللہ عنہ)

ابن لعجہ - ابو موسی نے کہا ہی کہ ابن شاہین نے انکو ذکر کیا ہی اور انھون نے ابن اسحاق سے انھون نے حمید بن رومان بن لعجہ بن زید بن عمیرہ بن معبد جذامی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا رفاعہ بن زید جذامی کا وفد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آیا تو آپنے انکو ایک تحریر لکھدی تھی (جسکی عبارت یہ تھی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا کتاب من محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی رفاعۃ بن زید انی بعثتہ الی قومہ یدعوہم الی اللہ عزوجل والی رسولہ فمن اقبل فمن حزب اللہ ومن ادبر فلہ امان شہرین - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ ابو عبد اللہ نے رفاعہ بن زید کے تذکرہ مین اسکے خلاف لکھا ہی -

(سیدنا) رویبہ (رضی اللہ عنہ)

عمارہ بن رویبہ کے والد ہین - رقبہ بن مصقلہ نے عبد الملک بن عمیر سے انھون نے عمارہ بن رویبہ سے انھون نے

لہ ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم - یہ تحریر ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے رفاعہ بن زید کے نام مین انکو انکی قوم پر مامور کرتا ہون تاکہ وہ انکو اللہ عزوجل اور اسکی رسول کی طرف بلائین جو شخص انکا کہنا مان لے وہ اللہ کے گروہ سے ہی اور جو نہ مانے اسکو دو مہینے کے لیے امان دیا جاتا ہی ۱۲

اپنے والد سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو وہ شخص آگ مین ہرگز داخل نہوگا جو قبل طلوع آفتاب کے اور قبل غروب آفتاب کے نماز پڑھتا ہو[1]۔ اور خالد طحان نے عاصم احول سے انھون نے عمارہ بن رویبہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی انگلی سے اس طرح دعا کرتے تھے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ دونون حدیثین بذریعہ عمارہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہین انکے والد کا اسمین کچھ ذکر نہین ہو۔

(سیدنا) رُومَہ (رضی اللہ عنہ)

غفاری۔ رومہ نامی کنوین کے مالک یہی تھے۔ عبدالرحمن محاربی نے ابومسعود سے انھون نے ابوسلمہ سے انھون نے بشیر بن بشیر اسلمی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا جب مہاجرین مدینہ مین آئے تو وہان کا پانی اُنکو موافق نہ آیا بنی غفار کے ایک شخص کے پاس ایک چشمہ تھا جسکا نام رُومہ تھا وہ اس پانی کی ایک مشک ایک مد کو بیچتا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ اس چشمہ کو میرے ہاتھ بعوض ایک نہر جنت کے فروخت کردو اُس شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ سوا اسکے میری اور میرے عیال کی اور کوئی معاش نہین ہو مین اسکو نہین بیچ سکتا اسکی یہ گفتگو حضرت عثمان بن عفان نے سنی تو انھون نے پینتیس ہزار درم مین اُس کنوین کو مول لے لیا بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے اور کہا کہ یارسول اللہ اگر مین اس کنوین کو مول لے لون تو کیا آپ مجھے بھی وہ عوض دینگے جو آپنے رومہ کو دینے کہا تھا یعنے ایک نہر جنت حضرت نے فرمایا ہان تو عثمان نے عرض کیا مینے اسے مول لے لیا اور اسکو مسلمانون کے لیے وقف کر دیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) رویفع (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن سکن بن عدی بن حارثہ۔ بنی مالک بن نجار سے ہین انکا شمار اہل مصر مین ہو لیث بن سعد نے کہا ہو کہ ۴۶ھ مین حضرت معاویہ نے رویفع بن ثابت کو طرابلس کا جو مغرب کی طرف ایک شہر ہو حاکم بنایا تھا انھون نے وہان سے ۴۷ھ مین افریقیہ مین جہاد کیا انسے حنش صنعانی نے اور رہ فاء بن شریح نے اور شیبم بن بیتان اور شیبان بن قتبانی نے روایت کی ہو ابومرزوق یعنے ربیعہ بن ابی سلیم نے جو عبدالرحمن بن حسان تجیبی کے غلام تھے روایت کی ہو کہ انھون نے حنش صنعانی سے انھون نے رویفع بن ثابت سے اُس جہاد مین جو انھون نے مغربی جہاد سے پہلے کیا تھا یہ سنا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر مین فرمایا تھا کہ مجھے یہ خبر ملی ہو کہ تم لوگ ایک مثقال یا دو ثلث

[1] چونکہ ان دونون وقتون یعنی فجر و عصر کی نماز زیادہ دشوار ہو اسوجہ سے کہ فجر کیوقت آدمی نیند مین مغلوب ہوتا ہو اور عصر کیوقت دنیا کے کاروبار ہوتے ہین اسلیے ان دونون وقتون کی تخصیص فرمائی ہو

مثقال کے عوض مین خرید لیتے ہو ایک مثقال ایک ہی مثقال کے عوض مین خریدنی چاہیے دونون کا وزن برابر ہونا چاہیے
ہمین یعیش بن صدقہ یعنے ابوالقاسم فقیہ نے اپنی سند سے ابوعبدالرحمن یعنے احمد بن شعیب تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین
محمد بن سلمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن وہب نے حیوۃ بن شریح سے نقل کرکے خبر دی اور ایک دوسرے شخص نے
انسے پہلے عیاش بن عباس سے نقل کرکے خبر دی کہ شیبم بن بیتان نے انسے بیان کیا کہ انھون نے رویفع بن ثابت کو
یہ کہتے ہوے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے رویفع بن ثابت شاید تمھاری زندگی میرے بعد تک رہے
تو تم لوگون سے بیان کردینا کہ جو شخص اپنی داڑھی مین گرہ دے یا ناڑہ لٹکالے یا کسی جانور کی لید یا ہڈی سے استنجا کرے
تو محمد اس سے بری ہین - ہمین عبیداللہ بن احمد بن علی یعنی ابوجعفر نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے
نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھسے یزید بن ابی حبیب نے ابومرزوق سے جو حبیب کے غلام تھے حنش صنعانی سے
نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمنے رویفع بن ثابت کے ہمراہ مغرب مین جہاد کیا انھون نے ایک گاؤن کو فتح کیا جسکا
نام جربہ تھا وہان وہ خطبہ پڑھنے کھڑے ہوے اور انھون نے کہا مین تمھارے سامنے وہی باتین بیان کرونگا جو مینے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا ہے آپنے غزوۂ خیبر مین ہمسے فرمایا کہ جو شخص اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو
اسکو جائز نہین ہے کہ اپنا پانی دوسرے کی کھیتی مین ڈالے یعنی مال غنیمت کی حاملہ عورتون سے ہمبستری کرے اور جو شخص
اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسکو جائز نہین ہے کہ اگر قیدیون مین سے کوئی غیر باکرہ عورت اسکو ملے اور وہ صفائی
رحم کے دریافت کیے بغیر اس سے ہمبستری کرے اور جو شخص اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسکو جائز نہین کہ مال غنیمت
کی کسی چیز کو قبل تقسیم کے بیچڈالے اور جو شخص اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسکو جائز نہین کہ مال غنیمت کے کسی
جانور پر سواری کرے یہانتک کہ جب وہ دبلا ہو جاے تو اسکو واپس کردے اور کسی شخص کو جو اللہ اور قیامت پر ایمان
رکھتا ہو جائز نہین کہ مال غنیمت کے کسی کپڑے کو پہنے یہانتک کہ جب وہ پرانا ہو جائے تو اسکو واپس کردے - بعض لوگ
کہتے ہین کہ انکی وفات شام مین ہوئی تھی اور بعض لوگ کہتے ہین برقہ مین ہوئی انکی قبر وہین ہے - انکا تذکرہ
تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) رُوَیفِع (رضی اللہ عنہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے - انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ مین انکی کوئی روایت نہین جانتا اور ابواحمد عسکری
نے کہا ہے کہ ابورویفع کی مدینہ مین کچھ اولاد تھی مگر وہ سب گذر گئے اور انکی نسل باقی نہین رہی -

لہ رحم کی صفائی دریافت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ معلوم کرلے کہ یہ عورت حاملہ تو نہین ہے حاملہ ہونیکا علم حیض آنے سے ہو جاتا ہے ۱۲

Marfat.com

(سیدنا) ریاب (رضی اللہ عنہ)

مُزَنی - معاویہ بن قُرّہ کے دادا ہین - فضل بن طلحہ نے معاویہ بن قُرّہ سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مین اپنے والد کے ہمراہ تھا جب وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے آپکی چادر اتری ہوئی تھی پس انھون نے اپنا ہاتھ آپکے پہلو مین داخل کیا اور مہر نبوت پر رکھدیا - انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ قرہ کے والد کے نام مین اختلاف ہی بعض لوگ ایاس کہتے ہین اور بعض لوگ اغر کہتے ہین بعض لوگ کچھ اور کہتے ہین اور ریاب (خود انکا نام تھا بلکہ وہ) انکے اجداد مین سے تھے واللہ اعلم - انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہی -

مین کہتا ہون کہ ایاس بن ریاب کے نام مین ابونعیم کا اعتراض ابن مندہ پر بیان ہو چکا ہی ابونعیم نے ایاس کے بیٹے قرہ کو صحابی قرار دیا تھا اور کہا تھا کہ یہ قرہ بیٹے ہین ایاس بن ہلال بن رباب کے پس ایاس بن ریاب کے نام مین انھون نے ایاس کو صحابی نہین کہا بلکہ انکے بیٹے قرہ کو صحابی کہا اور یہان ایاس کے دادا ریاب کو صحابی کہدیا یہ نہایت تعجب کی بات ہی اور میرا خیال یہ ہی کہ ان دونون تذکرون مین یعنے ایاس بن ریاب کے تذکرہ مین اور ریاب کے تذکرہ مین صحابی کوئی نہین ہی واللہ اعلم - ابوموسی نے بھی اسپر تنبیہ نہین کی - ایاس کے نام مین ہم انکا نسب لکھ چکے ہین لہذا اب پھر اسکو ذکر کرکے طول نہ دینگے واللہ اعلم -

(سیدنا) ریاب (رضی اللہ عنہ)

نام انکا حنیف بن ریاب بن حارث بن امیہ بن زید - بدر مین شریک تھے اور غزوۂ بیر معونہ مین شہید ہوے اسکو غسانی نے عدوی سے نقل کیا ہی -

(سیدنا) ریاب (رضی اللہ عنہ)

ابن مہشم بن سعید بن سہم قریشی سہمی - انکا ذکر اس حدیث مین ہی جو عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہی - انکا نام کتاب استیعاب کے بعض نسخون مین الحاق کر دیا گیا ہی -

حرف الزاے وباب الزاے والالف

(سیدنا) زارع (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر عبدی - قبیلۂ عبدالقیس سے ہین - کنیت انکی ابوالوازع ہی بعض لوگ کہتے ہین کہ انکا نام زارع بن زارع ہی مگر پہلا ہی قول صحیح ہی انکا ایک بیٹا تھا جسکا نام وازع تھا اسی وجہ سے انکی کنیت ابوالوازع ہوئی - ابوداؤد طیالسی نے

Marfat.com

مطر بن اعنق سے انھون نے ام ابان بنت وازع بن زارع سے روایت کی ہو کہ انکے دادا اشج عصری کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے اُنکے ساتھ انکا ایک بیٹا یا انکی بہن کا بیٹا بھی تھا جو مجنون تھا جب یہ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پہونچے تو انھون نے کہا کہ یارسول اللہ میرے ہمراہ ایک میرا بیٹا ہو یا (یہ کہا کہ) میری بہن کا بیٹا ہو وہ مجنون ہو مین اُسے آپکے پاس لایا ہون تاکہ آپ اُسکے لیے دعا کرین آپنے فرمایا اسکو میرے پاس لے آؤ چنانچہ وہ اُسکو آپکے پاس لے آئے آپنے اُسکے لیے دعا فرمائی اور وہ اچھا ہوگیا تمام وفد مین اس سے بہتر کوئی سمجھدار نہ تھا ام ابان نے ایک حدیث بھی اس سے روایت کی ہو جسکا سیاق بہت عمدہ ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) زاہر (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود بن حجاج بن قیس بن عبد بن دعبل بن انس بن خزیمہ بن مالک بن سلامان بن اسلم بن افصیٰ اسلمی کنیت انکی ابو مجزاۃ۔ یہ اُن لوگون مین تھے جنھون نے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی اور کوفہ مین رہتے تھے واقدی نے کہا ہو کہ یہ عمرو بن حمق خزاعی کے اصحاب مین سے تھے۔ ہمین مسمار بن عمرو بن عویس نیار نے اور محمد بن محمد بن سرایا وغیرہما نے اپنی سند سے ابو عبد اللہ یعنے محمد بن اسمٰعیل سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عامر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے اسرائیل نے مجزاۃ بن زاہر اسلمی سے انھون نے اپنے والد سے نقل کرکے خبر دی وہ اُن لوگون مین تھے جو بیعۃ الرضوان مین شریک تھے وہ کہتے تھے کہ مین دیگ کے نیچے آگ روشن کر رہا تھا اس دیگ مین گدھے کا گوشت تھا کہ یکایک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگون کو گدھے کا گوشت کھانے سے منع کرتے ہین۔ انکی ایک حدیث عاشورا کے روزہ کے متعلق بھی ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) زاہر (رضی اللہ عنہ)

ابن حرام اشجعی۔ بدر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ ہمین ابو موسیٰ یعنے محمد بن ابی بکر مدینی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن احمد مقرئی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حافظ ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سلیمان بن احمد بن ایوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسحاق بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد الرزاق نے معمر سے انھون نے ثابت سے انھون نے انس سے نیز سلیمان کہتے تھے کہ ہمسے علی بن عبد العزیز نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے فیاض نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین رافع بن سلمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے مینے اپنے والد سے سنا وہ سالم سے وہ قبیلۂ اشجع کے ایک شخص تھے زاہر بن حرام انسے روایت کرتے تھے زاہر صحابی تھے اور بدریون مین سے تھے

Marfat.com

جنگل کے تحفے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا کرتے تھے اور جب جانے لگتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم انھین شہر کے تحفے دیدیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ زاہر ہمارے لیے بدوی ہین اور ہم اُنکے لیے شہری ہین وہ یہ بھی کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اِنسے محبت رکھتے تھے زاہر ایک بدصورت آدمی تھے ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے پاس تشریف لے گئے وہ اپنا چھ مال بازار مین بیچ رہے تھے آپنے پیچھے سے آکر انکو لپٹا لیا اور انھون نے آپکو دیکھا نہ تھا تو وہ کہنے لگے کہ مجھے چھوڑ دے یہ کون ہے پھر جب انھون نے پھر کر دیکھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانا تو وہ خود بھی اپنی پیٹھ آپکے سینہ اطہر سے ملانے کی کوشش کرنے لگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (مزاحاً) فرمایا کہ اس غلام کو مجھسے کون مول لیتا ہے زاہر نے کہا کہ یا رسول اللہ اگر آپ مجھے بیچین گے تو واللہ مجھسے بہت کم قیمت پائینگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مگر تم خدا کے نزدیک بہت گران قیمت ہو۔ یہ عبارت عبدالرزاق کی ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زائدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حوالہ اور بعض لوگ انکو بریدہ بن حوالہ عنزی کہتے ہین۔ انسے عبداللہ بن شقیق نے روایت کی ہے انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے

باب الزاے والباے

(سیدنا) زبان (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگ انکو زبار کہتے ہین۔ بیٹے ہین قیسور کے اور بعض لوگ کہتے ہین قسور کلفی کے بیٹے ہین۔ ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے انھون نے یحییٰ بن عروہ بن زبیر سے انھون نے اپنے والد زبان سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اُسوقت دیکھا جب آپ وادی شوحط مین فروکش تھے انھون نے ایک حدیث روایت کی ہے جسکے الفاظ بہت غریب (یعنے خفی) ہین اور سند بھی اسکی ضعیف ہے ابراہیم کے نیچے اور کوئی راوی ایسا نہین ہے جو حجت ہو۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ عبدالغنی اور یحییٰ بن علی حضرمی نے انکا تذکرہ زبار کے نام مین کیا ہے اور دارقطنی نے کہا ہے کہ انکے نام کے آخر مین نون ہے۔

(سیدنا) زبرقان (رضی اللہ عنہ)

ابن اسلم۔ خاندان ذی لعوہ سے ہین۔ ابووائل یعنے شقیق بن سلمہ نے روایت کی ہے کہ جب حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما (میدان کربلا مین) جنگ کے لیے باہر تشریف لائے تو آواز دی کہ ہل من مبارز پس ایک شخص خاندان ذی لعوہ سے مقابلہ مین گئے جنکا نام زبرقان بن اسلم تھا زبرقان بڑے جنگجو تھے انھون نے پوچھا کہ تو کون ہے

مخاطب نے کہا مین حسین بن علی ہون زبرقان نے کہا اے میرے بیٹے تم لوٹ جاؤ اسلیے کہ خدا کی قسم مینے (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ قبار کی طرف سے ایک سرخ اونٹنی پر سوار چلے آرہے تھے اور تم اُنکے آگے بیٹھے ہوے تھے پس مین نہین چاہتا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حال مین ملون کہ تمھارا خون میرے اوپر ہو پس حضرت حسین بن علی بھی لوٹ گئے اور زبرقان بھی لوٹ آئے اور زبرقان اُسوقت اپنے چند اشعار پڑھ رہے تھے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہین۔

(سیدنا) زبرقان (رضی اللہ عنہ)

ابن بدر بن امرء القیس بن خلف بن بہدلہ بن عوف بن کعب بن سعد بن زید مناہ بن تمیم تمیمی سعدی کنیت انکی ابوعیاش ہے اور بعض لوگ کہتے ہین ابوسدرہ اور نام انکا حصین ہے حصین کے نام مین انکا ذکر ہو چکا ہے انکو زبرقان انکے حسن کی وجہ سے کہتے ہین زبرقان (اصل مین) چاند کو کہتے ہین اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ زبرقان انکو اس سبب سے کہا گیا کہ انھون نے (ایک مرتبہ) ایک عمامہ زعفران مین رنگا ہوا باندھا تھا اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ انکا نام قمر تھا واللہ اعلم۔ بصرہ مین رہتے تھے زمانہ جاہلیت مین بھی سردار تھے اور اور زمانہ اسلام مین بھی باعظمت تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بنی تمیم کے وفد کے ہمراہ حاضر ہوے تھے۔ اس وفد مین قیس بن عاصم منقری اور عمرو بن اہتم اور عطارد بن حاجب وغیرہم نے یہ سب لوگ اسلام لائے ان سب لوگون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جوائز (یعنے انعام) بھی دیے اور اچھے جوائز دیے یہ ۹ھ ہجری کا واقعہ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن اہتم سے زبرقان بن بدر کا حال پوچھا تو انھون نے کہا انکی بات مانی جاتی ہے لڑائی مین یہ بہت سخت ہین اپنے ماتحتون کی حفاظت کرتے ہین۔ زبرقان نے کہا کہ واللہ جو کچھ انھون نے کہا وہ کہا اور یہ جانتے ہین کہ جو کچھ انھون نے کہا اس سے مین افضل ہون عمرو نے کہا بیشک تم بیمروت ہو تنگدل ہو باپ تمھارا احمق تھا مامون تمھارا بخیل تھا پھر عمرو نے کہا کہ یا رسول اللہ مینے یہ دونون باتین سچ کہین جب انھون نے مجھے خوش کیا تو مینے وہ بات بیان کی جو اچھی سے اچھی انمین جانتا تھا اور جب انھون نے مجھے ناخوش کیا تو مینے وہ بات بیان کی جو بری سے بری انمین جانتا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض بیان سحر ہوتا ہے زبرقان کو لوگ قمر نجد بھی کہتے تھے بوجہ انکے حسین ہونے کے جب یہ مکہ مین جاتے تھے تو بوجہ اپنے حسن کے (نظر لگجانے کے اندیشہ سے) نقاب ڈالکر جاتے تھے انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی قوم بنی عوف کے صدقات کا متولی کیا تھا چنانچہ زمانہ ردت[1] مین حضرت ابوبکر کو یہ صدقات دیتے رہے لہذا حضرت ابوبکر نے بھی انکو بدستور قائم رکھا کیونکہ انکو اسلام پر انکی ثابت قدمی اور

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کچھ لوگ مرتد ہو گئے تھے زکوۃ کی فرضیت سے انکار کرتے تھے اسی زمانہ کو زمانہ ردت کہتے ہین ۱۲

Marfat.com

ادائے صدقات مین انکی امانت زمانہ ردت مین معلوم ہو چکی تھی حضرت عمر بن خطاب نے بھی انکو بدستور قائم رکھا ایک شخص نے قبیلۂ نمر بن قاسط سے زبرقان کی مدح مین یہ اشعار کہے تھے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ اشعار حطیہ کے ہین اشعار

تقول[1] خلیلتی لما التقینا ستدرکنا بنو القوم الہجان ستدرکنا بنو القمر بن بدر سراج اللیل للشمس الحصان

فقلت ادعی وادعوان اندی لصوت ان ینادی داعیان فمن یک سائلا عنی فانی انا النمری جار الزبرقان

زبرقان حضرت عمر کے پاس اپنی قوم کے صدقات لیے ہوئے آرہے تھے راستہ مین حطیہ انکو ملے اور انکے ساتھ انکی بی بی اور انکی اولاد بھی تھی قحط کیوجہ سے وہ عراق بھاگے جارہے تھے وہان قحط نہ تھا پس زبرقان نے انسے کہا کہ تم اپنے وطن کو نہ چھوڑو اور ایک مکان انکو دیا کہ اسمین تم میرے مہمان ہو کے ٹھیرو یہانتک کہ مین لوٹ کے آجاؤن پھر حطیہ نے انکی ہجو مین یہ شعر کہا ؎

دع[2] المکارم لا ترحل لبغیتہا واقعد فانک انت الطاعم الکاسی

زبرقان نے حضرت عمرؓ سے انکی شکایت کی حضرت عمرؓ نے حسان بن ثابت سے دریافت کیا کہ یہ شعر ہجو ہی یا نہین حسان ابن ثابت نے اسکے ہجو ہونیکا حکم کر دیا پس حضرت عمر نے حطیہ کو ایک تہ خانہ مین بند کر دیا یہانتک کہ عبد الرحمن بن عوف اور زبیر نے انکی سفارش کی لہذا حضرت عمر نے انکو بعد اس عہد لینے کے کہ اب کسی کی ہجو نکرنا تہ خانہ سے باہر نکالا اور انکی بہت تہدید کی کہ اب ایسا نکرنا یہ قصہ بہت طویل ہی - زبرقان بھی شعر کہتے تھے انکے اشعار مین سے چند شعر یہ ہین اشعار

نحن[3] الملوک فلا حی یقاومنا فینا العلاء وفینا تنصب البیع ونحن نطعمہم فی القحط ما اکلوا من العبیط اذا لم یونس القزع

وننحر الکوم عبطا فی اردمتنا لنا نازلین اذا ما انزلوا شبعوا تلک المکارم حزنا امقارعۃ اذا الکرام علی امثالہا اقترعوا

انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) زبیب (رضی اللہ عنہ)

ابن تعلیم بن عمرو بن سواء بن نابی بن عبدہ بن عدی بن جندب بن عنبر بن عمرو بن تمیم تمیمی عنبری - نبی صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] ترجمہ میری دایہ کو نئی تھی جب ہم میدان جنگ مین گئے ؛ کہ عنقریب نامرد قوم کی اولاد ہم کو پالین گے ؛ قمر بن بدر کی اولاد ہمکو پا جائیگی ؛ رات کا چراغ پاکیزہ آفتاب کو لے لیا ؛ تو مینے کہا کہ تو بھی دعا کر اور مین بھی دعا کرون ؛ بیشک وہ دعا زیادہ سنی جاتی ہی جو دو آدمی کرین ؛ پس جو کوئی مجھے پوچھے تو مین بتاتا ہون کہ ؛ مین نمری ہون زبرقان کا پروسی ؛ ۱۲

[2] ترجمہ مکارم کو چھوڑ دے انکی تلاش مین سفر نکر ؛ اور بیٹھ رہ کیونکہ تو کھانے والا اور پہننے والا ہی ۱۲

[3] ترجمہ ہم لوگ بادشاہ ہین کوئی قبیلہ ہماری برابری نہین کر سکتا ؛ ہمین مین بلندی ہی اور ہمین مین عبادتخانہ ہین ؛ ہم زمانہ قحط مین لوگون کو کھانا کھلاتے ہین جسقدر وہ کھا سکین ؛ ہم عمدہ گوشت کھلاتے ہین جبکہ پتلی روٹی بھی نہین ملتی ؛ ہم صحیح و تندرست اونٹون کو اپنے مطبخ مین ذبح کرتے ہین ؛ مہمانون کے لیے تاکہ وہ جسوقت آوین سیر ہو جاوین ؛ یہ بزرگیان ہمنے قرعہ ڈالکر حاصل کی ہین ؛ جب بزرگون نے اس قسم کی باتون پر قرعہ ڈالا تھا ۱۲

Marfat.com

کے حضور مین وفد بن کے گئے تھے آپنے انکے سر پر اور منھ پر اور سینے پر ہاتھ پھیرا تھا۔ بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ یہ بھی اُن لڑکون مین سے تھے جنکو حضرت عائشہ نے آزاد کیا تھا طائف اور بصرہ کے درمیانی جنگل مین لوگون کی گذرگاہ پر مقیم تھے۔ ہمین ابو احمد یعنے عبدالوہاب بن علی بن سکینہ صوفی نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن عبدہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عمار بن شعیث بن عبداللہ بن زبیب نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا زبیب سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بنی عنبر کی طرف بھیجا چنانچہ اس لشکر کے لوگون نے بنی عنبر کو مقام رکبہ مین جو طائف کی طرف ہے گرفتار کیا اور انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے آئے زبیب کہتے تھے کہ مین اپنے ایک اونٹ پر سوار ہوکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا اور ان قیدیون سے پہلے پہونچ گیا اور مینے جاکر عرض کیا کہ السلام علیک یا نبی اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپکا لشکر ہمارے پاس گیا اور اُسنے ہمارے لوگون کو گرفتار کرلیا حالانکہ ہم اسلام لاچکے تھے اور ہمنے اپنے جانورون کے کان بھی کاٹ[1] دیے تھے پھر جب بنی عنبر کے لوگ آئے تو مجھسے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمھارے پاس کوئی گواہی ہے کہ تم قبل گرفتار کیے جانے کے اسلام لاچکے تھے مینے عرض کیا ہان ہے آپنے پوچھا کون گواہ ہے مینے کہا عُمرہ جو قبیلہ بلعنبر کا ایک شخص ہے اور ایک دوسرا شخص جسکا نام زبیب نے بتایا ہے اس شخص نے تو گواہی دیدی مگر سمرہ نے گواہی دینے سے انکار کردیا تو آنحضرت نے فرمایا کہ ایک شخص نے تمھاری طرف سے گواہی دی لہذا گواہی کے ساتھ تمسے حلف بھی لیا جائیگا پس مینے اللہ کی قسم کھائی کہ ہم لوگ فلان فلان دن اسلام لاچکے تھے اور ہمنے جانورون کے کان بھی کاٹ دیے تھے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے اصحاب سے) فرمایا کہ جاؤ اور انکے آدھے مال لے لو اور انکی اولاد کو غلامی کا طعنہ نہ دینا اور (ہمسے) فرمایا کہ اگر اللہ تعالے بُرے کام کو ناپسند نہ رکھتا تو ہم تمھارے مال مین سے ایک بندھن کم نکرتے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) زبیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ کلابی۔ بنی کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ سے ہین ابو عمر نے کہا ہے مین نہین جانتا کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو مگر انھون نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اور حضرت عثمان کی خلافت تک زندہ رہے۔ ہمین ابو موسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حافظ ابو نصر احمد بن عمر معروف بہ غازی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن جعفر ابن درستویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یعقوب بن سفیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین صفوان بن صالح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ولید بن مسلم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسید کلابی نے خبر دی کہ انھون نے علاء بن زبیر کو اپنے والد سے

[1] شروع اسلام مین امتیاز کے لیے یہ علامت مقرر کی گئی تھی کہ جو لوگ مسلمان ہوجاتے وہ اپنے جانورون کے کان کاٹ دیتے ۱۲

نقل کرتے ہوے سنا وہ کہتے تھے مینے وہ زمانہ بھی دیکھا کہ اہل فارس روم پر غالب آئے پھر وہ زمانہ بھی دیکھا کہ اہل روم فارس پر غالب آئے پھر وہ زمانہ بھی دیکھا کہ فارس پر اہل اسلام کو فتح ہوئی یہ سب واقعات پندرہ برس کے درمیان مین ہو گئے - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی اور ابو موسی نے کہا ہی کہ یعقوب بن سفیان نے انکا ذکر اُن لوگون مین کیا ہی جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی اور نام انکا زبیر کلابی لکھا ہی اور نسب انکا نہین بیان کیا -

(سیدنا) زُبَیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عُبَیدہ اسدی - اسد بن خزیمہ کے خاندان سے ہین مہاجرین اولین مین سے ہین - ہمین ابو جعفر یعنے عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا پھر مہاجرین مدینہ مین یکے بعد دیگرے آئے بنی غنم بن دودان بن اسد بھی اہل اسلام تھے یہ لوگ مدینہ مین مع اپنے بال بچون کے ہجرت کر آئے تھے ابن اسحاق نے ان لوگون مین سے چند آدمیون کا ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ (انھین مین سے ہین) زبیر بن عبیدہ اور تمام بن عبیدہ ابو عمر نے کہا ہی کہ جو لوگ مدینہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (یعنی آپکے بعد معاً) ہجرت کر کے آئے تھے وہ زبیر بن عبیدہ اور انکے دونون بھائی تمام اور سنجرہ تھے مگر تے کی ردیف مین انھون نے ان تمام کا نام نہین لکھا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) زبیر (رضی اللہ عنہ)

حواری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

ابن عوام بن خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی قُرشی اسدی کنیت ابو عبد اللہ انکی والدہ صفیہ بنت عبد المطلب ہین جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھین پس یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی ہوے اور ام المومنین خدیجہ بنت خویلد کے بھتیجے ہوئے انکی والدہ انکو ابو الطاہر کہا کرتی تھین یہ کنیت زبیر بن عبد المطلب کی تھی مگر انھون نے خود اپنی کنیت ابو عبد اللہ رکھی تھی کیونکہ انکے بیٹے کا نام عبد اللہ تھا یہی کنیت انکی مشہور ہوئی - پندرہ برس کی عمر مین اسلام لائے یہ ہشام بن عُروہ کا قول ہی اور عُروہ نے بیان کیا ہی کہ زبیر بارہ برس کی عمر مین اسلام لائے اسکو اسود نے عروہ سے روایت کیا ہی اور ہشام بن عُروہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہی کہ زبیر سولہ برس کی عمر مین اسلام لائے اور بعض لوگون کا قول ہی کہ آٹھ برس کی عمر مین اسلام لائے - انکا اسلام حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے اسلام کے تھوڑے ہی دنون بعد ہوا ہی یہ اسلام مین چوتھے یا پانچوین شخص تھے انھون نے

Marfat.com

حبش کی طرف بھی ہجرت کی اور مدینہ کی طرف بھی ہجرت کی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور عبداللہ بن مسعود کے درمیان مین مواخات کرائی تھی جبکہ آپنے مکہ مین باہم مہاجرین مین مواخات کرائی تھی پھر جب یہ مدینہ مین آئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین وانصار کے درمیان مین مواخات کرائی تو انکے اور سلمہ بن سلامہ بن وقش کے درمیان مین مواخات کرادی۔ ہمین ابو یاسر عبدالوہاب بن ابی جسہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین زکریا بن عدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن مسہر نے ہشام بن عروہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے مروان سے نقل کرکے خبر دی میرا خیال ہو کہ مروان ہلوگون پر جھوٹ نہ جوڑیگا وہ کہتا تھا کہ نکسیر والے سال مین حضرت عثمان کی بھی نکسیر ٹوٹی یہانتک کہ وہ حج مین شریک نہین ہو سکے اور انھون نے (اپنا آخری وقت سمجھ کے) وصیت بھی کردی اسی حال مین ایک قریشی شخص آیا اور اُسنے کہا کہ کسی کو خلیفہ بنا دیجیے حضرت عثمان نے کہا کیا لوگ کہتے ہین اُسنے کہا ہان حضرت عثمان نے کہا کسکو خلیفہ بناؤن تو وہ شخص چپ ہوگیا پھر ایک دوسرا شخص آیا اور اُسنے بھی ایسا ہی کہا حضرت عثمان نے اُسکو بھی یہی جواب دیا مروان کہتا تھا پھر حضرت عثمان نے کہا کہ کیا زبیر بن عوام کو خلیفہ بناؤن اس شخص نے کہا ہان حضرت عثمان نے کہا آگاہ رہو قسم اُسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہو کہ زبیر سب سے زیادہ نیک ہین جہانتک مین جانتا ہون اور سب سے زیادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب تھے۔ ہمین ابوالفدا (یعنے اسمعیل بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ بن سورہ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبدہ نے ہشام بن عروہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عبداللہ بن زبیر سے انھون نے زبیر سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جنگ قریظہ کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ماں باپ دونون کو میرے لیے جمع کردیا تھا یعنے آپنے فرمایا تھا میرے ماں باپ تمپر فدا ہو جائین نیز وہ کہتے تھے کہ ہمین ابوعیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن منیع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین معاویہ بن عمرو نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین زائدہ نے عاصم سے انھون نے زر سے انھون نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے کچھ حواری ہوا کرتے ہین اور میرے حواری زبیر بن عوام ہین حضرت جابر سے بھی ایسا ہی مروی ہی ابونعیم نے کہا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے دن انکو حواری فرمایا تھا جب آپنے فرمایا کہ کفار کی خبر میرے پاس کون لائیگا زبیر نے کہا مین آپنے تین مرتبہ ایسا ہی فرمایا اور تینون مرتبہ زبیر نے کہا کہ مین نیز وہ کہتے تھے کہ ہمین ابوعیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین قتیبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حماد بن زید نے صخر بن جویریہ سے انھون نے ہشام بن

Marfat.com

عروہ سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جنگ جمل کی صبح کو اپنے بیٹے عبداللہ کو وصیت کی اُسوقت انھون نے یہ بھی کہا کہ میرے جسم مین کوئی عضو ایسا نہین ہی جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ زخمی نہوا ہو یہانتک کہ شرمگاہ بھی حضرت زبیر سب سے پہلے شخص ہین جنھون نے اللہ عزوجل کی راہ مین تلوار کھینچی اسکا واقعہ یون ہی کہ مسلمان جس زمانے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ مین رہتے تھے (اس زمانے مین ایک مرتبہ) یہ خبر اُڑی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار نے پکڑ لیا بس زبیر اپنی تلوار لے کے لوگون کے مجمع کو چیرتے ہوے آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی بلندی پر بیٹھے ہوے تھے آپنے پوچھا کہ ای زبیر یہ تمھارا کیا حال ہی (ننگی تلوار لیے ہوے کیون آرہے ہو) انھون نے عرض کیا کہ مجھے یہ خبر ملی کہ آپ گرفتار کرلیے گئے (لہذا زمام صبر میرے ہاتھ سے نکل گئی) پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انپر صلوٰۃ[1] پڑھی اور انکے لیے اور انکی تلوار کے لیے دعا کی۔ حضرت ابن عمر نے ایک مرتبہ ایک شخص کو یہ کہتے ہوے سنا کہ مین حواری کا بیٹا ہون تو فرمایا کہ اگر تو زبیر کا بیٹا ہی تو سچا ہی ورنہ نہین۔ حضرت زبیر بدر مین شریک تھے اسی دن وہ ایک زرد رنگ کا عمامہ باندھے ہوے تھے اور اُسی کو اپنے منھ پر بطور نقاب کے ڈالے ہوے تھے بیان کیا جاتا ہی کہ فرشتے اُسدن زبیر ہی کی ہیئت مین اُترے تھے حضرت زبیر تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے احد مین خندق مین حدیبیہ مین خیبر مین فتح مکہ مین عمرہ طائف مین۔ اور فتح مصر مین بھی شریک تھے۔ حضرت عمر نے انکو بھی اُن چھ اصحاب مین بیان کیا جنکو انھون نے اپنے بعد خلافت کے لیے منتخب کیا تھا اور کہا تھا کہ یہ وہ لوگ ہین جنسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خوش خوش گئے حضرت زبیر اُن دس آدمیون مین ہین جنکے لیے جنت کی شہادت وارد ہوئی ہی ہمین ابوالبرکات حسن بن محمد بن حسین بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالعشائر یعنے محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم علی بن محمد بن علی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابومحمد عبدالرحمن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوخیثمہ بن سلیمان بن حمدرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوقلابہ یعنی عبدالملک بن محمد رقاشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن صباح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسماعیل بن زکریا نے نضر یعنے ابوعمر جزازسے انھون نے عکرمہ سے انھون نے ابن عباس سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) کوہ حرا (پر چڑھے) جب (وہ بیت فھوق مین بحالت وجد) ہلنے لگا (تو آپ) فرمانے لگے کہ ای حرا ٹھیر جا تجھپر نبی اور صدیق اور شہید کھڑے ہین اور اسوقت اُسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور عبدالرحمن اور سعد اور سعید بن زید تھے۔ ہمین عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سے بہت خوش ہوتے تو فرماتے کہ اللھم صل علی فلان یعنی اے اللہ فلان شخص پر رحمت نازل فرما۔

میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین سفیان نے محمد بن عمرو بن علقمہ سے انھون نے یحیی بن عبدالرحمن بن حاطب سے انھون نے عبداللہ بن زبیر بن عوام سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے جب یہ آیت نازل ہوئی ثم لتسالن یومئذ عن النعیم تو زبیر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمسے کس نعمت کا سوال ہوگا ہم تو چھوہارے اور پانی کے سوا کوئی نعمت جانتے ہی نہین آپنے فرمایا عنقریب نعمت دنیا تمھین ملیگی لوگون نے بیان کیا ہی کہ حضرت زبیر کے ہزار غلام تھے جو مزدوری کر کر کے انکو روپیہ دیتے تھے مگر وہ ایک درہم بھی اسمین سے اپنے گھر مین نہ لیجاتے تھے سب خیرات کر دیتے تھے حضرت حسان نے انکی مدح مین ایک قصیدہ کہا ہی اور انکو تمام لوگون پر فضیلت دی ہی وہ قصیدہ یہ ہی **قصیدہ**

اقام علی عہد النبی و ہدیہ ۔ حواریہ والقول بالفعل یعدل
اقام علی منہاجہ و طریقہ ۔ یوالی ولی الحق والحق اعدل
ہو الفارس المشہور والبطل الذی ۔ یصول اذا ما کان یوم محجل
وان امرء کانت صفیۃ امہ ۔ ومن اسد فی بیتہ لمرفل
لہ من رسول اللہ قربی قریبۃ ۔ ومن نصرۃ الاسلام مجد موثل
فکم کربۃ ذب الزبیر بسیفہ ۔ عن المصطفی واللہ یعطی ویجزل
اذا کشفت عن ساقہا الحرب حشہا ۔ بابیض سباق الی الموت یرفل
فما مثلہ فیہم ولا کان قبلہ ۔ ولیس یکون الدہر ما دام یزبل

ہشام بن عروہ نے بیان کیا ہی کہ سات آدمیون نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت زبیر کو وصی بنایا تھا جنمین حضرت عثمان اور عبدالرحمن بن عوف اور مقداد اور ابن مسعود وغیرہم تھے حضرت زبیر نے ان صحابہ کے مال کو انکی اولاد کے لیے محفوظ رکھا اور اپنے مال سے اُنکے مصارف پورے کرتے رہے حضرت زبیر حضرت علی سے لڑنے کے لیے جنگ جمل مین شریک ہوے تھے پھر حضرت علی نے انکو آواز دی اور انکو علیحدہ بلا کر لے گئے اور کہا کہ کیا تمکو یاد ہی کہ ہم اور تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے حضرت میری طرف دیکھکر مسکرائے اور مین بھی مسکرایا تو تمنے کہا کہ ابن ابی طالب اپنا مذاق

لہ ترجمہ نبی کے عہد اور انکی روش پر قائم رہے ؛ انکے حواری (یعنی زبیر) اور قول فعل ہی سے سچا سمجھا جاتا ہی ؛ وہ نبی کی راہ اور انکے طریقہ پر قائم رہے ؛ اہل حق سے محبت کرتے رہے اور حق بہت عمدہ چیز ہی ؛ وہ ایسے مشہور شہسوار اور ایسے بہادر ہین ؛ کہ اسدن وہ حملہ کرتے تھے جب لوگ چھپتے پھرتے تھے ؛ اور بیشک وہ وہ تھے کہ انکی مان صفیہ تھین ؛ اور وہ شیر تھے جو اپنے گھر مین رہتے تھے ، رسول خدا سے انکو بہت قریب کی رشتہ داری تھی ؛ اور اسلام کی مدد کر کے انھون نے ایک بڑی عزت حاصل کی تھی ؛ بہت ایسے مصائب تھے جنکو مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم سے زبیر نے بذریعہ اپنی تلوار کی دفع کیا اور اللہ بڑا صاحب بخشش ہی ؛ جب لڑائی اپنی آگ روشن کرتی تھی ؛ تو وہ تلوار لے کے موت کیطرف دوڑتے تھے پس انکا مثل نہ انمین اُسوقت تھا اور نہ اُنسے پہلے ہوا ؛ اور نہ اب قیامت تک ہوگا ؛ ۱۲

پڑھنے لگے پس ابن جرموز آیا اور اُنکو قتل کردیا اور اُنکی تلوار حضرت علی کے پاس لے کے آیا حضرت علی نے فرمایا کہ بیشک یہ وہ تلوار ہی جس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مصائب کو دفع کیا ہی پھر فرمایا کہ ابن صفیہ یعنی حضرت زبیر کے قاتل کو دوزخ کی بشارت دو حضرت زبیر کی شہادت بروز پنجشنبہ ۱۰- جمادی الاولی ۳۶ھ ہجری مین ہوئی بعض لوگون کا بیان ہی کہ ابن جرموز نے حضرت علی کے سامنے حاضر ہونیکی اجازت طلب کرائی مگر انھون نے اسکو اجازت نہین دی اور اجازت طلب کرنے والے سے فرمایا کہ اُسے دوزخ کی بشارت دیدو ابن جرموز نے اُسوقت یہ اشعار کہے اشعار

اتیت علیا برأس الزبیر ارجو لدیہ بہ الزلفۃ فبشر بالنار اذ جئتہ فبئس البشارۃ والتحفہ

وسیان عندی قتل الزبیر وضربۃ عنز بذی الجحفۃ

بعض لوگون کا بیان ہی کہ حضرت زبیر جب جنگ سے علیحدہ ہوے اور (مقام) سفوان مین پہونچے تو ایک شخص احنف بن قیس کے پاس آیا اور کہا کہ زبیر مقام سفوان مین پہونچ گئے ہین احنف نے کہا جو کچھ اللہ چاہتا تھا وہ ہوا مگر زبیر نے مسلمانون کو یکجا کر کے باہم لڑایا اور اب خود اپنے گھر جانا چاہتے ہین ابن جرموز اور فضالہ بن حابس اور نفیع بن غواثہ جو خاندان تمیم سے تھا اس گفتگو کو سنا یہ لوگ سوار ہو کے گئے ابن جرموز حضرت زبیر کے پیچھے سے گیا اور انکو نیزہ مارا وہ نیزہ ہلکا پڑا حضرت زبیر نے اُسپر حملہ کیا وہ اپنے ایک گھوڑے پر جسکا نام ذوالخمار تھا سوار تھا جب اُسنے دیکھا کہ حضرت زبیر مجھے قتل کیے دیتے ہین تو اُسنے اپنے دونون ساتھیون کو بلایا ان سب نے ملکر حضرت زبیر پر حملہ کیا اور انکو قتل کیا حضرت زبیر کی عمر جب وہ شہید ہوے ستر برس کی تھی رنگ گندمی تھا میانہ قد تھے فربہی اور لاغری مین معتدل تھے ڈاڑھی گھنی نہ تھی- اور بہت سے لوگون کا قول ہی کہ ابن جرموز نے خودکشی کرلی تھی مگر یہ صحیح نہین اور ابن جرموز اسکے بعد زندہ رہا یہانتک کہ مصعب بن زبیر بصرہ کے حاکم ہوے پس ابن جرموز چھپ گیا مصعب نے کہا کہ اسکو چاہیے کہ باہر نکل آئے وہ بیخوف رہے کیا وہ یہ سمجھتا ہی کہ مین اسکو ابو عبداللہ یعنے اپنے والد کے عوض مین قتل کرونگا (ایسا نہین ہو سکتا کیونکہ) وہ دونون برابر نہین ہین پس یہ معجزہ ظاہر ہوگیا کہ ابن جرموز اہل دوزخ مین سے ہی کیونکہ اُسنے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو اس حالت مین قتل کیا کہ وہ میدان جنگ سے علیحدہ ہو چکے تھے یہ معجزہ کھلا ہوا ہی- انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی-

(سیدنا) زُبَیر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ہالہ- علی بن یونس نے وائل بن داؤد سے انھون نے بہی سے انھون نے زبیر سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا

ترجمہ- مین علی کے پاس زبیر کا سر لیگیا- مجھے اسکے ذریعہ انکے یہان تقرب کی امید تھی مگر جب مین انکے پاس گیا تو انھون نے مجھے آگ کی بشارت دی- کیسی بری ہی وہ اور کیسا برا تحفہ ہی میرے نزدیک قتل زبیر اور مقام ذوالجحفہ مین گوز شتر دونون برابر ہین ۱۲

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے ایک شخص کو بدر کے دن پکڑ کر کے قتل کرایا بعد اُسکے فرمایا کہ آج کے بعد قریش کا کوئی آدمی پکڑ کر قتل نکیا جائے ابو حاتم نے کہا کہ یہ زبیر ابو ہالہ کے بیٹے ہین - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

باب الزاے والخاء والراء

(سیدنا) زخی (رضی اللہ عنہ)

عبد قرط بن مناف بن حارث بن جندب بن عنبر تمیمی عنبری کی اولاد سے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے لیے برکت کی دعا فرمائی تھی وانکے سر پر ہاتھ پھیرا تھا - عبداللہ بن رویح بن ذویب بن شمخم بن قرط بن مناف عنبری نے اپنے والد سے انھون نے رویح سے انھون نے اپنے والد ذویب سے روایت کی ہی کہ حضرت عائشہ نے کہا یا نبی اللہ مین اولاد اسمعیل سے ایک غلام آزاد کرنے کے لیے چاہتی ہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ اچھا منتظر رہو یہانتک کہ قبیلہ عنبر کا مال غنیمت آئے تو تم اسمین سے چھانٹ کر لے لینا چنانچہ جب وہ مال غنیمت آیا تو) حضرت عائشہ نے میرے دادا رویح اور میرے چچا معمر اور میرے بھتیجے زخی کو لیا اور میرے ماموں زبیب کو بھی لیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اُنکے چہرون پر پھیرا اور اُنکے لیے برکت کی دعا مانگی اور فرمایا کہ اے عائشہ یہ لوگ اولاد اسمعیل سے ہین - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) زرتہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حبیش بن مجاشہ بن اوس اسدی - قبیلہ اسد بن خزیمہ سے ہین کنیت انکی ابو مریم اور بعض لوگ کہتے ہین ابو مطرف انھون نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نہین تابعین کے اعلی طبقہ مین ہین حضرت عمر اور حضرت علی اور حضرت ابن مسعود سے روایت کی ہی اور انسے شعبی اور نخعی نے روایت کی ہی بڑے فاضل اور قرآن کے عالم تھے ۸۳ھ مین انکی وفات ہوئی جبکہ انکی عمر اکیاسی برس کی تھی - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) زرّ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن کلیب فقیمی - طبری نے کہا ہی کہ یہ صحابی ہین اور مہاجرین مین سے ہین خوزستان کی فتح مین یہ سرداران لشکر سے اس لشکر کے بھی سردار تھے جس نے قلعہ بیسا پور کا محاصرہ کیا تھا اور اُسکو صلحاً فتح کیا تھا -

(سیدنا) زرارہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اوفی نخعی - صحابی ہین حضرت عثمان کی خلافت مین وفات پائی - انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی -

سات ہزار پانچ سو صحابہ کرام کا بے مثال تذکرہ

اُسد الغابۃ

فی

معرفۃ الصحابۃ

علامہ امام ابی الحسن علی الجزری ابن اثیر رحمۃ اللہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور فاروقی قدس سرہ

مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور

Marfat.com